

جگ سے نرالے

یمینی احمد

مکمل ناول

وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے آنکھیں بند کیے بیڈ سے ٹیک لگائے ریلیکس انداز میں گانے کے بول پر پاؤں جھلا رہی تھی جب ایک دم دھڑ سے دروازہ کھلا تھا۔ اس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں۔ دروازے کی طرف نظریں گھمائیں تو دروازے کے پاس کھڑے شخص کے تاثرات دیکھ کر سہم گئی۔

وہ خونخوار نظریں اس پر گاڑے کھڑا تھا۔ غصے سے اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔

یشفہ اسے دیکھ کر بیڈ پر ہی پیچھے کو کھسکی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔

"اگر اتنا مسئلہ تھا تو مجھے منع کر دیتی۔ تم لوگوں کا محتاج نہیں ہوں میں۔" وہ اپنی پوری شدت سے یشفہ پر چیخا تھا۔

"مم۔۔ میں نے کیا کیا ہے؟" وہ ڈری سہمی بولی۔

"تم نے کیا کیا!! شازیہ مامی کو بتانے کی کیا ضرورت تھی؟ دروازہ نہیں کھولنا تھا تو بتا دیتی۔۔ لیکن اتنی بڑھا چڑھا کر آگ لگانے کی تو عادت ہے تم سب کی۔۔ میں خاموشی سے اپنے بارے میں سب سن لوں۔ مگر میں اپنے باپ کے بارے میں ایک لفظ بھی برداشت نہیں کرتا ورنہ تم جیسی سے تو میں کلام کرنا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔۔ مگر تمہاری وجہ سے وہ میرے باپ کے بارے میں بول رہی تھیں۔" وہ اس وقت آپے سے باہر مامی پر آیا سارا غصہ اس پر نکال رہا تھا۔

یشفہ اس کے لہجے پر کانپ کر رو دینے کو تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ کس شخص سے پیار کی امید لگا بیٹھی تھی۔ وہ شخص اسے اتنا حقیر سمجھتا تھا کہ اس سے بات کرنا بھی گوارہ نہیں تھا۔ اس کے لفظوں نے یشفہ کے دل کے ٹکڑے کر کے رکھ دیئے تھے۔ وہ اسے ایک نظر غصے سے گھورتا پیچھے ہوا۔

"آئندہ دور رہنا مجھ سے۔" انگلی اٹھا کر وارن کرتا وہ جس آندھی طوفان کی طرح آیا تھا اسی طرح واپس چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی یشفہ سر گھٹنوں میں دیئے رو دی۔

ہمیشہ سے ایسا ہوتا آیا تھا وہ شخص اس کی دو کوڑی کی کر کے چلا جاتا تھا مگر یہ کمبخت دل تب بھی اسی کے گن گاتا تھا۔ اور آج ایک مرتبہ پھر سے وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس کی نظروں میں گر گئی تھی۔ وہ اس کے لیے اسکا کچھ بھی نہیں تھی مگر اس کے لیے وہ اس کا سب کچھ تھا۔



"شف۔۔ اٹھ جاؤ یا رکتنا سونا ہے؟" عنیشا اس کے سر پر کھڑی اسے اٹھانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 "شف اٹھو یا ریونی نہیں جانا۔۔ اور میں جانتی ہوں تم جاگ گئی ہو۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ اپنے منہ سے تکیہ ہٹاتی اٹھ بیٹھی۔

"یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے اپنا۔۔ کیا پھر سے روئی ہو؟" عنیشا اسے دیکھتی اس کے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔ یشفہ نے ایک نظر اسے دیکھا مگر چپ رہی۔

"پھر سے شاہ زر بھائی نے کچھ کہہ دیا؟" عنیشا بچپن سے اسے جانتی تھی کیسے پتہ نہ چلتا۔
 واحد ایک شاہ زر کمال تھا جو یشفہ کو رولا دیتا تھا ورنہ ضرار کے ہوتے ہوئے کسی میں اتنی ہمت
 نہیں تھی کہ اسے کچھ کہہ سکے۔
 یشفہ نے اسکے پوچھنے پر سر ہلا دیا۔

"کیوں؟ کیا مصیبت پڑی اب اس انسان کو؟" عنیشا کو تو غصہ ہی آگیا۔ ویسے ہی وہ مغرور
 انسان اسے پسند نہیں تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اسے لگتا ہے کہ پرسوں رات اس کے گھر لیٹ آنے کا میں نے بتایا شازیہ چچی کو کیونکہ
 اسوقت اور کوئی وہاں میرے اور اسکے علاوہ نہیں تھا۔ اور چچی کو تو تم جانتی ہو پھپھا کو بھی
 سنا دیتی ہیں۔ اس سے اپنے باپ کے بارے میں کچھ برداشت کہاں ہوتا ہے۔ اس لیے وہ مجھے
 ڈانٹ گیا۔"

"یار حد ہے۔۔ تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے تم بول نہیں سکتی تھی کہ مسٹر پہلے پتہ کرلو اور بھلا تم کیوں بتانے لگی وہ بھی امی کو۔۔" وہ یشفہ کی کلاس لینے لگ گئی تو یشفہ اس کے ڈانٹنے پر مسکرا دی۔

"اب ڈانٹ کھا کر کیسے دانت نکل رہے ہیں جیسے اس کی ڈانٹ تمہارے کانوں میں امرت گھول رہی تھی۔" عنیشا کو یشفہ پر غصہ آگیا۔

"اچھا بھئی اب جہاں ملا سنا دونگی میں کسی سے کم نہیں ہوں۔" یشفہ کا موڈ دومنٹ میں ٹھیک ہو گیا تھا۔ عنیشا اور اس کی ایک دوسرے میں جان تھی۔

"ضرور امی کو یہ ضحیٰ نے ہی بتایا ہوگا۔ اور شاہ بھائی کے سامنے تمہاری زبان تالو سے چپک جاتی ہے منہ سے کچھ پھوٹ لیا کرو۔ ایسا بھی کیا گناہ کر دیا تم نے۔۔۔ خیر تم اٹھو فریش ہو کر نیچے آجاؤ ورنہ یونی سے لیٹ ہو گئے تو زی بھائی سے ڈانٹ پکی ہے۔" وہ ہمیشہ کی طرح بولتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔ یشفہ اس کے غصے پر مسکراتی بیڈ سے اٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔



پرسوں رات کو وہ شاہ زر کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی جب اس کے فون کی رنگ نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا اس نے حیرانگی سے اپنا فون اٹھایا کہ رات کے دو بجے کون ہو سکتا ہے مگر نام دیکھ کر تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا جلدی سے سنبھل کر فون اٹھایا۔

"ہیلو۔ جج۔۔ جی؟" وہ آواز پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"محترمہ اگر آپ کے آرام میں خلل پیدا نہ ہو تو آپ آکر نیچے کا آئینٹرنس ڈور کھول دیں۔ میں باہر کھڑا ہوں۔" طنزیہ لہجے میں کہتے ہی فون کاٹ دیا گیا۔ وہ جلدی سے فون پھینکنے کے انداز میں بیڈ پر رکھتی دوپٹہ صحیح سے لیتی کمرے سے نکل کر نیچے آئی اور دروازہ کھولا۔ ابھی اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا لیکن وہ اس کے سائیڈ سے ہوتا آگے بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر جو پرچوشی اور مسکراہٹ تھی مدہم پڑ گئی۔

سلام دعا خیر خیریت کی امید تو پہلے بھی نہیں تھی یشفہ کو اس سے مگر اب شکریہ لفظ سے بھی گئی۔ اس کا دل دکھا تھا۔ ایک ٹھنڈی آہ بھرتی وہ بھی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ مگر بد قسمتی سے یہ منظر ضحیٰ نے دیکھ لیا تھا جو اپنے کمرے سے نکل کر کچن میں پانی پینے جا رہی

تھی اور ضحیٰ کو تو ویسے ہی اپنی ماں کی چمچی کہا جاتا تھا۔ لگے دن اس نے تین چار اپنی طرف سے ہی لگا اپنی ماں کو بتا دیا۔ اور اسی وجہ سے انہوں نے شاہ زر کو باتیں سنا دیں۔



وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو اسے شاہ زر کہیں نظر نہیں آیا۔ وہ خاموشی سے چلتی ہوئی آئی اور ڈائینگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"حمزہ! اب اگر تم نے میری پلیٹ سے سلاٹس اٹھایا تو میں تمہارا ہاتھ توڑ دوں گی۔"

عنیشا غصے سے بولی۔ <https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com

"عنیش!! کام ڈاؤن یار کیا ہو گیا سلاٹس ہی تھا میں نے کون سا تمہارا موبائل اٹھا لیا ہے۔" حمزہ نے ڈھٹائی سے دانت نکالتے ہوئے اس کی دکھتی رگ پر پاؤں رکھا تھا جانتا تھا موبائل زیادہ یوز کرنے پر اس کی چمچی سے کتنی عزت افزائی ہوتی تھی۔

"اپنا منہ بند رکھو اور میرا نام پورا لیا کرو سمجھے۔" وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتی گھور کر بولی۔

"کیوں تم بڑا میرا نام صحیح سے لیتی ہو اور عنیش کہنے میں برائی ہی کیا ہے؟" دوسری طرف سکون ہی سکون تھا جبکہ اس کے دربارہ سے کہنے پر عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"یہ بھی بھلا کوئی نام ہوا ایسے جیسے کوئی مردانہ نام ہو۔" اسے عنیش کہنے پر سخت چیر تھی اور ایک حمزہ ہی تھا جو اسے کبھی عنیشا نہیں کہتا تھا اور صرف حمزہ ہی تھا جو اسے عنیش کہتا تھا۔

"دونوں چپ کر کے اپنا ناشتہ کرو اور عنیشا! بھائی ہے۔۔۔ لے لیا نام تو کیا ہو گیا؟" فائزہ بیگم کے بھائی کہنے پر حمزہ کے حلق میں نوالہ اٹکا تھا۔ حمزہ کھانسنے شروع ہو گیا۔ عنیشا کا اس کی حالت پر قہقہہ نکلا تھا۔ اس کے ہنسنے پر حمزہ نے اسے گھورا تھا۔

سب نے حمزہ کو پریشانی سے دیکھا فائزہ نے جلدی سے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا تھا۔

"دھیان سے بیٹا۔" حمزہ کی حالت پر ضرار نے اپنی ہنسی ضبط کی تھی۔ وہ حمزہ کی عنیشا سے محبت کے بارے میں اچھے سے واقف تھا بلکہ سب ینگ پارٹی ہی واقف تھی۔

"چل اب ڈرامہ بند کر اور اٹھ یونی سے لیٹ ہو رہے ہیں۔" ضرار نے حمزہ کی کمر پر دھپ لگائی تو ہاتھ میں پکڑے گلاس میں سے پانی چھلک کر اس کے منہ پر آیا۔

"زی بھائی۔۔!!" حمزہ نے احتجاج کیا۔

"اٹھ جا شاباش۔۔" ضرار نے کوئی اثر لیئے بغیر اس سے کہا اور خود بھی اٹھ گیا۔
حمزہ اور اس کے اٹھتے ہی یشفہ، ضحیٰ اور عنیشا بھی اٹھ گئیں ناشتہ وہ سب کر چکے تھے۔ سب کو خدا حافظ کہتے وہ یونی کے لیے روانہ ہو گئے۔

ان سب میں سے ضرار سب سے بڑا تھا۔ اسی کی گاڑی میں وہ سب اکٹھے یونی جاتے تھے۔



اکبر صاحب اور کلثوم بیگم کے تین بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

سب سے بڑا بیٹا سہیل اور ان کی بیگم سائرہ۔

ان کے تین بچے تھے۔ بڑا بیٹا ضرار اس سے چھوٹا حمزہ اور پھر آتی تھی اپنے بھائیوں کی لاڈلی "یشفہ سہیل"

ضرار بزنس کے آخری سال میں تھا اور حمزہ ابھی اکاؤنٹس کے تیسرے سال میں تھا۔ لیشفہ اور عنیشا انگلش لٹریچر میں ماسٹرز کر رہی تھیں وہ بھی تیسرے سال میں تھیں۔

اکبر صاحب کے دوسرے بیٹے جنید اور ان کی اہلیہ شازیہ بیگم کی دو بیٹیاں تھیں۔ بڑی بیٹی ضحیٰ جو کہ ضرار سے ایک سال ہی چھوٹی تھی اور اس سے چھوٹی شرارتی سی عنیشا۔

جنید کے بعد سب سے چھوٹے زمان صاحب اور ان کی زوجہ فائزہ بیگم ان کا ایک ہی بیٹا تھا شہیار جو کہ ابھی سیکنڈ ایئر کے پیپرز کے بعد اجکل فری تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اکبر صاحب کی بیٹی اسما کا نمبر سہیل صاحب کے بعد آتا تھا۔ ان کی شادی اکبر صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اپنے دوست کے بیٹے کمال سے کی تھی۔ کمال صاحب رنگین طبیعت کے مالک تھے جبکہ اسما اتنی ہی سنجیدہ تھیں۔

مگر اسما اس شادی سے خوش تھیں۔ ایک سال بعد شاہ زر کی پیدائش پر اسما بہت خوش تھی جب کمال صاحب اپنی فطرت کے ہاتھوں مجبور ہو کر باہر کے ملک چلے گئے۔ وہاں انہوں نے اپنا بزنس اسٹیبلش کر لیا۔ خرچ کے لیے پیسے تو بھیج دیا کرتے تھے مگر کمال صاحب خود رابطہ میں نہیں تھے۔ سال میں ایک بار چکر لگتا اور ایک دو دن سے زیادہ نہیں رکتے۔

اسما بیگم اب بیمار رہنے لگ گئی تھیں۔ کمال کی جدائی نے انہیں بیمار کر دیا۔ انہیں شاہ زر کی فکر رہنے لگی تھی۔

اور ایک دن اسما اپنی بیماری کے آگے ہار کر مان گئیں اور ان کا انتقال ہو گیا انہیں برین ٹیومر تھا۔

شاہ زر تب صرف چھ سال کا تھا۔

اپنے مرنے سے پہلے انہوں نے شاہ زر کی ذمہ داری اپنے بھائیوں کو سونپ دی تھی۔ کیونکہ کمال صاحب اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے۔

ان کے انتقال کے بعد سہیل صاحب شاہ زر کو اپنے گھر لے آئے۔

وہ کسی سے بھی زیادہ بولتا نہیں تھا۔ اس معاملے میں وہ اپنی ماں پر گیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

اسما کے انتقال کے سات آٹھ دن بعد کمال پاکستان آیا تھا شاہ زر سے بھی وہ سرسری سامنے۔

نہ ہی انہوں نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کے بارے میں کہا۔ شاہ زر خود بھی ان کے

ساتھ جانا نہیں چاہتا تھا وہ چھ سالہ بچہ اپنے باپ سے بدگمان ہو گیا تھا۔ مگر تھا تو باپ ہی۔۔ وہ

ان کے خلاف کچھ نہیں سنتا تھا۔

کمال صاحب بھی ایک دو دن رک کر واپس چلے گئے تھے۔

زندگی اسی دگر پر چل رہی تھی شاہ زر کم ہی کسی کے ساتھ بات کرتا تھا مگر ضرار کی نیچر نے اسے بہت متاثر کیا تھا۔ پورے گھر میں وہ بس ضرار سے ہی اچھے سے بات کرتا تھا۔ اور اس میں زیادہ ہاتھ ضرار کا ہی تھا کہ وہ اس کا اچھا دوست بن گیا تھا۔



"دادی جان!" وہ یونی سے واپس آتے لاؤنج میں داخل ہوئے تھے جب یشفہ کی نظر سامنے صوفے پر بیٹھی کلثوم بیگم پر گئی تو وہ خوشی کے مارے بھاگتی ہوئی ان کے گلے لگ گئی اور منہ بھی چوم ڈالا۔

"آئے ہائے پرے ہٹ! ابھی وضو کیا تھا سارا منہ گندا کر دیا۔" کلثوم بی نے مصنوعی غصے سے کہا تو سب ہنس دیئے جبکہ یشفہ کو کوئی اثر نہیں ہوا۔

"دادی جان! آپ کو ہماری یاد نہیں آئی؟" وہ شکایتی انداز میں منہ پھلائے لاڈ سے بولی۔

"مجھے تم سب بچوں کی بہت یاد آئی تھی تو میں آگئی۔ ورنہ افتخار تو مجھے مزید دو ہفتے رکنے کے لیے کہہ رہا تھا۔" کلثوم بی اپنے بھائی سے ملنے ایک ماہ کے لیے پشاور گئی تھیں۔ اور آج صبح ہی ان کی واپسی ہوئی تھی۔

"دادی جان! اچھا کیا آپ آگئیں ہم سب آپ کو بہت مس کر رہے تھے۔" حمزہ نے بھی آگے ہو کر معصوم شکل بنا کر کہا۔

سب دادی جان سے باری باری ملے۔ یشفہ تو چپکی بیٹھی تھی وہ شروع سے ہی ان کی لاڈلی تھی۔

"بچو! پہلے فریش ہو جاؤ پھر اماں جان سے جتنی مرضی باتیں کر لینا۔" سائرہ بیگم (یشفہ کی ماں) نے وہاں سے گزرتے ہوئے سب کو ان کے ارد گرد جمع دیکھا تو مسکراتی ہوئی بولیں۔
ان کے کہتے ہی ضحیٰ وہاں سے اٹھ گئی جیسے موقع کی تلاش میں تھی ضرار نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور واپس دادی جان کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"ماما مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو ملے گا؟" یشفہ نے اپنے پاؤں سامنے میز پر ٹکاتے ہوئے کہا۔

"پہلے چنچ کر آؤ۔ پھر میں سب کے لیے کھانا لگواتی ہوں۔" سائرہ بیگم کہتی کچن میں چلی گئیں۔

"پاؤں ہٹاؤ اپنے لڑکی۔" عنیشا نے اس کی ٹانگ پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"کیوں تمہیں تکلیف دے رہے ہیں۔" دھڑلے سے پوچھا تو عنیشا نے آنکھوں سے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کیا یشفہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا اور گردن موڑ کر جب سیڑھیوں کی طرف دیکھا تو تیر کی طرح سیدھی ہو کر بیٹھی۔ شاہ زر سیڑھیاں اترتا انہیں کی طرف آ رہا تھا اور یشفہ کی چلتی زبان کے جوہر باخوبی سن چکا تھا۔ یشفہ نے زبان دانتوں تلے دبائی اور شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ اس نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا۔ دادی جان ضرار اور حمزہ کے ساتھ باتوں میں مصروف تھیں۔ شکر کسی نے نہیں دیکھا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی اس کی اس حرکت پر اتنے عرصے بعد کسی کے لب مسکرائے تھے مگر وہ مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی تھی۔

"السلام علیکم نانو جان!" شاہ زر کلثوم بیگم کے آگے جھکتا سلام کرنے لگا۔ دادی جان نے بھی اس کے سر پر پیار دیا تھا۔

"کہاں تھا تو صبح سے میرے بچے؟" انہوں نے اسے اپنی دائیں طرف بیٹھاتے شفقت سے پوچھا تھا۔ بائیں طرف ان کے یشفہ بیٹھی تھی۔ عنیشا اپنے موبائل میں لگی ہوئی تھی۔

"بس نانو فائینل پیپرز ہونے والے ہیں کل رات پڑھتا رہا صبح سویا تو اب آنکھ کھولی۔" اس نے وجہ بتائی تو یشفہ نے اس کی آواز پر بے اختیار اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا اور اسی وقت شاہ زر کی نظریں یشفہ پر پڑی تھیں۔ کالی گہری آنکھیں۔۔۔ یشفہ جیسے ان آنکھوں کے سحر میں کھوئی تھی۔ اس کے اس طرح دیکھنے پر شاہ زر نے مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی اور پھر سے نانو کی طرف متوجہ ہو گیا۔ یشفہ سٹیٹائی۔ دل بلیوں اچھلا تھا۔ وہ حیران تھی۔

"دادی جان! میں فریش ہو کر آئی۔" اس سے پہلے مزید کچھ الٹا ہوتا وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"اف۔۔۔ اسے کیا ہوا آج؟ مجھے دیکھ کر مسکرایا؟ یہ مسکراتا بھی ہے؟" یشفہ کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ حیران ہو یا خوش۔

"مسکراتے ہوئے تو اچھا لگتا ہے پھر ہنستے ہوئے تو اف۔۔۔" وہ اپنے آپ سے باتیں کرتی فریش ہونے کے لیے مسکراتی ہوئی واشروم میں گھس گئی۔

عنیشا موبائل میں سر دیئے سیرھیاں اتر رہی تھی جب حمزہ سے ٹکرا گئی اور موبائل ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر گیا۔

"آاا۔۔۔" ایک دل خراش چیخ عنیشا کے لبوں سے نکلی تھی حمزہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

"اندھے ہو کیا؟؟ ایڈیٹ دیکھ کر نہیں چلا جاتا؟" عنیشا غصے اور صدمے کی حالت میں اپنا موبائل اٹھاتی حمزہ پر چڑھ دوڑی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آنکھیں خود نے استعمال نہیں کرنی اور سنایا دوسروں کو جا رہا ہے۔" حمزہ کیوں چپ رہتا جب

غلطی بھی اس کی نہیں تھی۔ <https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

"یہ موبائل ہی ساری مصیبت ہے۔۔ ادھر دو اسے باہر پھینک آتا ہوں۔" وہ کہتے ہی اس کے ہاتھ سے موبائل کھینچتا نیچے بھاگا تھا۔ عنیشا اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی شک سے نکلتی وہ فوراً سے اس کے پیچھے بھاگی۔

"حمزى!! موبائل واپس كرو ميرا۔" وه پورے ئى وى لاؤنج ميں ايك دوسرے كے پيچھے بھاگتے پھر رہے تھے۔

"ميں كهتى هوں ميرا موبائل ادھر دو۔ ميں تمهيں چھوڑوں كى نهیں۔ چھوٲوٲدر كهیں كے۔ موبائل واپس كرو ميرا۔" وه صوفے كے اس پار حمزه كو هنستا ديكه كر غصے سے چينى تھى۔

"خود كو ديكا كجى شيشے ميں عنيش عرف چوہيا!" حمزه زبان چڑھاتا صوفے كے پيچھے سے نكل كر لان كى طرف بھاكا تھا۔ حمزه كے ديے كئے نام پر عنيشا كا پارہ چڑھا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزى۔۔ اب بچو كے نهیں تم مجھ سے۔" وه بهى لان ميں اس كے پيچھے بھاكى تھى۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ديتے هو كه نهیں؟" حمزه نے موبائل والا ہاتھ اوپر كيا هوا تھا اور عنيشا موبائل كو پكڑنے كى كوشش ميں اچھل رہى تھى۔ مگر وه دوسرى طرف كر ليتا وه ہار مانتے هولے پيچھے هوئى تھى۔

"نہ دوں تو؟" حمزه كو اسے تنگ كرنے ميں مزہ آ رہا تھا۔

"پھر میں جا کر تائی جان سے کہتی ہوں کہ آپکا بیٹا روز رات میں آپکی ہونے والی بہو سے لمبی لمبی گپے ہانکتا ہے۔" وہ غصے سے کہتی ابھی مڑی ہی تھی کہ حمزہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"کیا ہے اب؟ ہاتھ چھوڑو میرا!" وہ تنک کر بولی۔

"یہ پکڑو اپنا سر ا ہوا موبائل۔ اور ہاں امی اپنی ہونے والی بہو کو اچھے سے جانتی ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ ان کی ہونے والی بہو کو ان کا بیٹا بس تھوڑا بہت تنگ کرتا ہے لمبی لمبی ہانکنے کے لیے اسے موبائل کی ضرورت نہیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا ذومعنی لہجے میں سنجیدگی سے کہتا اس کے اسی ہاتھ میں موبائل تھما کر چلا گیا جو اس نے اسے روکنے کے لیے پکڑا تھا۔

اس کی بات پر عنیشا کے گال پل میں سرخ ہوئے تھے۔ وہ ان ڈائریکٹلی اسے سنا کر گیا تھا۔ عنیشا نے اپنے اس ہاتھ کو دیکھا جو ابھی حمزہ نے پکڑا تھا۔ اس کے لب اپنے آپ ہی مسکرائے تھے۔

"اماں جان لیکن آپ شازیہ کے مزاج سے واقف ہیں۔" سائرہ نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"بہو۔۔ یہ ہمارے مرحوم شوہر یعنی سہیل کے ابا جان کی خواہش تھی کہ ضرار بیٹے کا رشتہ ضحیٰ بیٹی سے ہو۔" کلثوم بیگم نے انہیں آگاہ کیا۔ سائرہ نے ایک نظر سہیل کو دیکھا۔

"اماں جان تب بات اور تھی اب ایسا مشکل ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے اور مجھے امید ہے کہ ضرار کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔" سہیل نے اپنے تئیں ان سے بات کرنے کی کوشش کی تھی۔

"جب تم لوگوں کو اعتراض نہیں ہے تو پھر کیا مسئلہ ہے؟" کلثوم بیگم نے ان سے پوچھا۔

"اماں جان آپ شازیہ کو اچھے سے جانتی ہے وہ جب بولنے پر آتی ہے تو کہاں لحاظ رکھتی ہے۔ اور پھر ضحیٰ بھی بالکل شازیہ کی پرتو ہے۔" سائرہ نے تحمل سے وجہ بتائی تھی۔

"ان لوگوں سے میں خود بات کر لوں گی مجھے بس تم لوگوں کا جواب چاہیے۔ لیکن اگر تم لوگوں نے ضرار کے لیے کوئی اور پسند کی ہوئی ہے تو بتا دو مجھے۔" اماں جان ان کے پریشان چہرے دیکھ کر بولیں۔

"نہیں اماں جان ایسی بات نہیں ہے۔ ہم راضی ہیں اس رشتے سے۔ ابا جان کی خواہش تھی ہمیں منظور ہے۔" سہیل صاحب نے ایک تسلی دیتی نظر سائرہ پر ڈال کر اماں جان کو اپنی ہاں سنائی تھی۔ اماں جان نے ان کو دعائیں دیں تھی اب جنید صاحب اور شازیہ سے بات کرنا رہتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "شاہ زر؟" ضرار اس کے کمرے کے باہر کھڑا دروازہ ناک کرتے ہوئے بولا۔

"آجاؤ ضرار۔" اندر سے شاہ زر کی آواز ابھری تھی۔

ضرار اندر آگیا۔ شاہ زر کتابوں میں منہ دیئے بیٹھا تھا۔

"ہم کہیں چلیں گھومنے؟" ضرار نے اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ شاہ زر نے ابرو اچکائے۔

"کیا ہو گیا ویسے ہی۔۔ سی وی یو کا چکر لگا آتے ہیں۔" ضرار نے اسے پلین بتایا۔

"کون کون جا رہا ہے؟" شاہ زر کتاب سائیڈ پر کرتا بولا وہ جانتا تھا کہ اب ضرار اسے پڑھنے نہیں دے گا۔

"ارے کوئی نہیں۔۔ صرف میں اور تم۔" ضرار بھی اچھے سے اس کی نیچر سے واقف تھا کہ وہ سب کے ساتھ کہیں نہیں جائے گا۔ ضرار تو اس کا دوست تھا۔

"ہمم۔۔۔ ٹھیک ہے پھر میں دس منٹ میں تیار ہو کر آتا ہوں تم بھی تیاری پکڑو۔" شاہ زر نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس جو حکم۔" ضرار سلوٹ کے انداز میں کہتا ہنستا ہوا کمرے سے نکل گیا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" ضرار مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظر بیڈ پر آرام سے بیٹھی ضحیٰ پر پڑی۔ ضرار کی اسے یہاں دیکھ کر تیوری چڑھی تھی۔

"تم سے کچھ بات کرنی تھی۔" وہ بھی بیڈ سے کھڑی ہوتی اس کے مقابل آئی تھی۔

"مجھ سے؟" ضرار اچنبھے سے بولا۔

"جی بالکل آپ ہی سے۔ کیونکہ آپ کے اور میرے علاوہ یہاں کوئی تیسرا تو ہے نہیں اب۔" سینے پر ہاتھ باندھتی وہ طنزیہ لہجے میں بولتی ضرار کو غصہ دلا گئی۔ اسے ضحیٰ کی یہی عادت پسند نہیں تھی۔

"مجھے وہ لوگ سخت ناپسند ہیں جو مجھ سے اس ٹون میں بات کرتے ہیں تمیز سے بات کرو جو کرنی ہے۔" وہ اپنا غصہ ضبط کرتا بولا۔

"تو مجھے بھی تم میں کوئی دلچسپی نہیں ہے سمجھے۔" ضحیٰ نے نخوت سے کہا تو ضرار نے اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھا۔

"مطلب کیا ہے تمہاری اس بات کا؟"

"مطلب صاف ہے کہ تم اپنے ماں باپ کو اس رشتے کے لیے منع کر دو۔" ضحیٰ نے جیسے بات ختم کی۔ مگر ضرار کو مزید الجھا دیا۔

"میں تمہاری بات نہیں سمجھا کس کے رشتے کی بات کر رہی ہو تم مس ضحیٰ جنید؟" ضرار بھی اسی کی ٹون میں بولا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تمہارے اور میرے رشتے کے بارے میں۔۔۔ دادی جان چاہتی ہیں کہ تمہاری اور میری شادی ہو جائے۔۔۔ نو نیو! میں کبھی بھی تم سے شادی نہ کروں سمجھے۔" ضحیٰ نے اسے ساری بات بتا کر گویا اس لے سر پر بم پھوڑ دیا۔

"واٹ کیا بکو اس ہے یہ۔۔۔!!" وہ شاک میں غصے سے چیخا تھا۔

"ابکو اس نہیں حقیقت ہے مسرُ ضرار سہیل۔" وہ چبا چبا کر بولی۔ جب سے اس نے اپنی ماں کی زبانی یہ بات سنی تھی اسے ایک پل چین نہیں آیا تھا۔

"میں دادی جان سے خود بات کروں گا۔۔ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔ مجھ پر انہیں ذرا ترس نہیں آیا تم جیسی زبان دراز لڑکی کو میرے سر پر تھوپتے ہوئے۔" وہ طنز کرتا ہوا بولا تو ضحیٰ کو اس کے ایسا کہنے پر آگ لگ گئی۔

"تم خود بڑے کوئی پرنس چارلس ہو۔ مجھے بھی تم جیسے سرُ سے شادی کر کے اپنی زندگی برباد نہیں کرنی۔" وہ غصے سے کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی اور اس کے آخری لفظوں پر ضرار ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

"اوہوو۔۔ اکیلے اکیلے کس بات پر مسکرایا جا رہا ہے؟" اس کو مسکراتا دیکھ کمرے میں آتی یشفہ ٹھٹھکی تھی۔ یشفہ کی آواز پر ضرار نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کسی بھی بات پر نہیں گریا۔" وہ اس کے بال بگاڑتا پیار سے بولا۔

"ذی بھائی! بتائیں ناں۔۔ ورنہ میں اپنے مطلب کی کہانی سوچ لوں گی۔" وہ منہ پھلا کر اس کے بیڈ پر آکر بیٹھ گئی۔

اس کے ضدی انداز سے کہنے پر ضرار مسکرایا۔

"اچھا تو اب شف بہنا اپنے مطلب کی کہانی کیا بنائے گی کیونکہ میں تو نہیں بتانے والا؟" وہ بھی مسکراتا ہوا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

"ہمم تو آپ نہیں بتانا چاہتے یعنی کہ دال میں کچھ کالا ہے۔۔ اور اپنے مطلب کی کہانی مجھے حقیقی ہوتی نظر آرہی ہے۔" وہ آنکھیں گھماتی ہوئی بولی تو ضرار ہنس دیا۔

"ابھی غالباً ضحیٰ میسنی ہی یہاں سے ہو کر گئی ہے اور آپ کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اہم اہم۔۔۔ میں کیا سمجھوں؟؟" وہ کمر پر ہاتھ جماتی آنکھیں گول کیے بولی۔ تو ضرار کا اس کے اتنے پکے اندازے پر منہ کھل گیا۔

"لڑکی اپنا دماغ کم لڑاؤ ایسا کچھ نہیں ہے۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا ہوا۔

"وہ تو میں شاہ زر کے ساتھ سی وی یو۔۔ ہاں شاہ زر۔۔ او شٹ مجھے تیار ہو لینے دو۔۔ پہلے ضحیٰ کی وجہ سے ٹائم ویسٹ ہو گیا شاہ زر تو اب تیار بھی ہو چکا ہوگا میں یہی بیٹھا ہوں۔" وہ اٹھ کر جلدی سے کھڑا ہو گیا جبکہ شاہ زر کے ذکر پر یشفہ کی بیٹ مس ہوئی تھی۔ چہرے پر کئی رنگ آکر بکھرے تھے شکر تھا ضرار نے نوٹ نہیں کیا تھا۔

"شف تم ایسا کرو میں نہانے جا رہا ہوں تم الماری سے میری بلیو لائٹنگ والی شرٹ نکال دو۔" وہ جلدی میں کہتا واشروم میں گھس گیا۔

یشفہ اس کی الماری کھولے کھڑی تھی جب شاہ زر ضرار کو آوازیں دیتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔

اس کا دھیان یشفہ پر نہیں گیا تھا۔ مگر یشفہ کا اس کی آواز سن کر ہی فل سپیڈ پر دل دھڑکنے لگا تھا۔

"وہ بھائی واش روم میں ہیں۔" مشکل سے وہ جملہ مکمل کرتی اس کی شرٹ بیڈ پر رکھ کہ باہر بھاگی تھی۔ شاہ زر کی نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا تھا۔

"تم آجکل گھر میں کم نظر آرہے ہو؟" وہ دونوں سی وی یو آپکے تھے اب ساحل کی ریت پر چلتے باتوں میں مصروف تھے۔

"بس یار آجکل فائل پیپرز کی پرپیشن کر رہا ہوں تو یونی سے لیٹ آتا ہوں پھر دو تین دنوں سے ہو سپٹل بھی دیکھ رہا ہوں اچھا سا جن کے ساتھ مل کر کام کر سکوں۔" وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ ننگے پاؤں ٹھنڈی ریت پر چل رہے تھے۔ شام کی ٹھنڈی ہوائ نے ماحول میں ایک فسوں سا پیدا کیا ہوا تھا۔ ہر جگہ سکون ہی سکون تھا۔

اس ٹائم ساحل پر زیادہ لوگوں کا رش بھی نہیں تھا بس ٹولیوں کی صورت میں تین سے چار گروپس نظر آرہے تھے۔

"اچھا تو اپنا بزنس سٹارٹ کرنے کے بارے میں کیا سوچا مطلب اپنا ہاسپٹل یا ڈسپینسری؟" ضرار بھی اس کے ہم قدم تھا۔ شاہ زر ڈی فارمیسی (D Pharmacy) کے آخری سال میں تھا۔

"ہا۔۔ اپنا خود کا ہاسپٹل بنانا چاہتا ہوں لیکن پہلے ایکسپریس مل جائے ان شاء اللہ جلد کھول لوں گا۔" شاہ زر نے آہ بھرتے ہوئے تلخ مسکراہٹ سے کہا تھا۔ ضرار سے یہ مسکراہٹ مخفی نہیں رہی تھی۔

"اگر پیسوں کا کوئی مسئلہ ہو تو میں دوست ہوں تمہارا مدد کر سکتا ہوں۔" ضرار نے اس کے چہرے کو جیسے کھوجنا چاہا۔

"پیسوں کا مسئلہ نہیں ہے وہ تو ڈیڈ بھی بھیج دیتے ہیں ہر مہینے۔" اس بار انداز طنزیہ تھا۔ وہ اپنے درد چھپانے تلخیوں کو بھلانے کے لیے یہاں پرسکون ہونے آیا تھا اور ضرار نے انجانے میں اس کے وہی درد کمرید ڈالے تھے۔

"ہمم لیکن کوئی مشکل ہو تو مجھ سے تم شئیر کر سکتے ہو۔ بھروسہ رکھنا مجھ پر۔" ضرار نے اس کا موڈ دیکھ کر جلدی سے بات ہی ختم کی۔ وہ یہاں مزے کرنے آئے تھے اور وہ کیا باتیں لے بیٹھا تھا۔

"چلو وہاں اس بڑے پتھر پر بیٹھ کر کھلی بانہوں سے بہار کو ویلکم کہتے ہیں۔" ضرار نے مسکراتے ہوئے اس کا دھیان بٹانے کو کہا۔ بہار کا موسم جو بن پر تھا۔ اور ضرار اور شاہ زر دونوں کو یہ موسم بے حد پسند تھا۔

شاہ زر مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل پڑا۔ ایک ضرار ہی تو تھا جس کے سامنے وہ کھل کر مسکرا لیتا تھا۔

"اوہ۔۔ سو سوری۔۔" ابھی وہ آگے چلے تھے کہ ایک لڑکی بے دھیانی میں بھاگتی ہوئی اسی طرف آرہی تھی جب ضرار سے ٹکرا گئی۔ لڑکی نے شرمندگی سے ضرار سے معافی مانگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اُس اوکے۔۔ دھیان رکھا کریں۔" ضرار کے کہنے پر اس نے چونک کر ضرار کو دیکھا۔ پھر ایک

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> نظر ساتھ میں کھڑے شاہ زر کو بھی دیکھا۔

"آپ لوگ میری مدد کریں پلیز۔" تین چار سیکنڈز انہیں پرکھنے کے بعد وہ روہانسی ہو کر بولی۔

"کیسی مدد؟ آپ ہیں کون بہن؟" شاہ زر نے نرمی سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ وہ لڑکی چادر میں پوری طرح اچھے سے لپیٹی ہوئی تھی۔ چہرے کے نقش میں صرف آنکھیں نظر آرہی تھیں۔ جن سے خوف واضح تھا۔

"آپ لوگ پلیز مدد کریں میں مجبور ہوں۔" وہ ہاتھ جوڑتی ہوئی پھولی سانسوں کے درمیان بولی تو ضرار اور شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔ وہ لڑکی بار بار پیچھے مڑ کر بھی دیکھ لیتی۔

"آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں گی تو ہی ہم آپ کی کوئی مدد کر سکتے ہیں۔" اس دفعہ ضرار نے تحمل سے بات کی تھی۔

"آپ لوگ یہاں سے کہیں اور جگہ چلیں میں آپ کو سب بتاتی ہوں اگر میرے بھائیوں نے یوں مجھے دیکھ لیا آپ لوگوں کے ساتھ۔۔۔ تو وہ ہم میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑے گے۔" وہ بہت گھبرائی ہوئی لڑکھڑاتی آواز میں بول رہی تھی بولتے ہوئے ایک نظر اردگرد بھی گھما لیتی۔

"کیا؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ ہوش میں تو ہیں۔۔۔" ضرار تو غصے سے اس پر برس پڑا مگر شاہ زر نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھ کر اسے بچ میں لٹکا۔

"چلیں ہم وہاں گاڑی کے پاس جا کر بات کر لیتے ہیں۔ آپ ہمیں بتائیں اور گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔" شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا مگر شاہ زر نے توجہ نہیں دی۔

وہ لوگ چلتے ہوئے گاڑی کے قریب آگئے یہ اس جگہ سے تھوڑی دور تھی۔

"اب بتائیں کیا مسئلہ ہے پہلے تو آپ گھبرائیں مت۔۔" شاہ زر نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔

"یہ پانی پئیں آپ۔" شاہ زر نے ضرار کو اشارے سے گاڑی میں سے پانی کی بوتل نکالنے کا کہا تو ضرار نے پھولے منہ سے نکال کر دی۔ شاہ زر نے وہ بوتل اس کے آگے کی۔

"نہیں مجھے نہیں پینا بس مجھے جلد از جلد یہاں سے نکلنا ہے آپ لوگ مجھے بس سٹاپ تک چھوڑ دیں۔۔" وہ جلدی سے بولی۔

"ٹھیک ہے آپ بیٹھے گاڑی میں۔" شاہ نے ریلیکس انداز میں کہا۔

"لیکن؟؟" ضرار کا منہ کھل گیا۔ شاہ زر نے اسے اشارے سے خاموش کروادیا۔

"ایک منٹ۔۔ ایکسکوز می! وہ شاہ کا بازو کھینچتا اس لڑکی سے ایکسکوز کرتا سائیڈ پر لے آیا۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے یا نہیں؟ ویسے تو تم سیدھے منہ کسی سے بات نہیں کرتے اور یہاں تمہارا خدمتِ خلق کا جذبہ ابھر ابھر کر آ رہا ہے؟" ضرار تو اس پر پھٹ پڑا۔ شاہ نے طنزیہ

مسکراہٹ اچھالی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میری بات سن ہم کوئی اس لڑکی کی مدد نہیں کر رہے سمجھا۔۔ اس کو بھی ہم ہی سے ٹکرانا تھا اور مدد بھی ہم سے چاہیے کتنے لوگ ہیں یہاں پر ہمارے علاوہ بھی۔۔ اور کچھ پتہ بھی نہیں ہے اس لڑکی کے بارے میں ہے کون ایک بار میں ٹکرائی کیا۔۔ ہمارے پلے ہی پڑ گئی۔" ضرار نے بولنے کے بعد شاہ زر کو دیکھا جو ابھی بھی مطمئن سا ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے اس کی سن رہا تھا۔ جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔ ضرار کو غصہ آگیا۔

"تجھ جیسے ہوتے ہیں مطمئن ڈھیٹ۔۔" ضرار نے کہتے ساتھ ہی منہ پھیر لیا۔ شاہ زر نے اس کے انداز پر ہنسی دبائی اور بازوؤں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"روٹھی ہوئی بیگم نہ بنا کر۔۔" اس کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا تو وہ ہنس دیا۔

"اچھا چھوڑ اتنا ٹائم نہیں ہے میں بس اتنا چاہتا ہوں ہمیں موقع اللہ نے دیا اس کی مدد کا تو ہمیں ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ اور جہاں تک بات ہے کہ پتہ نہیں کون لڑکی کیسی ہوگی تو دیکھ ہمارا دین ہمیں اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ ہم دوسروں کی مدد کریں۔" شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں لڑکیوں کی۔" وہ طنزاً بولا تو شاہ زر مسکرایا۔

"یار ایک بات کی ہے بس۔۔۔ اور باقی اگر وہ غلط ہوئی تو وہ اس کا ظرف۔ اور دیکھ تجھے لگتا ہے کہ وہ غلط ہو سکتی ہے؟" اس نے ایک نظر اس لڑکی کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ تو ضرار نے بھی

اسے دیکھا وہ گاڑی کی بیک سیٹ پر دبکی بیٹھی تھی۔ اس کی حرکات سے واضح تھا کہ واقعی معاملہ سیریس ہے۔

"لیکن شاہ۔۔ اس سے پوچھ تو لے کہ اس کے ساتھ پروہلم کیا ہے؟" ضرار جیسے نیم رضا مندی سے بولا تو شاہ زر بھی اپنا سر ہلا کر گاڑی تک آیا ضرار بھی اس کے پیچھے لپکا۔
ڈرائیونگ سیٹ ضرار نے سنبھالی تو اس لڑکی نے چونک کر دیکھا۔ وہ واقعی کافی ڈری ہوئی تھی۔
شاہ بھی ضرار کی ساتھ والی سیٹ پر آ کر بیٹھا تو ضرار نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

"ویسے آپ بس سٹاپ سے جائے گی کہاں پر؟" شاہ نے سرسری انداز میں پوچھا۔

"مم۔۔ مجھے نہیں پتہ اب مجھے کہاں جانا چاہیے میرا تو کوئی بھی نہیں ہے اس دنیا میں۔" وہ کافی حد تک پرسکون ہو چکی تھی اس لیے ہولے سے بولی۔ شاہ زر اور ضرار نے جھٹکے سے مڑ کر اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟ آپ کو پتہ ہی نہیں ہے کہ آپ بس سٹاپ پر جا کر کیا کریں گی؟ اور آپ کے پاس پیسے ہیں جو آپ کہیں جا سکیں؟" ضرار نے نگاہیں دوبارہ سامنے مرکوز کرتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا۔

"پیسے تو نہیں ہیں۔" وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔ اب شاید وہ خود ان سے مدد مانگ کر پچھتا رہی تھی۔
ضرار کو پہلی مرتبہ اس پر ترس آیا تھا۔

"آپ ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلیں۔" گاڑی کی خاموشی میں کچھ لمحوں بعد ضرار کی آواز نے ارتعاش پیدا کیا تھا۔ اس کی بات پر شاہ زر نے اس کو حیرت سے دیکھا ابھی وہ وہاں کھڑا کیا کہہ رہا تھا اور اب وہ گھر تک بات لے آیا تھا۔
اس لڑکی پر تو جیسے بم گرا تھا۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ مجھے بس آپ لوگ یہی اتار دیں مجھے کسی کے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ دروازہ کھولے گاڑی کا۔" وہ ایک دم سے ہزینا انداز میں چیخنے لگی تھی اور پھر بولتی بولتی بے ہوش

ہو گئی۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ شاہ زر اور ضرار گھبرا گئے۔ انہوں نے گاڑی روکی۔ ضرار اور شاہ زر اترے اور جلدی سے بیک سیٹ کا دروازہ کھولا۔

"اٹھیں۔۔۔" شاہ زر نے اس کا چہرہ تھپتپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی مگر بے سود وہ بے ہوش تھی۔

"شاہ اسے کیا ہوا ایک دم سے؟" ضرار نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

"مجھے جہاں تک لگتا ہے یہ کسی چیز سے بہت برا ڈری ہوئی ہے اور اب بھی ڈر کے مارے ہی بے ہوش ہوئی ہے۔۔۔ ایسا کر گاڑی ہاسپٹل کی طرف موڑ۔" شاہ زر نے کہتے ہی سیٹ سنبھالی۔ ضرار بھی بیک ڈور بند کرتا پھرتی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

"تم لوگ اندھے تھے؟" صحیح سے کوئی کام نہیں ہوتا۔۔۔ کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ۔۔۔ ایک ٹانگ برابر لڑکی سنبھالی نہیں گئی تم لوگوں سے؟" ملک تمہارا ان گارڈز پر گرجا تھا۔

"اب جاؤ۔۔ ڈھونڈو اسے پوری جیپ تیار کرو زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔" وہ دھاڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ملک صاحب گستاخی معاف مگر وہ لڑکی نہ ملی تو بہت نقصان ہو جائے گا۔ اس لڑکی کے پورے ڈھائی کروڑ مل رہے تھے۔" تمہور کا ایک خاص ملازم سر جھکائے بولا۔

"فکر مت کرو وہ زیادہ دور نہیں گئی ہوگی۔۔ تمہور سے دور نہیں جا سکتی۔" وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تو ملازم خاموش ہو گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"صاحب ان کے بھائیوں کو خبر ہو گئی ہے کہ وہ لڑکی یہاں سے بھاگ نکلی ہے۔" ملازم جانتا تھا کہ اس نے اپنی شامت بلوالی ہے تمہور نے غصے سے لال ہوتی آنکھیں اس پر گاڑھی اور اس لاغر سے لڑکے کا منہ اپنی مٹھی میں دبوچ لیا۔

"کس نے یہ خبر ان تک پہنچائی؟؟ بول کس نے پہنچائی؟" اس کی خاموشی پر وہ غصے سے دھاڑا تھا۔

"مم۔۔ مجھے نہیں پتہ صاحب وہ بتا رہے ہیں کہ انہوں نے اسے کہیں بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا اب وہ اس لڑکی کا پیچھا کر رہے ہیں۔" وہ ڈرتے ہوئے بولا۔

"ٹھیک ہے یعنی اس کے بھائی بھی پہنچ جائیں گے اور اگر ان کا فون اب آئے یا وہ خود آئیں تو مجھے بتانا۔۔۔ ملک تمہور کسی سے نہیں ڈرتا۔" وہ اپنی بڑی بڑی مونچھوں کو تاؤ دیتا اسے چھوڑتا آگے نکل گیا۔

وہ اسے ہاسپٹل لے آئے تھے اور اسے ہوش بھی آگیا تھا وجہ وہی تھی کہ وہ ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی تھی۔

"ہم پر بھروسہ رکھو گھر میں عورتیں بھی ہیں ہمارے۔۔ ہمارے ساتھ چلو۔۔" اس کی کہانی سننے کے بعد وہ یہی فیصلہ لے پائے تھے کہ اسے گھر لے جایا جائے۔ وہ لڑکی اتنا ڈری ہوئی تھی کہ کسی پر بھروسہ کرنا بھی نہیں چاہ رہی تھی۔

ضرار کے کہنے پر وہ خاموش رہی شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سیف ہے اب۔

وہ اٹھتی ان کے ساتھ آگئی۔۔ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس کے ذہن میں پھر آیا تھا کہ اسے ان کے ساتھ جانا چاہیے کہ نہیں؟

وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ آگے اس کے ساتھ اب کیا ہونے والا ہے۔۔۔

اور شاہ زر اور ضرار بھی ادھر ٹینشن میں تھے کہ وہ مدد تو کر چکے مگر گھر والوں کو کیا کہنا ہے؟ انہیں سوچوں میں گھیرے وہ گھر کے راستے پر گامزن ہو گئے۔

وہ خاموشی سے اس کے کمرے کے دروازے سے اندر کی طرف گردن گھسائے ارد گرد نگاہ ڈوراتے ہوئے تسلی کر رہی تھی۔ جب اسے تسلی ہو گئی وہ کمرے میں نہیں ہے وہ شرارتی مسکان لبوں پر سجائے کمرے میں داخل ہوئی۔

"اب دیکھتی ہوں حمزی عرف چھچھوند تم مجھ سے پنگا کیسے لیتے ہو۔" وہ اپنے آپ سے بڑبڑاتی اپنا کام کیسے کمرے سے نکل کر احتیاط سے دروازہ بند کرتی ہاتھ جھاڑ کر نیچے چلی گئی۔

اب وہ ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی ہاتھ میں موبائل لیے کوئی سسپنس والی موی دیکھنے میں غرق تھی ساتھ میں چپس کھا رہی تھی کہ۔۔

"ہر ٹائم بس اسی میں گھسی رہا کرو چوہیا۔۔ چمگادڑ۔" حمزہ صوفے کے پیچھے سے گزرتا اس کے سر پر چپٹ لگاتا ہوا ہنس کر بولا تو اس کے چمگادڑ کہنے پر وہ تلملا گئی۔

"اوو چھچھوندر! یہ چوہیا چمگادڑ کس کو بولا؟" وہ کمر پر ہاتھ جماتی کھڑی ہو گئی۔

"تمہیں بولا۔۔ تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور بھی ہے کیا؟" وہ کوئی اثر لیئے بغیر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھتا اس کی چپس کا پیکٹ ہاتھ میں لیے بولا۔ چپس بھی کھانے لگا۔

"ہاں ہے میرے علاوہ تم۔۔ چھچھوندر۔" وہ اس کی اس حرکت پر دانت پیستی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔ فوراً سے چپس کا پیکٹ بھی چھینا کہ کہیں ساری نہ کھا جائے۔

"نادیدے۔۔ ہمیشہ دوسروں کی چیز پر نظر رکھنا۔" وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہتی پھر سے موی سٹارٹ کر چکی تھی۔

"او کے۔" حمزہ نے کہتے ہی اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ کھینچا اور اوپر بھاگ گیا۔ اس اچانک افتاد پر عنیشا ہکا بکا سی رہ گئی۔

"حمزہ۔۔۔!!" سمجھ آنے پر زور دار چیخ مارتی وہ اوپر کی طرف بڑھنے لگی جب کچھ یاد آنے پر خاموش ہو گئی۔ اور مسکراتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر آکر بیٹھ گئی۔

"کیا آفت ہے۔۔۔ ہمیشہ چیختی رہنا؟" شازیہ بیگم کمرے سے باہر آکر اسے سنانے لگیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"امی حمزہ تنگ کرتا ہے بہت۔" وہ انہیں وجہ بتاتی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا لیکن چیخا مت کرو دادی جان کو بالکل نہیں پسند لڑکیوں کا اتنی سی بات پر چیخنا۔" شازیہ بیگم کہتیں وہاں سے چلی گئیں۔ اور عنیشا منہ بسور کر بیٹھ گئی۔

"ابھی مزہ آئے گا جب ان کا پوتا چیختا چلاتا آئے گا۔" اس نے مسکرا کر کہتے سر جھٹکا۔

ضرار نے گارڈ کے گیٹ کھولنے پر گاڑی اندر کی اور اتر کر اب اس نے گاڑی کا بیک ڈور کھولا۔ شاہ زر بھی اتر کر ضرار کے پاس آیا تھا۔

"باہر آؤ۔" ضرار کے آرام سے کہنے پر وہ باہر نکلی تھی۔

"تم خاموش رہنا۔۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہم سب سنبھال لیں گے۔" ضرار اسے مسلسل راستے میں بھی تسلیاں دیتا آیا تھا۔ البتہ شاہ زر خاموش رہا۔

وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ شاہ زر بھی ٹھنڈی آہ بھرتا ان کے پیچھے ہو لیا۔

جتنا وہ اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کروا رہے تھے اندر سے اتنے ہی گھبرائے ہوئے تھے گھر والوں کا ریکشن سوچ کر۔۔۔

ضرار نے انٹرنس ڈور پر کھڑے آنکھیں بند کیے ایک لمبی سانس خارج کی اور چلتا ہوا لاؤنج میں آگیا۔ جہاں عنیشا بیٹھی تھی۔ شاہ زر بھی پریشان سا اندر آیا تھا لاؤنج میں عنیشا کے علاوہ کوئی

نہیں تھا۔ اور اس کا بھی ہونا نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ وہ موبائل میں اتنی محو تھی کہ آس پاس کا کوئی ہوش ہی نہیں تھا۔

"عنیش۔۔۔ عنیش۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں یہ کیا حرکت ہے؟" ابھی وہ کچھ کہتے حمزہ تیز گام کی طرح سیڑھیوں سے اترتا چیختا ہوا اس کے سر پر پہنچا تھا۔ اس لڑکی نے اس ہنگامے پر اپنا سر اٹھا کر حیرانی سے سامنے دیکھا۔

"کیا مسئلہ ہے کیوں چلا رہے ہو جاہلوں کی طرح؟" حمزہ نے اس کے کوئی اثر نہ لینے پر اس کے کانوں سے ہینڈ فری کھینچی تو عنیشا غصے سے بولی تھی۔

"یہ تمہاری ہی حرکت ہے نا؟" وہ فل غصے میں ہاتھوں میں گٹار لیے کھڑا تھا۔ جس کی تاروں کا کھینچ کر حشر کر دیا گیا تھا اور کئی تاریں تو ٹوٹ بھی گئیں تھیں۔

"نہیں مجھے کیا پتہ۔۔۔" وہ اطمینان سے جھوٹ بولتی دوبارہ سے بیٹھ گئی۔

"عنیش بکواس نہ کرو سچ بتاؤ تم نے کیا ہے ناں یہ؟" وہ غصے میں تھا مگر یہاں اثر کس کو تھا۔

"ہاں میں نے کیا ہے اب مجھ سے دور رہنا سمجھے جیسے تمہیں اپنا یہ گٹار عزیز ہے مجھے اپنا موبائل عزیز ہے۔۔۔ سمجھے۔۔۔ اب نکلو یہاں سے تنگ مت کرو۔" وہ صدمے کی حالت میں عنیشا کو دیکھ رہا تھا جسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔

"عنیش تم نے اچھا نہیں کیا... You will Have pay for it"

وہ کتنا مڑنے ہی لگا جب اس کی نگاہ انٹرنس پر پڑی تو حیران رہ گیا۔ ساتھ میں عنیشا کا بھی کندھا ہلایا۔

"کیا مصیبت ہے اب؟" وہ اس پر چیخنی مگر حمزہ کے حیران تاثرات پر سامنے دیکھا جہاں حمزہ دیکھ رہا تھا تو اسے بھی شک لگا۔

"زی بھائی؟؟ شاہ بھائی یہ لڑکی کون؟" وہ دونوں چلتے ہوئے ان تک آئے۔

"تم ٹام اینڈ جیری کی فائٹ ختم ہوتی تو کچھ بتاتے۔ لیکن اب لڑ لیا تو بتا دوں؟" ضرار نے انہیں شرمندہ کرتے کہا۔ تو دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا اور نخوت سے منہ پھیر لیا۔

ضرار نے ان کو دیکھ کر سر جھٹکا اور چلتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں آگئے۔

"دادی جان۔!! امی!! چچی جان!!" ضرار نے سب کو آواز لگائی۔

"ہمیں تو بتا دیں یہ کون ہیں؟" حمزہ اپنی ناقدی پر منہ بناتا بولا تو عنیشا نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ زمین ہے۔۔۔۔"

"یہ زمین ہے۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ شاہ زر کی نگاہ لاؤنج میں آتی خواتین پر پڑی۔ وہ سب بھی سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

شازیہ بیگم نے ان کے ہمراہ زمین کو مشکوک انداز میں دیکھا اور برا سا منہ بنایا۔

"اب یہ کون سا نیا ڈرامہ کھول لیا ہے۔" شازیہ سے رہا نہ گیا تو سب سے پہلے وہی بولیں۔
ضرار نے انہیں دیکھا اور دادی جان کی طرف متوجہ ہوا۔

"دادی جان آپ اس گھر کی بڑی ہیں اور میں چاہتا ہوں آپ یہ فیصلہ کریں۔ اوروں کو ٹانگ اڑانے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔" خاصا جتا کر شازیہ کو دیکھتے ہوئے ضرار نے کہتے ہی کلثوم بیگم کے ہاتھ تھامے۔ وہ صوفے پر بیٹھ گئیں۔ اس کے ایسا کہنے پر سائرہ بیگم نے اسے گھورا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"لیکن بیٹا کس چیز کا فیصلہ اور یہ لڑکی کون ہے؟" دادی جان نے اس لڑکی کو دیکھا جو نظریں زمین میں گاڑے کھڑی تھی۔

ضحیٰ اور یشفہ بھی آوازیں سنتے ہوئے نیچے آگئیں تھی۔ اور اچنبھے سے سامنے دیکھا۔

"یہ سب کیا ہے؟" لیشفہ نے عننیشا کو کہنی مارتے ہوئے آہستہ سے پوچھا۔

"مجھے بھی نہیں پتہ۔۔ بس اتنا پتہ ہے یہ لڑکی زی بھائی اور شاہ بھائی کے ساتھ آئی ہے۔" وہ بھی سرگوشی نما آواز میں کہتی چپ ہو گئی۔

"دادی جان یہ بیچاری بے سہارا ہے اس کا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں اور اس کے بھائی۔۔" ضرار سر جھکائے بتا رہا تھا جب شازیہ بیگم بول پڑیں۔

"لو شروع ہو گئی ڈرامہ بازی ظلم کے پہاڑ توڑ ڈیئے اسے کے بھائیوں نے اس پر اور تم لوگ اسے ترس کھا کر اپنے ساتھ لے آئے۔ ہم نے یہاں یتیم خانہ کھول رکھا ہے ناں پہلے ایک کو پال رہے تھے اب دوسری بھی آگئی۔" شازیہ بنا کسی لحاظ کے بولے جا رہی تھی۔ شاہ زر پر حقارت بھری نظر ڈالتے انہوں نے اپنا سر جھٹکا۔ شاہ زر نے اپنے لب بھینچے تھے وہ ان سے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

"بہو!! آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا آپ ایسے بات کریں۔ فیصلہ کرنے کو ابھی ہم ہیں۔ اور باقی دونوں بھی تو خاموشی سے کھڑی ہیں۔" وہ سائرہ اور فائزہ کی طرف اشارہ کرتی بولیں۔ کلثوم بی کو ان کا اس لہجے میں بات کرنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"اماں جان آپ۔۔"

"بس چچی!!! بہت سن لی آپ کی اب میں اس لڑکی کے خلاف ایک بات نہ سنوں آپ کے منہ سے۔" اس کی اونچی آواز نے لاؤنج میں سکوت پیدا کیا تھا۔ سب نے حیرانی سے اسے دیکھا تھا ایک غیر لڑکی کے لیے وہ اس طرح۔۔۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

"ہونہ۔۔ زیادہ سگی آئی ہے اسکی چڑیل کہیں کی۔" ضحیٰ کو ضرار کا اس لڑکی کی سائیڈ لینا بالکل نہیں بھایا تھا۔

ضحیٰ کے کہنے پریشہ اور عنیشا کی اتنے سیریس موقع پر بھی ہنسی چھوٹی تھی۔

"کرتے رہو جو کرنا ہے میں جا رہی ہوں لاؤ جس مرضی کو گھر میں لانا ہے۔" شازیہ غصے میں کہتیں وہاں سے نکل گئی تو ضحیٰ بھی ان کے پیچھے منہ بناتے ہوئے چلی گئیں۔

"ضرار، شاہ زر بیٹا تم لوگ چھوڑو انہیں۔۔۔ یہ پہیلی سلجھاؤ۔"

سائرہ بیگم نے ماحول میں بڑھے تناؤ کو کم کرنے کے لیے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔ ضرار نے سب کو ایک نظر دیکھا تھا سب ہی اس کے بولنے کے منتظر تھے۔

"یہ زمین ہے۔۔ اور یہ ہمیں سی وی یو پر ملی اپنے بھائیوں سے بچ کر بے دھیانی میں بھاگتی ہوئی ہم سے ٹکرا گئی۔"

دادی جان میں اس کی مدد کرنے پر کبھی راضی نہیں ہوتا مجھے شاہ زر نے سمجھایا اور کچھ غلط نہیں ہے اس میں دادی جان شاہ زر نے بہت اچھا کیا۔ "سب کی نظریں شاہ زر پر ٹک گئیں۔ شاہ زر نے اپنا سر جھکا لیا۔"

"دادی جان اس کے بھائی اس کو بچنا چاہتے تھے کسی بڑے ملک کو۔۔ وہاں سے بچ کر آئی ہے یہ۔۔۔ آپ سوچ سکتی ہیں کہ بھائی جو اپنی بہن کے محافظ ہوتے ہیں وہ دولت کے لیے اپنی بہن کی عزت بچ رہے تھے۔" ضرار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ سب کو کس طرح قائل کرے وہ ہر ممکن کوشش کر رہا تھا کہ اپنے الفاظ کا صحیح چناؤ کر کے گھر والوں کو راضی بھی کر لے اور اس کے لفظوں سے زمین کو تکلیف بھی نہ ہو۔

"اب کیا چاہتے ہو تم برخوردار؟" دادی جان نے اس کی اتنی لمبی تمہید کی وجہ جانی چاہی۔

"دادی جان سмпیل ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو یہاں ہم اپنے گھر میں رکھ لیں۔" وہ دادی جان کے قدموں میں بیٹھا پر امید ہو کر بولا۔

"لیکن اس کا اتنا نہ پتا کیسے رکھ لیں ہم اسے اپنے گھر۔۔ پھر تم ابھی بتا رہے ہو کہ اس کے بھائی اس کو۔۔" وہ کہتی کہتی اس لڑکی کا خیال کرتی ہوئی چپ ہو گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"دادی جان انہیں پتہ بھی نہیں لگے گا کہ یہ یہاں پر ہے۔ اور باقی آپ بہتر جانتی ہیں آپ اس سے خود پوچھ لیجئے گا اس کے بارے میں۔" ضرار نے جیسے ٹھان لی تھی کہ وہ قائل کر کے ہی رہے گا۔

"اچھا ٹھیک ہے کل صبح تک سوچتی ہوں اس بارے میں تب تک تمہارے ابو اور چچا بھی آجائیں پھر ہی فیصلہ ہو سکے گا۔ اس لڑکی کے لیے گیسٹ روم سیٹ کروادو آج رات کے لیے۔" دادی جان کہتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔ سائرہ اور فائزہ بھی وہاں سے نکل گئیں۔

ضرار اٹھ کھڑا ہوا اور ایک نظر اس لڑکی پر ڈال کر شاہ زر کی طرف آیا۔

"چچی کی باتوں پر دھیان مت دیا کر۔ اور میں ذرا امی کو مناؤں وہ ناراض لگ رہی تھیں۔۔ تو اس لڑکی کو عنیشا یا یشفہ سے کہہ کر گیسٹ روم میں بھجوا دے۔" وہ کہتا بائیں طرف قطار میں بنے کمروں میں دوسرے نمبر والے کمرے میں چلا گیا۔
حمزہ بھی کندھے اچکاتا اپنا گٹار لیئے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

شاہ زر نے یشفہ کی طرف دیکھا۔ لاؤنج میں اب صرف زرین یشفہ اور شاہ زر رہ گئے تھے۔ ارے نہیں ایک اور بھی تو ہستی تھی عنیشا۔۔۔ جو پھر سے موبائل میں لگ گئی تھی۔

"یشفہ!" وہ جو اپنے خیالوں میں گم کھڑی تھی شاہ زر کے منہ سے اپنا نام سنتے ہی دل نے پھر سے رفتار پکڑی تھی۔

"جی؟" وہ اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ اس بات سے انجان کہ وہ اسے کیا کہنے والا ہے کیونکہ وہ اپنے خیالوں میں گم تھی اس لیے ضرار کی بات نہیں سنی تھی۔

"یہاں آؤ۔" شاہ زر نے سپاٹ لہجے میں کہا تو وہ حیران ہوئی۔

"میں؟" انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔ شاہ زر نے اسے خود بلایا تھا۔ اپنے پاس۔۔۔ لیکن کیا وجہ ہوگی۔ اسے اپنا آپ ہوا میں اڑتا محسوس ہوا۔

"جی آپ۔۔ ادھر آئیں۔" وہ بے تاثر چہرے سے دوبارہ بولا تو وہ آہستہ سے چلتی ہوئی اس تک آئی۔

"جی۔۔" گال اچانک سرخ پڑے تھے ایسے جیسے اس نے کچھ کیا ہو۔ شاہ زر نے اس کے گالوں کی سرخی دیکھی تھی۔ وہ اپنے لیے اس کے جذبات سے انجان نہیں تھا۔۔ جانتا تھا کہ یشفہ سہیل شاہ زر کمال پر دل ہار بیٹھی ہے۔ اس کے چہرے سے نگاہ چراتے اس نے زمین کو دیکھا۔

"اسے گیسٹ روم تک چھوڑ آؤ۔" وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔ اور یشفہ۔۔ اس نے تو ابھی صبح سے اڑان بھی نہیں بھری تھی اسے بری طرح زمین پر واپس لاپٹھا تھا۔ یہ سب اتنی اچانک ہوا

کہ وہ سمجھ نہیں پائی۔ اس کے ٹرانس سے نکلتی اس نے خالی خالی نگاہوں سے زمین کی طرف دیکھا اور ایک سرد آہ بھرتی اس تک آئی۔

"چلیں۔۔ آپ کو آپ کا کمرہ دکھا دوں۔" اس لڑکی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا ایشفہ کی آنکھیں اس کے اس طرح دیکھنے پر نم ہوئیں مگر وہ اپنی نمی چھپا گئی اور اسے اپنے ساتھ لیے گیسٹ روم کی طرف لے گئی۔

"امی میں سوری کر تو رہا ہوں۔" ضرار نے منت بھرے انداز میں کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا ضرورت تھی اتنا اونچا بولنے کی چچی کے آگے۔۔ وہ بھی اس غیر لڑکی کے لیے۔۔ شرم آتی ہے۔۔ میں نے یہ تربیت کی ہے تمہاری۔" وہ شکوہ کر گئیں۔

"امی آپ ایسا مت کہیں۔۔ چچی کو بھی تو دیکھیں وہ کس طرح کے الفاظ استعمال کر رہی تھیں اور انہوں نے شاہ زر کو بھی سنائی۔۔ میں شاہ زر کے لیے ان سے ایسا بول گیا۔" کہتے ہوئے سر جھکا لیا۔

"تمہیں اپنی چچی کا اچھے سے پتہ ہے وہ اب الٹی سیدھی کوئی بات کر گئیں تو کیا کروں گی میں وہاں۔" سائرہ نے اسے ڈپٹا۔

"امی! آپ اتنی فکر کیوں کرتی ہیں کچھ نہیں کہیں گی اب چچی۔" وہ ان کے ہاتھ دباتا یقین دلا رہا تھا۔

"اچھا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی تھی؟" وہ جیسے کچھ یاد آنے پر بولی تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی امی؟" اس نے ان کے چہرے پر استفامیہ نظریں دوڑائیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اماں جان چاہتی ہیں کہ تمہارا رشتہ ضحیٰ سے طے کر دیا جائے اسی ہفتے کے آخر میں۔ یہ تمہارے دادا جان کی خواہش تھی۔" وہ اس کے تاثرات جانچتے ہوئے بولیں مگر وہ پر سکون رہا۔

"تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے؟" سائرہ نے حیرانی سے پوچھا۔ انہیں ضرار سے ایسے اطمینان کی توقع نہیں تھی۔ اس نے ایک لمبا سانس خارج کیا۔

"امی مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔ کہیں نا کہیں تو شادی کرنی ہی ہے یہاں سہی۔ تھوڑا ایڈونچر ہو جائے گا ضحیٰ میسنی اور لڑاکا چچی کے ساتھ۔" وہ شرارت سے آنکھ دباتا بولا تو سائرہ بیگم نے اسے گھورا تو ہنس دیا۔

"ایسے کہتے ہیں چچی ہیں تمہاری۔۔۔ تمہارے سے رشتے میں کتنی بڑی ہیں میرے برابر کا درجہ ہے ان کا۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں مگر دوسری طرف کوئی اثر نہیں لیا گیا۔

"ڈریں اس وقت سے جب چچی نے آپ کے منہ سے یہ سن لیا کہ وہ آپ کے برابر کی ہیں انہیں تو غش پڑ جانے ہیں وہ تو فائزہ چچی سے بھی چھوٹی ہیں وہ ان کی تو شادی جلدی ہو گئی تھی بیچاری۔" وہ شرارت سے کہتا آخر میں معصوم سی شکل بنا کر بولا تو سائرہ نے اس کے کندھے پر چپٹ لگائی۔ شازیہ اکثرینگ پارٹی کو یہ باتیں بتایا کرتی تھیں۔ وہ ہنسی دبائے بس سنتے رہتے۔

"اتنے بڑے ہو گئے ہو ایسے کہتے ہیں چچی ہیں تمہاری مت زبان چلایا کرو ان کے آگے اتنی۔۔ شرم نہیں آتی تمہیں۔"

"وہ کیا ہوتی ہے؟" انتہائی ڈھٹائی سے پوچھا گیا تو سائرہ بیگم نے اسے گھورا۔

"اٹھو یہاں سے۔۔ نکلو۔۔ تمہیں کوئی اثر نہیں ہونے والا اور یاد رکھنا تمہاری شادی اب صبحی سے ہوگی وہی تمہیں آکر لگام ڈالے گی لگ پتہ جائے گا۔" سائرہ نے اسے مصنوعی غصے سے کہا تو وہ ہنستا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے میں تیار ہوں بس جلدی سے لگائیں ڈالنے والی کا بندوست کر لیں۔" وہ پھر سے شرارتی ہوا تو سائرہ بھی ہنس دیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"کچھ نہیں ہو سکتا تم تینوں بہن بھائیوں کا۔" وہ ماتھا پیٹ کر رہ گئیں۔

"بس کرو اور کتنا رونا ہے؟" عنیشا نے اس کو ٹیٹھو باکس آگے کرتے ہوئے پوچھا۔

"یار تمہیں ذرا سا بھی احساس ہے میرا۔۔ خود تو تمہاری لائف سیٹ ہے میرے اتنے پیارے بھائی کے ساتھ۔" یشفہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی تو عنیشا کو کرنٹ لگا۔

"بس کرو وہ پیارا۔۔ چھچھوندر کہیں کا۔۔ اتنا تنگ کرتا ہے مجھے۔ ہر ٹائم تو میرے موبائل کے پیچھے پڑا رہتا ہے ارے اس سے شادی ہو گئی تو میرا فون تو گیا پانی میں۔" عنیشا اپنے دکھڑے رونے بیٹھ گئی تھی۔ یشفہ نے اپنا سر پیٹا۔

"بس کرو عنیشا میڈم وہ اگر تمہیں تنگ کرتا ہے تو پیار بھی بہت کرتا ہے تم سے پھر تم بھی تو بدلے لے ہی لیتی ہو اس سے۔" یشفہ نے اسے یاد دلانا ضروری سمجھا۔

"ہاں تو آگے سے جواب دینا بھی تو فرض ہے ناں۔" وہ کندھے اچکاتی بولی تو یشفہ نے اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا۔

"اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو یہی دلیری شاہ زر بھائی کے سامنے دکھایا کرو انہیں بھی ایسے ہی دیکھا کرو۔" عنیشا نے کمر پر ہاتھ جماتے کہا تو یشفہ نے منہ بنایا۔

"اس کے سامنے میری زبان میرا ساتھ نہیں دیتی۔"

"تم نے بھی تو کسی پتھر سے سر مارا ہے ویسے۔۔ انتہائی اکڑو قسم کا انسان ہے وہ۔" عنیشا نے ناک چڑھائی تو یشفہ نے شاہ زر کی ایسی تعریف پر اس کی بازو پر چٹکی کاٹی۔

"کیا مصیبت ہے ایک تو مدد کرتی ہوں اوپر سے مجھ پر ہی تم ظلم کیا کرو۔" وہ اپنی بازو سہلاتی بولی تو یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"تم نے کب مدد کی میری؟" اب یشفہ حساب برابر کرنے کے موڈ میں تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"ہاں تو کیا ہوا۔۔ کر دوں گی وقت آنے پر۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔

"ویسے شف میرے پاس ایک آئیڈیا آیا ہے تمہاری اور شاہ زر بھائی کی سیٹنگ کروانے کے لیے۔" عنیشا نے چٹکی بجاتے ہوئے پرچوش انداز میں کہا۔

"کیا آئیڈیا؟ بتاؤ؟" یشفہ بھی اشتیاق سے آگے کو ہوئی تو عنیشا نے اس کو اپنا پلان بتا دیا۔

"ویسے عنیشا تمہارے دماغ میں ایسے آئیڈیاز آتے کہاں سے ہیں؟" لیشفہ اس کا پلان سن کر ہنستے ہوئے بولی۔

"بس اب ہر کسی کے پاس ایسا ٹیلنڈ دماغ تھوڑی ہوتا ہے۔" وہ نخوت سے بولی۔

"ہاں شیطانی دماغ۔" لیشفہ نے مذاق اڑایا تو عنیشا نے مذاق میں ایک جناتی قہقہہ لگایا تو لیشفہ ہنس دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

رات میں کھانے کی ٹیبل پر تینوں بھائیوں سے زمین کا تعارف کروایا گیا۔ انہوں نے سب

سننے کے بعد سارا فیصلہ خوش اسلوبی سے اپنی ماں پر چھوڑ دیا تھا۔

انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا۔ وہ لڑکی خاموش طبیعت کی مالک تھی یا شاید نئی جگہ تھی انجان لوگ تھے۔

اس نے اپنا سب کچھ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔

"جلدی سے آؤ۔" عنیشا نے اردگرد نظریں دوڑاتے ہوئے اسے آگے آنے کا اشارہ کیا۔
عنیشا سچ سچ کر قدم رکھتی پھر اپنے پیچھے یشفہ کو بھی راستہ صاف دیکھ کر اشارہ کرتی۔

"یار ویسے ہم ٹھیک کر رہے ہیں؟ مطلب اگر کچھ پنگا پڑ گیا تو سچ پتہ چلنے پر سب کے سامنے
شرمنگی ہوگی اور سیٹنگ پر پانی پھیر جائے گا۔ میں تو اس سے نظریں بھی نہیں ملا پاؤنگی۔"
یشفہ پریشانی سے بولی۔

"اوہوو۔۔!! کچھ نہیں ہوتا اتنا مت ڈرا کرو محبت کی ہے تم نے کوئی گناہ نہیں ہے۔" وہ
فلاسفر بنی اکڑ کر بولی تو یشفہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اب بڑا نیک کام کرنے جا
رہے ہیں۔

"اس حرکت پر تو ثواب ملنے والا ہے ناں ہمیں۔" یشفہ کے طنز سے کہنے پر عنیشا کوئی اثر لیے
بغیر لان میں کی طرف چل دی۔
یشفہ بھی اس کے پیچھے گئی۔

"یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔۔ وہ بھی اسوقت؟؟ عنیشا لان میں آئی تو اس کی نظر حمزہ پر پڑی جو کسی سے ہنس ہنس کر فون پر بات کر رہا تھا۔

"مجھے امی کی ہونے والی بہو سے لمبی لمبی ہانکنے کے لیے موبائل کی ضرورت نہیں ہوتی۔" وہ حمزہ کی نقل کرتی منہ ٹیڑھا کیے بولی تو یشفہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"پاگل ہو؟ اپنے آپ سے باتیں کر رہی ہو۔"

"تم ٹھہرو ذرا ادھر۔۔ میں اس حمزی کی خبر لے کر آتی ہوں گھنا مینا۔۔ کیسے ہیرو بنا پھرتا ہے۔" عنیشا بازو چڑھاتی اس کی طرف گئی تھی یشفہ نے بے اختیار ہاتھ اٹھائے اور اپنے معصوم سے بھائی کے لیے دعا کرنے لگی جو کہ کتنا معصوم تھا یہ بس عنیشا اچھے سے جانتی تھی۔

وہ کسی سے باتوں میں مچو تھا جب پیچھے سے کسی نے آکر اس کا کندھا جھنجھوڑ ڈالا۔

حمزہ نے مڑ کر اس پاگل انسان کو دیکھنا چاہا جس نے اسے ہلا کر ہی رکھ دیا تھا۔ پیچھے کھڑی عنیشا کو اپنے سے بھی زیادہ برے تاثرات میں کھڑے دیکھ کر اس نے فون میں موجود بندے کو کہا۔

"ہاں زین میں تجھ سے بعد میں بات کرتا ہوں کوئی پاگل ٹکر گیا ہے یہاں مجھ سے۔" اس نے عنیشا کو دیکھتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔ اور فون بند کر کے جیب میں رکھ کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"او ہو۔۔۔ زین۔۔۔!" نام پر کافی زور دیا گیا۔

"سچ سچ بتاؤ یہ زین ہے یا کوئی زینب؟" وہ آنکھیں سکیڑے کمر پر ہاتھ جماتی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوہ تمھانے دارنی! زین ہے میرا دوست یونی والا۔۔۔ کچھ یاد ہو تو۔۔۔" حمزہ نے اس کی کنپٹی پر انگلی جماتے ہوئے اس کی یادداشت واپس لانے کی کوشش کی۔

"یہ تمھانے دارنی کسے کہا؟؟ خود تو تم چوروں کی طرح چھپ کے بات کرتے ہو زین کے بہانے اس زینب چڑیل سے۔ پھر سنا بھی مجھے رہے ہو؟" عنیشا غصے سے بولی۔

"اوہ۔۔ اس موٹی سے بات کروں گا اب میں۔۔۔ میرا اتنا گرا ہوا اسٹینڈرڈ نہیں ہے۔" حمزہ کو تو یونی کی زینب سے خاصی چڑ تھی جو اس کے آگے پیچھے گھوما پھرتی تھی۔

"تو پھر یہ اتنا کھلکھلایا کس بات پر جا رہا تھا؟ قہقہے تو ایسے لگا رہے تھے جیسے فون میں دوسری طرف کوئی لطیفے سن رہا تھا؟" اس کے انداز پر حمزہ کو ہنسی آرہی تھی۔

"اب ہنس کیوں رہے ہو دکھاؤ مجھے کس سے بات کر رہے تھے؟" عنینشا کو تو اس کے ہنسنے پر غصہ ہی آگیا۔

"ایسے ہی ہنس پڑا پیسے تو نہیں لگتے ہنسنے میں۔۔ تم یہ بتاؤ تمہاری متاعِ جان کہاں ہے؟" حمزہ نے بات بدلتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"میری متاعِ جان؟ کون؟" وہ اپنا سارا غصہ بھلائے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی پوچھنے لگی۔

"تمہارا موبائل۔" حمزہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عنیشا کو آگ لگ گئی۔

"حمزہ تم میرے موبائل کا پیچھا آخر کب چھوڑو گے؟" حمزہ نے اسے غصے میں دیکھ کر ڈرائنگ روم والی سائیڈ سے اندر کی طرف دوڑ لگا دی۔ عنیشا بھی اس کے پیچھے بھاگی یہ سوچے بغیر کہ رات کا ایک بج رہا ہے صبح کا نہیں۔۔۔ اور وہ یہاں کرنے کیا آئی تھی۔

"ابھی تک آئی کیوں نہیں یہ؟" لیشہ لاؤنج اور لان کے درمیانی راستے میں کھڑی عنیشا کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تھی کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ؟ یہ کہاں گئی؟؟" اس نے لان کی طرف جھانک کر دیکھا تو پریشان ہو گئی کہ ابھی تو یہی کھڑی حمزہ سے لڑ رہی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial>

"ابھی تو یہی تھی۔۔" وہ چلتی ہوئی لان میں آ گئی۔

ایک تو اسے رات کے وقت اکیلے ہونے کی وجہ سے ڈر لگ رہا تھا دوسرا کوئی لائٹ بھی نہیں جل رہی تھی بس چاند کی روشنی تھی۔

وہ ڈرتی ڈرتی قدم اٹھا رہی تھی جب کسی سے ٹکرا گئی۔

"آ۔۔۔" ڈر کے مارے منہ سے ایک زوردار قسم کی چیخ برآمد ہوئی۔

"بھب۔۔۔ بھوت!" وہ اونچا بولنے والی تھی جب مقابل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کے لفظوں کا گلا گھونٹ دیا۔

"یہ میں ہوں شاہ زر۔۔۔ ایڈیٹ لڑکی۔"

یشفہ نے اپنی میچی ہوئی آنکھیں کھولیں تو اپنے سامنے شاہ زر کو غصے سے کھڑا پایا جو کہ اس وقت سکائی بلیو ڈریس شرٹ اور بلیک پینٹ پہنے یشفہ کا دل دھڑکا گیا۔

وہ آنکھیں پھاڑے اسے وحشت سے دیکھ رہی تھی۔

اب کی بار وہ اس کی آنکھوں میں ڈوبنے کی غلطی دہرانا نہیں چاہتی تھی۔

"امم۔۔۔" اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی۔ شاہ زر کے اچنبھے سے دیکھنے پر اس نے اسکے

ہاتھ کی طرف اشارہ کیا جو اس نے یشفہ کے منہ پر جما رکھا تھا۔ شاہ زر نے فوراً سے ہاتھ ہٹا کر

نظریں دوسری طرف پھیریں۔ شاہ زر کو اپنی بے اختیاری پر غصہ آیا۔

"اتنا ڈلگتا ہے تو یہاں اکیلے میں کیا کرنے آئی تھی؟" اس نے بے تاثر چہرے سے پوچھا۔

"وہ وہ۔۔۔"

"شاہ بھائی ہم واک کر رہے تھے یہاں۔ آپ کب آئے؟" یشفہ کچھ بولتی اتنے میں عنیشا وہاں آگئی۔

"میں ابھی آیا تھا۔۔۔ چلتا ہوں۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

"کتنا روکھا بندہ ہے۔۔۔ اس سے شادی کرنی ہے تم نے سوچ لو شف!" اس کے آگے بڑھتے ہی عنیشا نے یشفہ کو منہ بنا کر کہا تو یشفہ نے اس کو بازو پر تمپڑ رسید کیا۔

"کہاں چلی گئی تھی؟؟ میں کتنا ڈر گئی تھی اور اب بھی شاہ زر کو باتیں کر رہی ہو؟؟" یشفہ کو غصہ آگیا۔

"سوری یار حمزی نے تنگ کر کے رکھا ہوا ہے وہ اپنے کمرے میں بھاگ گیا اور لاک لگا لیا
بزدل انسان ورنہ چھوڑنا نہیں تھا میں نے۔۔" وہ کچھ یاد کرتے ہوئے غصے سے بولی۔

"اچھا بس۔۔ بچت ہوگئی اس بیچارے کی تم جیسی چڑیل سے۔۔ اب چلو جس کام کے لیے
آئے تھے۔" یشفہ نے اس کے سر پر چپت لگائی تو اس نے غصے سے گھورا مگر پلان یاد آنے پر
چپ کر گئی۔

"ہاں چلو۔۔ اب شاہ زر بھائی اپنے کمرے میں ہونگے۔" وہ مسکراتی ہوئی اس کا ہاتھ تھامتی
اندر بڑھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

شاہ زر کو اپنی بے اختیاری پر غصہ آ رہا تھا۔

وہ کیوں اس میں کھوسا گیا تھا۔ یشفہ کی آنکھوں میں اپنا عکس اسے واضح دکھائی دیا تھا۔ وہ اسی
وجہ سے پریشان رہتا تھا۔

"وہ پاگل لڑکی!! مجھ جیسے پتھر دل انسان کو ڈیزرو نہیں کرتی۔۔ وہ غلطی کر رہی ہے میرے خواب دیکھ کر۔۔" وہ بیڈ پر بیٹھا لیشفہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اسے لیشفہ سے شروع سے ہمدردی تھی۔۔ محبت نہیں تھی۔ مگر اب لگتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرنے لگا ہے لیکن وہ مانتا تب ناں؟

"کتنا روکھا بندہ ہے۔۔ اس سے شادی کرنی ہے تم نے سوچ لو شف!" عنیشا کی بات یاد کرتے ہوئے اس نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔۔ وہ ابھی اندر نہیں گیا تھا جب اس کے کانوں میں عنیشا کے یہ الفاظ پڑے تھے۔ وہ حیران نہیں ہوا تھا وہ اسی طرح بے تاثر چہرہ لیے کمرے میں آگیا۔

"کچھ غلط تو نہیں کہہ رہی تھی عنیشا۔۔ سچ ہی تو ہے۔۔ مجھ جیسے روکھے بندے سے کون شادی کرنا چاہیے گا۔۔ میرے سے تو کوئی بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔"

"سوائے لیشفہ کے۔۔ یا ضرار کے۔" اس کے دل نے فوراً سے کہا تھا۔
یہ سب سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔

"ایک واحد یشفہ تھی جو اس سے بات کرنے کو ترستی تھی وہ جانتا تھا مگر مجبور تھا۔۔ وہ چاہتا تھا کہ یشفہ اپنے آپ کو اس پتھر دل انسان سے دور رکھے اگر وہ اس پتھر سے ٹکرائے گی تو ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔"

وہ اپنے خیالوں میں گم تھا جب دھڑام کی آواز کے ساتھ اس کا دروازہ بھی بجا تھا یقیناً کوئی گرا تھا اور دروازے کو ٹپچ ہوا تھا۔

"السلام خیر۔" وہ پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہائے اماں مر گئی۔۔" وہ درد بھری آواز میں بولی۔ کمرے کے باہر سے یشفہ کی آواز سن کر

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> وہ مزید پریشان ہوا۔

یقیناً گرنے والی ہستی بھی وہی تھی۔

"شف! اٹھنے کی کوشش کرو یا۔" اب کہ باہر سے عنیشا کی فکر مند آواز ابھری تھی۔

"اوہ عنیشا ساتھ ہے۔۔ پھر میری کیا ضرورت۔" وہ پھر سے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"عنیشا اٹھا نہیں جا رہا۔۔۔ بہت زور سے لگا ہے۔" وہ آواز میں حد درجہ درد بھرتی بولی۔

"یار یہ باہر آئے گا یا نہیں۔۔؟ ایسا نہ ہو یہ اندر سو رہا ہو ہم کسی اور بندے کے ہتھے چڑھ جائیں؟" یشفہ نے آنکھوں میں لائے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے جلدی سے عنیشا سے ہلکی آواز میں پوچھا۔

"ہاں ڈاکٹر بندہ ہے آئے گا ضرور۔ تم بس پاؤں پکڑ کر شروع ہو جاؤ۔" عنیشا نے آنکھ دبا کر کہتے یشفہ کو کہا تو یشفہ ہنستی ہوئی پھر سے شروع ہو گئی۔
 یہ ان دونوں کا پلان تھا کہ اس کے دروازے کے باہر یشفہ جان بوجھ کر بیٹھ کے ایسا کرے گی اور یشفہ وہ تو خود ایسی شرارتی سی ہی تھی بس شاہ زر سے محبت کے بعد تھوڑا بدل گئی تھی لیکن لائف کو انجوائے کرنا کوئی ان پاگلوں سے سیکھتا۔۔۔ یہ ینگ پارٹی ساری ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھی۔۔۔ سوائے شاہ زر کے۔۔

"عنیشا۔۔۔ یار دوبارہ سے اٹھاؤ میں کوشش کرتی ہوں اٹھنے کی۔" یشفہ نے دروازے کی طرف منہ کر کے کہا عنیشا ہنسی دبائے کھڑی تھی۔

"زیادہ چوٹ ناں آئی ہو اسے؟" اندر بیٹھا شاہ زر اس پلان سے بالکل انجان اس کشمکش میں تھا کہ وہ باہر جائے یا نہ جائے؟

"یار اس کو تو کوئی اثر نہیں ہو رہا اب کیا کریں؟" یشفہ نے سرگوشی کی۔

"آج تو ہر حال میں عنیشا یہ کام کر کے رہے گی۔" عنیشا نے سوچتے ہوئے کہا۔

"یار میں تو کہتی ہوں چھوڑو فلوپ آئیڈیا ہے۔" یشفہ نے منہ بنایا وہ پچھلے پانچ منٹ سے زمین پر بیٹھی تھک گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کوئی فلوپ آئیڈیا نہیں ہے تمہیں ایکٹنگ ہی نہیں کرنے آتی۔۔ تمہیں چاہیے تھا کہ تم اس طرح زمین پر گرتی کہ اس کے دروازے کو اچھے سے ہلا دیتی ہلکا سا ہلایا ہے اسے آواز بھی نہ گئی ہو شاید۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ کا منہ کھل گیا۔ کیونکہ دروازہ زور سے ہی ہلایا تھا اس نے بیٹھتے ہوئے۔

"ایسا کرو تم گر جاؤ میری جگہ۔" وہ جل کر بولی۔

"پاگل ہو یہاں ہم تمہاری سیٹینگ کر۔۔۔ وا۔۔۔ نے۔۔۔" عنیشا کی چلتی زبان کو شاہ زر کو دیکھ کر بریک لگی۔ وہ سخت تیور لیے اسے گھور رہا تھا۔ انہیں اپنی بحث میں دروازہ کھلنے کا اندازہ نہیں ہوا تھا۔

یشفہ نے بھی خوف سے نظریں اٹھائے شاہ زر کو دیکھا۔ وہ عنیشا کو دیکھ رہا تھا اور عنیشا سانس روکے کھڑی تھی۔

"یا اللہ بس اس نے عنیشا کی کوئی بکواس نہ سنی ہو؟؟" یشفہ کے دل نے اس وقت فریاد کی تھی پہلی بار ایسا کام کیا اور پہلی بار میں ہی پکڑ ہو گئی۔

"ادھر دکھاؤ۔۔۔ اپنا پاؤں؟ کیا ہوا ہے؟" وہ اب اس کے پاس پنچوں کے بل نیچے بیٹھا تھا۔ اسکے انداز سے لگ رہا تھا کہ اس نے کوئی بھی بات نہیں سنی تھی۔

"اور بجائے اسے اٹھانے کے تم شور کر رہی ہو۔۔۔ رات کے ٹائم کون سے تماشے سوچتے ہیں تم لوگوں کو۔" وہ یشفہ کے آگے ہاتھ بڑھائے ساتھ میں ان دونوں کو سنانے میں مصروف تھا۔

"لاؤ اب پاؤں آگے کرو۔" شاہ زر نے یشفہ کو دیکھ کر پھر سے کہا تو یشفہ نے عنیشا کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا عنیشا نے کندھے اچکا دیئے۔

"کیا ہوا؟ ابھی درد سے ہائے نکل رہی تھی اب پاؤں نہیں دکھا رہی؟" شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھ کر پوچھا۔

"شاہ! آرام سے۔۔" وہ اپنا پاؤں آگے کرتی بولی۔ برا پھنسی تھی اسے لگا تھا وہ اسے بس بینڈج کر دے گا لیکن وہ تو معانیہ بھی کرنے بیٹھ گیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟ مجھے تو کچھ نہیں لگ رہا؟" اس کے ہاتھوں کے لمس پر یشفہ کے دل نے رفتار پکڑی تھی۔ ایک سنسنی سی اٹھی تھی اسکے وجود میں۔۔

"اٹک۔۔ کچھ نہیں ہوا ہوگا۔۔ چھوڑیں میں اٹھ جاتی ہوں۔" وہ رو دینے کو تھی۔

"ارے؟" وہ حیران ہوا لیشفہ نے عنیشا کا ہاتھ تھاما اور کھڑی ہو گئی ایک ٹانگ پر۔۔ ارے بھی شاہ زر کے سامنے عزت بھی تو رکھنی تھی۔ شاہ زر بھی کھڑا ہو گیا۔

"دیکھ کر چلا کرو اپنے پورے ہوش و حواس میں۔۔ پھر نہیں ٹکراؤ گی کسی چیز سے۔" وہ سپاٹ لہجے میں کہتا کمرے میں چلا گیا اور دروازہ بند کر دیا۔ اس کے جاتے ہی لیشفہ نے وہی پیر زمین پر پٹھا اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔
عنیشا بھی کچھ نا سمجھ آنے پر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

صبح ناشتے کے بعد دادی کے کمرے میں سب بڑے لوگوں کی میٹنگ تھی اور سب بڑے

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/> دروازہ بند کیے وہیں کسی رازونیا میں مصروف تھے۔

آج ہفتہ تھا تو ان سب کا یونی سے آف تھا۔

"کچھ پتہ چل رہا ہے کیا کچھڑی پک رہی ہے؟" عنیشا نے ضحیٰ سے پوچھا تو اس نے نفی میں

سر ہلایا۔

"تو ہٹو پھر مجھے سن لینے دو۔" عنیشا نے ضحیٰ کو پیچھے کرتے ہوئے کہا اور دروازے سے کان لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"مجھے تو لگ رہا ہے یہ لوگ کھچڑی کی بھی بریانی بنانے والے ہیں۔" عنیشا کی بے تکی بات پر حمزہ نے اسے دیکھا۔

"اولے اماں جاسوسن پیچھے ہٹو۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا بات ہو رہی ہے؟" حمزہ نے اسے پیچھے کیا وہ بھی کب سے کان لگائے کھڑا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

کیوں چھچھوند رہے؟ میرے آنے سے ان کی باتوں کے سگنل تم تک ٹھیک سے نہیں پہنچ رہے یا میرے کانوں کو کوئی ڈیو اس لگی ہوئی ہے کہ ساری بات اب مجھ تک ہی آئے گی کسی اور جگہ نہیں پہنچے گی۔" وہ چڑاتے ہوئے بولی تو حمزہ نے اسے گھورا۔

"تم لڑکا بلی چپ کرو۔۔ اور تمہارا کیا بھروسہ کچھ بھی کر سکتی ہو چڑیل۔۔۔" حمزہ کیوں چپ

رہتا۔

"اگر تم دونوں اس طرح لڑتے رہے تو سن لی ہم نے بات۔۔ ہٹو سائیڈ پر ہو کر لڑو جب لڑ کر تسلی ہو جائے تو آجانا۔" یشفہ انہیں پیچھے کرتی آگے آئی۔

"ان کی لڑائی تاحیات رہنی ہے کبھی جی بھرا بھی ہے ان کا لڑنے سے۔" ضحیٰ نے کہا تو عنیشا نے منہ بنایا۔

"اولے چپ۔۔" یشفہ کے کان میں جیسے کوئی کام کی بات پڑی تھی۔"

"کیا ہوا کچھ سنا؟؟" ضرار جو کب سے خاموش کھڑا تھا فوراً سے آگے ہوا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یہ کیا بات ہوئی سب سے پہلے مجھے۔۔" ضحیٰ بھی آگے آئی۔

"اور میں۔۔" حمزہ صدمے سے اپنی طرف اشارہ کرتا بولا۔

"بیٹا تو ابھی بچہ ہے۔۔" ضرار نے اسے کے گال کھینچتے ہوئے پیار سے کہا جیسے واقعی دو تین

سال کا بچہ ہو۔ اس کے اس طرح کہنے پر سب ہنس دیئے۔

"تم مجھے بتاؤ شف! انہیں چھوڑو۔۔" عنیثا نے دوستانہ انداز میں کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا۔ سب نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں "اچھا جی؟"

"پہلے چلو یہاں سے سب ورنہ دادی جان اور سب کے سامنے بڑی بے عزتی ہونی ہے۔" حمزہ نے اپنی طرف سے عقلمندانہ بات کی تھی۔

"کا کے۔۔ تیری عزت بھی ہے؟" ضرار کے پھر سے ایسے کہنے پر سب نے اپنی ہنسی دبائی ادھر حمزہ کا منہ بن گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com "جاؤ زی بھائی۔۔ مجھ سے بات نہ کرنا اب۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ٹھیک ہے شف بہنا۔۔ ہم چلتے ہیں اس کو بات بھی مت بتانا۔" ضرار نے کہا تو حمزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"زی بھائی۔۔ میں آپ سے ناراض ہوتا اچھا لگتا ہوں آپ بڑے ہو میرے۔" بتیسی کی نمائش کی گئی۔

"اچھا چلو اب اس کے ڈرامے تو ختم نہیں ہونے۔" ضحیٰ نے کہتے ہی لان کی طرف قدم بڑھائے تو سب اس کے پیچھے چل دیئے۔

"ہاں تو بتاؤ اب شف سسپنس نہ ڈالو۔" وہ لوگ لان کی کرسیوں پر آکر بیٹھ گئے تو عنیشا نے کہا۔

"ہاں اس کو بتا دو ہماری خیر ہے۔" حمزہ نے مذاق میں کہا تو سب ہنس دیئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں تو سنو سب۔۔" یشفہ آگے کو ہوئی تو سب متوجہ ہوئے۔

"جلدی سنا دو یار۔" ضحیٰ نے تنگ آتے ہوئے کہا تو سب نے اس کی تائید کی۔

"یار میں نے یہ اپنے ان کانوں سے سنا ہے۔" وہ راز داری سے بولی اسے پتہ نہیں چلا شاہ زر اسی وقت گیٹ سے آٹر ہوا تھا۔ وہ یونی سے آرہا تھا اسے کچھ بکس ایشو کروانی تھیں۔

"بکو بھی۔" عنیشا بھی اب تنگ آگئی۔

"میں نے خود اپنے کانوں سے زی بھائی اور ----" اس نے ایک نگاہ سب کی طرف دوڑائی۔ اب شاہ زر بھی ینگ پارٹی کو ایک ساتھ دیکھتا تجسس سے وہیں آیا تھا وہ اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا لیکن سب کا دھیان یشفہ پر تھا تو کسی نے خاص نوٹس نہیں لیا ویسے بھی سامنے کی سیٹ پر ضرار اور حمزہ بیٹھے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"زی بھائی اور ضحیٰ کا ذکر سنا ہے۔" وہ بات کرتی پیچھے ہوئی۔

سب نے ان کی طرف دیکھا اتفاق سے ضرار کی دوسری سائیڈ ضحیٰ ہی بیٹھی تھی۔

"بس؟" ضرار نے اطمینان سے کہا تو سب نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"کیا؟ یہ بات میں اورضحی جانتے ہیں کیوںضحی؟" اس نےضحی سے تائید چاہی تو اس نے بھی سر ہلادیا۔

"بتایا کیوں نہیں؟" وہ تینوں بیک وقت بولے توضحی وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔

"اسی وجہ سے۔" ضرار نےضحی کی طرف اشارہ کیا جواب اندر جا چکی تھی۔

"شاہ بھائی! زی بھائی! دادی جان آپ کو اندر بلا رہی ہیں۔" شہیار نے لان میں آکر پیغام دیا تو سب نے مڑ کر دیکھا شاہ زر وہاں کھڑا تھا۔

یشفہ نے اپنے لب دبا لئے جانے وہ کب سے اس کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ وہ جلدی سے

سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"چلو پیشی آئی ہے۔" ضرار نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو شاہ بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔

یشفہ کا دل انجانے خوف سے دھڑکا تھا اسے کل سے ڈر تھا کہ وہ لڑکی سے کہیں شاہ زر کے

ساتھ۔۔۔؟ نہیں۔۔۔ اس نے خود ہی اپنی سوچ کی نفی کی۔

"ویسے یار ایک بات ہے شاہ زر بھائی کبھی مسکرائے بھی ہونگے؟" حمزہ کے سوال پر یشفہ اور عنیشا نے بے ساختہ نفی میں گردن ہلائی۔

"کم از کم ہمارے سامنے تو نہیں۔" عنیشا نے کہا۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آتی اتنے سڑو قسم کے بندے سے ضرار بھائی کی بن کیسے گئی؟" حمزہ کے ایسا کہنے پر یشفہ نے اسے دیکھا۔

"حمزہ!! تمیز کرو۔ بیچارہ اپنی لائف میں پر ابلم کی وجہ سے ایسا ہو گیا ہوگا سیریس۔۔ ہم کون ہوتے ہیں جج کرنے والے؟" یشفہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"تمہیں کیوں مرچیں لگ رہی ہیں۔" حمزہ نے ہنس کر کہتے ہوئے اندر کی طرف دوڑ لگا دی جانتا تھا پٹنا ہے اب اس نے۔
یشفہ وہاں کلس کر رہ گئی۔

"چھوڑو شف۔۔۔ جانتا نہیں اس کا ہونے والا بہنوئی ہے وہ۔" عننیشا کے کہنے پر یشفہ ہنس دی۔

"تو کیا فیصلہ ہے تم دونوں کا؟" دادی جان نے ان کو ساری بات بتا کر پوچھا تو شاہ زر کو بے ساختہ دو خوبصورت نم آنکھیں یاد آئیں۔

"مگر دادی جان۔۔ ہم دونوں اسے یہاں بہن کی حیثیت سے گھر لے کر آئے ہیں۔" ضرار نے بولنے میں پہل کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"سگی بہن تو نہیں ہے نا؟ اور شاہ زر تم بتاؤ بچے کیا کہتے ہو تیار ہو؟" کلثوم بیگم نے اپنی توپوں کا رخ شاہ زر کی طرف کیا

"نانو جان! آپ حکم کریں۔ آپ نے مجھے پالا ہے میری تربیت میں کوئی کمی نہیں آنے دی آپ ایسی باتیں مت کریں۔ آپ کو اپنی کی گئی تربیت پر شک نہیں ہونا چاہیے۔" شاہ زر نے نانو جان کے ہاتھ تھامے تھے۔ وہ رونا چاہتا تھا ایک مرد ہو کر۔۔۔؟

لیکن کیا مردوں کو رونا منع ہے؟ نہیں مردوں کو رونا زیب نہیں دیتا۔۔۔ مرد رویا نہیں کرتے۔۔۔

اس نے آنسو اپنے حلق میں اتارے تھے۔ اتنا بڑا فیصلہ۔۔۔!

"ٹھیک ہے پھر میں۔۔۔"

"دادی جان! میں اس کے لیے تیار ہوں۔" ضرار نے کلثوم بیگم کی بات کاٹتے ہوئے سر جھکائے کہا۔ ضرار اپنی دوست کی آنکھوں میں امنڈتے آنسو دیکھ چکا تھا۔ وہ کیسے برداشت کر لیتا۔۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

اس نے شاہ زر کے آگے اپنی محبت ہار دی۔۔۔ ہاں محبت ہی تو کرتا تھا وہ ضحیٰ سے۔۔۔ انجانے میں اس کی حرکتوں سے تنگ آنے کی بجائے وہ انجولے کرتا تھا۔
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

صرف شاہ زر کو خوش دیکھنے کے لیے وہ اتنا بڑا فیصلہ منٹوں میں کر گیا تھا۔ شاہ زر نے اسے حیرانی سے دیکھا وہ بے یقین سا اسے دیکھ رہا تھا۔

"مگر تمہارا فیصلہ تو ابھی کچھ دن پہلے ضحیٰ تھی؟" دادی جان کے لفظوں نے ضرار کا اندر ہلایا تھا۔

دل کو کچھ ہوا تھا۔ لیکن اسے مضبوط رہنا تھا اپنے دوست کے لیے جس نے خوشیاں کہاں دیکھی تھیں۔ اب بھی وہ نانو کے دباؤ میں آکر فیصلہ کر لیتا تھا ساری زندگی خوشی کی تلاش میں رہتا۔

"دادی جان۔۔ میں نے امی کو بھی یہ بات کہی تھی کہ کوئی اور نہیں تو ضحیٰ سہی اب ضحیٰ نہیں تو کوئی اور سہی مطلب مجھے کہیں نا کہیں تو شادی کرنی ہے تو جہاں آپ لوگ بہتر جانے۔" تحمل سے بات پوری کرتا ایک نظر اٹھا کر سب کی طرف دیکھا۔ سب مطمئن تھے۔۔ شازیہ چچی کی تو جیسے جان چھوٹی تھی۔

"ٹھیک ہے پھر کل اتوار ہے کل کا دن رکھ لیتے ہیں۔۔ تمہارا اس لڑکی سے نکاح ہے۔" دادی جان نے کہتے ہی سب کو دیکھا سب رضا مند لگے۔

یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا تھا کہ اس لڑکی کو اگر ایسے ہی گھر میں رکھا جاتا تو ہر آیا گیا مختلف قسم کے سوال کرتا۔ انہیں سوالوں سے بچنے کے لیے دادی جان نے سوچا کہ نکاح کر لیں۔ بعد میں کہہ دیں گے کچھ ذاتی معاملات کی وجہ سے سب جلدی کرنا پڑا۔

شازیہ چچی نے جب یہ بات خوش ہو کر ضحیٰ کو بتائی تو ضحیٰ حیران ہوئی کیونکہ اسے لگا تھا شاید ضرار اسے پسند کرتا ہے تو وہ نکاح نہیں کرے گا۔
مگر۔۔

وہ سن کر چپ سی ہو گئی اسے دکھ نہیں ہوا تھا مگر اسے خوشی بھی نہیں ہوئی تھی جو کہ اس کے مطابق اسے ہونی چاہیے تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ضرار؟ یہ کیا کیا تو نے؟" جب ضرار اپنے کمرے میں پہنچا تو شاہ زر بھی اس کے پیچھے ہی

[آگیا۔](https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial)

"کیا کیا میں نے؟" وہ انجان بنا۔

"تو جانتا ہے میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔" شاہ زر سیریس تھا۔

"اچھا وہ نکاح والی بات۔۔ ہاں تو ٹھیک ہی تو ہے۔ کیا غلط ہے اس میں جہاں اتنی مدد کی اس لڑکی کی وہاں ایک دفعہ اور سہی۔۔" ضرار نارمل لہجے میں بولا تو شاہ زر کو وہ کوئی پاگل لگا۔

"تیرا دماغ ٹھیک ہے۔۔ جانتا بھی ہے کیا کہہ رہا ہے تو؟ بچوں کا کھیل سمجھ رکھا ہے نکاح کو۔۔۔ ساری زندگی ایک

ان چاہے انسان کے ساتھ گزار دے گا۔" شاہ زر کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے ہوش ٹھکانے لگا دیتا۔

"یار من چاہا کون سا مل رہا تھا؟ جب اسے میری قدر نہیں میری محبت کی قدر نہیں۔۔ تو پھر میں کیوں زبردستی کروں۔۔؟؟ اس سے اچھا یہ نہیں ہے کہ اپنے عزیز دوست کی زندگی خوشیوں سے بھر دوں۔" وہ جذباتی ہوتا شاہ زر کو گلے لگا گیا۔

"یار تو سمجھ نہیں رہا میرا کیا ہے۔۔ مجھے تیری طرح کسی سے محبت نہیں ہوئی۔" اسے لگا وہ آج یہ بات دل سے نہیں کہہ پایا۔ اسے خود کی بات میں وزن نہیں لگا۔

"یار جو بھی ہے تو غلط کر رہا ہے۔" شاہ زر نے بات پلٹی۔ وہ اس سے الگ ہوا۔

"پتہ ہے تو کیا غلطی کر رہا ہے تو چاہتا ہے وہ تیری قدر کرے؟ تو چاہتا ہے وہ تیری محبت کی بھی قدر کرے۔۔؟ تو کیا تو نے آج تک اسے اپنی محبت کے ہونے کا احساس دلایا تم لوگ تو آپس میں بات ہی نہیں کرتے اب اس کو کیا الہام ہوگا کہ تو اس نے محبت کرتا ہے۔" شاہ نے اسے سمجھایا۔

"یار میرا پروپوزل ہی اس بات کی گواہی تھا کہ میں اس میں انٹرسڈ ہوں۔۔۔ کامن سینس کی بات ہے جب میں نے انکار نہیں کیا اس کا مطلب یہی ہوا نا کہ میں اس رشتے کو دل سے قبول کرنا چاہتا ہوں؟ وہ کیوں نہیں سمجھی۔۔؟" ضرار نے بے بسی سے کہا۔

"پہلے جب وہ تیرے پاس آئی تو محترم کہتے ہیں کہ مجھے تم سے شادی کروا کے اپنا مستقبل برباد نہیں کرنا۔ وہ سب کیا تھا اب یہ راتوں رات کون سی محبت جاگ اٹھی ہے مجنوں صاحب میں؟" شاہ زر نے ہاتھ باندھتے ہوئے اسے یاد دلایا۔ تو ضرار نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"یار کل تمہارے روم سے جانے کے بعد یاد آیا کہ میں نے یونی سے آکر چیلنج کیے ہیں انہیں کپڑوں میں ٹھیک ہوں میں تو اسی ٹائم تیار تھا پھر تمہاری اور اس کی جنگ چل رہی تھی تو میں واپس آگیا کہ تھوڑی دیر بعد چلا جاؤں گا ایسا ناں ہو توپوں کا رخ میری طرف ہو جائے۔" شاہ زر نے کہتے ہی کندھے اچکائے تو ضرار کو یاد آیا واقعی اس نے غور ہی نہیں کیا شاہ زر نے تو وہی کپڑے پہن رکھے تھے۔

"یار اس وقت بس ضحیٰ کو تنگ کرنے کا موڈ ہو رہا تھا بعد میں یشفہ کو صفائی بھی پیش کرنی پڑی کہ ایسا کچھ نہیں ہے۔" ضرار نے انجانے میں وہ نام لے لیا تھا جس سے شاہ زر بچتا پھر رہا تھا۔ یشفہ کے نام پر اس کی فیلنگز عجیب ہوئیں مگر وہ جھٹک گیا۔

"اور سن کر تو میں شکد ہوا تھا اچھا خاصا کہ کچھ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں۔"

"تو پھر اپنی قسمت میں آتی لڑکی کو کیوں پرے دھکیل رہا ہے وہ بھی کوئی معمولی لڑکی نہیں۔۔۔ ضرار سہیل کی انجانی محبت ضحیٰ جنید۔۔۔" شاہ نے اسے احساس دلانا چاہا۔

"دیکھ بھائی اب کچھ نہیں ہو سکتا تو اس لیے چپ رہ۔" ضرار کہتے ہی واش روم میں گھس گیا۔
شاہ زر دیکھتا ہی رہ گیا۔

"لڑکی ہاتھوں سے نکل گئی اور تم لوگ اتنے آرام سے بیٹھے ہو۔۔ آخر کہاں جا سکتی ہے وہ۔"
ملک تہور نے جب سے سنا تھا وہ لڑکی اس کے بھائیوں کے ہاتھ بھی نہیں لگی تھی وہ غصے
سے پاگل ہو رہا تھا۔

"ہم نے اسے بہت جگہ ڈھونڈا۔۔ اس کے بھائی بھی اسی لڑکی کے پیچھے تھے مگر وہ بچ کر نکل
گئی کہیں۔" اس کے خاص ملازم نے اسے اطلاع دی۔

"اکتنا نقصان ہوا ہے ہمارا اور وہ چھوڑا۔۔ اس کا کیا کرنا ہے اسے پتہ چلا تو گرٹہڑ ہو جائے گی۔"
ملک تہور نے اپنی پیشانی مسلی۔

"آپ فکر نہ کریں فلحال تو اسے دوبارہ سے بے ہوش کر دیا ہے اور وہ لڑکی بھی ہمیں مل ہی
جائے گی۔" اس نے ملک تہور کو تسلی دی۔

"کیا خاک مل جائے گی۔۔۔ مجھے ڈر ہے وہ پولیس کے ہاتھوں لگ گئی تو سب ختم ہو جائے گا۔" مسلسل اپنی پیشانی مسلتے ہوئے اس نے سگار لائٹر سے جلا کر منہ سے لگایا تھا۔

"بجو!! عنیشا آپی۔۔ ضحیٰ آپی!" شہریار بھاگتا ہوا ضحیٰ اور عنیشا کے مشترکہ کمرے میں آیا تھا وہ تینوں اس وقت میگزین میں گھسی کسی ڈیزائن پر بحث کر رہی تھی شہریار کی آواز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا ہو گیا ہے۔۔ آرام سے۔" یشفہ نے اسے دیکھ کر کہا جس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بریکنگ نیوز۔۔۔ تم لوگوں کے لیے ایک دھماکے دار خبر لایا ہوں۔" ابھی وہ کچھ مزید بات کرتے حمزہ نے فل سپیڈ میں آکر کمرے میں ہی جیسے بریک ماری تھی۔

"تم دونوں نے آخر ایسا کیا کہنا ہے بتا بھی دو۔" ضحیٰ کے کہنے پر حمزہ نے اسے دیکھا۔

"تمہارے اوپر بم گرانے آیا ہوں۔" حمزہ نے سانس بحال کرتے ہوئے اشارے سے ضحیٰ کو کہا۔

"السلام خیر کرے کون سا بم۔۔؟" یشفہ کے پوچھنے پر حمزہ اور شہیار ان کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"زی بھائی کا نکاح ہو رہا ہے اس لڑکی سے جو اس دن گھر آئی تھی۔" حمزہ کی بات پر عنیشا اور یشفہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھیں۔ انہیں شاک لگا تھا اتنی اچانک ایسا فیصلہ۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"مگر صبح تک تو زی بھائی ضحیٰ کا کہہ رہے تھے اور یشفہ نے بھی کان لگا کر یہی سنا تھا کہ زی بھائی اور ضحیٰ۔۔" عنیشا نے ضحیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا جو بے تاثر چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

"میں پھر جھوٹ بول رہا ہوں؟ بتا شیریں انہیں میں سچ کہہ رہا ہوں نا؟" حمزہ کے کہنے پر شیریں نے میکانیکی انداز میں اپنا سر ہلایا۔

"بس! تمہیں یقین نہیں ہے؟" حمزہ نے یشفہ اور عنیشا کی طرف دیکھا جو ابھی بھی شاکڈ تھیں۔

"لیکن ایسے کیسے ہم اس لڑکی کو جانتے تک نہیں؟ پتہ نہیں کون ہے کیسی ہے؟ پھر یہ ہوا کیسے؟" یشفہ کے کہنے پر حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"ہمیں بس اتنا پتہ چلا ہے کہ دادی جان کے فیصلے پر ضرار بھائی اس لڑکی سے نکاح پر راضی ہو گئے کیونکہ وہ ایسے اس لڑکی کو گھر میں نہیں رکھ سکتی تھیں۔"

"لیکن اس میں ایشو کیا ہے اگر وہ ایسے ہی رہ لے۔ نکاح ضروری ہے؟ اور ہماری ضحیٰ کا کیا ہوگا۔۔ لاکھ بری مگر مجھے اپنی کزن بہت پیاری ہے۔" یشفہ نے کہتے ہی ضحیٰ کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔ ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"یہ تعریف تھی؟؟ اور میں بڑی ہوں تم سے تھوڑا لحاظ کر لو۔" ضحیٰ کو یشفہ کا ایسے کہنا برا نہیں لگا تھا۔ اور وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے برا کیوں نہیں لگا۔

"اچھا بس دو تین سال ہی بڑی ہوگی۔" یشفہ نے لاپرواہی سے کہا۔

"پورے چار سال۔" ضحیٰ نے زور دیتے ہوئے تصحیح کی تو سب ہنس دیئے۔

"ضحیٰ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم یہ نکاح نہیں ہونے دیں گے۔" حمزہ کے کہنے پر ضحیٰ مسکرائی۔

"تم زی بھائی کو لگام نہیں ڈال سکتی تھی ہمت بھی کیسے ہوئی ان کی تمہارے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچنے کی۔" عنیشا نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اب ایک بار ہاتھ لگ جائیں ان کے۔۔۔ پھر نہیں چھوڑیں گی یہ زی بھیا کو۔" شیریں نے تصور میں زی بھائی کی شامت کا سوچتے ہوئے کہا تو سب ہنس دیئے ضحیٰ بھی۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں کچھ بول کیوں نہیں پائی ان سب کے آگے؟ مجھے برا کیوں نہیں لگا ان کا یوں کہنا۔۔؟" ضحیٰ شام میں ٹیرس پر کھڑی سوچ رہی تھی۔

"کیا مجھے ضرار اچھا لگتا ہے؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

"لیکن میں نے کبھی اس کے بارے میں اس طریقے سے نہیں سوچا۔۔ مگر مجھے اچھا بھی نہیں لگا ضرار کا اس لڑکی کے ساتھ ذکر۔۔ اس کا نکاح سچ میں اس لڑکی سے ہو گیا پھر؟" وہ کب سے مختلف سوچوں میں گھری ہوئی تھی مگر ان تمام سوچوں کا مرکز صرف ایک انسان تھا۔۔ ضرار سیل۔

"اگر نکاح ہو بھی جاتا ہے تو میرا کیا ہوگا؟ امی نے تو کہا تھا کہ دادا جان کی خواہش ہے میرا اور ضرار کا رشتہ ہو تو پھر اب کہا گئی دادا جان کی خواہش۔۔؟ اب کسی کو اس بات کا خیال کیوں نہیں آ رہا؟

"لیکن مجھے کیوں اس سب سے فرق پڑ رہا ہے؟؟" یہی وہ سوال تھا جہاں آکر وہ اٹک جاتی تھی۔۔ جواب تھا اس کے پاس مگر وہ قبول نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ وہ ایک خود پسند لڑکی کیسے کسی سے محبت کر سکتی تھی؟

"دادی جان!" لشفہ دادی جان کے کمرے میں بیڈ پر چڑھتی ان کے گلے لگی تھی۔

"کیا بات ہے دادی کا بچہ؟" وہ پیار سے اسے دیکھتی بولیں۔

"دادی جان! آپ ضرار بھائی کا نکاح کروا رہی ہیں؟" وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی۔

"خبر مل گئی تمہیں بھی۔۔" دادی جان اس کے بال سنوار رہی تھی اسے سکون مل رہا تھا۔

"جی۔۔ میرے بھائی ہیں اور مجھے خبر نہ ملتی امپوسیبیل۔" وہ مسکرا کر بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"اچھا تو کیا بات کہنے آئی ہو؟ وہ کہو۔۔" دادی جان نے نرمی سے کہا تو لیشہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"دادی جان آپ نے تو زی بھائی کا رشتہ ضعی آپی سے طے کرنے کا سوچا ہوا تھا۔ پھر اچانک؟"

"بیٹا۔۔ میں نے کوئی زبردستی نہیں کی پھر وہ خود ہی بولا ہے ورنہ تو شاہ زرمان گیا تھا نکاح کے لیے۔" انہوں نے جیسے یشفہ کے سر پر بم پھوڑا تھا۔ اس کے تاثرات دادی جان سے چھپے نہیں رہے تھے۔

"کیا ہوا چپ کیوں لگ گئی؟" دادی نے اس کو ایک نظر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔ بس میں نے کہنا تھا آپ ایک بار اس لڑکی کی مرضی بھی جان لیں۔۔ اس کے ساتھ زبردستی تو نہیں کر سکتے ہم۔" یشفہ نے کہا اور وہاں سے اٹھ گئی اور کمرے سے نکل گئی۔ مگر پیچھے دادی جان بہت کچھ سمجھ گئی تھیں۔



"کیا ہم اندر آ سکتے ہیں؟؟" عنیشا نے گیسٹ روم کے باہر کھڑے زرین سے اجازت مانگی۔

"جی آجائیں آپ لوگ۔" اس کے کہنے پر عنیشا اور حمزہ اندر آئے تھے۔

زرین نے آج بھی سر پر دوپٹہ جما رکھا تھا مگر منہ نہیں ڈھکا ہوا تھا وہ صاف رنگت والی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔

"بیٹھ جاؤ آپ دونوں۔" زمین نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تو وہ پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"کیسی ہیں آپ؟" عنیشا نے سلسلہ کلام شروع کیا۔

"جیسی نظر آرہی ہوں۔" زخمی مسکراہٹ سجائے کہا گیا۔ حمزہ نے عنیشا کو دیکھا کہ جو بات کرنی ہے وہ کرو۔

"آپ کہاں سے ہیں؟" عنیشا نے دوسرا سوال کیا۔

Support@classicurdu material.com

"میں یہاں کراچی کے قریب ہی ایک گاؤں ہے وہاں رہتی تھی۔ اپنے اماں ابا کے ساتھ۔۔۔ میرے دو بھائی ہیں میں ان سے چھوٹی ہوں۔ مگر ایک دن گاؤں کے کھیت میں آگ لگ گئی اور اماں ابا اسی کھیت میں کام کر رہے تھے۔۔۔ آگ بہت زیادہ تھی۔۔۔ چچا فہیم نے اور ان کے ساتھیوں نے مل کر آگ بجھائی تھی مشکل سے۔۔۔ اس دن میرے دونوں بھائی گھر نہیں تھے مجھے چچا فہیم کے بیٹے نے آکر اطلاع دی تھی۔" وہ بتاتے ہوئے زار و قطار رو دی۔ عنیشا نے آگے بڑھ کر اسے چپ کروایا۔ حمزہ بھی کھڑا ہو کر ان کے پاس آیا۔

"توصلہ کرو۔۔ اسلہ کی مرضی۔۔" عنیشا کو اس پر ترس آیا تھا۔

"لیکن وہ آگ کیسے لگی ہوگی کھیت میں؟" حمزہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

"وہ آگ اس ملک تہور نے لگوائی ہے۔۔۔ تاکہ وہ مجھ تک پہنچ سکے۔۔ اور میرے بھائیوں نے اس کے لیے یہ کام آسان کر دیا۔" وہ روتی ہوئی بولی۔

"ملک تہور؟ یہ کون ہے؟" حمزہ نے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"ہمارے گاؤں کا وڈیرا ہے بہت بڑا۔۔ گاؤں کے پاس ہی اس نے اپنا اڈا بنا رکھا ہے وہاں یہ لڑکیوں کو اغوا کر کے رکھتا ہے اور آگے بیچ دیتا ہے۔" وہ مسلسل رو رہی تھی۔

"اچھا چپ کرو۔۔۔ تم رو مت۔۔۔ اسلہ تمہیں صبر دے۔ اور تمہیں ضرور ایک دن ڈھیر ساری خوشیاں ملیں گی۔" عنیشا نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"شکر ہے اس پاک ذات کا میرے اللہ نے مجھے اس سے بچا لیا۔۔۔ مگر اس تمہور نے بے سہارا کر دیا ہے مجھے۔۔ میں کہاں جاؤنگی؟" وہ رو رہی تھی۔

"اللہ کوئی نا کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے۔۔ وہ اپنے بندوں کو بے سہارا نہیں چھوڑتا۔ دیکھنا ایک دن اس کا انجام بھی بہت برا ہوگا۔" عنیشا نے اسے حوصلہ دیا۔

"تمہارے بھائی کہاں ہونگے؟" حمزہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"وہ ہونگے اس درندے کے پاس۔۔۔ ویسے بھی اب وہ دونوں میرے لیے مر چکے ہیں۔۔ انہوں نے بجائے مجھے بچانے کے دولت کے لیے میرا سودا کر دیا اس ملک تمہور سے۔" وہ آخر میں کھوئی کھوئی بولی۔ اس وقت وہ قابلِ ترحم لگ رہی تھی۔

"ہم سب ہیں تمہارے ساتھ۔۔ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" حمزہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ عنیشا نے بھی حمزہ کی تائید میں اپنا سر ہلا کر اسے تسلی دی تھی۔

زمین نے ان دونوں کو دیکھا۔ کوئی شک نہیں تھا یہ لوگ اس کی کسی نیکی کا صلہ تھے۔

"تو تم مجھے نہیں ملی؟ شاید میری محبت میں اتنی طاقت ہی نہیں تھی۔۔" ضرار بیڈ پر سونے کے لیے لیٹا تو اسےضحی کی یاد آگئی۔

"کتنا مجبور مرد ہوں چاہنے کے باوجود تمہیں اپنا نہیں سکتا؟ میں کبھی بھی شاہ زر کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا اس نے زندگی میں خوشیاں دیکھی کب ہیں اور مجھے اس کی آنکھوں میں صاف کسی کی محبت کی جھلک نظر آئی تھی؟ وہ محبت کرتا ہے مگر کس سے؟" ضرار کی سوچوں کا رخ خود بخود شاہ زر کی طرف مڑ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"صبح پوچھوں گا اسے تو میں۔۔ اگر کوئی ہے تو بتائے؟" ضرار سوچتے ہوئے مسکرا دیا کہ شاہ زر

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اور محبت۔۔۔

"چلو اچھا ہے اس کی لائف میں بھی کچھ نیا آیا۔"

"اور میری لائف کا کیا؟ کیا سچی کل میری زندگی بدلنے جا رہی ہے۔ کتنا بڑا دن ہوتا ہے یہ سب کے لیے۔۔ مگر میرے لیے؟ مجھے کچھ محسوس نہیں ہو رہا نا ہی کوئی خوشی نا دکھ؟ سب

گنوا دیا ہو جیسے اور اب خالی ہاتھ رہ گیا ہوں۔۔۔" یہ سب سوچتے ہوئے اس نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

مگر ضرار نہیں جانتا تھا کل کا دن اس کی زندگی میں کیا رنگ لانے والا ہے۔

"شاہ! تو کہاں جا رہا ہے؟" ضرار نے اسے پورچ میں گاڑی کے پاس کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

"میں پرسوں رات ایک ہاسپٹل دیکھ کر آیا تھا وہی کا ایک وزیٹ کرنے جا رہا ہوں اچھا لگا تو انہیں کے ساتھ کانٹریکٹ کر لوں گا ویسے بھی فاسٹل پیپرز میں مزید ایک مہینہ باقی ہے۔ اور میں نے جاب کے لیے ابھی کچھ سوچا ہی نہیں۔" اس نے ساری بات بتائی۔

"جس دن تیرا آخری پیپر ہوا۔ اس دن تو مجھے ٹریٹ دے گا اپنے پیسوں سے کسی فائو سٹار ہوٹل میں۔" ضرار نے مسکرا کر کہا تو شاہ زر نے اپنے سر کو ہلکی سی جنبش دی۔

"ڈن۔۔۔ تم نے آنا ہے میرے ساتھ؟" شاہ زر نے آفر کی۔

"ہاں میں بھی ساتھ چلتا ہوں آپ کے ڈاکٹر شاہ زر کمال۔" ضرار کے کہنے پر شاہ زر بے ساختہ ہنس دیا۔ اور کسی نے اس کو زندگی میں پہلی بار ہنستے ہوئے دیکھا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ کس بات پر ہنسا ہے وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اس نے اسے ایسے ہنستے ہوئے پہلی بار دیکھا ہے۔ وہ اس منظر میں ایسا کھوئی تھی کہ کسی نے آکر اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں واپس آئی۔

"کیا کر رہی ہو۔۔۔ کب سے آوازیں دے رہی ہوں سنائی نہیں دیتا؟" عنیشا نے اسے دیکھا وہ اسے کھوئی کھوئی سی لگی۔

"اور نیچے اس طرف کیا دیکھ رہی تھی؟" عنیشا نے کہتے ہی ٹیرس سے نیچے پورچ پر نگاہ دوڑائی۔

یشفہ نے اس کے کہنے پر دوبارہ وہی دیکھا مگر اب وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ گاڑی میں بیٹھ کر ضرار کے ساتھ جا چکا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ ویسے ہی کھڑی تھی۔" یشفہ نے جلدی سے کہا ورنہ عنیشا پتہ نہیں اب تک اس جگہ کو دیکھ کر کیا کھوج رہی تھی۔

"اچھا خیر مجھے تم سے پوچھنا تھا کہ تم نے میرا موبائل دیکھا ہے؟" عنیشا نے اب یشفہ کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔۔ میں نے کہیں نہیں دیکھا۔۔ تم اپنا موبائل چھوڑتی کب ہو؟ اپنے کمرے میں اچھے سے دیکھو وہیں ہوگا۔۔ ضحیٰ سے پوچھو۔" یشفہ نے لاپرواہی سے کہا۔

"نہیں یار کمرے میں کہیں نہیں ہے میں نے ہر جگہ ڈھونڈ لیا ہے۔ اور ضحیٰ سو رہی ہے سنڈے کو وہ لیٹ اٹھتی ہے۔" وہ پریشان تھی۔ آخر کو اس کی متاعِ جان تھی۔

"اچھا تم یاد کرو۔۔ آخری بار کب یوز کیا تھا تم نے موبائل؟" یشفہ کے کہنے پر اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا۔

"آخری بار۔۔ ہاں یاد آیا میرے پاس آخری بار وہ ناشتے کی ٹیبل پر تھا یعنی آدھے گھنٹے میں ہی کہیں گم ہوا ہے۔" عنیشا نے رونی صورت بنالی۔

"اچھا بس اب رونے مت بیٹھ جانا۔ آؤ مل کر ڈھونڈتے ہیں۔" یشفہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے مگر وہ وہی کھڑی رہی۔

"کیا ہوا اب چلو۔" یشفہ نے اسے ہوش دلایا۔

"ہاں۔۔۔ یاد آیا یہ ضرور اس بد تمیز کے کام ہیں میرا موبائل اس نے ہی چھپایا ہوگا۔" چٹکی بجا کر کہتی وہ یشفہ سے بھی پہلے کمرے سے باہر بھاگی تھی۔ یشفہ بھی نفی میں سر ہلاتی اس کے پیچھے گئی تھی۔

"تائی جان؟" سارے گھر میں حمزہ کو ڈھونڈنے کے بعد وہ کچن میں سائرہ بیگم کے پاس آئی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی بیٹا کیا ہوا؟" اس کی شکل دیکھ کر سائرہ نے پیار سے پوچھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تائی جان حمزی کہاں ہے؟" اپنے اندر کے غصے کو دبائے وہ تائی جان سے آرام سے پوچھ رہی تھی جو بھی ہو حمزہ کا غصہ اس پر ہی اتارنا تھا باقیوں کا کیا قصور؟

"وہ تو اپنے دوست کی طرف گیا ہے کوئی کام تھا تمہیں؟" انہوں نے وجہ بتا کر اس سے پوچھا۔

"نہیں بس ایسے ہی۔۔۔" وہ کہتی کچن سے نکل گئی۔

"دیکھو ذرا کتنا لڑتے ہیں دونوں۔۔۔ اور ایک دوسرے کے بغیر رہا بھی نہیں جاتا۔" اس کے کچن سے نکلتے ہی فائزہ چچی نے کہا تو سائرہ بھی ہنس دیں۔

اب بھلا ان دونوں خواتین کو کون سمجھائے کہ وہ حمزہ کے بغیر نہیں بلکہ اپنی متاعِ جان کے بغیر نہیں رہ سکتی جو کہ حمزہ کے پاس تھی۔۔۔

اور ادھر کچن سے نکلتے ہی عنیشا غصے میں بڑبڑاتی اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آجانے دو ایک مرتبہ اسے گھر چھوڑوں گی نہیں۔" غصے میں بھری اس نے اسکے کمرے کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دروازے کا ہینڈل گھمایا تو لاک تھا۔

"خبیث انسان چھچھوند رکھیں کا حفاظتی تدابیر کر کے گیا ہے سب لیکن مجھ سے نہیں بچنے والا آج یہ۔" کمرے کا دروازہ نہ کھلنے پر وہ اسے خوبصورت القابات سے نوازتی پیر پختی وہاں سے چلی گئی۔

شاہ زریار ایک بات کرنی ہے تجھ سے پھر تو نے پتہ نہیں کب میرے ہاتھ لگنا ہے؟" وہ ہاسپٹل سے واپس گھر کے راستے پر تھے جب ضرار نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔

"کیا بات کرنی ہے؟" شاہ زر نے ابرو اچکا کر ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔

"یار مجھے کیوں لگتا ہے کہ جیسے یو فالز ان لو وید سم ون؟ (؟) You falls in love (with someone)

ضرار کی بات پر شاہ زر نے جھٹکے سے اس کی طرف گردن گھمائی۔

Support@classicurdumaterial.com

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟" اس نے سنبھل کر دوبارہ سے اپنی نظریں ونڈ سکرین پر مرکوز کرتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں لیکن کل تمہاری آنکھوں میں کچھ انوکھی سی چمک دیکھی بالکل ایسی چمک جیسی میری آنکھوں میں ضحیٰ کے خیال سے آجاتی ہے۔" وہ اسے وضاحت دیتے ہوئے بولا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ محبت کرنا ہم جیسوں کا کام نہیں ہے۔۔ ہم جیسے بس اپنے مطلب سے کام رکھتے ہیں۔ اور جہاں مطلب ہو وہاں محبت نہیں ہوتی۔" شاہ زر نے عجیب سے انداز کافی گہری بات کہی تھی۔

"عجیب آدمی ہو یا تم۔۔ محبت کام تو نہیں ہوتی۔۔ نا اس کے لیے کوئی اسپیشل کورس ہوتا ہے کہ اس طرح ہوتی ہے۔۔ یہ تو بس ہو جاتی ہے۔۔ کسی کو بھی، کسی سے بھی، کسی بھی وقت۔" ضرار نے اسے اپنا موقف پیش کیا۔

"ہاں لیکن مجھے ابھی نہیں ہوئی۔۔ جب ہوگی تب بتا دوں گا۔" شاہ زر نے بات ہی ختم کی تو ضرار بھی چپ ہو گیا مگر وہ مطمئن ابھی بھی نہیں ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں۔۔ محبت چھپنے والی چیز بھی نہیں ہے یہ کسی ناں کسی طرح اپنا آپ ظاہر کروا ہی دیتی ہے۔۔" ضرار نے شاہ زر کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

"محبت کیسے ہو سکتی ہے کسی سے بھی، کسی بھی وقت اور کسی کو بھی؟" شاہ بھی سوچ کر رہ گیا کیونکہ اسے ہو چکی تھی مگر وہ اس بات سے انکاری تھا۔



وہ ادھر ادھر دیکھتا چوروں کی طرح گھر میں داخل ہو رہا تھا جب پیچھے سے آتے ضرار نے اس کو گردن سے ہی پکڑا تھا۔

"ہاں اولے کہاں سے آرہا ہے؟"

"زی بھائی! میری گردن تو چھوڑو دوست کی طرف سے آرہا ہوں۔" وہ بیچارہ کھسیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو ایسے چوروں کی طرح کیوں آرہا ہے؟" ضرار نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بس یار مت پوچھو ہٹلر سے پنگا لے بیٹھا ہوں۔۔ نہیں چھوڑے گی وہ۔" ضرار نے اس کی گردن چھوڑ دی تھی تو وہ صوفے پر ڈھ گیا اور نگاہ ادھر ادھر گھمائی تو عنیشا کہیں نظر نہیں آئی۔ حمزہ نے سکھ کا سانس لیا۔

"اب کیا کہہ دیا تو نے عنیشا کو؟" ضرار نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"یار اس کا موبائل چھپا لیا ہے۔۔۔ مگر اب کوس رہا ہوں اس وقت کو۔" وہ اس کے غصے کا اندازہ اچھے سے لگا سکتا تھا۔

"بیٹا پھر تیرے لیے اب دعا ہی کر سکتے ہیں تو نے اس کی متاعِ جاں پر ہاتھ مارا ہے۔" ضرار اس کا کندھا تھپتپاتا ہوا وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"چل حمزہ۔۔ اب پنگا لے ہی لیا ہے تو حوصلہ رکھ۔" وہ بھی وہاں سے اٹھتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایک مرتبہ پھر ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کوئی آس پاس نہیں تھا اس نے اپنے کمرے کا ہینڈل

ابھی گھمایا تھا کہ پیچھے سے وہ وارد ہو گئی تھی جس سے وہ بچ رہا تھا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزہ! کہاں تھے تم!" عنیشا اس پر چیختی تھی وہ ڈر کے پلٹا تھا۔

"چریل۔۔ ڈرا ہی دیا معصوم سے بچے کو۔۔۔" وہ اسے گھورنے لگ گیا۔

"کہاں ہے؟" عنیشا نے اس کے آس پاس دیکھا۔

"کون؟" حمزہ نے اچنبھے سے پوچھا۔

"معصوم سا بچہ؟" عنیشا نے اسے یاد کرایا۔

"اوہو۔۔۔ میں اپنی بات کر رہا تھا۔۔۔ میں بھی تو معصوم ہوں۔" ہولے سے ہنستے ہوئے آخر میں معصوم سی شکل بنا کر کہا۔

"تم اور معصوم۔۔۔ کیوں معصوم لوگوں کو بدنام کرنا چاہتے ہو۔۔۔ اپنی وے۔۔۔ مجھے میرا موبائل شرافت سے دے دو ورنہ۔" وہ اپنا ہاتھ آگے کرتی اسے تنہہ کرتے بولی۔

Support@classicurdu material.com

"ورنہ؟ ورنہ کیا؟" حمزہ بھی سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہو گیا۔

"حمزہ تم جانتے ہوناں کہ تم نے میرا موبائل اٹھایا ہے میں تمہیں گنجا کر دوں گی میرا موبائل واپس کرو۔۔۔" اب وہ چیخی تھی۔

"لے لو۔۔۔ اگر نظر آ رہا ہے کہیں تو۔" حمزہ کو اسے زچ کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

"حمزى يار پليز مذاق كا وقت بالكل نهى هے مجھے ميرو ناول پڙهنا هے پليز دے دو۔۔" اب وه منت كرنے پر آئي تو حمزه نے اسے حيراني سے ديكا يه عنيشا اور اس طرح بات كرے سمجھ سے باهر تھا۔

"نهى هے ميرے پاس۔" وه كهتا كرے ميں گھسا تھا۔ عنيشا غصے سے پير پختى اس كے پيچھے گئي تهي۔

"حمزى ديتے هويا نهى۔۔ ورنه بتاؤ جا كرتا ئى جان كو؟" وه كرے ميں آتى بولى تو حمزه مسكرايا۔

Support@classicurdu material.com

"كيا بتاؤ كى جاؤ بتا دو۔۔ نهى ديتا۔" حمزه نے بهى پرواه كىے بغير كها۔

"بس ديكهو اب ميں كيا كرتى هوں۔" وه كهتى اس كے كرے سے نكل گئي۔

حمزه بهى بيڈ پر هنستے هوئے ليٹ كيا۔ "چڙيل۔۔" اس كو سوچتے هى لب مسكرائے تھے۔

"اماں جان آپ ایک مرتبہ اس لڑکی کی رضامندی تو لے لیں۔" سائرہ نے کلثوم بیگم سے کہا تھا جو اب قاضی کو بلوانے کا کہہ رہی تھیں۔ سب انتظامات مکمل تھے۔

کچھ خاص تیاری نہیں کی گئی تھی یہ ایک مجبوری کا بندھن تھا۔۔۔ سب کو نظر آ رہا تھا مگر سب خاموش تھے۔۔ اس کے سوا کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا۔

"لڑکی کا مسئلہ نہیں ہے بہو۔۔ وہ تو چاہے گی کوئی سہارا نہیں ہے اس کا۔۔ یہ تو اچھا ہے کہ ہمارا پوتا فرما بردار بن کر نکاح کر رہا ہے پریشان نہ ہو۔۔ نکاح کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔" کلثوم بیگم جانتی تھی کہ سائرہ ضرار کی وجہ سے پریشان ہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اماں جان پھر آپ نے ضحیٰ کے ساتھ سوچا ہوا تھا ضرار کا۔" سائرہ نے انہیں جیسے یاد دلایا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> تھا۔

"میں نے تو شاہ زر کو بھی کہا تھا اور شاہ زر نے ہاں بھی کر دی تھی مگر پھر ضرار بیٹے نے خود ہی ہاں کی میں کیا کہتی۔۔ بچے کی خوشی ہے ٹھیک ہے۔۔ اور شاہ زر کا میں نے ویسے بھی کہیں سوچ رکھا ہے اچھا ہوا شاہ زر سے نہیں ہوا۔" اماں جان کچھ سوچتے ہوئے بولیں۔

"شاہ زر کا کہاں سوچا ہے آپ نے؟" سائرہ نے انہیں حیرانی سے دیکھا انہوں نے آج تک ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔

"ابھی تم یہ کام کرو۔۔ باقی میں تمہیں بعد میں بتا دوں گی۔" اماں جان نے ان کے ہاتھ میں زرمین کے کچھ جوڑے پکڑائے یہ انہوں نے خود کل بازار سے کہہ کر منگوائے تھے۔ سائرہ بھی چپ کر گئیں۔

"عنیشا؟" یشفہ جلدی سے اوپر عنیشا کے پاس آئی تھی جو پتہ نہیں کن سوچوں میں گم تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"ہاں۔۔ کیا ہوا؟" یشفہ کی اڑی رنگت دیکھ کر عنیشا نے اس سے پوچھا۔

"یار نیچے دادی جان شاہ زر کے رشتے کی بات کر رہی تھیں۔" یشفہ نے اسے بتایا۔

"سچی؟" عنیشا نے پرہوشی سے چیخ ماری۔

"آہستہ۔۔ لیکن یار گر بڑ لگ رہی ہے۔" یشفہ نے منہ لٹکائے کہا۔

"کیا مطلب؟" عنیشا نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔

"دادی جان کہہ رہی تھیں کہ اچھا ہوا شاہ زر نے نکاح نہیں کیا میں نے اس کے لیے کچھ اور سوچا ہوا ہے یار مجھے بہت گھبراہٹ ہو رہی ہے سمجھ نہیں آ رہا کون ہوگی وہ۔" ہشفہ رو دینے کو تھی۔

"ارے کیا پتہ تم ہی ہو؟" عنیشا نے اس کی پریشانی حل کی۔

Support@classicurdu material.com

"نہیں یار ضحیٰ بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اب ضرار بھائی کا نکاح ہر حال میں زمین سے ہی ہوگا۔" یشفہ نے اپنی انگلیاں دانتوں تلے دبائیں۔

"تمہارا دماغ سیٹ ہے کہ نہیں۔۔ کچھ بھی بولو گی۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ ضحیٰ اور شاہ زر

بھائی نیور۔۔ امی یہ ہونے ہی نہیں دیں گی انہیں شاہ زر بھائی سے جتنی خار ہے نا۔۔

توبہ۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ تھوڑی ریلکس ہوئی۔

"چھوڑو یار۔۔ انشا اللہ تم ہی بنو گی شاہ زر بھائی کی دلسن۔" عنیشا نے کہتے ہی اسے کندھا مارا تو وہ ہنس دی۔

نکاح کی تیاریاں مکمل تھیں۔ ضرار بھی تیار ہونے کمرے میں چلا گیا تھا۔ اسے کچھ زیادہ تیار تو ہونا نہیں تھا۔ وہ اپنا کرتا بیڈ سے اٹھاتا واش روم گھس گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سفید کرتا شلوار میں ڈریسنگ کے آگے کھڑا بال بنا رہا تھا۔ چہرے پر کسی طرح کا تاثر نہیں تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پاس آئے۔۔۔ دوریاں پھر بھی کم ناں ہوئیں۔۔

ایک ادھوری سی ہماری کہانی رہی۔۔۔

آسمان کو زمین۔۔ یہ ضروری نہیں جا ملے۔۔ جا ملے۔۔

عشق سچا وہی۔۔ جس کو ملتی نہیں منزلیں۔۔ منزلیں۔۔" وہ کمرے میں آتے حمزہ کے سر لگا

کمرے بے سرے گانے کی آواز پر پلٹا تھا۔

"بند کر اپنا بے سرا گانا۔" ضرار نے غصے سے کہا۔

"ویسے مجھے سچ میں دکھ ہو رہا ہے آپ کے لیے۔" اس نے مصنوعی فکر مندی سے کہتے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپایا۔

"پتہ چل رہا ہے کتنا دکھ ہو رہا ہے تجھے۔" ضرار نے اس کے نئے کرتے کو دیکھ کر کہا جو کہ شاید آج صبح میں ہی لایا گیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بھائی اب جو بھی ہو بار بار یہ موقع تھوڑی آئے گا۔۔ بھائی کا نکاح ہے آخر۔" وہ ڈھیٹ بنا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہائے۔۔ آپ پر تو یہ گانا سیٹ ہے۔۔ ہماری ادھوری کہانی۔۔" وہ پھر سے اپنی آواز میں درد بھرتا شروع ہوتا ضرار کے گھورنے پر چپ ہو گیا۔

"ہماری نہیں صرف میری۔۔" ضحیٰ کی طرف سے کچھ نہیں تھا۔ "ضرار نے سر جھٹکا۔

"کیا بات کر رہے ہو؟ کچھ پتہ ہی نہیں ہے آپ کو؟" حمزہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"ارے یہ تو وہ حال ہوا۔۔"

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے

باغ تو سارا جانے ہے۔۔۔" حمزہ نے ایک آہ بھری۔

"کیا مطلب؟" ضرار نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"مطلبضحی بھی آپ کو پسند کرتی ہے بس منہ سے بولنے سے کچھ ہوتا ہے۔۔ کیا ہے ناں

شازیہ چچی کی بیٹی ہے۔۔" حمزہ کے کہنے پر ضرار نے اسے گھورا۔

"تمیز سے یار۔۔ اور تم مجھے یہ بات اب بتا رہے ہو جب کوئی فائدہ ہی نہیں ہے؟ ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہضحی بھی۔۔؟" ضرار اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ضحی کو میں ابھی دیکھ کر آ رہا ہوں۔۔ ٹیرس پر کھڑی ہیں اداس شام کا منظر لگ رہی ہیں۔"

حمزہ نے اسے بتایا۔

"کیا پتہ کسی اور بات پر اداس ہو؟ تم فضول نہ سوچو۔۔"

ضرار نے اس کی بات کی نفی کی تھی۔

"جی۔۔۔ تبھی وہ یہ گانا سن رہی تھیں وہاں کھڑی۔۔"

میرا محبوب کسی ہور دا۔۔ ہوئی جاندا آئے۔۔ "حمزہ پھر اپنی بے سری (ضرار کے مطابق) آواز میں شروع ہو چکا تھا۔

"میں نہیں مانتا۔" ضرار کہتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے نکل گیا۔

حمزہ نے کندھے اچکائے۔

"مت مانیں پتہ چل جائے گا آپکو۔۔"

"شہیار۔۔ ضرار کہاں ہے مولوی صاحب آنے والے ہیں۔۔ بلا کر لاؤ اسے۔" فائزہ بیگم نے

شہیار کو بلوانے بھیجا مگر اس کے جانے سے پہلے ہی وہ کمرے سے نکلتا دکھائی دیا۔

"شکر ہے آگئے۔۔ بیٹھو میں یشفہ اور عنیشا کو کہتی ہوں کہ زمین کو لے آئیں۔" فائزہ نے کہتے ہی ان کو ڈھونڈنے کے لیے نگاہ دوڑائی۔

"یشفہ۔۔ عنیشا جاؤ زمین کو لے آؤ۔" انہیں سیڑھیاں اترتے دیکھ کر فائزہ چچی نے کہا تو وہ سر ہلاتی سیڑھیاں اترتے ہوئے گیسٹ روم کی طرف چلی گئیں۔

"عنیشا؟ تم نے زمین کو بتا دیا تھا ناں نکاح کے بارے میں۔" یشفہ نے اس سے پوچھا تو عنیشا کو یاد آیا کہ وہ لوگ تو ایسے ہی واپس آگئے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یار نہیں۔۔ میں اور حمزہ گئے تو تھے لیکن اس لڑکی کی کہانی سن کر ہمیں اس پر ترس

آگیا۔۔ ہم اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔" عنیشا نے پریشانی سے بتایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یار۔۔! یہ کیا کیا تم نے؟؟ اب نکاح خواں آنے والا ہے اسے اب بتائیں گے تو کیا ریکشن ہوگا؟" یشفہ بھی پریشان ہوئی تھی۔

"مجھے کیا پتہ؟ چلو یار دیکھتے ہیں اب کیا ہوتا ہے۔" وہ کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھولتیں اندر چلی گئیں۔

"زرین تم تیار ہو جاؤ تمہیں کل ہی بتانے والے تھے ہم مگر موقع نہیں ملا۔" عنیشا کے کہنے پر اس نے سر اٹھایا۔

"کس بات کا؟" وہ ایک دم سے ان کے تیار ہونے کا کہنے پر وجہ نہیں سمجھتی تھی۔

"بس تم ٹھیک سے دوپٹہ لے لو۔۔ تمہارا آج نکاح ہے ابھی تھوڑی دیر میں زی بھائی سے۔" یشفہ نے بہت مشکل سے بات پوری کی تھی کہ پتہ نہیں کیا ریکشن ہوگا۔

"کیا؟؟" یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ بیٹھے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"پلیز مان جاؤ۔۔ دادی جان نے تمہارے یہاں رہنے کی یہی شرط رکھی ہے کہ تمہارا نکاح کروا دیا جائے۔" یشفہ نے اس سے منت کی۔

"لیکن میں یہ نہیں کر سکتی۔۔۔ آپ سمجھیں۔۔۔" وہ ابھی بول رہی تھی کہ سائرہ بیگم اندر آئیں۔

"بیٹا نکاح خواں آگیا ہے لے آؤ اسے۔۔۔" وہ کہتیں مڑ کر جانے لگیں جب زمین نے انہیں روکا۔

"آئی پلےز یہ نکاح رکوا دیں کسی طرح میں نہیں کر سکتی میں مجبور ہوں۔۔۔ میں نکاح پر نکاح نہیں کر سکتی۔۔۔" اس کی بات پر وہاں تینوں پر بم گرا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا مطلب تمہارا۔۔۔؟" سائرہ نے حیرانی سے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جی آئی میرا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ گاؤں میں ہی ہمارے ساتھ والے چچا فہیم کے بیٹے سے میرا نکاح ہو چکا ہے۔" وہ اپنا رونا دبائے بمشکل بولی تھی۔

"تو وہ کہاں ہے تمہارا شوہر؟" سائرہ نے اس کے پاس آتے ہوئے پوچھا۔۔۔ مسئلہ پڑ گیا تھا یہ تو بہت بڑا۔۔۔

"اسے قید کر لیا ہے اس دندے انسان نے۔۔" زرین پھر سے رو دی تھی۔

عنیشا نے اسے چپ کروایا۔

"اب کیا کریں چچی؟" عنیشا نے سائرہ کو دیکھا وہ سر تھام کر بیٹھ گئیں۔

"اماں جان سے پہلے ہی کہا تھا کہ ایک بار پوچھ لیں۔"

سائرہ کہتی ہوئی اٹھ گئیں۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"تم لوگ اس کے پاس بیٹھو میں اماں جان کو بتاؤں۔" وہ کہتیں کمرے سے نکل گئیں۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اماں جان!! ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔" سائرہ پریشانی سے ان کے پاس آئیں تھیں۔

"کیا ہوا اور وہ لڑکی کہاں ہے۔۔ مولوی صاحب آچکے ہیں۔۔ انتظار نہیں کرواؤ۔"

"اماں جان! اس لڑکی کا پہلے سے ہی نکاح ہو چکا ہے وہ نکاح پر نکاح نہیں کر سکتی۔" ان کے کہتے ہی اماں جان نے انہیں سر اٹھا کر دیکھا۔

"کیا مطلب یہ تو مسئلہ ہو گیا کہاں ہے وہ لڑکی؟" اماں جان اٹھ کر ان کے ساتھ گیسٹ روم میں آگئی تھیں۔

"بیٹا میں نے جو سنا وہ سچ ہے؟" کلثوم بیگم نے تحمل سے اس سے پوچھا۔

"جی آئی۔" وہ سر جھکائے بولی۔ آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

"تو تم اکیلی یہاں تک کیسے پہنچی؟" کلثوم بیگم نے اس سے پوچھا۔

"میرے گاؤں میں ایک وڈیرا ہے اس نے میرے شوہر کو قید کر لیا ہے پتہ نہیں وہ کس حال میں ہونگے۔۔" وہ آنسو صاف کرتی ہوئی بولی۔

"ابو تمہارے شوہر کو سلامت رکھے تمہارے معاملے پر کل بات کرتے ہیں۔" دادی جان اس کے سر پر ہاتھ رکھتیں وہاں سے نکل گئیں تو سائرہ بھی ان کے پیچھے چلی گئیں۔ یشفہ اور عنیشا نے اسے تسلی دی۔

"اب لگتا ہے زی بھائی کوضحی ہی ملے گی۔" عنیشا نے ہنس کر کہا تو یشفہ بھی ہنس دی۔

"اماں جان؟ضحی مان جائے گی؟" شازیہ نے پوچھا۔

"مان جائے گی اور یہ لڑکی نہ ہوتی تب بھیضحی کا رشتہ ضرار سے ہی طے ہونا تھا۔ اب نکاح

خواں آیا ہے اور باقی بھی ہیں کچھ تو کرنا ہے۔" دادی جان نے پریشانی سے کہا۔

انہوں نے اپنے آس پاس کے کچھ لوگوں کو بھی بلوا لیا تھا کہ سب کو اس بات کا علم ہو جائے۔

"میں بات کر کے دیکھتی ہوں۔" شازیہ کہتی کمرے سے نکل گئیں۔

"ضحیٰ؟" شازیہ چچی نے اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر آواز دی۔

"آجائیں ماما۔" شازیہ اس کے کہتے ہی اندر آئیں تھیں۔

"ضحیٰ تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی؟" شازیہ نے جلدی سے کہا۔

"جی کہیں۔" وہ ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"بیٹا۔ جس لڑکی کا ضرار سے آج نکاح ہونا تھا وہ پہلے سے ہی کسی کے نکاح میں ہے۔" شازیہ

کے کہنے پر ضحیٰ نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

Support@classicurdu material.com

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں بیٹا۔۔۔ پلیز اپنی دادی کا اپنے ماں باپ کی عزت کا خیال کر

لو۔۔۔ باہر سے بھی کچھ لوگ بلوائے ہیں۔۔۔ اس لڑکی کا نکاح نہیں ہو سکتا تم ضرار سے نکاح

کے لیے ہامی بھر دو۔" شازیہ نے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے اتنی امید سے کہا تھا۔

"مگر ایسے کیسے؟" وہ بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

"پلیز بیٹا۔۔ اور ویسے بھی تمہاری ضرار سے ہی تو شادی ہونی تھی پھر اب ہو رہا ہے نکاح تو کوئی بات نہیں۔۔ بعد میں بھی تو اسی سے ہی ہوتا۔۔" شازیہ نے اسے سمجھایا۔

"میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔۔ مگر میری ایک شرط ہے۔" وہ لمحہ بھر کو رک کر سنجیدگی سے بولی تھی۔

"کیسی شرط؟" وہ جلدی سے بولیں۔

Support@classicurdumaterial.com

"وہ یہ کہ بس ضرار کو کوئی نہیں بتائے گا کہ اس کا نکاح مجھ سے ہو رہا ہے۔" وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بولی۔

"مگر نکاح کے وقت تو پتہ چل ہی جائے گا۔" شازیہ کو اس کی لوجک سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں نکاح کے وقت پتہ چل ہی جائے گا تو ابھی مت بتائیں پلیز۔۔"

اُس آسمال سرپرائز فار ہم۔۔ "It's a small surprise for him"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی کرو تم چادر اوڑھو۔۔ میں اماں جان سے کہتی ہوں۔" وہ اسے کہتیں وہاں سے نکل گئیں۔

"مما۔۔ عنیثا اور شف کو بھی بھیج دیں میرے پاس۔" اس نے ہانک لگائی تو شازیہ بیگم سر ہلاتی نیچے چلیں گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ضرر سہیل اس وقت کیا حالت ہوگی تمہاری اف۔۔" وہ مسکرا کر ضرر کی حالت کے بارے

میں سوچ رہی تھی۔ جانتی تھی کہ وہ اسے چاہتا ہے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

نکاح ہو گیا تھا۔۔ سب اسے مبارکباد دے رہے تھے۔ پہلے تو وہ شک میں تھا اب اس کے

دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔

نکاح کے وقت ضحیٰ کا نام سن کر اسے جھٹکا لگا۔

"کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا یا مجھے زمین کی جگہ ضحیٰ کا نام سنائی دے رہا ہے؟" وہ شک کی کیفیت میں تھا اب جا کر وہ کہیں سنبھلا تھا تو اسے حمزہ اور شاہ زر پر غصہ آ رہا تھا۔

"کہینوں مجھے بتا نہیں سکتے تھے میں فضول میں دیو داس بنا پھر رہا تھا کل سے؟" اس نے موقع دیکھتے ہی حمزہ اور شاہ زر کی کلاس لی تھی۔

"او بھائی۔۔ ہمیں خود بلکہ ہمیں کیا سب کو نکاح سے پانچ منٹ پہلے پتہ چلا کہ آپ کا نکاح زی بھابھی سے ہو رہا ہے۔" حمزہ نے اسے بتایا۔

"کیا مطلب؟ میرا نکاح اس لڑکی سے کیوں نہیں ہوا؟ اور یہ زی بھابھی کیا مطلب؟"

"اس لڑکی کا آل ریڈی نکاح ہو چکا ہے اپنے گاؤں کے کسی لڑکے سے۔ یہ بات ابھی پتہ چلی تو دادی جان نے آپ کا نکاح زی بھابھی آئی مین ضحیٰ بھابھی سے کروا دیا۔" حمزہ نے ساری بات بتائی تو ضرار حیران رہ گیا۔ کیا قسمت تھی۔۔ اسے اپنی ہی قسمت پر رشک آیا تھا۔ کل تک

وہ بس یہی سوچتا رہا کہ محبت قسمت والوں کو ہی ملا کرتی ہے اور اسے بھی مل گئی تھی۔ اسکی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

اس نے خوشی سے شاہ زر کو گلے لگالیا۔

"مبارک ہو۔۔ لڑکے بازی ہارتے ہارتے جیت گئے تم۔" شاہ زر کے کہنے پر وہ مسکرا دیا۔

"اللہ کا جتنا شکر کروں کم ہے۔۔ کسی معجزے سے کم نہیں تھا یہ۔" وہ ابھی بھی بے یقین تھا کہ واقعی ضحیٰ اس کی ہو گئی ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بھائی سے تو مل لو۔" حمزہ نے ضرار کو کہا تو ضرار نے مسکراتے ہوئے اسے بھی گلے لگالیا۔

"چل اب اسی خوشی میں اپنے گٹار سے اپنی آواز کا جادو جگا دے۔" ضرار کے کہنے پر حمزہ

جلدی سے مسکراتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا اپنا گٹار لینے۔

اس نے اپنے کمرے کا ہینڈل گھمایا مگر یہ کیا کمرہ لاک تھا۔

اس نے دوبارہ سے ہینڈل گھمایا مگر اس نے نہ کھلنا تھا نہ کھلا۔

"او شٹ۔۔۔ یہ عنیش کی بچی!" وہ اپنے لب بھینچتا اس کی کمرے کی طرف گیا تھا۔

"تم ہی لکھی تھی بھائی کی قسمت میں۔۔۔" یشفہ نے ضحیٰ کو دیکھ کر کہا تو وہ مسکرا دی۔

"ہاں اور دیکھو عین نکاح کے وقت پر۔۔۔ پھر زی بھائی کی حالت دیکھنے والی تھی نکاح کے

وقت۔۔۔ بیچارے شاکد تھے۔" عنیشا اس پل کو یاد کر کے ہنسی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عنیش!" حمزہ اونچی آواز میں بولتا اس کے سر پر آ کے کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہے آہستہ بولو۔۔۔" عنیشا نے تنک کر کہا۔

"میری روم کیز کہاں ہیں؟" وہ تیز لہجے میں بولا۔

"آرام سے بات کرو۔۔ اور مجھے کیا پتہ کہاں پر ہیں۔۔ تمہارے پاس ہی ہونگی چیک کرو۔" وہ حمزہ کے مقابلے میں پرسکون تھی۔

"تم جیسی چریل کے ہوتے ہوئے وہ اور کہاں جا سکتی ہیں مجھے دو۔۔ زی بھائی کا کام کرنا ہے یار۔" آخر میں وہ جلدی سے بولا۔

"میرا موبائل۔۔۔" بے نیازی سے کہتے ہوئے ہاتھ آگے کیا۔

حمزہ نے دانت پیستے ہوئے جیب سے موبائل نکال کر اسے تھما دیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب تو دے دو۔" حمزہ نے علجت میں کہا۔

"بات ایسی ہے کہ میں نے تمہارا کمرہ لاک کر کے چابی دروازے کے نیچے سے ہی اندر کو کھسکا دی تھی۔" اس کے بتانے پر حمزہ کو دھچکا لگا۔

"کیا؟؟"

"عنیشا کتنی غلط بات ہے" یشفہ نے عنیشا کو دیکھا جو ابھی بھی معصوم شکل بنائے بیٹھی تھی۔

"مجھے اس بد تمیز انسان پر اس وقت غصہ ہی بہت تھا میرا موبائل لے لیا تھا میں آدھا دن اس سے دور رہی۔" اس نے کہتے ہی موبائل کو اپنے ساتھ لگایا جیسے کوئی بڑی قیمتی چیز ہو۔۔۔ خیر عنیشا کے لیے تو تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"عنیشا۔۔۔!! اففف۔۔۔" حمزہ جھنجھلا کر کہتا غصے سے کمرے سے نکل گیا۔ وہ عنیشا کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔ پہلے ہی گٹار ٹھیک کروانے میں اس کے اتنے پیسے لگے تھے۔۔۔ اس نے اپنے پیسوں سے ٹھیک کروایا تھا اور اب روم ہی لاک کر دیا تھا۔۔۔ کتنا تنگ کرتی تھی اسے وہ۔۔۔ غصہ بھی دلاتی تھی مگر پھر بھی بری نہیں لگتی تھی۔۔۔

"شاہ بھائی اب زی بھائی کے بعد آپ کا نمبر ہے۔۔ تیاری پکڑ لیں۔" حمزہ آج خوش تھا تبھی شاہ زر کو مخاطب کرنے کی ہمت کر لی تھی۔

"ابھی تو ایسے کوئی ارادے نہیں ہیں میرے۔۔ اس کا تو ایرجنسی میں ہوا ہے۔" شاہ زر نے تحمل سے کہا۔

"آپ کہیں تو آپ کا بھی ایرجنسی میں کروا دیتے ہیں۔۔ بس بھابھی کا بتا دیں۔۔ پھر سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں۔" حمزہ نے دلفریب انداز میں کہا تو ضرار ہنس دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اولے حمزہ! جایار تجھے گٹار کا کہا تھا۔ آج اتنے دنوں بعد ٹائم ملا ہے سب یینگ پارٹی مل کر انجولے کرتے ہیں۔" ضرار نے اس کو وہاں سے بھیجنے کی کی۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial>

"زی بھائی۔۔۔۔ اس چڑیل سے پنگا لیا تھا۔۔ مہنگا تو پڑتا تھا۔ اب امی سے کہہ کر دہلیکیٹ چابی لی ہے کمرے کی۔۔ لاتا ہوں گٹار بھی۔" حمزہ اپنے لہجے میں بیچاگی سمولے بولا تو ضرار ہنس دیا۔

"کیا مطلب اس نے تیرا کمرہ لاک کر دیا اور اب تجھے چابی ہی نہیں دے رہی۔" ضرار نے ہنسی دبا کر کہا تو حمزہ نے برا سامنہ بنایا۔

"نہیں خود کے پاس بھی نہیں رکھی۔۔ اندر کمرے میں ہی کھسکا دی۔" وہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔

مگر ضرار کے قہقہے نے اس کا سیرہیوں تک پیچھا کیا۔

"اچھا سن! میں بھی آیا تیرے ساتھ۔۔ ایک کام ہے مجھے۔" ضرار بھی فوراً سیرہیوں کی طرف لپکا۔ اور شاہ زر اکیلا رہ گیا۔۔ ہمیشہ کی طرح۔۔ وہ یہ بات اب فیل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا اسے ساری زندگی اکیلا رہنا ہے مگر کیوں۔۔ وہ کیوں اپنے آپ کو اس تنہائی کی آگ میں جلا رہا تھا کیوں وہ سب کی طرح لائف کو انجوائے نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ آخر کیوں؟ اس کیوں کا جواب وہ ڈھونڈنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"شف!" حمزہ نے اندر آتے ہی اسے پکارا۔

"جی۔۔ کیا ہوا؟" وہ اٹھ کھڑی ہوئی حمزہ کم ہی سنجیدہ رہتا تھا بلکہ سنجیدگی تو حمزہ سے خود پناہ مانگتی تھی۔

"باہر آؤ ایک کام ہے تم سے۔۔ عنیش تم بھی۔۔" وہ بات پوری کرتا وہاں سے نکل گیا۔

"اب یہ کون سا ڈرامہ کرنے جا رہا ہے۔" عنیشا بیڈ سے اترتی بڑبڑائی تھی۔

"ضحی تم بیٹھو یا رہم آئے۔۔ پتہ نہیں کیا کام ہے۔" یشفہ اسے کہتی عنیشا کے ساتھ باہر نکل گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"کیا ہے جلدی بتاؤ۔۔" عنیشا کے کہنے پر وہ ہنسا۔۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

"ہنس کیوں رہے ہو بتاؤ نا اب۔" اسے حمزہ کی ہنسی عجیب لگی۔

"کچھ نہیں یار۔۔ بس زی بھائی کہہ رہے تھے سب ینگ پارٹی کو لان میں لے کر آؤ۔ آج میں گانا سنانے والا ہوں۔" وہ کمال بے نیازی سے بولا تو عنیشا نے اپنی ناک چڑھائی۔

"اچھا یہ بات تھی بس اور مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہو گیا۔۔ اور تم لوکل سنگر ہو زیادہ اتراؤ نہیں۔" وہ کہتی لان کی طرف چلی گئی۔

"یہ تمہارے قابو میں نہیں آنے والی۔۔ شادی کے بعد تمہاری بالکل بھی نہیں چلنی میرے بھائی۔" یشفہ افسوس سے کہتی اس کا کندھا تھپتپاتی عنیشا کے پیچھے گئی تو حمزہ بھی کندھے اچکاتا ان کے پیچھے آیا جیسے کہہ رہا ہو۔ "پتہ ہے یار۔"

"ضحیٰ۔" ضحیٰ بیڈ سے ٹیک لگائے ٹانگیں سیدھی کیے ابھی نیم دراز ہو کر لیٹی ہی تھی جب ضرار کی آواز پر کرنٹ کھا اٹھ بیٹھی۔

"تم۔۔ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ بیڈ سے کھڑی ہوتی اس سے استفسار کرنے لگی۔

"ان دو بلاؤں کو بہانے سے نیچے بھیجا ہے ورنہ تم سے ملاقات ہی نہ ہو سکتی۔" ضرار مسکرایا تھا۔ ضحیٰ سٹیٹائی۔

"کیا کرنے آئے ہو؟" وہ اپنے انلی لہجے میں واپس آتی بولی تو ضرار نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

"گیم کھیلنے لگا تھا سوچا تمہیں بھی ساتھ کھیلنے کی آفر کر دوں۔" جلے بھنے انداز میں کہا گیا۔

"کون سی گیم؟" ضحیٰ نے ابرو اچکائے۔

"ضحیٰ سیریسلی یار۔۔! آج نکاح ہوا ہے ہمارا بس تم سے ملنے آیا تھا۔" اس نے تنگ آکر وجہ بتائی تو وہ سمجھ کر سر ہلا گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی کہیں۔" وہ تمیز سے بولی تو ضرار نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا ہوا؟ اب جلدی جو بات کرنی ہے وہ کریں۔۔ ورنہ وہ دونوں کبھی بھی آسکتی ہیں پھر نتائج کے ذمے دار آپ خود ہونگے۔" وہ کندھے اچکائے لا پرواہی سے بولی تو ضرار واقعی حیران ہوا یہ وہی ضحیٰ تھی۔

"مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی؟" وہ اس کی طرف دیکھتا قدم قدم چلتا اس تک آیا تھا۔ ضحیٰ سر جھکا گئی۔

"ضحیٰ! تم اس رشتے سے راضی ہونا۔۔ کیونکہ یہ سب اتنا اچانک ہوا مجھے عین نکاح کے وقت پتہ چلا کہ میرا نکاح تم سے ہو رہا ہے۔ اس وقت تم جانتی ہو میری بڑی عجیب فیلنگز ہو رہی تھیں۔۔ میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ حقیقت ہی ہے نا۔۔ مجھے اپنی قسمت پر ہتھیلی ہی نہیں آ رہا تھا۔۔ صبح تک مجھے یہی پتہ تھا کہ تم میری قسمت میں نہیں ہو۔۔ لیکن دیکھو تم مجھے مل گئی۔" ضرار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اپنی بے چینی ضحیٰ کو کیسے بتائے۔۔ اسے نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا بول رہا ہے۔۔ بے ربط سے جملے تھے۔۔ لیکن ضحیٰ کو سمجھ آ رہے تھے اتنا کافی تھا اسکے لیے۔۔۔

اور ضحیٰ۔۔ اسے بھی تو یقین نہیں آ رہا تھا ضرار نے کبھی ظاہر ہی نہیں ہونے دیا تھا۔۔

"کبھی بتایا کیوں نہیں تم نے؟" ضحیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کبھی موقع ہی نہیں دیا تم نے۔۔ کیسے بتاتا۔۔ کبھی بات ہی نہیں ہوئی ہماری اتنی۔" وہ دھیمے مگر گھمبیر لہجے میں بولتا ضحیٰ کو وہ ضرار نہیں لگ رہا تھا۔

"لیکن ایک بار کوشش تو کرتے۔۔۔ خیر اب کہہ دیا ہے مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے اپنی محبت کو میرے لیے پاک رکھا۔ شاید تبھی قسمت نے تمہارا ساتھ دیا ہے ضرار سہیل۔" وہ نارمل انداز میں بات کر رہی تھی مگر پھر بھی اس کی بات پر ضرار کے چہرے پر بھرپور مسکراہٹ آئی تھی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم اس رشتے سے راضی ہو؟" لہجے میں بے چینی صاف واضح تھی۔ ضحیٰ مسکرائی۔۔ ہولے سے سر ہلا دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"لیکن تم اس دن مجھے خود کہنے آئی تھی کہ میں انکار کر دوں؟" ضرار نے ابرو اچکائے۔

"لیکن۔۔ مجھے فیمل ہوا کہ میں غلط ہوں تم ہر لحاظ سے میرے لیے اچھے ہو۔۔ اور تم نے بھی تو اس دن کہا تھا کہ میرے سے شادی کر کے تم نے اپنا مستقبل خراب نہیں کرنا؟" وہ آرام سے کہتی آخر میں کچھ یاد آنے پر بولی۔

"باہا۔۔ مذاق تھا تمہیں تنگ کرنا تھا۔۔ ویسے زندگی تو تمہاری بھی تباہ ہو جانی تھی۔۔ نہیں؟" وہ بھی اسے یاد کرواتا ہنس دیا تو ضحیٰ نے بھی ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہلکے سے مکا جڑ دیا۔

"یہ تو وقت بتائے گا ضرار سہیل۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولی۔

"بس یوں ہی ہنستی رہا کرو تم ضحیٰ ضرار۔" ضرار نے اسے دیکھ کر کہا تو وہ ہنستی ہوئی ایک دم رکی۔

"کیا ہوا؟" ضرار کے پوچھنے پر ضحیٰ مسکرائی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔" اسے ضرار کا اپنے ساتھ نام لینا بہت اچھا لگا تھا ایک انوکھی سی خوشی

ہوئی تھی۔ اپنا نام سن کر۔۔ وہ ضحیٰ جنید سے ضحیٰ ضرار بن چکی تھی۔

"ضحیٰ تم ایسی ہی اچھی لگتی ہو پلینز ایسی ہی رہنا اب۔۔ سب کے ساتھ۔" وہ ڈھکے چھپے لفظوں میں اسے بتا رہا تھا۔

ضحیٰ نے بھی کندھے اچکا دیئے۔

"لو فون آگیا حمزہ کا۔" بیپ کی آواز پر ضرار نے جیب میں سے موبائل نکال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہیلو۔ کیا مصیبت ہے؟" ضرار خاصا بدمزہ ہوا تھا۔

"او بھائی باقی کی پریم کہانی کسی اور وقت کے لیے اٹھائے رکھ۔۔ یہاں سب انتظار میں ہیں تم دونوں کے۔۔ اور ان دونوں چڑیلوں نے میرا سر کھا لیا ہے۔" حمزہ کے چڑیل کہنے پر لیشہ اور عنیشا نے اسے گھورا۔ مگر دوسری طرف بھی حمزہ تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com "اچھا اوکے ہم بس آرہے ہیں۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آرہے ہیں نہیں جلدی آؤ۔" حمزہ نے ضرار کے کہنے پر جلدی سے کہا کہ کہیں وہ فون ہی نہ کاٹ دے۔

"اوکے یار۔۔" ضرار نے کہہ کر فون بند کر کے جیب میں رکھا اور ضخی کی طرف دیکھا۔

"چلو نیچے۔" وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئے۔



"آپ اس کو ادھر ہی بلا لیں۔۔ میں آپ کے ساتھ ہرگز بھی پاکستان نہیں جانے والی۔۔ اور جائشہ کو بھی وہاں کا کلچر کچھ خاص پسند نہیں۔" اس نے لاڈ سے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو۔۔ میں رابطہ کرتا ہوں اس سے۔۔ دیکھو کیا ہوتا؟" انہوں نے اس کی بیزاری دیکھتے ہوئے تسلی دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں تو کہتی ہوں یہاں بلانے کی بھی کیا ضرورت ہے؟ کیا کرے گا یہاں آکر؟" ان کا موڈ

اس لڑکے کے ذکر پر ہی آف ہو گیا تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicCurdMaterial/>

"اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔" وہ معاملہ ختم کرتے بولے۔ وہ یہ بات سنتے ہی اس کے چہرے پر

ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔ یہی تو وہ چاہتی تھی کہ وہ یہاں نہ آئے کیونکہ اگر وہ یہاں

آجاتا تو ان کے ہاتھ سے سب نکل جاتا۔۔ سب کچھ۔۔

وہ سب ینگ پارٹی رات کے وقت لان میں محفل جمائے بیٹھے تھے۔ یشفہ زرین کو بلانے گئی تھی مگر وہ سو چکی تھی۔

ہنسی مذاق چل رہا تھا کبھی ضرار حمزہ کی ٹانگ کھینچ رہا ہوتا تو کبھی حمزہ یشفہ کی۔۔

"شاہ زر بھائی آپ بھی کوئی بات کر لیں۔۔ سب بول رہے ہیں آپ بھی کچھ سنا دیں۔" حمزہ نے ہمت کر کے شاہ زر کو بھی مخاطب کر لیا تھا۔ سب نے شاہ زر کی طرف دیکھا جو ان سب کے درمیان ہو کر بھی لاتعلق سا بیٹھا تھا۔ ضرار اسے زبردستی اپنے ساتھ کھینچ لیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں کیا سناؤ۔۔ تم لوگ کر تو رہے ہو باتیں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"شاہ۔۔ یار آج کوئی شعر و شاعری ہو جائے۔۔ آج میرا خیال کر کے ہی سنا دیں ان سب کو۔۔" ضرار کے کہنے پر سب نے حیرانی سے اس کو اور ضرار کو دیکھا۔

"سیرِ یسلی زی بھائی۔۔! شاہ زر بھائی اور شاعری؟" شہریار کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا بلکہ کسی کو بھی نہیں۔

"ہاں بالکل۔۔ بہت زبردست شعر پڑھتا ہے۔۔ چل شاہ زر آج ان سب کو حیران کر دے۔"

"حیران تو ہمیں آل ریڈی کر چکے ہیں۔" حمزہ بے یقینی سے بولا۔

"نہیں یار موڈ نہیں ہے۔" وہ منع کرتا رہا مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔ یہ ایک پوری نظم ہے مجھے اس کے بس چند اشعار یاد ہیں۔۔ وہی سنا

دیتا ہوں۔" وہ ہار مانتا ہوا بولا تو سب بالکل خاموش ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

Support@classicurdu material.com

"ہم کوئی جگ سے نرالے تو نہیں ہیں لوگو۔۔۔!"

ہم بھی اس وقت میں جیتے ہیں جہاں۔۔۔

تتلیاں خواب ہیں اور پھول بریدہ زر ہیں۔۔

شہر ہم کو بھی مقدر میں ملا ہے جس میں

دھڑکنیں گم ہیں اور شور سے ہو کا عالم۔۔۔

ہم بھی لوگوں کی طرح ہیں کہ ہمیں دکھ چھپانا بھی ہے۔۔

ہنسنا سر بازار بھی ہے۔۔۔!!"

اس کی سحر کن آواز نے جیسے اس پاس ہر چیز کو اپنے سحر میں جکڑا تھا۔
وہ چپ ہوا تو ایک طلسم سا لٹا۔۔۔ سب کی آنکھوں میں ستائش تھی۔

"واہ۔۔۔ زبردست کمال کر دیا آپ نے تو۔۔۔" حمزہ سب سے پہلے ہوش میں آتا اس کی تعریف کرنے لگا۔

"بہت خوب۔۔۔ آپ کی آواز بھی بہت اچھی ہے۔۔۔ اور انداز۔۔۔ زبردست شاہ زر بھائی۔" ضحیٰ
نے بھی دل سے تعریف کی تو اس نے سر کو خم دے کر تعریف وصول کی۔

"کیسے یاد کر لیتے ہیں یہ نظمیں اور شاعری۔۔۔ مجھ سے تو مرزا غالب کے شعر تک یاد نہیں
ہوئے آج تک۔" عنیشا نے بھی حیرانی سے پوچھا مگر ایسا کبھی ہوا تھا جہاں عنیشا اور حمزہ ہو
وہاں لڑائی نہ ہو۔

"تم تو اپنی بات ہی نہ کرو۔۔ تمہیں اپنے موبائل کے علاوہ کبھی کچھ یاد ہوتا بھی ہے۔۔" حمزہ کے کہنے پر سب ہنس دیئے شاہ زر اور یشفہ کے علاوہ۔۔۔ یشفہ تو جیسے ابھی بھی اس کی آواز میں کھوئی ہوئی تھی۔۔ جیسے وہ اس سحر سے خود بھی باہر نکلنا نہیں چاہتی تھی۔۔

"تم سے پوچھا ہے کسی نے۔۔ اپنا منہ بند رکھو حمزہ۔" وہ اسے گھورتے ہوئے غصے سے بولی۔

"بابا۔۔ منہ بند رکھوں گا تو گانا کون سنائے گا۔" وہ کالر کھڑے کرتے گٹار سیٹ کرتا بولا۔

"تو کس نے کہا اپنے یہ بے سرے گانے سنانے کو۔ مجھے نہیں سننا۔" عنیدشا چڑ کر بولی۔

"چل نہیں سننے ناں؟ کان بند کر لے۔۔ یا اٹھ جا یہاں سے۔۔ خبر دار جو گانا سننے کے لئے بیٹھی بھی تو۔۔" وہ ابرو اچکائے بولا۔

"نہیں جاتی اندر اب تو یہی بیٹھی ہوں گانا بھی لازمی سنوں گی۔۔" وہ بھی ڈھٹائی سے بولتی بیٹھی رہی۔ حمزہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کا گانا ضرور سنے۔۔ تبھی اس نے ایسا کہا تھا جانتا تھا ضدی ہے وہ۔۔

"سو آٹینشن پلیز گائیز۔۔! دیس سونگ ڈیڈیکٹس ٹو زی بھا بھی فروم زی بھائی۔

So attention plz guys this song dedicates to Z bhabhi)

(from Z Bhai

حمزہ نے ضرار کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو سب نے ہونگ کی۔

"اوکے۔۔" حمزہ نے پروفیشنل سنگرز کی طرح ہاتھ بلند کر کے سب کو خاموش کروایا تو سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

گٹار پر ماہرانہ طریقے سے اس کے ہاتھ چل رہے تھے۔۔ دھن بہت ہی خوبصورت تھی۔۔ اس دھن کے بجنے پر حمزہ نے گٹار پر سے نظریں اٹھا کر عننیشا کو دیکھا تھا۔ اور ضحیٰ نے ضرار کو۔۔ یہ گانا اس کا فیورٹ تھا مگر ضرار کو کیسے پتہ چلا وہ حیران ہوئی تھی۔ ضرار نے اسے مسکرا کر دیکھا تھا۔

...Dil Aj Kl Meri Suntaa Nahi"

...Dil Aj Kl Pas Rahta Nahi

...Ye Tujh se Milny ko Chahe

...Ye Teri he Krta hai batein

...Kia tum ho... Kia tum ho wohi

Dil Aj Kl meri Suntaa Nahi

...Dil Aj Kl

وہ مگن سا ہو کر پورے جذب سے گا رہا تھا۔۔

بلاشبہ یہ گانا وہاں بیٹھی یشفہ کے دل کی عکاسی کر رہا تھا۔۔ مگر ضرار اور حمزہ کے دل کا حال

مبھی اس سے کچھ مختلف نہیں تھا۔۔ ضحیٰ تو سرگھٹنوں پر رکھے سن رہی تھی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

...Teri Ankhon k rsty ye chly jata hai

...Jo bulaun Mai.. Kbi Lout Ata Nahi

..Be khabar Ye Zamanee se takrata hai

..Bedharak Mujh se kahta hai Ma hon yunhi

یشفہ نے شاہ زر کو دیکھا تھا تبھی شاہ زر کی نظر بھی اس کی طرف اٹھی تھی۔ یشفہ نے فوراً سے
نظریں جھکا لیں تھیں۔ شاہ زر کی بیٹ مس ہوئی۔۔ اس نے اپنا سر جھٹکا۔

...Ye Tujh Se he Mil k hua hai

..Jo Teri Nazar se chuwa hai

Kia tum ho ...kia tum ho wohi

...Kia tum ho kia tum wohi

..Dil Aj Kl Sunta Nahi

....Dil aj kl

حمزہ نے پھر سے عنیشا کو دیکھا تھا وہ جو اسکی طرف ہی دیکھ رہی تھی پتہ نہیں کیوں گڑبڑا
گئی۔۔ شاید حمزہ کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ اپنا سر جھکا گئی۔۔
حمزہ مسکرا دیا اور پھر سے گانے لگا۔۔

...Ha Hunaar Ak nya is ko Tujh se Mila

...Muskura k ye milta ha Sab se Abi

..Adhi Raton me Mujh ko ye Deta Uthaa

...Mujh se pochy Ye Ratein Q Kat'ti Nahi

عنیشا نے یشفہ کو کندھا مارا۔۔

"یہ گانا تم پر سیٹ ہے یار۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ نے بے ساختہ شاہ زر کو دیکھا تو وہ اپنے

موبائل پر جھکا کچھ ٹائپ کر رہا تھا اور ایک دم سے اٹھ کر اندر چلا گیا۔ ضرار نے اسے جاتے

دیکھا مگر کوئی کچھ نہیں بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

Ye tujh se he milny ko chaye

Ye teri he krta ha batein

..Kia tum ho kia tum ho wohi

...Kia tum ho Kia tum ho wohi

...Dil ajkl meri sunta nahi

Dil ajkl...(×2)

گانا ختم ہوتے ہی سب نے تالیاں بجائی۔۔ مگر لشفہ کا دھیان شاہ زر میں تھا۔۔ آخر وہ اندر کیوں چلا گیا۔

"خیر کوئی کام ہوگا۔۔" وہ سوچتے ہوئے ان سب کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"تھینک یو حمزہ فار دس لوالی سونگ۔۔"

..Thank you Hamza for this lovely song

ضحیٰ نے دل کھول کر تعریف کی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ارے شکریہ زی بھائی سے کہیں۔۔ ورنہ میں تو آپ کو وہ والا گانا سنانے والا تھا۔۔"

میرا محبوب کسی ہور دا ہوئی جاندا آئے۔۔ "حمزہ نے شرارت سے سر لگا کر وہ گانا گایا تو ضحیٰ نے اپنی شرمندگی چھپانے کے لیے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"بکواس بند رکھو۔" وہ آنکھوں سے تنہہ کرتی بولی تو حمزہ اپنا سر کھجانے لگا۔۔ اب ضحیٰ بے چاری کیا جانے کہ وہ بات ضرار کو بتا چکا ہے۔

"چلو یار اندر چلتے ہی کافی ٹائم ہو گیا صبح یونی بھی جانا ہے۔۔" ضرار کہتا اٹھ کھڑا ہوا تو باقی بھی اٹھ گئے۔

"حمزہ!" وہ ابھی اندر جا رہا تھا باقی سب جا چکے تھے جب عنیشا نے اسے پکارا۔ وہ جھٹکے سے مڑا تھا۔۔ عنیشا نے اسے آج تک حمزہ تو کبھی نہیں کہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"وہ سوری میں نے تمہارا گٹار خراب کر دیا تھا۔۔ کافی مہنگا تھا مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا۔" وہ سر جھکائے کہتی اس کے پاس سے جلدی سے اندر بھاگ گئی۔
حمزہ وہاں منہ کھولے کھڑا رہا۔۔

اس کو آخر آج ہوا کیا؟ سوری وہ بھی عنیشا جنید۔۔

وہ بھی سوچتا ہوا اندر چلا گیا۔



عنیشا نے کمرے میں آکر سانس لیا۔

"مجھے ہوا کیا تھا۔۔ حمزہ کیا سوچے گا۔۔ میں پاگل ہو گئی تھی۔" وہ اپنا ماتھا پیٹنے لگی۔

"یہ ضحیٰ کہاں ہے؟" اچانک خیال آنے پر اس نے کمرے میں نظریں گھمائی۔ کمرے میں صرف وہی تھی۔

"اب نکاح کیا ہو گیا اس نے زی بھائی کو جینے بھی نہیں دینا لگتا۔" وہ افسوس سے سر ہلاتی

بیڈ تک آئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں آج کل بالکل فری نہیں ہوں ڈیڈ۔" شاہ زر نے صاف انکار کیا۔

"نہیں اگلے مہینے تو بالکل نہیں۔۔" وہ فون کی دوسری طرف سے بات سن کر تردید کر رہا تھا۔

"آخر آپ خود کیوں نہیں آجاتے؟" وہ الجھ گیا۔

"اس کو چھوڑ کر نہیں آیا جاتا؟" اس کا موڈ بری طرح اف ہوا تھا۔۔۔ لہجہ اپنے آپ سخت ہوا تھا۔

"اوکے جب آپ کے پاس میرے لیے ٹائم نہیں ہے تو مجھ سے بھی امید مت رکھیں۔ خدا حافظ۔" فون کی دوسری طرف ان کی سنے بغیر سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے فون کاٹ کر بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر بے جان سا ہو کر گرا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پتہ نہیں زندہ کیوں ہوں میں۔۔۔ اتنا سب ہونے کے بعد بھی۔۔۔"

کوئی بھی اپنا نہیں۔۔۔ سب مطلب کے لیے ساتھ ہیں۔" وہ بیڈ پر چت لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

اس کی زندگی کا کیا مقصد تھا وہ ڈھونڈ کر تھک گیا تھا مگر اسے تنہائی کے سوق کچھ نہیں ملا۔۔۔

وہ ماضی کی یاد میں کھویا تھا۔

"ماموں! آپ مجھے یہاں کیوں لائیں ہیں؟" وہ اپنے چھوٹے ہاتھوں سے ان کی بازو ہلاتا پوچھ رہا تھا۔

"بیٹا۔۔ یہ آپ کا گھر ہے آپ اب سے یہی رہو گے۔" وہ پیار سے اس کی طرف جھک کر کہہ رہے تھے۔

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے اپنے گھر رہنا ہے یہ میرا گھر نہیں ہے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بیٹا آپ وہاں اکیلے کیسے رہو گے۔۔ ابھی آپ چھوٹے ہو۔۔ جب بڑے ہو جاؤ گے تب چلے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جانا واپس اپنے پاپا کے پاس۔"

انہوں نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"نہیں میں خود سب کر لوں گا سب مجھے سب آتا ہے میں ماما کا بھی بہت خیال رکھتا تھا۔۔ ماما وہ

اب واپس نہیں آئیں گی کیا؟" بات کرتے ہوئے اسے اسما کی یاد آئی تو پوچھ لیا۔

اس کی معصومیت پر سہیل نے اسے اپنے آپ میں بھینچ لیا۔

"آپکی ماما اس جگہ چلی گئیں ہیں جہاں سے کوئی واپس آتا۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے۔

"وہ مجھ سے ناراض ہو گئیں ہے۔ وہ کہا کرتی تھیں کہ ایک دن میں تم سے ناراض ہو جاؤنگی۔۔۔ پھر میں اتنی دور چلی جاؤنگی اور کبھی واپس نہیں آؤنگی۔" وہ دونوں ہاتھوں کو کھول کر بتا رہا تھا کہ وہ کتنا دور جا چکی ہیں۔۔۔ اور آخر میں رو دیا تو سہیل نے اسے چپ کروایا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ماموں پلیز ماما سے کہیں ناں آپ۔۔ میں نہیں تنگ کرتا انہیں بس ایک چانس اور دے دیں۔" اس کی بات پر انہوں نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا اس کی باتوں سے انہیں بھی تکلیف ہو رہی تھی۔

شاہ زر کی آنکھ سے آنسو گرا تھا۔ اسے آج اسما کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔

"مما اگر آج آپ ہوتی تو مجھے کوئی رونے بھی نہ دیتا۔ آپ مجھے رونے ہی نہیں دیتیں۔" وہ آنسو صاف کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

آنکھیں بند کرتے ہی پھر ایک بچپن کا منظر اس کی آنکھوں کے آگے لہرایا تھا۔

"یہ منہوس۔۔ اسے ہمارے گھر ہی آنا تھا۔۔ اس کا باپ وہاں دوسری شادی کر کے رنگ ریلیاں منا رہا ہے۔۔ اور اپنا عذاب ہمارے سر ڈال گیا ہے۔" یہ شازیہ چچی تھیں۔۔ شاہ زر نے آج انہیں صرف ناشتہ بنانے کو کہا تھا تو وہ اس کو سنانے لگ گئی تھیں۔

ورنہ سائرہ مامی بنا دیتی تھیں۔ آج ان کی طبیعت خراب تھی۔۔ تبھی اس نے انہیں کہہ دیا مگر اب وہ مسلسل اسے سنارہی تھیں۔

وہ نو سالہ بچہ لب بھینچے سب سن رہا تھا۔۔ اس سب میں اس کا قصور کہاں تھا۔۔ وہ بس یہی سوچتا رہ جاتا۔

شاہ زر نے کرب سے آنکھیں کھولیں تھیں۔۔ وہی کمرہ وہی اندھیرہ تھا۔ اسے گھٹن محسوس ہوئی وہ اٹھ کر ٹیرس پر آگیا۔

ٹیرس پر آتے ہی بہار کی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا تھا۔

مگر اسے پہلی بار دلچسپی نہیں ہوئی تھی۔ دل ایک دم ہر چیز سے اچاٹ ہوا تھا۔

گلے آنسوؤں کا پھندا تھا جو باہر نکلنے کو بے تاب تھا۔ وہ خالی خالی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتا
ٹیرس کی دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھا اور رو دیا۔۔ برداشت جیسے ختم ہوئی تھی۔

اسے نہیں جینا تھا۔۔۔ وہ مرد ہو کر آنسوؤں سے رو رہا تھا۔

کس نے کہا کہ مرد نہیں رو سکتے انہیں بھی درد ہوتا ہے اور آج شاہ زر کی برداشت جواب دے
گئی تھی۔ وہ کسی چیز کی بھی پرواہ کیے بغیر رو دیا۔

یشفہ بھی ٹیرس پر ٹھنڈی ہوا لینے آئی تھی۔ جب اس نے اس کے ٹیرس کی طرف نظریں
گھمائیں تو وہ کنگ رہ گئی۔ یہ منظر دیکھتے ہی تو وہ کسی انجام کو سوچے سمجھے بغیر فوراً سے اپنے
کمرے سے نکلی تھی اور بھاگتی ہوئی شاہ زر کے کمرے کے باہر آئی تھی۔

ناب گھمائی تو دروازہ لاک تھا۔ اس نے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ وہ نہیں
جانتی تھی وہ کیا کرنے جا رہی تھی اسے صرف اتنا پتہ تھا کہ شاہ زر بلک بلک کر رو رہا تھا۔۔ وہ
اسے اس حال میں کیسے دیکھ لیتی۔

دروازہ نہ کھولنے پر ایک بار پھر زور سے کھٹکھٹایا۔

شاہ زر حیرانی سے آنسو صاف کرتا اٹھا کہ پتہ نہیں کون ہے دروازہ کھولا تو نا سمجھی سے سامنے
کھڑی حواس باختہ یشفہ کو دیکھا۔

شاہ زر حیرانی سے آنسو صاف کرتا اٹھا کہ پتہ نہیں کون ہے دروازہ کھولا تو نا سمجھی سے سامنے
کھڑی حواس باختہ یشفہ کو دیکھا۔

"آپ رو رہے تھے؟" یشفہ بے چینی سے آگے بڑھی۔

شاہ نے اسے حیرت سے دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہیں کس نے کہا۔۔ میں رویا نہیں کرتا۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں نے۔۔ میں نے خود آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے۔" وہ

پریشان حال کھڑی تھی۔ شاہ زر نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا۔۔ دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ وہ نظریں چرا
گیا۔

"تم اپنے آپ سے مطلب رکھو۔۔ میری پرواہ کوئی نہیں کرتا۔۔ تمہیں بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری لائف ہے۔ تمہارے سے ادھار نہیں لی۔" وہ روکھے انداز میں بولا تو یشفہ کی آنکھیں نم ہوئی لیکن اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔

"آپ ایسے کیوں ہیں؟ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو آپ اس طرح سے بات کرتے ہیں مجھ سے؟" وہ بڑی ہمت سے یہ سب بولی تھی۔ ڈر بھی لگ رہا تھا۔۔ اس کے غصے سے۔

"میں ہمیشہ سے ہی ایسا ہوں مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔۔ مجھ سے دور رہو بولا تھاناں تمہیں۔۔ پلیز گو۔" وہ اسے باہر کی طرف اشارہ کرتا سختی سے بولا۔

"اگر نہ جاؤ پھر؟" وہ یشفہ تھی بس شاہ زر کے سامنے بولنے سے ڈرتی تھی۔ مگر آج شاید وہ بھی ہار نہیں ماننے والی تھی۔

"پلیز ضد نہیں کرو۔ جاؤ مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔" وہ ضبط کرتا بولا۔

"میں نہیں جارہی یہی کھڑی ہوں۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔ شاہ زر نے اس ضدی لڑکی کو دیکھا۔

"آخر تم ہوتی کون ہو میری لائف میں انٹرفیر کرنے والی؟؟ کس حق سے مجھ پر اتنا رعب جما رہی ہو۔۔۔ تم میرے لیے عنیثا اور ضحیٰ کی طرح ایک کزن ہو جنہیں میں اپنی بہنیں مانتا ہوں انڈرسٹینڈ۔۔۔ اب جاؤ یہاں سے۔" شاہ زر نے خاصا جتا کر اس کے منہ پر دروازہ بند کیا تھا۔ اس کے لفظوں سے یشفہ کا دل چکنا چور ہوا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا تبھی اس نے اس طرح کہا۔۔۔ تاکہ میں دل میں کسی بھی طرح کی خوش فہمی نہ لاؤں۔ یشفہ جو دو منٹ پہلے اعتماد سے اس کے سامنے کھڑی تھی۔ ڈھیلی پڑی تھی ہاتھ نیچے کو گرے تھے۔ اسے پتہ نہیں چلا اور آنسو آنکھوں کی باڑ سے ٹوٹ کر گرے تھے۔

وہ وہیں زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

اس کے دروازے پر۔۔۔

شاہ زر کی محبت نے اسے سوالی بنا دیا تھا۔

اپنی محبت کی تذلیل اسے پہلی بار شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

اپنے آنسوؤں کا گلا گھونٹتی وہ ایک عزم سے اٹھی تھی۔۔۔

محبت کی تھی گناہ تو نہیں۔۔۔

"اب میں بتاؤں گی تمہیں شاہ زر کمال۔۔ جب محبت کرنے والے صبر کرنے پر آئیں تو اگلا بندہ چاہے اپ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیں انہیں کوئی اثر نہیں ہوتا۔" وہ اس کے کمرے کے دروازے پر آخری نگاہ ڈالتی وہاں سے آگے بڑھ گئی۔

ضحی دبے پاؤں کمرے میں داخل ہوئی تھی اور آرام سے دروازہ بند کیا۔۔ ایک نظر سوئی ہوئی عنیثا پر ڈالی اور اس کے دائیں طرف آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔
آنکھیں بند کیے ہی ضرار کا عکس آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ مسکرائی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں تمہارے ساتھ تھا ہمیشہ سے۔۔ ہر جگہ تمہارے ساتھ۔۔ کبھی اکیلا نہیں چھوڑا۔۔ پتہ بھی نہیں لگنے دیا اور ہمیشہ سے تمہاری حفاظت کرتا آیا ہوں۔" وہ اس کے لفظوں میں ابھی بھی کھوئی ہوئی تھی۔

وہ ضرار کے پیچھے اس سے یہ پوچھنے گئی تھی کہ اسے اس کے فیورٹ سونگ کے بارے میں کیسے پتہ چلا لیکن ضرار کی باتوں نے اسے حیران کر دیا۔

وہ اس کے لیے ہمیشہ موجود تھا نا محسوس طریقے سے وہ ہمیشہ سے اس کی مدد کرتا آیا تھا۔ ضحیٰ کو آج یہ سب سمجھ آ رہی تھی۔

"میں نے اپنی دوست کے گھر جانا ہے امی۔" وہ ضد کر رہی تھی۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ چپ چاپ گھر بیٹھو۔" شازیہ بیگم نے اسے ڈانٹا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے جانا ہے۔" وہ آنسو پونچتے ان کے کمرے سے نکلی تھی جب ضرار سے ٹکرا گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"سوری ضحیٰ مجھے پتہ نہیں چلا۔" وہ آگے بڑھنے لگا جب ضحیٰ کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر روکا۔

"تمہیں کیا ہوا لڑکا بلی؟" ضرار نے شرارت سے کہا تو ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"خود ہو گے جنگلی۔۔۔" وہ پیر پٹختی لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی تھی۔

ضرار ہنستا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔

"موڈ کیوں آف ہے؟" وہ پوچھتا اس کے پاس بیٹھا تھا۔

تب ضحیٰ ٹینٹھ کلاس میں تھی اور بورڈ کے پیپرز کی تیاری کے لیے اس نے فرینڈز کے ساتھ کمبائن سٹڈی کا پلان بنایا تھا مگر اب شازیہ جانے نہیں دے رہی تھیں۔

"مما مجھے فرینڈ کے گھر نہیں جانے دے رہیں۔" منہ بنا کر جواب دیا گیا۔

"زی بھائی آپ مجھے لے جاؤ پلےز مما آپ کو منع نہیں کریں گی۔" اسے جیسے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا وہ فوراً سے چمک کر بولی۔

"ٹھیک ہے میں لے جاتا ہوں تم ریڈی جاؤ۔" میں چچی سے بات کر لیتا ہوں۔ "وہ کہتا اٹھا گیا اور پتہ نہیں پھر کس طرح اس نے شازیہ چچی کو راضی کر لیا۔ اور ضحیٰ اس کے ساتھ چلی گئی تھی۔

ضحیٰ سوچ کر مسکرا رہی تھی جب عنیشا اس کے کان کے پاس چیخنی۔۔
ضحیٰ ہڑبڑا کر اٹھی۔

"پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ مرگی کے دورے پڑ گئے ہیں جو یوں چیخ رہی ہوں۔" ضحیٰ کو اچھا خاصا غصہ آیا تھا عنیشا کی اس حرکت پر۔

"میری آواز جب نہیں سنیں گی تب مجھے یوں چیخنا ہی پڑے گا ناں۔" عنیشا نے کندھے اچکائے۔

"کیا مصیبت ہے اب بولو۔" وہ کان صاف کرتی ہوئی بولی تو عنیشا معنی خیزی سے ہنسی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا سوچا جا رہا تھا؟ زی بھائی سے ملاقات کیسی رہی؟" عنیشا کے کہنے پر ضحیٰ نے اسے گھورا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اور ایک چپٹ لگائی۔

"چپ کر کے سو جاؤ۔۔۔ دماغ نہ کھاؤ میرا۔" وہ کہہ کر دوبارہ سے لیٹ گئی۔

"ہاں اب بیچارے زی بھائی کا آپ نے جو دماغ کھانا ہے۔" عنیشا کہتی غڑاپ سے بلینکٹ کے اندر گھسی تھی۔

ضحی اپنا سر پیٹ کر رہ گئی مگر پھر ضرار کا خیال اتے ہی مسکرا دی۔



تم لوگوں نے زمین کو کہاں رکھا ہے؟ مجھے زمین چاہیے۔۔۔" وہ حلق کے بل چیخا تھا۔

"آہستہ بول ہمارے آگے بھونکنے والوں کو ہم زندہ نہیں چھوڑتے۔" ملک تمہور نے اس کو بالوں سے پکڑ کر اس کے سر کو جھٹکا دیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو جو مرضی کر لیکن مجھے میری بیوی صحیح سلامت واپس چاہیے۔" وہ بھی اتنی ہی قوت سے دھاڑا

تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کی بازوؤں کو رسی سے پیچھے کر سی سے باندھا ہوا تھا۔

اس کی بات پر ملک تمہور نے اس کی پیٹ پر لات رسید کی وہ بیچارہ کرسی سمیت ہی توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے گرا تھا۔ سر پر چوٹ آئی تھی۔

اس نے تکلیف سے آنکھیں میچی تھیں۔

"اپنی اوقات میں رہ۔۔ مجھ سے ایسے زبان آج تک کسی کی چلانے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔" وہ اس کو ایک اور ٹھوکر مارتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"اللہ برباد کرے تم سب کو۔۔" وہ درد کی شدت سے چیخا تھا۔

"اللہ میری مدد کر۔ میری بیوی کو اپنے حفظ و امان میں رکھنا۔" وہ دعا کرتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کرنے لگا مگر ناکام۔۔

بہت زور لگانے پر بھی کرسی ذرا سا ہلتی مگر اٹھنا مشکل تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"اللہ غارت کرے انہیں۔۔" اس کے منہ سے یہی بددعا نکل رہی تھی۔ اس نے اپنے باپ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ زمین کا خیال رکھے گا اور ہمیشہ سائے کی طرح اس کے ساتھ رہے گا۔ مگر اس ملک تمہور نے پتہ نہیں کیا کیا۔۔ وہ جب ہوش میں آیا تو وہ ایک اندھیر کمرے میں بند تھا۔۔ مگر پھر دوبارہ سے اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"بابا مجھے معاف کر دینا میں آپ کا وعدہ پورا نہیں کر پایا مگر میں زمین کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔" وہ اپنے باپ کو یاد کرتا رو پڑا تھا۔

اس کو ملک تہور کے بندوں سے یہی سننے کو ملا تھا کہ ملک تہور نے اس کے باپ کو مار دیا ہے کیونکہ وہ اسے چھڑوانے آئے تھے۔

اور اس کی ماں اس کا اسے کچھ پتہ نہیں تھا نجانے وہ کس حال میں ہونگی۔
اس نے بے بسی سے اپنی آنکھیں موند لی تھیں۔۔ ہر طرف تکلیف ہی تکلیف تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سہیل صاحب۔۔ مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔۔ کافی دنوں سے کرنا چاہ رہی تھی مگر موقع نہیں ملا۔" ساڑھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولیں۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا بات ہے آپ پریشان لگ رہی ہیں؟" سہیل صاحب نے ان کی طرف دیکھا۔

"آپ نے اس دن اماں جان سے ضرار کے رشتے کا کہہ تو دیا تھا۔۔ اب خیر خیریت سے نکاح بھی ہو چکا ہے۔" وہ کہہ کر رکیں۔

"جی بالکل اور ضرار کی پوری رضا مندی شامل ہے اس نکاح میں۔۔ میرے خیال سے ضمنی کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ لیکن آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں کھل کر بتائیں۔" وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔

"وہ آپ کو پتہ ہے ناں بھائی جان نے مجھ سے اپنی فاریہ کے لیے ضرار کو مانگا تھا۔۔ اب لیکن ایسا نہیں ہو سکتا۔۔ بھائی جان کی بہت خواہش تھی کہ ضرار انہیں کا بیٹا بنے۔"

"اچھا لیکن اب ان سب کا فائدہ۔۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا اسی میں کوئی بہتری ہوگی۔" سہیل نے ان کی بات پیچ میں کاٹی۔

"جی بالکل۔۔۔ بھائی جان نے کوئی اعتراض بھی نہیں کیا لیکن اب وہ چاہ رہے ہیں کہ اگر ایسا نہیں ہو سکا تو لیشفہ کا رشتہ سعد سے کر دیں۔ آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو میں اماں جان سے بات کروں کل۔"

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے دیکھا بھالا بچہ ہے۔۔ آپ کل بات کر کے دیکھ لینا۔ اللہ بہتر کرے گا۔۔ ایک بار یشفہ سے بھی پوچھ لینا۔ باقی پھر آپ اپنے بھائی کو بتا دینا پھر اماں جان کا جو جواب ہوا۔" وہ کہہ کر باہر نکل گئے۔۔ انہیں ضروری کام سے جانا تھا۔

"انشاللہ۔۔ اماں جان مان جائیں گی۔" وہ یقین سے کہتی وہاں سے اٹھ کر کمرہ سمیٹنے لگ گئیں۔

"مما جی۔۔" یشفہ انہیں آواز دیتی کمرے میں آئی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"جی بیٹا۔۔ کیا بات ہے۔" وہ اس کی طرف مڑیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مما کل میری فرینڈ کا برتھ ڈے کا میں آپ کو پوچھنے آئی تھی اگر آپ اجازت دیں تو میں زمین کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ۔۔ جب سے آئی ہے کمرے میں ہی بند رہتی ہے۔ تھوڑا موڈ اچھا ہو جائے گا۔" یشفہ نے ساتھ میں وضاحت دی۔

"وہ سب تو ٹھیک پے لیکن بیٹا دھیان سے۔۔ کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے۔" سائرہ فکر مند ہوئیں۔

"مما کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔ آپ فکر نہ کریں۔" وہ ان کے گال چومتی بولی۔

"اوہو۔۔ ایک تو تم پتہ نہیں کب بڑی ہوگی۔۔ اچھا چلو ٹھیک ہے لے جانا دادی جان سے ایک مرتبہ پوچھ لینا بس۔" ان کے کہتے ہی یشفہ ایک بار پھر ان کا ماتھا چومتی خوشی سے باہر بھاگی تھی۔

"تم کہاں اچھلتی پھر رہی ہو۔۔ کیا شاہ زر بھائی سے۔۔۔؟" عنیشا نے یشفہ کا خوشی سے دھمکتا چہرہ دیکھا تو اسے روک کے پوچھ لیا۔

"اوہ لڑکی۔۔ بریک پر پاؤں رکھو۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس انسان کا تو نام بھی مت لو۔۔ فلحال میں کل اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی پر جانے کے لیے خوش ہوں اور میرے ساتھ زرین بھی جا رہی ہے۔" اس نے اسے وجہ بتائی۔

"او اچھا۔۔ ویسے تمہیں کیا ہوا؟" عنیشا نے اس سے پوچھا تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"یار مطلب تم نے ابھی خود کہا کہ شاہ زر بھائی کا نام نالوں میں کیا ہوا ہے؟" عنیشا کے بتانے پر یشفہ نے سر جھٹکا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔ بس عقل آگئی ہے اب وہ اپنے راستے میں اپنے۔" یشفہ نے کہہ کر دیا مگر یہ وہی جانتی تھی اس نے یہ بات کس طرح کہی تھی۔

"خیر تو ہے۔۔۔ کیوں مجھے اٹیک دلانے کے چکروں میں ہو؟" عنیشا دیدے پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر یشفہ تو ایسے کھڑی تھی جیسے بہت عام سی بات ہو۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہاں خیر ہی ہے۔ اب یار پیچھے ہو۔۔۔ میں مارکیٹ جا رہی ہوں چلنا ہے تو بتاؤ۔" یشفہ نے بات

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بدلی۔

"نہیں مجھے یونی جانا ہے۔۔۔ آج گئی نہیں۔۔۔ وہاں سے کچھ بکس لینی ہے۔۔۔ اگلے ماہ ہمارے پیپرز ہیں اور میری تیاری بالکل نہیں ہے۔" وہ کہتی آگے بڑھ گئی تو یشفہ کندھے اچکاتی باہر کی طرف نکل گئی۔

"ڈرائیور کہاں ہے؟" پورچ میں آتے اس نے ایک نظر ادھر ادھر دوڑائی۔

وہ اندر بڑھنے لگی جب اندر سے آتے شاہ زر پر نظر پڑی تو فوراً سے سائیڈ پر ہوئی۔
وہ وائٹ ڈریس شرٹ نیچے بلیک جینز کی پینٹ میں بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے آنکھوں پر
ڈارک گلاس لگائے چہرے پر سنجیدگی سجائے لشفہ کے ہوش اڑا رہا تھا۔ لشفہ نے اس سے
نگاہیں چرائی۔ ورنہ نظریں اس پر سے ہٹنے سے انکاری تھیں۔
شاہ زع اسے مکمل نظر انداز کرتا گاڑی کی طرف بڑھتا تھا۔
لشفہ کا دل بھرا تھا مگر وہ خود کو مضبوط کرتی اندر بڑھی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چچی۔۔ ڈرائیور کہاں ہیں۔ مجھے مارکیٹ جانا ہے؟" اسے کچن میں جاتی فائزہ چچی نہر آئیں تو

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پوچھ لیا۔

"وہ تو تمہارے چلچو کے ساتھ سائٹ پر گیا ہوا ہے۔۔ تم کسی اور کے ساتھ چلی جاؤ۔" وہ
مصروف انداز میں کہتیں کچن میں چلی گئیں۔

"اب کس کے ساتھ جاؤ۔۔ زی بھائی تو ابھی یونی سے نہیں آئے۔" ان لوگوں کے پیپرز قریب
تھے تو ضحیٰ اور ضرار کے علاوہ کوئی بھی یونی نہیں جاتا تھا۔

"حمزہ سے پوچھتی ہوں مارکیٹ تک چھوڑ آئے۔۔ واپسی کا میں خود دیکھ لوں گی۔" وہ سوچتی اوپر گئی تھی۔

"حمزہ۔۔ یار چھوڑ آؤ۔۔ دیکھو ڈرائیور نہیں ہے ورنہ میں تم جیسے چھچھوندرا کو کبھی منہ نہ لگاؤں۔" وہ اس کی منتیں کر کے تھک چکی تھی۔ اس لیے دانت پیستے ہوئے بولی۔

"منہ لگانے کو کہا بھی نہیں میں نے۔۔" وہ تو بے نیازی سے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اور یہ چھچھوندرا کس کو بولا۔۔ سوری بولو۔" وہ پھر سے شروع ہو چکا تھا اور عننیشا کا دل کیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> اس کا سر پھاڑ دے۔

"نجانے کون سا منحوس لمحہ تھا جب میں نے تم سے سوری کہا تھا۔" وہ جل کر بولی تو حمزہ مسکرایا۔

"ہائے اس لمحے کے کیا کہنے۔۔۔ حمزہ سوری۔" وہ اس کی نقل کرتا معصوم منہ بنا کر بولا تو عنیشا نے اسے گھورا۔

"بھاڑ میں جاؤ مجھے جانا ہی نہیں تم جیسے خبیث انسان کے ساتھ۔" اس کے ہنسنے پر وہ غصے سے پیر پختی کمرے سے باہر نکل رہی تھی جب یشفہ سے ٹکراؤ ہوا۔



"تمہیں کیا ہوا؟" یشفہ نے عنیشا کا منہ دیکھ کر پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جا کر پوچھو اپنے اس چھچھوند بھائی سے۔" وہ تنک کر کہتی وہاں سے نکل گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> یشفہ کمرے میں آگئی۔

"اب کیا کہا ہے تم نے اسے؟" یشفہ نے آتے ہی حمزہ سے سوال کیا۔

"کسے؟" وہ بیڈ پر نیم دراز تھا۔

"عنیشا کو۔۔۔ کیوں تنگ کرتے ہو باز کیوں نہیں آجاتے؟" یشفہ اس کے پاس بیٹھتی بولی۔

"یار وہ چڑتی ہے تو اچھی لگتی ہے مجھے۔۔۔ بس اسی لیے تھوڑا بہت تنگ کر لیتا ہوں۔" وہ سر کھجاتا بولا تو یشفہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا۔۔۔ اچھا مجھے مارکیٹ تک چھوڑ آؤ پلینز۔۔۔ واپسی پر میں خود آجاؤنگی۔" وہ اب ذرا منت کرنے پر آئی تھی۔ حمزہ ایکدم سیدھا ہوا۔

"میں؟؟ میں تو اسے یونی تک ڈراپ نہیں کرنے جا رہا تمہیں مارکیٹ تک۔۔۔ نہ۔۔۔ کسی اور کو بولو۔" وہ صاف انکار کر گیا۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ۔۔۔ مجھے تم ہی چھوڑ کر آؤ گے۔۔۔ بڑے بھائی ہونے کا فائدہ کیا ہے تمہارے جب بہن کی نہیں سننی۔" یشفہ کو تو اس کے انداز پر غصے ہی آگیا۔

"گھر میں کوئی اور نہیں ہے پلینز یار چھوڑ آؤ۔" حمزہ کے گھورنے پر یشفہ نے اب کہ آرام سے کہا۔

"مصیبت ہے --- تم جیسی بلیک میل کرنے والی بہنوں سے پناہ مانگتا ہوں میں ---" وہ بڑبڑاتا منہ بناتا بیڈ سے کھڑا ہوا اور شیشے کے آگے کھڑے ہو کر بال برش کرنے لگا۔

"میں نیچے ویٹ کر رہی ہوں جلدی نیچے آؤ۔" وہ مسکراتی ہوئی بیڈ سے اٹھ گئی۔

"جو حکم ---" وہ سر کو خم دیتا بولا تو لیشفہ ہنس دی۔

"ڈرامے باز۔" اس کے بنے بال بگاڑ کر کمرے سے بھاگ گئی۔

حمزہ ہنستا چلا گیا۔ لیشفہ ان دونوں بھائیوں کی جان تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اولے آجاؤں؟" وہ اس کے کمرے کے دروازے پر کھڑا پوچھ رہا تھا۔

"دفعہ ہو جاؤ۔۔ شکل گم کرو اپنی یہاں سے۔" عنیشا بھری بیٹھی تھی۔ حمزہ کو ہنسی آگئی۔

"اوکے۔۔" وہ کہتا اندر آگیا۔

"کیا ہے؟ اب کیوں آئے ہو؟" وہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

"اپنی چڑیل کو منانے آیا ہوں۔" وہ اس کے پاس بیٹھتا اس کا ناک دباتا بولا۔

"دور ہو بدتمیز۔۔" وہ اس کے ایسے انداز پر غصے سے بولی۔

"اچھا یار اتنا غصہ بس کرو۔۔ یونی جانا ہے چلو اٹھو چھوڑ آؤں۔" وہ بیڈ پر ہاتھ ٹکاتا اسے دیکھ کر

بولا تو عنیشا نے اسے حیرانی سے دیکھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

وہ گرے ٹی شرٹ اور جینز کی پینٹ میں بال پیچھے کو سیٹ کیے فریش سالگ رہا تھا۔ اسے

دیکھ کر عنیشا کی بیٹ مس ہوئی اس نے فوراً نظریں جھکائیں۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا ہوا؟ کن سوچوں میں گم ہو؟ چلنا ہے کہ نہیں؟" وہ اس کی آنکھوں کے آگے ہاتھ لہراتا

بولا۔

عنیشا نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو چار بجے کا پتہ دے رہی تھی۔

"چلو۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتی بولی۔ تیار تو وہ پہلے سے تھی اس لیے اس کے ساتھ چل پڑی۔

وہ دونوں نیچے اتر رہے تھے جب یشفہ کی ان دونوں پر نظر پڑی۔

"لو برڈز۔۔" انہیں دیکھ کر بے ساختہ یشفہ کے منہ سے نکلا تھا۔ بلاشبہ وہ دونوں اکٹھے کمال کے لگتے تھے۔

"چلو شف بہنا۔۔" حمزہ اسے کہتا آگے بڑھ گیا تو وہ بھی ان کے ساتھ پورچ تک آگئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

عنیشا بیک سیٹ کا دروازہ کھول کر پہلے ہی بیٹھ گئی تو یشفہ نے حیرانی سے حمزہ کو دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ناراض ہے فلحال مجھ سے۔" وہ مسکرا کر کہتا ڈرائیونگ سیٹ پر آگیا۔ یشفہ بھی کندھے اچکاتی بیک سیٹ پر عنیشا کے ساتھ آگئی۔

"دادی جان آپ؟" زمین شیشے کے آگے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی جب کلثوم بیگم اس کے کمرے میں آئیں۔

وہ فوراً سے ان کی طرف بڑھی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر بیٹھایا۔

"کیسی ہو بیٹی؟" کلثوم بیگم نے پیار سے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں بس۔" وہ پھسکی سی مسکراہٹ لئے بولی۔

"اکیلی کمرے میں بند رہتی ہو۔ گھر میں بچیاں ہیں ان کے ساتھ گھلا ملا کرو۔۔ یوں بیمار پڑ جاؤ

گی۔" وہ اسے سمجھا رہی تھیں۔

"دادی جان میرا کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔۔ امی ابا کی بہت یاد آتی ہے۔" دادی جان کی شفقت کے آگے وہ ان کی گود میں سر رکھ کر رو دی۔

"صبر رکھ میری بچی۔۔ اللہ کی کوئی مصلحت ہوگی اس کام میں۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگیں۔

"لیکن دادی جان میرے ساتھ اس طرح کیوں ہوا میرے بھائی اس وڈیرے کے ساتھ مل گئے صرف پیسے کی خاطر۔۔ انہوں نے میرے شوہر کو بھی اپنے پاس قید کر رکھا ہے۔" وہ روتے ہوئے بتا رہی تھی۔

"ایسے نہیں کہتے۔۔ اللہ نے تجھے اس آزمائش میں ڈالا ہے تو نکال بھی دے گا۔۔ تو صبر رکھ۔۔ دعا کیا کر اپنے شوہر کی سلامتی کے لیے۔۔" وہ اسے سمجاتے ہوئے بولیں۔

"وہ تو میں ہر وقت کرتی ہوں اب میرا ان کے علاوہ اس دنیا میں ہے ہی کون۔" وہ سوسوس کرتے بولی۔

"میں تو تم سے معافی مانگنے آئی تھی تم سے پوچھے بغیر میں اپنے پوتے سے تمہارا نکاح کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ کوئی نا انصافی نہیں ہوئی۔۔" وہ اس کو کہہ رہی تھیں۔ زمین نے ان کے ہاتھ تھام لیے۔

"کوئی بات نہیں۔۔ معافی مانگ کر آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہیں۔"

"شرمندہ تو میں ہوں تمہارے سامنے۔۔"

"نہیں آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے بس کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے انسان ہیں ہم سب۔۔ غلطیاں بڑوں سے بھی ہو جاتی ہیں بس انہیں سدھار لینا چاہیے۔۔ اور آپ نے اس چیز کا اعتراف کیا۔۔ آپ کا درجہ میری نظر میں اور اونچا ہو گیا۔ آپ مجھ سے بڑی ہیں۔" وہ انہیں رسان سے کہہ رہی تھی۔

دادی جان نے اس کے ہاتھ چومے۔

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش اور آباد رکھے۔ آمین۔"

میں آج ہی رات کو اپنے بیٹوں سے بات کرتی ہوں تمہاری مدد کرتے ہیں ہم۔۔ تمہارے شوہر کو بھی اس وڈیرے کی قید سے نکلواتے ہیں۔" وہ اسے تسلی دیتی وہاں سے چلی گئیں۔

زمین نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ وہ صحیح لوگوں میں ہی آئی تھی۔

یہ سب اسے بہت اچھے لگے تھے۔

"بس یہاں روک دو۔" یشفہ نے گاڑی رکوائی اور باہر نکل گئی۔

"واپسی پر میں کوئی ٹیکسی دیکھ لوں گی۔ اسد حافظ۔" وہ عنیشا اور حمزہ سے ملتی مال میں گھس گئی۔

"مجھے فضول میں لے کر آئی۔۔ چلی بھی ٹیکسی پر جانا تھا۔" وہ گئیر لگاتا بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"عنیشا یا اب کب تک ایسے منہ لٹکائے بیٹھی رہو گی؟" اس نے بیک مرر سے عنیشا کو

دیکھتے ہوئے پوچھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہو رہا ہے؟" وہ چڑ کر بولی۔

"ہاں ہو رہا ہے۔۔ تمہاری ایسی منحوس شکل برداشت نہیں ہو رہی۔" حمزہ کے کہنے پر عنیشا نے

اسے گھورا اور پیچھے سے ہی اس کے کندھے پر تھپڑ مارا۔

"کیا مصیبت ہو گئی اب۔۔" حمزہ تو اس اچانک حملے پر بوکھلا ہی گیا۔

"میری شکل منحوس لگ رہی ہے خود کی کبھی دیکھی ہے شیشے میں۔" وہ تو اس پر چڑھ دوڑی۔

"ہاں دیکھی ہے بہت ہینڈسم ہوں۔۔" اس نے تم جیسیوں کی نظر بد سے بچائے۔ "وہ ہنستا ہوا بولا۔

"کوئی بہت ہی بڑی قسم کی خوش فہمی ہے اپنے بارے میں مسٹر حمزی آپ کو۔" وہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی تو حمزہ نے مسکراتے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"اچھا موڈ ٹھیک کرو اپنا یار۔" وہ پھر سے اسے منانے کی کوشش میں لگ گیا۔

"ٹھیک ہے میرا موڈ۔" نروٹھے پن سے جواب آیا۔

"لگ نہیں رہا بلکہ ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی تمہارا موبائل چھین کر بھاگ گیا ہو۔" وہ کہتا ہوا ہنس دیا تو عنیشا کا دل کیا اس کے دانت توڑ دے۔

"اپنا منہ بند رکھو۔" وہ اسے گھوری سے نوازتی بولی تو وہ قہقہہ لگاتا ہنس دیا۔ عننیشا منہ بنا کر بیٹھ گئی۔ حمزہ بھی اب کچھ نہیں بولا کیونکہ وہ اسے ایسے ہی بہت پیاری لگ رہی تھی۔



"ڈیڈ میں آپ کو کتنی بار کہہ چکا ہوں مجھے نہیں آنا واپس۔" وہ تنگ آکر بولا۔

"آپ کو میری یاد آرہی ہوتی تو آپ خود آتے۔" وہ سٹیئرنگ پر ہاتھ رکھتا بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں کوشش کرونگا۔ مگر ابھی میرے پیپرز قریب ہیں ابھی کچھ نہیں کر سکتا۔" وہ جیسے نچٹ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ختم کرتا بولا۔

"جی اکیلا ہی آؤنگا ظاہر ہے۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بولا۔

اس نے موڑ کاٹا تو اس کی نظر فٹ پاتھ پر کھڑی یشفہ پر پڑی۔ اس کی آنکھوں میں الجھن

ابھری۔

"اچھا میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ ابھی ڈرائیونگ کر رہا ہوں بائے۔" اس نے کہتے ہی فون ڈیش بورڈ پر رکھا اور گاڑی آگے بڑھا کر اس کے پاس جا کر روکی۔

یشفہ نے اپنے پاس گاڑی رکتی دیکھی تو حیران ہوئی کیونکہ وہ جانتی تھی یہ گاڑی شاہ زر کی ہے۔

شاہ زر گاڑی سے نکلا اور اپنی مخصوص مغرورانہ چال چلتا یشفہ تک آیا۔

بہت سے لوگوں نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔ اس کی پرسنلیٹی ہی کچھ ایسی تھی۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟ چلو میرے ساتھ۔" وہ اسے دیکھتا بولا یشفہ نے اس کی طرف دیکھا۔

چہرے پر ہمیشہ کی طرح کوئی تاثر نہیں تھا۔

"کیوں۔۔ میں کیوں جاؤ آپ کے ساتھ۔۔" وہ اس کے مقابل اتی بولی۔

"ضد نہیں کرو۔۔ چلو میں بھی گھر ہی جا رہا ہوں۔" وہ اسے کہتا مڑنے لگا جیسے اسے یقین تھا

وہ اس کی مان جائے گی۔

"آپ ہوتے کون ہیں مجھ پر حکم چلانے والے۔۔ میری مرضی میں جو مرضی کروں۔۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھ پر حق جمانے والے۔" وہ اس کے الفاظ اسے واپس لوٹاتی بولی تو شاہ زر نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔۔ یہ وہ یشفہ نہیں تھی جو وہ دیکھتا آیا تھا۔ وہ اسکے انداز پر ابرو اچکاتا واپس اس کی طرف مڑا۔ یشفہ دو قدم پیچھے ہی۔

"بالکل میں کون ہوتا ہوں۔۔ ایک بات تم ذہن میں بٹھا لو کہ میں تمہارا خیال کر کے تمہیں آفر نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے ماموں کا خیال کر کے تمہیں کہہ رہا ہوں۔۔ جن کے مجھ پر بہت سے احسانات ہیں۔۔ اب تم آنا چاہو تو ٹھیک ہے۔۔ میرا فرض تھا تمہیں کہنا۔۔ نہیں تو تمہاری مرضی میں کون ہوتا ہوں تم پر حکم چلانے والا۔۔" وہ آنکھوں پر گلاسس چڑھاتا گاڑی کی طرف بڑھا تھا پیچھے یشفہ منہ کھولے کھڑی رہ گئی۔

اس کی گاڑی سٹارٹ کرنے پر وہ ہوش میں آتی فوراً سے اگے بڑھی اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتی جلدی سے بیٹھ گئی کہ وہ گاڑی آگے ناں بڑھا لے۔ شاہ زر نے اسے ایک نظر دیکھا اور گاڑی آگے بڑھالی۔

یشفہ آہ بھر کر رہ گئی۔ جو مرضی ہو جائے وہ شاہ زر کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

"کیسا عجیب انسان ہے بندہ پوچھ ہی لیتا ہے وہاں کھڑی کیوں تھی کوئی لینے والا نہیں تھا؟" وہ شلپنگ بیگز کو اپنے پیروں میں رکھتی سوچ رہی تھی۔ مگر وہ یہ بھول رہی تھی کہ یہ شاہ زر ہے جس کو کسی سے بھی کوئی لینا دینا نہیں۔

ابھی تھوڑا ہی راستہ طے کیا ہوا ہوگا کہ لیشہ کو اس خاموشی سے الجھن ہوئی۔

"آپ اتنا کم کیوں بولتے ہیں؟" کل کی بے عزتی کو بھلائے وہ پھر سے اسے مخاطب کر بیٹھی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"عادت نہیں فضول بولنے کی۔" مختصر سا جواب دیا گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ضروری تو نہیں کہ ہر بات فضول ہو۔۔ لگے بندے کو بھی بور کر دیتے ہیں آپ تو؟" وہ شیشے سے باہر دیکھتی بغیر اس کی طرف دیکھے بول گئی۔ شاہ زر نے اسے دیکھا تو وہ باہر دیکھ رہی تھی۔

"میں نے کسی کو کمپنی دینے کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا۔" وہ روکھے سے انداز میں کہتا ڈرائیونگ میں لگن ہو گیا۔

یشفہ نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

"صحیح کہتی ہے عننشا بڑا ہی کوئی کھڑوس ہے۔"

یشفہ نے سی ڈی پلئیر آن کر لیا۔

میوزک سٹارٹ ہو چکا تھا پتہ نہیں کون سا گانا تھا۔ یشفہ دھیان سے سننے لگی۔ شاہ زر بھی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جیسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہو۔۔

..Dil mang Raha ha Muhlat"

<https://www.classicurdumaterial.com/>...Tere Sath Dharkny ki

Support@classicurdumaterial.com Tere Nam se Jeeny ki

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>..Tere Nam se Marny ki

"...Dil Mang Raha Hai Muhlat

اس سے پہلے گانا آگے بڑھتا یشفہ نے ہڑبڑا کر سی ڈی پلئیر آف کیا تھا اور فوراً سے شیشے کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئی۔

گانے کے بول پر لشفہ کا نجانے کیوں مگر چہرہ سرخ ہوا تھا۔

شاہ زر نے اسے دیکھا تو اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا مگر یہ مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔

"آپ اسے کیوں بلا رہے ہیں؟" وہ منہ بنا کر بولی۔

"میرا بیٹا ہے مجھے یاد آرہی ہے اس کی۔" انہیں یہ سوال بے تکا لگا۔

Support@classicurdumaterial.com

"آپ چلیں جائیں اس سے ملنے۔۔۔ مجھے وہ ایک آنکھ نہیں بھاتا۔" وہ بیزار سی بولیں۔

"میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا۔۔۔" ان کے بار بار ایک ہی بات کہنے پر وہ چڑ گئے۔

"آپ کو اتنے سالوں میں اپنے بیٹے کی یاد آج سے پہلے تو کبھی آئی نہیں۔۔۔ اب بیٹھے بٹھائے کیوں یاد آنے لگ گیا۔" وہ اونچا بولتیں بیڈ سے کھڑی ہو گئیں۔

"جو بولنا ہے بولتی رہو۔" وہ کان دھرے بغیر کمرے سے باہر نکل گئے۔
وہ وہاں کلس کر رہ گئیں۔

"میں بھی دیکھتی ہوں کہ ان کے لیے میں ضروری ہوں یا وہ؟" وہ پتہ نہیں کیا سوچتے ہوئے
بیٹھ گئیں۔

"اماں جان!" ساڑھ لان میں کلثوم بیگم کے پاس پڑی کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھیں۔ صبح کے
وقت موسم خوشگوار تھا۔ دھوپ بھی نہیں نکلی تھی اور ہلکی ہلکی مگر سکون بخش ہوا تازگی بکھیر رہی
تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"جی کیا بات ہے بہو؟" تسبیح کے دانوں پر ان کے ہاتھ روکے تھے۔

"اماں جان مجھے آپ کو بتانا تھا کہ مجھے پرسوں میرے بھائی کا فون آیا تھا۔۔۔ وہ اپنے بیٹے کے
لیے یشفہ کا ہاتھ مانگ رہے تھے۔۔۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں بھائی جان کو فون کر

کے ہاں کہہ دوں۔ کیونکہ وہ باقاعدہ رسم کرنے کا کہہ رہے تھے۔ "سائڑہ نے ساری بات ان کے گوش گزار کی۔

"ایک باریشفہ سے بھی پوچھ لینا اور میں ایک دو دنوں تک تمہیں جواب دیتی ہوں۔" وہ ان کی بات سن کر بولیں۔

"جیسا آپ کہیں اماں جان آج رات ہی یشفہ سے بات کرتی ہوں۔" وہ بھی بنا کسی اعتراض کے بولیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا مجھے یہ بتاؤ اب اس لڑکی کا کیا کرنا ہے ایسے گھر میں تو نہیں بٹھائے رکھنا اسے؟" وہ ان کی طرف دیکھتی بولیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اماں جان سہیل سے بات کی تھی کل میں نے وہ کہہ رہے تھے یہ پولیس کیس ہے۔۔۔ اب آج آتے ہیں تو آپ سب سے بات کر کے دیکھ لیں۔" انہوں نے تجویز پیش کی۔

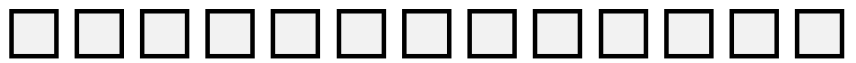
"ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔ پتہ نہیں کس طرح کے لوگ ہیں۔۔۔ ماں باپ تو ہیں نہیں۔۔۔ شوہر ہی ہے بس۔" وہ افسوس کرتی بولیں۔

"بالکل۔۔۔ اس نچی کی آزمائش ختم کرے۔۔۔ آمین۔" سائرہ نے فوراً کہا۔

"اچھا اماں جان آپ سے پوچھنا تھا کہ کل یشفہ مجھ سے زمین کو اپنے ساتھ لے جانے کا کہہ رہی تھی۔ اسکی فرینڈ کا برتھ ڈے ہے اسی سلسلے میں بس۔۔۔" سائرہ نے ساری بات بتائی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔۔ اچھا ہے ساتھ جائے گی ماحول بدلے گا ایک کمرے کی ہو کر رہ گئی ہے۔" انہوں نے خوشی سے اجازت دی تھی۔

پھر وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگ گئیں۔



"خیر ہے تم کل سے حمزہ سے بات کیوں نہیں کر رہی وہ بیچارہ تمہارے آگے پیچھے گھوم رہا ہے؟" یشفہ اور عنیشا دونوں فری لیکچر میں گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی تھیں۔ آج ویسے بھی موسم اچھا ہو رہا تھا ٹھنڈی ہوا نے ماحول میں خنکی پیدا کی ہوئی تھی۔

"ہمم خیر ہے یار۔۔۔ بس کل پڑھائی میں ٹائم نہیں ملا۔" وہ ٹانگیں سیدھی کیے ریلکس انداز میں بیٹھی گود میں کتاب رکھے ہاتھ پیچھے کوٹکائے بیٹھی تھی۔

"نہیں مجھے کچھ اور بات لگ رہی ہے۔۔۔ تم لوگ جتنا مرضی لڑ لو۔۔۔ مگر ایک دوسرے کے بغیر ایک منٹ نہیں گزرتا پھر اچانک اتنا انقلاب۔۔۔؟" یشفہ تو ماننے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"لو آگیا تمہارا مجنوں۔۔۔" یشفہ نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔ عنیشا نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ہمیشہ کی طرح چہرے پر مخصوص مسکراہٹ سجائے ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔ یہ مسکراہٹ ہی اسے خاص بناتی تھی۔ آنکھوں میں ایک خاص شرارتی سی چمک ہوتی تھی۔

"نظر لگاؤ گی کیا بچے کو؟" یشفہ اس کے مسلسل دیکھنے پر بولی تو عنیشا ہوش میں آئی۔

"یہ اور بچہ پورا ہاتھی ہے یہ تو۔۔۔" عنیشا کہتی گود میں رکھی کتاب پر جھک گئی۔

"ہائے گرلز کیا ہو رہا ہے؟" حمزہ نے ان کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ بس بور ہو رہے ہیں۔" یشفہ نے بیزاریت سے کہا تو حمزہ نے عنیشا کو دیکھا۔

"ساری کتاب کیا آج ہی رٹنے کا ارادہ ہے مس عنیش؟" وہ اس کی طرف جھک کر بولا تو یشفہ ہنس دی۔ عنیشا نے کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم بیٹھو حمزہ اس کے پاس میں ذرا اپنی دوست سے مل آؤں۔" وہ اسے اشارہ کرتی وہاں سے

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> اٹھ گئی کہ وہ عنیشا سے آرام سے بات کر لے۔

"عنیش۔۔۔ واٹ ہیپنڈ و دیو یار تم کل سے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کر رہی ہو؟" اس کے لہجے میں تشویش تھی جو کہ عنیشا نے بھی محسوس کی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔ تم جاؤ یہاں سے۔۔ وہ تمہاری زینب تمہارا ویٹ کر رہی ہو گی تم اپنے ڈیپارٹمنٹ میں ہی رہا کرو۔" وہ اپنے آپ پر بمشکل کنٹرول رکھے بول رہی تھی۔
اس کی بات سن کر حمزہ دنگ رہ گیا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ وہ زینب موٹی۔۔ استغفر اللہ۔۔ اور تمہیں تو پتہ ہے یار تمہارے بغیر دل کہاں لگتا ہے میرا بس اس لیے ملنے آجاتا ہوں" وہ توبہ کرتا آخر میں مسکرا کر بولا۔

"تو تم اس زینب سے پیار نہیں کرتے۔۔ تم اس سے شادی نہیں کر رہے؟" وہ بچوں کی سی معصومیت سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے کیا کہے جا رہی ہو۔۔ شادی وہ بھی اس سے لعنت ہوگی مجھ پر بھی اور اس پر بھی۔۔" وہ تو بھرک ہی اٹھا۔

"اور تم سے یہ سب کس نے کہہ دیا؟" وہ اب مدعے پر آیا۔

"نہیں کسے نے نہیں۔۔ اچھا میں چلتی ہوں میری کلاس شروع ہوگئی ہے۔" عنیشا نارمل سے انداز میں کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

حمزہ اسے دیکھتا رہ گیا۔



"نیٹا یہ ذرا ضرار کے کمرے میں تو دے آؤ اسے۔" شام میں فائزہ بیگم کچن میں کھڑی ضحیٰ کو چائے کا کپ تھماتی بولیں۔

اور ضحیٰ جو پانی پینے کے لیے آئی تھی فائزہ چچی کی بات سن کر کنفیوز ہی ہوگئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چچی مجھے کام ہے آپ کسی اور سے کہہ دیں۔" وہ بہانہ بناتے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"عنیشا پڑھ رہی ہے اور لیشفہ اپنی دوست کی طرف جانے کی تیاریوں میں ہے اس لیے تم سے کہا دے آؤ۔۔ دومنٹ کا کام ہے۔" فائزہ نے چٹکی بجاتے کہا۔ وہ ان بچوں کے ساتھ بہت فرنیٹی تھی اسی لیے فائزہ چچی سبھی کی فیورٹ تھیں۔

"اب چچی کو کون بتائے کہ جناب نے دو منٹ کو دس منٹ میں آسانی سے تبدیل کر دینا ہے۔" وہ ضرار کے بارے میں سوچتی مجبوراً خود ہی چائے کا کپ اٹھائے اس کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

"السلام خیر۔۔" وہ ہلکا سا دروازہ ناک کرتی گھبرائی ہوئی اندر آگئی۔
اس نے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائی مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔

"یہ کہاں پر ہے؟" وہ سوچتی ہوئی سائیڈ ٹیبل کے قریب آکر رکی۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل پر نظر پڑی تو چائے کو وہاں رکھتی اس نے موبائل پکڑا۔

"اچھا جی دیکھتے ہیں کتنی لڑکیاں ہیں ان کے موبائل میں؟" وہ سکریں اوپن کرتی بولی تو موبائل پر لگا پاسورڈ اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔

"کیا مصیبت ہے ایک تو لاک لگا رکھا ہے۔۔ کیا پاسورڈ ہو سکتا ہے؟؟ وہ سوچتے موبائل ٹھوڑی تلے رکھے بولی اس بات سے یکسر انجان وہ پیچھے کھڑا اپنی ہنسی دبائے کھڑا ہے۔

"ہاں میرا نام رکھا ہو سکتا ہے۔۔" وہ چٹکی بجاتے جوش میں آتی موبائل پر تیزی سے اپنی انگلیاں چلانے لگی۔

"کیا یہ بھی نہیں ہے۔۔ پھر کس چڑیل کے نام سے پاسورڈ رکھا ہوگا؟" اسے تو غصہ آگیا جب یہ پاسورڈ نہیں لگا۔

"سسی اندازہ لگایا ہے پاسورڈ چڑیل کے نام کا ہی رکھا ہوا ہے۔" وہ پیچھے سے اس کے کان میں سرگوشی کرتا جھک کر بولا تو ضحیٰ اچھل ہی پڑی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پاگل ہو کیا؟ مجھے ڈرا دیا۔۔" وہ اس کی طرف مڑتی غصے سے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوہ تم۔۔۔ تم کب آئے؟" وہ ضرار کے تیور دیکھ کر گر بڑا کے پیچھے ہوئی۔ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ ایک دم سے آجائے گا۔

"میرے موبائل کی چیکنگ کی جا رہی تھی۔۔۔ خالص بیویوں والی حرکت ہے یہ ویسے۔" وہ ہنسی دبائے جان بوجھ کر سنجیدہ ہوتا ایک قدم مزید اس کی طرف بڑھا۔ ضحیٰ ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"نن۔۔ نہیں تو تمہیں کس نے کہا میں چیکنگ کر رہی تھی وہ تو تمہارا موبائل پڑا نظر آیا تو سوچا اپنی فرینڈ کو یہاں سے کال کر لوں مگر تم نے پاسورڈ۔۔" وہ وضاحت دیتی ایک قدم اور پیچھے کھسکی ضرار اس حرکت سے محفوظ ہوتا اس کی طرف ایک اور قدم بڑھا۔

"اچھا۔۔ کون سی فرینڈ؟ اور تمہارا اپنا موبائل کہاں؟" وہ دو قدم کا فاصلہ طے کرتا اس تک پہنچ گیا۔

"وو۔۔ وہ میرے موبائل میں بیلنس نہیں تھا نہ بس اسی لیے۔" ایک سچ چھپانے کے لیے کتنے جھوٹ بولنے پڑ رہے تھے۔

"اوہ۔۔ یہ لو کرو فون اپنی فرینڈ کو۔" وہ ابرو اٹھاتا اسکی طرف موبائل بڑھاتا بولا۔

"نن۔۔۔ نہیں اب مجھے نہیں کرنی۔۔۔" وہ کہتے ہی وہاں سے اس کے پاس سے نکلتی کمرے سے بھاگی تھی پیچھے ضرار کا قہقہہ چھوٹا تھا جو کہ ضخی بخوبی سن بھی چکی تھی۔

"چڑیل۔" وہ ہنستا ہوا زیر لب بڑبڑاتا چائے کا کپ لے کر ٹیرس پر چلا گیا۔



"شف تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ ذرا شاہ زر بھائی کے کمرے کے پاس سے ہو کر جانا اور ان کے دل کی تاروں کی آج ساری وائرنگ ہلا دینا۔" عنیشا یشفہ کو دیکھتی شرارت سے بولی تو یشفہ نے خفگی سے سر جھٹکا۔

"ہلا ہی نہ دوں کہیں میں وائرنگ۔" وہ بالوں میں اوپر سے نیچے برش کرتی ہوئی بولی۔
اس نے پیچ کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک پہن رکھا تھا۔ فراک پر اسی کلر کے اپلیک کے پھول بنے ہوئے تھے۔ ساتھ میں
ہم رنگ ہی نیٹ کا دوپٹہ ہلکے سے میک اپ میں اسے بہت خوبصورت بنا رہا تھا۔ گہرے
بھورے بال اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔

اچھا چھوڑو یہ سب۔۔۔ میں زرین کو دیکھ کر آتی ہوں وہ تیار ہوئی کہ نہیں؟" وہ برش ڈریسنگ
پر رکھتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

اس کے کمرے کے باہر سے گزرتے ہوئے لیشفہ نے اس کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا وہ اسی طرف دیکھتی چل رہی تھی جب سامنے سے آتے شاہ زر سے ٹکرا گئی۔

"سو سوری۔۔ میں اٹھا دیتی ہوں۔" وہ شرمندگی سے کہتی نیچے اس کی فائلز اٹھانے جھکی تھی جو کی ٹکراؤ ہونے سے شاہ کے ہاتھ سے گر گئی تھیں۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں میں اٹھا لیتا ہوں۔" وہ دونوں بروقت جھکے جس وجہ سے ان کا سر آپس میں ٹکرا گئے۔

لیشفہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی اور نظر اٹھا کر خفت سے شاہ زر کو دیکھا تو وہ ہنس رہا تھا۔
 لیشفہ ہکا بکا کھڑی شاہ زر کو دیکھے گئی۔ شاہ زر ہنستا بھی ہے۔۔ ہنستے ہوئے کتنا پیارا لگتا ہے۔۔
 لیشفہ نے بے ساختہ سوچا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"کیا ہوا؟ اب میں اپنی فائلز اٹھاؤں یا تم اٹھا کر دے رہی ہو؟" وہ مسکراتا ہوا بولا تو لیشفہ قریب تھا کہ گر جائے۔

"میں ہی اٹھا لیتا ہوں تم تو ہوش میں ہی نہیں لگ رہی۔" وہ مسکرا کر کہتا جھک کر فائزر اٹھانے لگ گیا۔ یشفہ کا منہ کھل گیا۔ وہ سیدھا ہوتا اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔

یشفہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

"اسے کیا ہوا؟ کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہی؟" اس کے دل کی حالت عجیب ہوئی تھی۔ جیسے ہی یقین ہوا کہ یہ خواب نہیں حقیقت ہے اس کی لب اپنے آپ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔ ایک بھرپور مسکراہٹ۔۔ ہاتھ بے ساختہ سر کے اس حصے پر گیا جہاں ابھی شاہ زر کا سر ٹکرایا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"زرین؟" وہ اس کے کمرے کے باہر کھڑی ناک کرتے ہوئے بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آجائیں اندر میں تیار ہوں۔" وہ شیشے کے آگے سے ہٹتی بیڈ تک آئی تھی۔

"چلو پھر تیار ہو تو چلتے ہیں۔" وہ مسکرا کر کہتی اس کا ہاتھ تھامے لاؤنج میں آگئی جہاں دادی جان بیٹھی ہوئی تھیں۔

"دادی جان ہم جا رہے ہیں اللہ حافظ۔" وہ دعا لینے کو اگے جھکی تھی۔ وہ ہمیشہ کہیں جانے سے پہلے دادی جان سے دعا لے کر جایا کرتی تھی۔

"جاؤ میرا بچہ اللہ کی امان۔" وہ ان دونوں کے سر پر باری باری ہاتھ پھیرتیں ان کے اوپر پھونکتی دعا دینے لگیں۔

"اللہ حافظ۔" وہ بھی لاڈ سے ان کا منہ چومتی مسکراتی ہوئی باہر کو بھاگی تھی۔

"اللہ جانے یہ لڑکی کب بڑی ہوگی۔" وہ اپنا منہ صاف کرتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر بولیں۔

"بس میری بچی ہمیشہ خوش رہے۔" ساتھ میں دعا بھی دے ڈالی۔

"دادی جان۔۔!" ابھی وہ کچھ اور کرتیں حمزہ آتا پیچھے سے ہی ان کے گلے لگا تھا۔

"آئے ہائے۔۔ آرام سے تیرے پیچھے کون لگا ہوا ہے؟" وہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر وہ اسے اپنے سامنے کرتی بولیں۔

"کوئی بھی نہیں۔۔ ابھی اتنی ہمت کسی میں نہیں ہے کہ وہ حمزہ کے پیچھے لگے۔" وہ اکڑ کر کہتا ان کے ساتھ دھپ سے بیٹھا تھا۔

"کیا کام پڑ گیا تجھے دادی سے جو میری یاد آگئی؟" وہ اس کو دیکھتی ہوئی بولیں۔

"دادی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔ میں آپ کے پاس ہمیشہ کام کے سلسلے میں ہی آؤں گا۔" وہ منہ پھلا کر بولا تو دادی جان نے اسے شاکی نظروں سے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو آپ بالکل ٹھیک ہے۔۔ میں نے آپ سے ایک فرمائش کی تھی؟" وہ اچھل کر سیدھا ہو کر

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> بیٹھا۔

"کون سے سپرنگ لگے ہوئے ہیں تیرے میں۔۔ آرام سے بیٹھ۔"

دادی جان اس کے بار بار اچھلنے پر تنگ آتی بولیں۔

"دادی جان وعدہ کیا تھا آپ نے۔۔۔" وہ اس کی بات سمجھ گئی۔

"ہاں تو اپنے پیپرز دے۔۔ پھر ہی وعدہ پورا کروں گی۔" وہ بھی اسے ٹالتی وہاں سے اٹھ گئیں۔

"اولے تو یہاں کیا کر رہا ہے اکیلا بیٹھا؟" ضرار کمرے سے باہر نکلا تو اس کو اکیلا بیٹھا دیکھ کر اسی طرف آگیا۔

"کچھ بھی نہیں پڑھ کر تھک گیا تھا سوچا نیچے چل کر تھوڑی مستی کر لوں لیکن کوئی ہے ہی نہیں۔" وہ ہاتھوں پر چہرہ گرائے معصوم بنا بیٹھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تیری ہٹلر کہاں ہے آج نظر نہیں آرہی؟" ضرار نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا کہ کہیں وہ آس

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پاس ہو اور اپنا یہ نام سن کر ضرار کو ہی نہ بخشنے۔۔

"وہ پتہ نہیں جب سے یونی سے آئی ہے کمرے میں بند ہے۔۔۔ ویسے آپکی والی کہاں ہے؟" اچانک ضحیٰ کا خیال آنے پر وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"تمیز سے بھا بھی ہے تیری۔" ضرار نے اسے گردن سے پکڑا تھا۔

"او اچھا میری گردن تو چھوڑ دے بھائی۔۔ زی بھائی یار۔۔" وہ اپنی گردن چھڑوانے میں لگ گیا۔

"پہلے بول بھابھی۔" ضرار نے لب دانتوں تلے دبائے۔

"ہاں زی بھابھی۔۔ اب تو چھوڑ دے۔" اس کے کہنے پر ضرار نے ہنستے ہوئے اس کی گردن چھوڑی تو وہ جھک کر کھانسنے لگ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چل اب ڈرامے بند کر۔۔ ادھر دیکھ وہ دونوں آرہی ہیں۔" ضرار کے کہنے پر اس نے ایک نظر اٹھا کر دیکھا تو عنیشا اور ضحیٰ سیڑھیاں اتر کر شاید اس طرف ہی آرہی تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزہ تمہیں کیا ہوا؟" ضحیٰ سیدھا ادھر ہی آئی تھی اور حمزہ کا منہ دیکھ کر تشویش سے بولی۔

"ہونا کیا ہے جہاں آپ کے جلاذ ہزبینڈ ہونگے وہاں تو یہ ہوگا ضحیٰ۔۔ بھابھی۔" یاد آنے پر فوراً سے تصحیح کی گئی۔

"یہ بھابھی تو مت بولو پلیز اور ضرار نے کیا کہا ہے تمہیں؟" وہ ایک نظر ضرار کو دیکھتی حمزہ کی طرف دیکھتی پوچھنے لگی۔

"ہا۔۔ یہ بھابھی نہ کہنے پر ہی تو یہ مجھ معصوم کی جان کو آگئے تھے۔" وہ آنکھیں گھماتا مظلوم بنتا بولا تو ضحیٰ نے حیرانی سے ضرار کو دیکھا۔ ضرار نے اس کے دیکھنے پر کندھے اچکا دیئے۔

"ڈرامے کر رہا ہے تمہارے سامنے۔" ضرار نے اپنی طرف سے ضحیٰ کی حیرانی دور کرنے کی کمزور سی کوشش کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"حد ہوتی ہے ضرار۔۔" وہ اسے سناتی حمزہ کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔
ضرار نے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی۔

حمزہ نے ایک نظر عنیثا کو دیکھا تو وہ اسے گم سم سی لگی۔

"پتہ نہیں اسے ہوا کیا ہے؟" حمزہ سوچ میں پڑ گیا۔

"ویسے عنیثا تم اور حمزہ ایک جیسے ہو تمہیں حمزہ کی بہن ہونا چاہیے تھا۔"

"استغفر اللہ کس نے کہا یہ۔" حمزہ ضرار کی کہی بات سے پھدک ہی اٹھا۔ ضحیٰ کا قہقہہ ابلا تھا۔

"میں نے کہا کوئی مسئلہ؟" ضرار نے ابرو اٹھاتا کر حمزہ کو دیکھا۔

"او اچھا آپ تھے زی بھائی۔۔ لیکن ایسا تو نہ کہو جب ایسا ہے ہی نہیں تو بول کر کیا حاصل ہونا۔" وہ ضرار کے سخت تیور دیکھ کر مہمنایا تھا۔

"زی بھائی کے علاوہ کوئی ہوتا تو آج بچتا تو نہیں میرے ہاتھوں۔۔ توبہ توبہ۔۔ بہن بھائی۔۔" حمزہ نے سوچتے ہی جھرجھری لی۔

ضرار حمزہ کی کیفیت سے لطف اٹھاتا ہنس دیا۔

"ینگ برو۔۔ مذاق تھا۔۔ دل پر مت لے لینا۔" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تو حمزہ نے اسے ایسے دیکھا کہ اتنا برا مذاق۔۔

ایک نظر عننیشا پر ڈالی تو وہ ہمیشہ کی طرح اردگرد سے بے خبر موبائل میں گھسی ہوئی تھی۔ حمزہ نے اس کو دیکھتے ہی اپنا سر پیٹا۔

"یہ موبائل میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔۔ ہماری لو سٹوری میں آنے والی ہڈی ہے یہ۔" حمزہ جل کر کہتا وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھ گیا تو ضرار اس کے انداز پر ہنس دیا۔



وہ ڈرائیور کے ساتھ اپنی دوست کے گھر پہنچ چکی تھیں۔ زمین نے گاڑی سے اترتے ہوئے اس عالیشان بنگلے پر نگاہ دوڑائی۔

یہ بنگلہ بہت دور تک پھیلا ہوا تھا۔

یشفہ اس کی محویت محسوس کرتی مسکرا کر اس کے برابر میں کھڑی ہو گئی۔

"تمہاری دوست تو کافی اونچے اسٹینڈرڈ کی لگتی ہے۔" وہ کھوٹی ہوئی بولی۔

"ہاں بہت زیادہ امیر ہیں یہ لوگ۔۔ دیکھنا برتھ ڈے پارٹی سے زیادہ تمہیں ایسا لگے گا تم کسی شادی کے فنکشن پر آگئی ہو۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتی اسے آگے لے گئی۔

"ارے ہاں ڈرائیور کو تو جانے کا کہہ دوں ہمیں پتہ نہیں کتنا ٹائم لگ جائے۔" وہ سر پر ہاتھ مارتی واپس مڑی اور ڈرائیور کو یہ کہہ کر بھیج دیا کہ فری ہو کر فون کر کے کسی کو بلوا لے گی۔ اور زمین کا ہاتھ پکڑے وہ اسے بنگلے کے اندر لے گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
دروازہ کھلا ہوا تھا بہت سے گارڈ بھی کھڑے تھے۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>
اندر داخل ہوتے ہی انہیں لگا کہ وہ کسی اور جہاں میں آگئی ہوں۔۔۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے۔ یہ ایک بہت وسیع کھلا لان تھا جہاں پارٹی کی سب اریجنمنٹس کی گئی تھیں۔

مہمانوں کے لیے کرسیاں ٹیبل رکھی ہوئی تھیں۔ لان کے درمیان میں ایک بہت بڑی ٹیبل ڈیکوریٹ کی گئی تھی جس پر بہت ہی شاندار قسم کا کیک رکھا ہوا تھا۔ زمین تو منہ کھولے یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"یہ سب ایک بچی کی سالگرہ کے لیے کیا گیا ہے؟" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ارے نہیں وہ بچی تھوڑی ہے ہمارے جتنی ہی ہے۔۔" یشفہ نے اس کی حیران شکل دیکھ کر ہنستے ہوئے کہا۔

"لو آگئی وہ۔" اس نے دور سے آتی ایک لڑکی کی طرف اشارہ کیا۔ جو کہ مناسب شکل کی تھی مگر تراش خراش سے کافی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ ہاف وائٹ کلر کانیت کا ہیوی ایمبریلہ فراک پہنے منہ پر ڈھیر سارا میک کیے وہ مسکراتی ہوئی انہیں کی طرف آرہی تھی۔

"ہائے۔۔ یشفہ کیسی ہو؟" وہ اس کے گلے لگتی بولی۔

"میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسا لگ رہا ہے؟" یشفہ اس کے ہاتھ تھامتے بولی۔

"بہت اچھا۔۔ یہ کون؟" وہ زمین کو دیکھتی اس سے پوچھنے لگی۔

"یہ -- بتایا تو تھا میں نے میری دور کی کزن ہے یہ -- ماما کے کزن کی بیٹی یہاں آئی ہوئی تھی سوچا اس کو بھی ساتھ لے آؤ۔" وہ زرین کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"او اچھا سہی -- آؤ وہاں چل کر بیٹھتے ہیں۔" وہ انہیں ساتھ لیتی ایک ٹیبل پر آگئی۔

"ماما یہ میری فرینڈ لیشفہ اور یہ اس کی کزن زرین۔" حرا نے ان لوگوں کا تعارف کروایا تو وہ دونوں سے اچھے سے ملیں۔ وہ بلیک ساڑی میں ملبوس تھیں۔

"یشفہ آپ کو یہاں عجیب نہیں لگ رہا؟" زرین نے ارد گرد دیکھتے ہوئے لیشفہ کے کان میں پوچھا تو لیشفہ نے اسے دیکھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم تھوڑی دیر تک چلتے ہیں یہاں سے۔" لیشفہ کا موڈ آج بہت اچھا تھا جب سے شاہ زر نے اس سے ایسے بات کی تھی۔

"اچھا لیکن پلیز جلدی چلو مجھے یہاں کچھ صحیح نہیں لگ رہا۔" وہ گھبراتی ہوئی بولی۔ تو لیشفہ نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے تسلی دی۔

"چلتے ہیں یار تھوڑی دیر میں۔۔ ابھی آئے ہیں یوں اچھا نہیں لگتا۔" اس کے کہنے پر زمین بھی خاموش ہو کر بیٹھ گئی۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

"تمہارا سٹپ برادر آرہا ہے چند مہینوں تک یہاں۔" وہ اسے بریڈ پر جم لگا کر دیتی بولیں۔۔۔ امریکا میں اس وقت دن چڑھا تھا مگر پاکستان میں رات تھی۔

"مام اسے میرا بھائی تو مت کہیے۔۔ اور کیوں آرہا ہے وہ یہاں؟" وہ برا سا منہ بنائے بولی۔

"تمہارے ڈیڈ کو یاد آرہی ہے اس کی۔" وہ بھی اس کے پاس ہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"یہ ڈیڈ کو اچانک بیس سالوں بعد اس کی یاد کیوں ستانے لگی؟"

"پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے اس نے پچھلے سال پاکستان گئے تھے ملے ہونگے اپنے شہزادے سے۔" وہ ناک چڑھا کر بولیں۔

"مجھے نہیں لگتا کہ وہ ملے ہونگے؟" وہ نفی میں سر ہلاتے بولی۔

"تو پھر یہ اچانک سے کیوں یاد آنے لگ گئی؟ اچھی بھلی پرسکون زندگی گزار رہی تھی عذاب کھڑا کر دیا۔۔ جائشہ میں تمہیں وارن کر رہی ہوں اپنے ڈیڈ کو کسی بھی طرح قائل کر کے منع کرو اگر وہ یہاں آگیا تو تمہارے نام جو ساری جائیداد آرہی ہے وہ حصے میں چلی جائے گی اور ویسے بھی اس کا حصہ لڑکا ہونے کی حیثیت سے تمہارے سے زیادہ بنے گا پھر بیٹھی رہنا۔" وہ اسے کہتیں وہاں سے اٹھ گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مام وہ ڈیڈ کا بیٹا ہے ہم میں سے کوئی انہیں کوئی روک نہیں سکتا۔۔ طریقے سے ہینڈل کرنا پڑے گا۔۔ اسے آ لینے دیں آپ۔۔ خود یہاں سے بھاگے گا۔" وہ سوچتے ہوئے شاطرانہ مسکراہٹ چہرے پر سنائے بولی۔

"کیا پلین ہے تمہارا؟" وہ چونک کر دیکھتی بولیں۔

"بس آپ دیکھتی جائیں۔۔ آکب رہا ہے میرا سٹپ برادر؟" وہ انہیں دیکھتی بولی۔

"تمہارے ڈیڈ کہہ رہے تھے اس منتھ کے اینڈ پر اس کے ایگزیز ہیں اس کے بعد ہی آئے گا اور اس کے ارادے بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔ اپنے پاس تو کچھ ہوگا نہیں یہاں آکر میڈیٹیشن کی کمپنی کھولنا چاہ رہا ہے۔۔۔ اس کے پیسے بھی تمہارے ڈیڈ سے لے گا۔" وہ نخوت سے بولیں تو جالشہ نے سر جھٹکا۔

"آ تو لینے دیں ذرا ڈاکٹر صاحب کو۔۔" وہ کہتی ہوئی قہقہہ لگا گئی۔ پتہ نہیں اس کے شیطانی دماغ میں کیا چل رہا تھا۔

[https://www.□□□□□□□□□□□□□□□□/](https://www.bbc.com/)

"کیا میں ٹھیک کر رہا ہوں یشفہ کوئی امید نہ لگا لے مجھ سے۔" وہ ٹیرس پر کھڑا سوچ کے تانے بانے بھن رہا تھا۔

اسے اپنے کل کے سخت رویے کا احساس ہوا تھا بلکہ اپنے اب تک کے رویے کا۔۔ جب جب وہ لیشفہ سے روکھے انداز میں بولا ہے۔۔ وہ لڑکی اس سے ذرا سی بات کرنے پر بھی کھل اٹھتی تھی اور وہ اس کے ساتھ اتنا ہی روڈی پیش آتا تھا۔

وہ اس احساس کو نام نہیں دینا چاہتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا اسے لیشہ سے محبت ہوگئی ہے۔۔ لیکن وہ یہ ماننا نہیں چاہتا تھا۔۔ اس کے مقصد کچھ اور تھے۔۔ اسے اپنے باپ کے پاس جانا تھا۔۔ وہ بچپن سے یہی سوچ کر پڑھا تھا کہ بڑے ہو کر ایک دن وہ یہاں سے چلا جائے گا۔ وہ ان لوگوں پر بوجھ بن کر نہیں رہنا چاہتا تھا۔۔ اور اب جب اس کی ڈگری مکمل ہونے جا رہی تھی اسے عجیب سی بے چینی ہو رہی تھی۔

ذہن میں یہی سوال تھے کہ وہ ان لوگوں کے بغیر رہ لے گا؟ ہاں رہ لے گا اس نے شروع سے ہی سوچ لیا تھا کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ باقی زندگی گزارے گا تو پھر اب۔۔۔ کیوں مشکل ہو رہی تھی اسے۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"باپ سے بڑھ کر یہ لوگ نہیں ہو سکتے۔" اس نے اپنی ہی سوچ کی نفی کی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مگر یہ لوگ بھی تو اس کے اپنے ہیں اور جتنا ان لوگوں نے ساتھ دیا ہے کیا اس کے باپ نے بھی ہر مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دیا ہے۔۔ کیا کیا ہے اس کے باپ نے۔۔ ہر مہینے کے پیسے بھیجنے کے علاوہ۔" ایک نئی سوچ نے اس کے اندر سر اٹھایا تھا۔ اس نے ان سوچوں سے تنگ آکر اپنا سر جھٹکا اور بیڈ پر آکر لیٹ گیا۔ وہ ہر سوچ سے آزاد ہونا چاہتا تھا۔

مگر ایک بات حقیقت تھی اور وہ مانتا بھی تھا کہ یشفہ کے بغیر اس کا دل نہیں لگ رہا تھا
 آج۔۔ وہ گھر نہیں تھی تو سب سونا سونا لگ رہا تھا۔۔ حالانکہ گھر میں سب تھے مگر ایک تھی تو
 وہی نہیں تھی جسے شاہ زر اس وقت دیکھنا چاہتا تھا۔
 شاہ زر نے سر جھٹکا اور سونے کی کوشش کرنے لگا۔



"یشفہ وہ گارڈ ہمیں کب سے دیکھ رہا ہے عجیب نظروں سے۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔" زرین نے
 یشفہ کو ہلایا تو یشفہ نے بھی چونک کر اسی طرف دیکھا۔ وہ گارڈ واقعی انہیں کب سے دیکھ رہا

تھا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"پتہ نہیں یار۔۔ اچھا رکو میں گھر فون کر دیتی ہوں ہمیں لینے آجائیں۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔"
 یشفہ نے بھی کہتے ہی پرس سے فون نکالا اور گھر فون کر کے کہہ دیا کہ انہیں لینے بھیج دیں۔

"اچھا رکو میں ذرا آئی اور حرا سے مل لوں۔" وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

"حرا۔۔! یار کافی لیٹ ہو گیا۔۔ میں اب چلتی ہوں ڈرائیور بھی آنے والا ہوگا۔" وہ اس سے کہتی گلے ملی۔

"یار ابھی تو مزہ آنا تھا رک جاتی تھوڑی دیر اور۔۔" حرا نے اسے کہا تو یشفہ نے ایک نظر مڑ کر زمین پر ڈالی۔

"نہیں یار پھر سہی۔۔ یونی میں ملتے ہیں۔۔ اب چلوں بس آنٹی کو بھی میرا سلام کہنا۔" وہ اس سے ملتی زمین کو ساتھ لیے گیٹ تک آگئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"رک جاؤ۔۔ ڈرائیور آئے گا تبھی نکلے گے باہر۔" زمین نے یشفہ کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوکے۔" وہ بھی کندھے اچکاتی بولی۔ وہ دونوں ڈرائیور کا انتظار کرنے لگیں۔

□□□□□□□□□□□□□□□□

"یہ لوگ کون ہے زمین؟" وہ روڈ پر کھڑے لوگوں کو دیکھتی گھبرا کر بولی جو اسی طرف آرہے تھے۔

"مجھے نہیں پتہ یہاں سے بھاگتے ہیں۔" یشفہ کا ہاتھ پکڑے زمین نے دوڑ لگائی تبھی وہ لوگ بھی ان کے پیچھے بھاگے تھے۔

ان کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں۔

"ارکنا نہیں پلیز بھاگتی رہو۔" زمین نے پیچھے دیکھتے ہوئے رفتار اور بڑھا دی۔

"یہ لوگ تو ہمارے پیچھے آرہے ہیں اب کیا کریں۔" یشفہ گھبرائی ہوئی تھی۔ سنسان جگہ تھی کسی کو مدد کے لیے بھی نہیں آواز دے سکتی تھیں۔۔

تبھی ان میں اسے ایک آدمی نے اپنی بندوق لوڈ کی اور پھر اس کے بعد خاموشی کو چیرتی گولی کی آواز پر وہ دونوں روکی تھیں۔

"یشفہ۔۔۔!! زمین چیختی فوراً سے یشفہ کی طرف لپکی۔ گولی یشفہ کے پیچھے کمر پر لگی تھی۔ یشفہ زمین پر گرمی تھی۔



ان میں سے ایک آدمی نے اپنی بندوق لوڈ کی تھی اور پھر اس کے بعد خاموشی کو چیرتی گولی کی آواز پر وہ دونوں روکی تھیں۔

"یشفہ! زمین چبختی ہوئی فوراً سے یشفہ کی طرف لپکی۔
گولی یشفہ کے پیچھے کمر پر لگی تھی۔
یشفہ زمین پر گری تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یشفہ!!!" شاہ زر چلاتا ہوا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ اردگرد نظر دوڑائی سب کچھ وہی تھا۔۔ وہی

کمرہ۔۔ وہی اندھیرا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کے ماتھے پر پسینہ تھا۔ اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتا وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ایک بار پھر سے سانس خارج کرتا سلیپرز پہنتا باہر گیا تھا۔

دل کو جیسے ابھی بھی چین نہیں تھا۔

کمرے سے باہر آتا وہ سیدھا یشفہ کے کمرے کی طرف گیا۔ مگر کمرہ لاک تھا۔
وہ گھبرا کر نیچے آیا تھا۔ کچن میں کام کرتی سائرہ پر نظر پڑی تو فوراً سے ان کے پاس گیا۔

"مامی۔۔!" اس کے پکارنے پر سائرہ نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"جی بیٹا کوئی کام ہے؟" وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف آئیں۔ شاہ زر کے چہرے پر ہوائیاں
اڑی ہوئیں تھیں۔

"مامی وہ یش۔۔ یشفہ کہاں پر ہے؟" سائرہ کے سامنے یشفہ کا نام لیتے جھجھک سی محسوس
ہوئی۔۔ لیکن دل بے چین تھا۔

"بیٹا وہ تو اپنی دوست کی پارٹی میں گئی ہوئی ہے بلکہ اب تو آنے والی ہے فون آیا تھا اس کا
ڈرائور کو بھیج دیا ہے میں نے۔۔۔ لیکن تمہیں کیا ہوا ہے؟" وہ اسے دیکھتی فکر مند ہوئیں۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔ اچھا چلیں ٹھیک ہے۔" وہ تھوڑا مطمئن ہوتا کچن سے نکل گیا۔

سائرہ نے بھی کندھے اچکا دیئے انہیں شاہ زر کا پوچھنا تھوڑا عجیب لگا۔۔ آج تک وہ بات کرنے کا روادار نہیں تھا اب اس کا پوچھ رہا تھا۔

شاہ زر کمرے میں واپس جانے کی بجائے لان میں آگیا تھا۔۔ اور یشفہ کا انتظار کرنے لگ گیا۔ کسی پل سکون ہی نہیں مل رہا تھا۔۔ اسے بس یشفہ کا چہرہ دیکھنا تھا۔۔ اسے اپنی یہ کیفیت خود سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔

وہ اضطراب کی حالت میں لان میں ہی چکر کاٹنے لگ گیا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے سب اپنے کمروں میں تھے مگر وہ ہر بار کی طرح بے چین تھا مگر آج وہ کسی اور کے لیے بے چین تھا۔



"یشفہ۔۔! یار مجھے اب ڈر لگ رہا ہے یہ ڈرائیور کب آئے گا؟" زمین کی گھبرائی ہوئی آواز پر یشفہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"یار آتا ہی ہوگا میں نے فون کر دیا ہے۔۔" یشفہ خود ڈری ہوئی تھی۔۔ دو سے تین گارڈز انہیں کب سے دیکھے جا رہے تھے۔

"میں تو کہتی ہوں آنٹی سے کہہ دو ان گارڈز کا۔۔ عجیب پاگل ہیں ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے سالم نکل جائیں گے۔۔ کبھی لڑکی نہیں دیکھی۔۔" یشفہ الجھن کا شکار ہوتی بولی تو زمین نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"بی بی جی۔۔ باہر وہ آپ لوگوں کا ڈرائیور لینے آگیا ہے۔" وہ ابھی وہاں سے کہیں جاتیں ایک درمیانی عمر کے ملازم نے انہیں اطلاع دی۔

یشفہ نے چونک کر گیٹ کے پار دیکھا تو ڈرائیور گاڑی لیے کھڑا تھا۔

وہ شکر کا کلمہ ادا کرتی زمین کو لیے باہر آگئی۔

دونوں پرسکون سی ہو کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئیں۔

ان کو دیکھتے ہی ایک گارڈ نے جیب سے موبائل نکال کر کان کو لگایا اور کچھ کہتے ہی اپنے باقی ساتھیوں کو کچھ کہتا ان میں سے ایک کو اپنے ساتھ لیے باہر نکلا۔

"زمین تمہیں نہیں لگتا یہ گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی ہے؟" اس نے بیک ویو مرر سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یشفہ پلیز ڈراؤ نہیں۔۔ کیا پتہ اس گاڑی نے بھی اسی راستے سے جانا ہو۔" زمین جو تھوڑا ٹھیک ہوئی تھی یشفہ کی بات پر پھر سے گھبرا گئی۔

"ڈرائیور انکل گاڑی تھوڑی تیز چلائیں۔" یشفہ نے زمین کی ڈری ہوئی شکل دیکھ کر ڈرائیور سے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا اپنی سپیڈ بڑھا گیا۔

یشفہ نے دو منٹ بعد پھر سے بیک ویو مرر میں دیکھا وہ گاڑی مسلسل ان کے پیچھے تھی۔ اس نے ایک نظر زمین کو دیکھا اور دل ہی دل میں آیت الکرسی کا ورد کرنے لگ گئی۔ اس بار اس نے زمین کو بتانے کی غلطی نہیں کی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

آخر کار گھر آگیا۔۔ اب وہ گاڑی ان کے پیچھے نہیں تھی۔

یشفہ اور زمین گاڑی سے ابھی نکلی بھی نہیں تھیں۔۔ جب پیچھے ایک گاڑی آکر روکی۔۔

دو ہٹے کٹے نقاب پوش آدمی اس میں سے نکلے اور ان تک آگئے۔ دونوں بندوق تھامے ہوئے تھے۔

انہیں دیکھ کر یشفہ اور زمین کی چیخ نکلی تھی۔

ڈرائیور نے باہر نکل کر ان سے بات کرنے کی کوشش کی کہ وہ ہیں کون کیا چاہیے۔

مگر ایک آدمی ڈرائیور کو دھکا دیتا گاڑی کے دروازے تک آیا۔ یشفہ نے اپنی اور زمین کی طرف کا ڈور لاک کر لیا۔ مگر وہ سارے دروازوں کو لاک نہیں لگا پائی۔۔ زمین تو کانپ رہی تھی۔ گلی اس وقت سنسنان تھی۔

ڈرائیور اٹھ کر دوبارہ ان دونوں کے بچاؤ کے لیے ان تک آیا مگر وہ تو جیسے کچھ سن نہیں رہے تھے۔ ایک آدمی نے اب کہ اس کے سر کے پچھلے حصے میں بندوق دے ماری وہ اپنا سر پکڑتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا اور بے ہوش ہو گیا۔

وہ کچھ بولے بغیر ساری کاروائی کر رہے تھے کہ شور نہ مچ جائے۔

فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے انہوں نے گاڑی کا پچھلا لاک بھی کھولا۔

یشفہ ڈر کے مارے پیچھے ہوئی۔ دوسرا آدمی دروازہ کھولتا ان تک آیا اور ان دونوں کو باہر کی طرف گھسیٹنے لگا۔

زمین تو انقرب بے ہوش ہونے کو تھی۔ اس کی سماعتیں تو جیسے سن پڑ گئیں تھیں۔ مگر یشفہ ہوش میں آتی زور زور سے چلانے لگی۔

"بچاؤ۔۔ کوئی بچاؤ ہمیں۔۔" وہ مسلسل چیختی گاڑی کے ہینڈل کو ایک ہاتھ سے پکڑے دوسرا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

اس کی چیخ سنتے ہی لان میں چکر کاٹتے شاہ زر کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی تھی۔
وہ ذرا سی بھی دیر کیے بغیر گیٹ کی طرف بھاگا۔

یشفہ کی چیخ پر گیٹ کے ساتھ بیٹھا چوکیدار بھی ہڑبڑا کر اٹھا اور جلدی سے دروازہ کھولتا باہر
بھاگا۔ شاہ زر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

مگر باہر کا منظر دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

ایک آدمی زمین کو پکڑے گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا اور دوسرا یشفہ کو تقریباً گھسیٹ رہا تھا
کیونکہ یشفہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ ڈرائیور گاڑی کے ساتھ بے
ہوش گرا ہوا تھا۔

چوکیدار اور شاہ زر نے اکٹھے ان کی طرف دوڑ لگائی تو انہیں دیکھ کر وہ ڈر کے یشفہ اور زمین کو
چھوڑتے بھاگے تھے۔ چوکیدار ان کے پیچھے لپکا مگر وہ گاڑی میں بیٹھ کے فرار ہو چکے تھے۔
یشفہ کو ایک دم سے چھوڑنے پر وہ پیچھے کو زمین پر جا کر گری تھی کیونکہ وہ زور لگا رہی تھی
تبھی ایسا ہوا۔

شاہ زر یشفہ کی طرف دوڑا تھا۔۔

وہ زمین پر اپنا سر تھامے بیٹھی تھی۔

"یشفہ اٹھو۔۔" وہ اس کا ہاتھ تھامنے کو نیچے جھکا۔

یشفہ نے چونک کر اپنا سر اٹھایا وہ فکر مند سا اس کی طرف جھکا ہوا تھا۔

یشفہ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔ شاہ زر کے دل کو کچھ ہوا۔

اس کا دل کیا وہ ان آنکھوں سے آنسوؤں چن لے وہ اسے تکلیف میں کیسے دیکھ سکتا تھا۔۔ مگر وہ ضبط کر گیا کیونکہ دل اس وقت باغی بنا کچھ کر جانے کو اکسا رہا تھا۔

یشفہ اس کے بڑھے ہاتھ کو نظر انداز کرتی خود کھڑی ہوئی تھی ساتھ ہی لڑکھڑائی تو بے اختیار شاہ زر کو کندھے سے تھاما۔

پھر ندامت سے ہاتھ ہٹاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔ شاہ زر اس ضدی لڑکی کو اندر جاتا دیکھتا رہ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"صاحب جی؟ صاحب جی۔۔!! چوکیدار کے ہلانے پر وہ ہوش میں آیا۔

"صاحب جی وہ بی بی بے ہوش ہو گئی ہیں۔" وہ زمین کی طرف اشارہ کرتا بولا تو شاہ زر مکمل

طور پر ہوش میں آتا زمین کی طرف بھاگا تھا۔

اسکی نبض چیک کی جو کہ بہت آہستہ چل رہی تھی۔

"گاڑی کا نمبر نوٹ کیا گل خان؟" وہ زمین کی کلائی پکڑے چوکیدار سے بولا۔

"جی صاحب ہم نے نوٹ کر لیا تھا۔۔۔ خانہ خراب پتہ نہیں کون لوگ تھا۔۔ اندر جا کر صاحب جی کو بتاتا ہے اس کو اٹھاؤ یہاں سے۔" چوکیدار غصے سے کہتا شاہ کو بولتا ڈرائیور بیچارے کے پاس بھاگا تھا۔ اسے ہوش میں لاتے سہارے سے اندر لے گیا۔ شاہ بھی زمین کو لیے اندر بھاگا تھا۔

"کسی کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے گل خان۔ میں دیکھ لوں گا سب۔" وہ چوکیدار کو بول کر گیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لاؤنج میں آکر اسے صوفے پر لیٹا کر خود پانی لینے بھاگا تھا ایشفہ بھی صوفے پر بیٹھی زمین کو دیکھتی اس کی طرف آئی۔

"زمین اٹھو۔۔ زمین۔۔" وہ اس پریشانی میں زمین کو تو بھول ہی گئی تھی کہ وہ بھی اسی کے ساتھ تھی۔

کتنا غلط کیا تھا اس نے۔۔۔ وہ احساس ندامت میں گھری اسے اٹھانے کی کوششوں میں تھی تبھی شاہ زر کچن میں سے پانی اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آیا تھا۔۔۔ سائرہ بھی پریشانی سے اس کے پیچھے آئیں تھیں۔ یقیناً وہ انہیں سب بتا چکا تھا۔

"یشفہ میرا بچہ۔۔۔ ٹھیک ہو کیسے ہوا یہ سب؟" وہ یشفہ کو اپنے ساتھ لگاتیں اس کا ماتھا چومتے بولیں۔

"مما میں ٹھیک ہوں۔۔۔ زرین کو دیکھیں کیا ہوا ہے؟" وہ روہانسی ہوئی بولی تو سائرہ نے اس کے بے سد پڑے وجود پر نظر ڈالی۔ شاہ زر اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر رہا تھا اور پھر اس نے اس کی کلائی پر اے زخم پر فرسٹ ایڈ باکس سے بینڈیج نکال کر پیٹی بھی کر دی۔

تھوڑی دیر میں ہی ہلکے ہلکے اپنی آنکھیں کھولتی اٹھ بیٹھی اور رو دی۔
سائرہ اور یشفہ نے اسے چپ کروایا۔

"یہ تمہاری کلائی پر کیا ہوا ہے کوئی مجھے کچھ بتائے گا ہوا کیا ہے یہ سب کیسے ہوا؟؟" سائرہ بیگم پریشانی سے آخر بول ہی دیں۔

"یہ ان لوگوں نے مجھے کھینچا تو میرے زور لگانے سے ہوا۔۔ اور وہ لوگ پتہ نہیں کون تھے لیکن ہمیں اغوا کرنے والے تھے۔ ڈرائیور انکل کو بھی مارا انہوں نے۔۔۔ پتہ نہیں کون تھے؟" یشفہ بے ربط سے جملے بول رہی تھی۔ وہ مکمل اپنے ہوش میں نہیں تھی۔ سائرہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ "اللہ کا شکر ہے تمہیں کچھ نہیں ہوا۔" ان کی آنکھوں سے آنسو نکل گئے تو شاہ زر نے انہیں تسلی دی۔

مگر یشفہ بھی سائرہ بیگم کے رونے پر رو دی۔ سائرہ نے زمین کو بھی اپنے ساتھ لگا لیا۔ وہ بھی رونے میں لگ گئی تو شاہ زر خاموش ہی کھڑا رہا۔ مگر پھر یشفہ کو رو لینے کے بعد احساس ہوا کہ شاہ زر بھی یہاں موجود تھا۔ سائرہ نے بھی زمین کو چپ کروایا۔

"آئندہ سے کوئی بھی تم لوگوں میں سے گھر سے باہر اکیلا نہیں نکلے گا۔ ضرار اور شاہ زر کے ساتھ جانا۔۔ جہاں بھی جانا ہو۔ حمزہ کے ساتھ بھی نہیں۔۔" سائرہ نے ساتھ ہی حکم صادر کیا۔

یشفہ نے بھی تابعداری سے سر ہلایا اور ایک نظر شاہ زر کی طرف اٹھا کر دیکھی۔ وہ اسی کو ہی دیکھ رہا تھا یشفہ نے گڑبڑا کر نظریں جھکا لیں۔ ناچاہتے ہوئے بھی شاہ زر کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا اور اپنا سر جھکا لیا۔

"اچھا چلو۔۔ کافی رات ہو گئی ہے اپنے کمرے میں جاؤ سب۔۔ صبح بات ہوتی ہے اس بارے میں۔۔ آخر کون لوگ تھے وہ۔" وہ الجھتی کوئی کہہ کر وہاں سے چلی تو گئیں مگر انہیں نیند نہیں آئی تھی ساری رات ڈر کے مارے۔۔۔ ایسے کوئی بھی آکر ان کے علاقے میں کیسے اغوا کر سکتا ہے۔۔ یہ سوچ کر ہی ان کی روح کانپی تھی۔ آجکل لڑکیوں کی حفاظت واقعی ایک مشکل کام تھا۔

انہوں نے یشفہ اور زرین پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یشفہ آج میں تمہارے ساتھ سو جاؤں؟" زرین کے ڈرے ہوئے انداز پر یشفہ نے سر اثبات میں ہلادیا۔ اکیلے نیند آج اسے بھی نہیں آئی تھی۔

یشفہ زرین کا ہاتھ پکڑتی شاہ زر کو مکمل طور پر نظر انداز کیے وہاں سے اٹھی جب زرین روکی۔
یشفہ نے ابرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔ مگر زرین کی اگلی حرکت پر وہ شاک
ہو گئی۔

"بہت شکریہ شاہ زر بھائی آپ کا۔" وہ نم آنکھوں سے مسکراتی ہوئی شاہ زر کا شکریہ ادا کر رہی
تھی۔ شاہ بھی مسکرایا اور اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

"کوئی بات نہیں بہنا۔" وہ یہ کہتا ان سے پہلے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

یشفہ ہکا بکا رہ گئی۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

یشفہ بھی پھر سر جھٹکتی زرین کو لیے اوپر کمرے میں آ گئی۔
Support@classicurdumaterial.com



"کون تھے وہ لوگ؟" صبح ڈرائیور اور چوکیدار دونوں اس وقت ہال کمرے میں دادی جان کی
عدالت میں سر جھکائے کھڑے تھے۔ باقی سب بھی سر جھکائے بیٹھے تھے۔

"بی بی جان۔۔ مجھے نہیں پتہ جیسے ہی میں نے گاڑی روکی دو آدمیوں نے ہم پر حملہ کر دیا وہ دو نقاب پوش آدمی تھے۔" ڈرائیور سر جھکائے ہی بولا۔

بی بی جان کے سامنے نظر اٹھانے کی کسی میں ہمت نہیں تھی۔
یشفہ تم بتاؤ۔۔ کون تھے وہ لوگ؟ "دادی جان سخت تیور لیے ہوئی تھیں۔"

"دادی جان ہم میں سے کسی کو کچھ نہیں پتہ۔۔ پتہ نہیں کون لوگ تھے۔۔ کچھ بولے بھی نہیں۔۔ بس مجھے اور زرین کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔" یشفہ نے انہیں ساری بات بتائی۔
<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

"کسی پر ہے شک تمہیں؟ آخر ہماری کسی سے کیا دشمنی؟" دادی جان نے یشفہ سے دوبارہ سوال کیا۔

"وہ دادی جان جب ہم واپس کل گھر آ رہے تھے تو وہی گاڑی ہمارا پیچھا کر رہی تھی۔ اس گاڑی نے ہمارا پیچ راستے میں پیچھا کرنا شروع کیا تھا۔" یشفہ نے پریشانی سے انہیں بتایا۔

"بیٹا آپ نے یہ بات ڈرائیور انکل کو کیوں نہیں بتائی۔۔ وہ کچھ کر لیتے روٹ چلج کر کے انہیں ڈوج بھی دے سکتے تھے۔" زمان چلچو نے یشفہ سے کہا تھا تو وہ سر جھکا گئی۔

چلچو۔۔ وہ اس وقت میں بہت ڈری ہوئی تھی کچھ سمجھ نہیں آیا کیا کروں؟" ندامت سے گھری ہوئی آواز نکلی۔

"سمجھ سکتا ہوں کیا حالت ہوتی ہے اس وقت بیٹا۔۔ پھر بھی آپ کی بہادری ہے۔۔ اور شہاباش شاہ زر بیٹا آپ اس وقت نہ پہنچتے یا چوکیدار نہ ہوتا تو بہت مسئلہ ہو جانا تھا۔" جنید صاحب نے معاملے کو سلجھانا چاہا۔

"مگر بھائی! کون لوگ تھے وہ ہمیں پولیس میں رپورٹ کروانی چاہیے۔ تم لوگوں نے اس گاڑی کا نمبر نوٹ کیا تھا؟" سہیل نے ان لوگوں کی طرف دیکھا۔

"ماموں گل خان نے دیکھا تھا۔" شاہ زر نے بتایا تو سب نے چوکیدار کی طرف دیکھا۔
چوکیدار نے انہیں نمبر بتایا تو سہیل صاحب نے نوٹ کر لیا۔

"چلیں میں بات کرتا ہوں۔ میرا ایک دوست ہے پولیس میں اس کا بیٹا یہاں اس علاقے کا ایس پی ہے۔۔۔ کہتا ہوں کہ یہاں ناقہ بندی کروائے۔" سہیل صاحب نے کہتے ہوئے سب کو تسلی دی اور زینہ اور زرین کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے وہاں سے اٹھ گئے۔

ان کے لیے زرین بھی بیٹیوں جیسی ہی تھی۔

"اماں جان فکر نہ کریں۔۔۔ بھائی جان نے کہہ دیا ہے ناں معاملہ حل ہو جائے گا۔۔۔ لگ جائے گا پتہ کون لوگ ہیں۔" جنید نے کلثوم بیگم کو تسلی دی۔ تو زمان نے اشارے سے ڈرائیور اور چوکیدار کو واپس ان کو ڈیوٹی سنبھالنے کو کہا تو وہ سر ہلاتے وہاں سے نکل گئے۔

"بیٹا دوائی لگا لینی تھی کوئی۔۔۔ اپنا دھیان رکھنا۔" اماں جان نے ڈرائیور کو جاتے ہوئے کہا تو وہ سر ہلا گیا۔

وہ ملازمین کے ساتھ بھی اپنا سلوک اچھا رکھتی تھیں۔۔۔ ان کے ایسے رویے پر سب گھر والے بھی ان لوگوں کی عزت ہی کرتے تھے۔



"تم لوگوں سے ایک لڑکی قابو میں نہیں آسکی۔۔ تم لوگ کسی کام کے نہیں ہو۔۔ اتنا سنہری موقع ہاتھ سے گنوا دیا۔" ملک تمہارا گرج رہا تھا۔

"صاحب۔۔ ان کے گھر سے گارڈ اور ایک لڑکا نکل کر آگئے تھے۔ شور مچ جانا تھا۔۔ ہم پھنس جاتے۔" ان میں سے ایک نے وضاحت دینے کی کوشش کی۔

"تو تم لوگوں کو یہ بندوقیں کس لیے دے رکھیں ہیں یا یہ پانی والی ہیں۔" وہ ان کی بندوق کی طرف اشارہ کرتا پھر سے دھاڑا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"معاف کر دیں ہمیں۔۔ ہم نے گھر تو دیکھ لیا ہے اب موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے۔"

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/> ان میں سے ایک پھر سے بولا۔

"الو کے پٹھوں۔۔ کام تو ٹھیک ہوتا نہیں۔۔ عقل بھی گھاس چرنے جا چکی ہے۔۔۔ دوبارہ جائے گے اب تو مارے جائیں گے۔۔ وہ لوگ اس واقعے کے بعد کیا خاموش بیٹھے رہے گے وہ تو شکر کرو گاڑی دوسری بھیجی تھی اس کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔" وہ ان کی عقل پر ماتم کرتا انہیں غصے سے گھورتا وہاں سے نکل گیا۔

"ملک صاحب آپ کے بندوں سے نہیں ہوتا کچھ تو ہم خود حاضر ہیں ہماری بہن ہے خود اس بد ذات کو سیدھا کر لیں گے۔" زمین کے بھائیوں میں سے بڑے والا ملک تہور کے پاس آیا تھا۔

"اب تم لوگوں کو ہی کچھ کرنا پڑے گا۔" وہ سوچتے ہوئے بولے۔

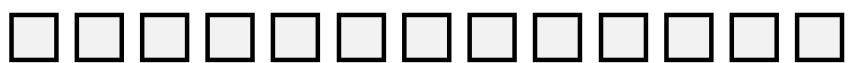
"آپ حکم کریں ملک صاحب۔" وہ سر کو خم دیتا ان کی طرف آیا تھا اور دوسرا بھائی بھی اٹھ کر انہیں کی طرف آگیا۔

ملک تہور کے منصوبے پر وہ ہنس دیے۔

Support@classicurdumaterial.com

"کیا دماغ پایا ہے آپ نے ملک صاحب۔" ایک بھائی خباثت سے ہنستا ہوا بولا۔

"ایسے ہی نہیں ملک تہور کا ڈر بیٹھا ہوا لوگوں کے دلوں میں۔" وہ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا قہقہہ لگا گیا۔ جس میں اس کے دونوں بھائیوں نے بھی ملک تہور کا ساتھ دیا۔



"عنیش تم جب تک کچھ بتاؤ گی نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا؟" حمزہ صبح سے اس کے پیچھے گھوم رہا تھا۔

"حمزی پلیز تنگ نہ کرو جاؤ یہاں سے۔" عنیشا چڑ گئی تھی۔

"نہیں جاتا جب تک تم بتاؤ گی نہیں تمہیں ہوا کیا ہے۔۔ تم مجھے یوں بالکل اچھی نہیں لگ رہی۔" وہ اس کے ایک دم رکنے پر پیچھے ہوتا منہ بنا کر بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تمہیں میں اچھی کب لگی ہوں؟" وہ اس کی طرف مڑتی اس سے پوچھنے لگی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم یہ پوچھو کہ تم مجھے کب کب اچھی نہیں لگتی؟" وہ اسے دیکھتا کھوئے ہوئے لہجے میں بولا تھا۔

عنیشا گر بڑائی تھی۔ مگر پھر سنبھلی۔

"کب کب نہیں لگی اچھی؟" وہ سینے پر ہاتھ باندھتی ہوئی بولی۔

"یار تمہیں ہو کیا گیا ہے تم مجھے کبھی بھی بری نہیں لگی۔" حمزہ جیسے اب تنگ آگیا تھا۔

"میں نے یہ نہیں پوچھا کہ میں تمہیں بری کب لگی میں نے پوچھا کب اچھی نہیں لگی مسٹر حمزہ ان دونوں میں بہت فرق ہے۔" عنیثا اس کی طرف انگلی اٹھائے بولی۔

"میرے مطابق ان میں کوئی فرق نہیں۔" وہ ہاتھ جھلاتے بولا۔

"لیکن میری نظر میں ہے۔۔۔ اچھا لگنا کچھ اور ہوتا ہے۔۔۔ جیسے تمہیں وہ زینب لگتی ہے۔۔۔ اور برا نہ لگنا اور بات ہوتی ہے جیسے تمہارے لیے میں ہوں نہ اچھی نہ ہی بری۔۔۔ بس ایک کزن۔"

اس کے ایسا کہنے پر حمزہ کو جھٹکا لگا تھا۔

"کیا بکواس ہے؟ یہ تم سے کس نے کہا؟" حمزہ تو ہتھے سے اکھڑ گیا۔

اب بھلا عننیشا یہ سب بول رہی تھی۔۔ جس کے لیے وہ کسی کو بھی چھوڑنے کو تیار تھا۔۔
جس کے لیے وہ بچپن سے کچھ بھی کرنے کو تیار ہوتا تھا۔۔ جس کے لیے وہ سب کچھ
برداشت کر لیتا تھا۔۔۔ اور وہ یہ سب بول رہی تھی۔

"بتاؤ عننیش آج تم بتا ہی دو یہ سب کس نے تم سے کہا؟" اسے غصے سے چیخا تھا۔ عننیشا
ایک دم ڈر کر پیچھے ہوئی۔۔ اسے حمزہ سے ایسے رویے کی بالکل توقع نہیں تھی۔۔

مگر حمزہ بھی کب تک برداشت کرتا وہ پیچھے تین دنوں سے عننیشا کی ناراضگی برداشت کرتا آ رہا
تھا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"میں نے ایسا زینب سے سنا۔" عننیشا نے اسے غصے میں دیکھ کر ڈر کر کہا تو عننیشا کی حالت
دیکھ کر حمزہ تھوڑا نرم پڑا مگر بات سن کر تو غصہ ابل کر باہر آنے کو تیار تھا۔ مگر وہ کنٹرول
کرتا عننیشا کو دیکھتا اس تک پہنچا۔

"تم سے زینب نے خود کہا؟" وہ ابرو اٹھا کر سوال کرتا عننیشا کو کوئی مختلف حمزہ لگا۔۔ یا شاید
حمزہ عننیشا کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔

"نہیں۔۔ لیکن میں نے اسے خود اپنی دوست سے کہتے سنا ہے۔۔" وہ رو دی۔

"کیا سنا تم نے بتاؤ مجھے؟" حمزہ نے نارمل ہوتے عنایتاً سے پوچھا۔

وہ اس وقت حمزہ کے ہی کمرے میں کھڑے تھے۔

"اس دن جب تم مجھے یونی چھوڑ کر گئے تو میں پہلے کنٹین کی طرف چلی گئی۔ وہاں میرے ساتھ والی ٹیبل پر زینب اور اس کی دوست بیٹھی تھی۔۔ زینب اپنی دوست کو بتا رہی تھی کہ حمزہ مجھ سے۔۔" وہ ایک پل کو کی مگر حمزہ کے اشارے پر ہمت کر کے بولی۔

"وہ کہہ رہی تھی کہ تم اس سے محبت کرتے ہو اور پیپرز کے بعد ہی تم دونوں شادی کرنے والے ہو اور۔۔۔" وہ سوسوس کر رہی تھی جب حمزہ نے اسے بچ میں روکا۔

"اور تم یہ سب سن کر اسے سچ مان گئیں بغیر میرے سے تصدیق کیے؟" حمزہ کو یقین نہیں آ رہا تھا۔ لیکن اسے خوشی بھی ہوئی تھی کہ عنیشا بھی اس کے لیے ویسی ہی فیلنگز رکھتی ہے تبھی تو جیلیسی ہو رہی تھی۔

"حمزہ۔۔ میں بتا رہی ہوں اگر تو یہ سچ ہے تو میں نہیں رہ پاؤنگی تمہارے بغیر۔۔ تم سے دور جانے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ تم واحد ہو جو مجھے اتنا تنگ کرتے ہو اور مجھے عنیش کہتے ہو۔۔۔ اور میں تمہیں کچھ بھی نہیں کہتی۔" وہ روتی ہوئی حمزہ کی بازو پر اپنا سر ٹکا گئی۔

حمزہ تو ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔ عنیشا کیا کہہ رہی تھی۔۔ دل اتنی زور سے دھڑک رہا تھا کہ ابھی باہر آجائے گا۔

"اچھا چپ کرو۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ یہ حمزی بھی صرف تمہارا ہی ہے۔۔ تمہارے علاوہ مجھے بھی کوئی چھپھوندر یا حمزی نہیں کہتا۔۔ اور دیکھو میں حقیقتاً تمہیں کچھ نہیں کہتا۔۔ میں تمہاری ساری باتوں سے متفق ہوں مگر یہ آخری بات تمہاری غلط ہے تم مجھ سے بہت برے بدلے لیتی ہو لیکن مجھے یہ سب قبول ہے میں بیچارہ تمہیں اس پر بھی کچھ نہیں کہتا۔۔ تو پھر تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تمہارے ساتھ ایسا کروں گا۔" وہ ٹھہر ٹھہر کے بولتا اس پر سب واضح کر رہا تھا۔ عنیشا اس کی باتوں پر ہولے سے مسکرائی۔

جب دل ہلکا ہو گیا تو ہوش آیا کہ وہ حمزہ کے بازو پر سر رکھے رونے کا شغل فرما رہی ہے۔ فوراً سے اپنا سر اٹھایا۔ خفت سے گال سرخ پڑ گئے۔

"ویسے تو تم لڑا کا بلی بنی پھرتی ہو جا کر اسے ایک تھپڑ لگاتی خود ہی ہوش آتے اسے۔۔ اور تم نے اسے کہنا تھا کہ بی بی شکل دیکھی ہے اپنی شیشے میں۔۔۔ میرے سامنے تو بڑا بولتی ہو؟" وہ اس کا موڈ ٹھیک کرتا مذاق میں وہی بولا جو پرسوں گاڑی میں عنیشا نے اسے کہا تھا تو عنیشا نم آنکھوں سے مسکرا دی۔

"سچ کہہ رہے ہونا؟" اس نے تائید چاہی۔۔۔

Support@classicurdumaterial.com

"بالکل سچ۔۔ تمہاری جگہ اس دل میں جو ہے وہ کوئی نہیں لے سکتا۔" حمزہ مسکرا کر بولا تو عنیشا مسکرا کر سر جھکا گئی۔

"پاگل لڑکی۔۔۔ اتنے دنوں سے مجھے بھی پریشان کیا ہوا تھا اتنی سی بات تھی۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔

"یہ اتنی سی بات نہیں تھی میری تو جان پر بن گئی تھی۔" روانی میں کہتے ہوئے احساس ہونے پر زبان دانتوں تلے دبائی۔

"ہاں جان پر تو بنی ہی تھی کہ کوئی آپ کی جان ہی ناں لے اڑے۔" حمزہ مسکراہٹ دبائے اس کی طرف جھک کر بولا تو عنیشا نے اسے گھورا۔

"ہائے۔۔۔ انہیں قاتل اداؤں نے تو دیوانہ بنا رکھا ہے۔" حمزہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا۔

"زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے اب سمجھے۔" وہ اس کو دھکا دیتی اس کے کمرے سے بھاگی تھی حمزہ دلفریبی سے مسکراتا بیڈ پر ڈھ گیا۔ ایک نظر اپنی شرٹ کی بازو پر ڈالی جو عنیشا کے رونے کی وجہ سے ہلکی سی گیلی ہو گئی تھی۔۔۔ لب اپنے آپ مسکرا اٹھے۔

"حمزہ بیٹا۔۔ تیری تو پوری کشتی ہی پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔" وہ مسکرا کر سوچتا ایک دم سے کچھ خیال آنے پر سنجیدہ ہوا۔

"اس لڑکی کا بھی کچھ علاج کرنا پڑے گا۔"



وہ اپنے خیالوں میں گم کھڑی چائے بنا رہی تھی جب شاہ زر لاؤنج سے گزرا تو اس کی نظر کچن میں کھڑی یشفہ پر پڑی۔ ان کا اوپن کچن تھا۔ وہ اسی طرف آگیا۔

گلا کھنکھارنے کی آواز پر یشفہ نے چونک کر سر اٹھایا تو شاہ زر کو کھڑا دیکھ کر ابرو اچکائے چہرہ سیاٹ رکھا۔

"کیسی ہو؟" وہ رسماً پوچھ بیٹھا۔

"مجھے کیا ہونا بالکل ٹھیک ہوں۔" وہ چائے کی طرف متوجہ ہو گئی۔ جیسے اس وقت شاہ زر سے

زیادہ اہم اس کے لیے چائے ہو۔

"نہیں وہ کل تمہیں چوٹ آئی تھی۔۔۔ بینڈج کر لینی تھی؟" وہ اس کا خیال کرتے بولا۔

"مسٹر اگر آپ ڈاکٹر بن ہی گئے ہیں تو اپنی ہدایات اپنے مریضوں تک رکھیں۔۔ میں آپ کے حکم کی پابند نہیں ہوں۔" وہ انتہائی جلے کئے انداز میں بولتی شاہ زر کو حیرت میں ڈال گئی۔ شاہ زر کو نجانے کیوں لیکن اس کے انداز پر تکلیف ہوئی تھی۔

"میں نے تم پر حکم نہیں چلایا بس تمہارا خیال کر کے ہی کہہ رہا ہوں آگے تمہاری مرضی۔" وہ خلاف معمول تھوڑا نرم لہجے میں بات کر رہا تھا۔

مگر یہاں یشفہ کے دل کو اس وقت صرف اتنا پتہ تھا کہ اسے اب اس بندے کے آگے نہیں جھکنا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جی ٹھیک ہے بہت شکریہ آپ کی ایسی مہربانی کا مجھ پر۔" روکھے سے انداز میں کہتی وہ چائے کے پین کو اٹھانے لگی چائے بن چکی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اب وہ کیبنٹ سے کپ نکالنے لگی تھی۔

"تم بدل گئی ہو۔۔ وہ یشفہ نہیں رہی جو مجھ سے اپنا قصور نہ ہونے پر بھی میری ڈانٹ آرام سے سن لیتی تھی۔۔ اور مجھ سے بات کرنے کے بہانے میرے کمرے کے باہر جان بوجھ کر گر

بھی جاتی تھی اور میری تھوڑی سی بات کرنے پر بھی سارا دن خوش رہتی تھی اور میرے رونے پر بے چین ہوتی مجھ سے پوچھنے آجاتی تھی۔۔۔" وہ اس پر بڑے آرام سے ہم پھوڑتا بول رہا تھا۔۔۔ مگر یشفہ ساکت کھڑی تھی۔

یعنی وہ سب جانتا تھا مگر بتاتا نہیں تھا کہ وہ شرمندہ مت ہو۔ مگر اب وہ بتا رہا تھا۔ یشفہ بمشکل اس کی طرف مڑی اور اس کی طرف دیکھا۔

"مزید کچھ جاننا چاہو گی؟" وہ ابرو اٹھاتا بولا تو یشفہ نے سر جھکا لیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم میرے لیے ہمیشہ مختلف یشفہ رہی ہو۔۔۔ تم جو کسی کو اپنے آگے بولنے نہیں دیتی۔۔۔ میری ہر بات آرام سے سن لیتی ہو۔۔۔ میں واحد ہوں گا جو تم پر غصہ کر جاتا ہوں اور تم سن لیتی ہو۔۔۔ تم آگے سے مجھے ایک کی دس نہیں سناتی۔۔۔ تم واقعی میرے لیے خود کو مختلف رکھتی ہو۔۔۔" وہ مزید بولا تھا۔ اس کا لہجہ جتنا ہوا نہیں تھا۔ وہ بس اس پر آج بہت کچھ آشکار کرنا چاہتا تھا۔

"مگر اب جب تم میرے لیے اوروں جیسی یشفہ بن رہی ہو تو مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔ میرا مقصد تمہیں شرمندہ کرنا بالکل بھی نہیں ہے۔۔۔"

"لیکن میں ہو رہی ہوں۔۔۔ کین یو پلیز اسٹاپ دیس؟" یشفہ شاہ زر کی بات کاٹتی شلف پر ہاتھ مارتی ضبط سے بولی تھی۔

"لیکن یشفہ میں تو جسٹ۔۔۔" وہ مزید کچھ کہتا وہ کپ شلف پر رکھتی کچن سے ہی نکل گئی۔ شاہ زر کھڑا رہ گیا۔

اب جب وہ اظہار کرنے ہی والا تھا تو یشفہ کو خوش ہونا چاہیے تھا۔ شاہ زر اس کے ایسے رویے سے ہرٹ ہوا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"لیکن شاید میں اسی رویے کا مستحق ہوں۔۔۔ میں نے بھی اس کے ساتھ کبھی اچھا نہیں

کیا۔" وہ بھی مایوسی سے سر جھٹکتا کچن سے نکل گیا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"یار میں بور ہو رہی ہوں زی بھائی کو فون کرو کب تک آنا ہے انہوں نے۔۔۔ ان کے ساتھ کہیں چلتے ہیں ویسے تو ہمیں باہر جانا منع ہے۔" عنیشا جمائی روکتی ضحیٰ سے بولی۔
ضرار اپنے دوست کی طرف گیا ہوا تھا۔

"تم بور ہو رہی ہو خود فون کرلو۔۔" ضحی میگزین سے سر اٹھاتی ایک نظر اسے دیکھتی بولی۔

"شف آج یونی گئی ہوئی ہے ورنہ میں اس کے ساتھ باتیں کر لیتی۔۔ تم تو انتہا کی بورنگ ہو۔۔
بیچارے زی بھائی۔" اس کے منہ بنا کر کہنے پر ضحی نے اس کے منہ پر تکیے کی سلامی پیش
کی تھی۔

"کیا ہے؟ منہ پر تکیہ لگنے پر وہ تنک کر بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اپنی بکو اس بند رکھو۔۔ کوئی بیچارے نہیں ہیں تمہارے زی بھائی۔" وہ سر جھٹکتی پھر سے

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial> میگزین میں غرق ہو گئی۔

عنیشا نے ضرار کے نمبر پر بیل دی تو فون پک نہیں کیا گیا۔

"زی بھابی جان۔۔ اب آپ ہی ٹرائی کریں اپنے موبائل سے۔۔ ہماری کال تو اٹھا نہیں رہے
زی بھیا۔۔ اپنی بیگم کی لازمی اٹھائیں گے۔" عنیشا نے ایک مرتبہ پھر سے ضحیٰ کو چھیڑا تو ضحیٰ
چڑ کر بیڈ پر میگزین پٹختی اپنا فون لیے اٹھی اور ٹیرس پر آگئی۔

"میرے سامنے کر لیتی۔۔ چلو کوئی نہیں پرائیوٹی بھی تو چاہیے ہوتی ہے۔۔" عنیشا نے ہانک
لگائی تو اب کہ ضحیٰ کا جوتا اڑتا ہوا آیا تھا مگر عنیشا نے ہنستے ہوئے شکر سر نیچے کر لیا۔

"مجھے تو زی بھائی پر رحم آتا ہے کبھ غلط بول گئے تو ایسے ہی اڑتی ہوئی چیزیں پڑے گی
انہیں۔" عنیشا نے کہتے ہی اپنے آگے تکیہ کر لیا۔ مگر پھر بھی پیچھے کمر پر دھموکا جڑ دیا ضحیٰ
نے خود آکر۔۔

"اپنا منہ بند رکھو۔" وہ گھورتی کمرے سے نکل گئی۔

"یہ ضرار فون کیوں نہیں اٹھا رہے کہیں آ تو نہیں گئے اور واشروم میں ہوں۔" وہ سوچتی ہوئی
اس کے کمرے میں آگئی لیکن کمرے میں کوئی نہیں تھا واشروم کا بھی دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا
تھا اس مطلب وہ ابھی گھر نہیں آیا تھا۔

اس نے وہی کھڑے ایک بار پھر سے ٹرائی کیا مگر رنگینگ کی آواز پر چونکی فون کمرے میں ہی تھا۔

اس نے آواز کے تعاقب میں بیڈ کے تکیے اٹھا کر دیکھے تو موبائل تکیے کے نیچے ہی پڑا بج رہا تھا وہ فوراً سے اس کی طرف لپکی مگر موبائل پر لکھا اپنا نام پڑھ کر غصے سے رگیں تن گئیں۔

"ضرار کے بچے۔۔۔!!" وہ چیختی ہوئی اس کا موبائل ہاتھ میں لیے اپنے کمرے میں آئی تھی۔

"کیا ہوا اب؟" ضحیٰ کو غصے میں دیکھ کر عنیشا نے سوال کیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"بہت بے چارے ہیں ناں تمہارے زی بھائی۔۔ آ لینے دو آج خیر نہیں۔۔" وہ غصے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹتی ہوئی بولی۔

"لیکن ہوا کیا ہے؟" عنیشا اچنبھے سے بولی۔

"میرا نام چڑیل سے سیو کر رکھا ہے۔" وہ دانت پیستی بولی جیسے ان کے بچ ضرار کو ہی پیس رہی ہو۔

عنیشا کا قہقہہ ابلا مگر ضحیٰ کے تاثرات دیکھ کر وہ چپ کر گئی۔

"اسد زی بھائی کو بچا لینا آج۔" عنیشا زی بھائی کے لیے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی بولی۔۔
 "ہائے پتہ نہیں اب زی بھائی کا کیا ہوگا؟"



<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بھابھی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔ بھیج دیں اسے۔۔ میری بیٹی کی طرح ہے وہ بھی۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سائرہ کے کہنے پر انہوں نے بات کر کے خدا حافظ کہہ دیا تھا۔

سائرہ بھی اٹھ کر یشفہ کے کمرے کی طرف چل دیں اسے بتانے۔۔

"یشفہ۔۔!" یشفہ نے رجسٹر سے سر اٹھا کر سائرہ کو دیکھا تھا۔

"جی ماما۔۔ کیا بات ہے؟" وہ کرسی سے اٹھ کر ان تک آئی تھی۔۔

"کیا کر رہی تھی؟" سائرہ نے اس کے بال سنوارے۔

"کچھ نہیں بس پیپرز کی تیاری۔" اس نے گردن موڑ کر پیچھے میز پر پڑی اپنی چیزوں کو دیکھا۔

"بیٹا۔۔ فاریہ کا دل کر رہا ہے تم لوگوں سے ملنے کا۔۔ تمہاری ممانی کا فون تھا فاریہ آرہی ہے۔"

سائرہ نے اسے بتایا تو لشفہ خوش ہو گئی۔

"سچی۔۔۔ واؤ میں عنیشا اور ضحیٰ کو جا کر بتاتی ہوں۔" وہ خوشی سے سائرہ کے گال چومتی

کمرے سے باہر بھاگی تھی۔

سائرہ نے مسکراتے ہوئے سرنفی میں ہلایا۔ وہ بھی باہر نکل گئیں۔

"عنیشا ضحیٰ۔۔۔ کہاں ہو یار تم دونوں؟؟ وہ ان کو ڈھونڈتی ہوئی ان کے کمرے کی طرف آئی

مگر کمرے میں خاموشی دیکھ کر وہ حیران ہوتی اندر آئی تو ضحیٰ ماتھے پر بل ڈالے کمرے میں چکر

لگا رہی تھی اور عنیشا بور سی بیٹھی جمائی روک رہی تھی۔

"یہ ضحیٰ کو کیا ہوا؟" اس نے ابرو اچکا کر اشارے سے عنیشا سے پوچھا۔
عنیشا ٹھنڈا سانس لے کر رہ گئی۔

"مت پوچھو جلاد بنی پھر رہی ہے۔۔۔ آج تمہارے بھائی کی خیر نہیں بس۔۔۔" وہ ہاتھ جلاتی بولی تو
یشفہ نے چونک کر ضحیٰ کی طرف دیکھا۔
وہ بہت سنجیدہ دکھائی دے رہی تھی جیسے بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہو۔

"میں تو تمہیں مزے کی بات بتانے آئی تھی۔۔۔" یشفہ نے کندھے اچکائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہیں پتہ ہے میری ماموں کی بیٹی آرہی ہے۔۔۔ فاریہ۔" وہ خوشی کے مارے اس کے ہاتھ
تھام کر بولی تو عنیشا نے ضحیٰ کی طرف ایک نظر دیکھا۔

"یہ وہی کزن ہے ناں جس کے ساتھ زی بھائی کی بات چلی تھی؟ شادی کی؟" اس نے یشفہ
سے ہلکے سے پوچھنا چاہا مگر ضحیٰ کے کان کھڑے ہو گئے۔

"کیا کہا؟؟" وہ ان کی طرف تیزی سے آئی۔ یشفہ نے گڑبڑا کر عننیشا کو دیکھا۔

"کچھ نہیں تم اپنی پریڈ جاری رکھو۔۔" یشفہ نے کہا تو ضحیٰ نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

"یہ زی کر کیا رہا ہے دوست کی طرف۔۔ تم بھی یونی سے آگئی ہو یہ ابھی تک نہیں واپس آیا۔" اس نے ہاتھ پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

"یار ہوا کیا ہے؟" یشفہ نے اس کے تیور دیکھ کر پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تمہیں پتہ ہے یشفہ تمہارے بھائی نے میرا نمبر کس نیم سے سیو کیا ہوا ہے؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے پوچھ رہی تھی۔

یشفہ نے میکانکی انداز میں سر نفی میں ہلایا۔

"چریل کے نیم سے۔" وہ بتاتی ہوئی روہانسی ہو گئی۔

یشفہ کا قہقہہ چھوٹا۔

مگر ضحیٰ کو دیکھ کر دبا گئی۔

"بیچارے میرے بھائی۔۔" وہ ہنستی ہوئی عنیشا کو لیے باہر نکل گئی۔

باہر آتے ہی وہ دونوں جو کمرے میں ضبط کیے ہوئی تھیں ہنس پڑیں۔

"یہ تم دونوں کیوں اتنا ہنس رہی ہو؟" ضرار چلتا ہوا ان تک آیا اور نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھا۔

اس کی آواز سنتے ہی دونوں نے سر اٹھایا اور اس کی شکل دیکھ کر دونوں پھر سے ہنس پڑی۔

Support@classicurdu material.com

ضرار کو وہ دونوں پاگل لگیں تو وہ انہیں وہی چھوڑتا سر جھٹکتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔

"اب خیر نہیں زی بھائی کی۔" عنیشا نے ہنستے ہوئے ہاتھ آگے کیا تو لشفہ نے بھی ہنستے

ہوئے اس کے ہاتھ پر تالی مار دی۔

"چلو چل کر ضحیٰ کو بتاتے ہیں کہ زی بھائی آگئے۔" عنیشا اور وہ پھر سے اندر چلے گئے۔

"ضحیٰ وہ آپکے مجازی خدا گھر میں تشریف لاکچے ہیں۔" عنیشا کے ڈرامائی انداز سے کہنے پر ضحیٰ اسے گھورتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔

بیچھے وہ دونوں ضرار کی متوقع شامت کا سوچتے ہوئے ایک بار پھر سے ہنس دیں۔



"زی۔۔!" ضحیٰ نے اس کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو ضرار جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنی گھڑی اتار رہا تھا حیرت سے پلٹا۔

"زہے نصیب۔۔ آپ خود کیوں آگئیں ہمیں یاد کیا ہوتا؟" وہ شوخ ہوا ضحیٰ کی تیوری چڑھی۔

"کارنامہ کچھ ایسا انجام دیا آپ نے مجھے خود آنا پڑا۔۔" وہ سینے پر ہاتھ باندھتی اپنے مخصوص طنزیہ لہجے میں گویا ہوئی تو ضرار کو کچھ گرہڑ کا احساس ہوا۔ ہاتھ بے ساختہ پینٹ کی جیب کی طرف گیا۔

"میرا فون۔۔" وہ سوچتا ہوا ضحیٰ کی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہو گیا اب مجھ ناچیز سے۔" بھرپور معصوم بننے کی ایکٹنگ کی گئی۔

"یہ فون آپکا یہاں گھر ہی رہ گیا تھا۔" وہ اس کے آگے فون کرتی ہوئی بولی۔

"اوہ تمھنکس۔۔ ویسے تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ گھر رہ گیا تھا مطلب تم نے کہاں سے اٹھایا

اسے۔" اب اس بیچارے کو کیا پتہ اب کیا ہونے والا ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

"میرا نمبر ڈائل کریں ذرا۔۔ دیکھوں کس نیم سے سیو ہے؟" وہ ٹھہری تلے ہاتھ رکھتی ابرو اٹھا کر

بولی۔

ضرار نے اسے دیکھا مطلب گئے کام سے۔۔

"تمہارا نام تو اس دل میں فیڈ ہے پھر موبائل میں دیکھنے کی کیا ضرورت۔" وہ مسکراتا ہوا بولا تو

ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"ضرار آپ ایسے کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ روہانسی ہوتی صوفے پر سے کشن اٹھاتی اس کو مارنے لگی تھی جب ضرار پیچھے ہوا۔

"کیا کر دیا بتاؤ تو۔۔" وہ اپنا بچاؤ کرتا پورے کمرے میں گھوم رہا تھا اور ضحیٰ اس کے کندھے پر کبھی بازو پر کشن مار رہی تھی۔

"میں چڑیل دکھتی ہوں آپکو۔" وہ تیکھے انداز میں بولی تو ضرار نے سمجھتے ہوئے اسے ہنس کر

دیکھا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یار میں نے اتنے پیار سے یہ نام سیو کیا ہے تمہارا۔۔۔" اسے بولنے کا موقع دیے بغیر اس کی کشن سے پھر سے دھلائی کرنے لگی مگر وہ ہاتھ آگے کر کے ہر بار اپنے آپ کو بچا لیتا ضحیٰ تھک کر وہیں بیڈ ہر بیٹھ گئی۔

"بات نہیں کرنا اب تم مجھ سے۔۔ تم 'آپ' کہلانے کے لائق ہی نہیں ہو۔" وہ غصے سے بولی تو ضرار ہنستا ہوا اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔

"حد ہے یار۔۔ میں نے کب کہا تم مجھے آپ کہو اپنی مرضی سے کہتی ہو تم۔۔" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا بال ماتھے پر بکھر گئے تھے۔
ضحیٰ نے ترچھی نظروں سے اسے دیکھا۔

"اچھا ناں یار معاف کر دو اب۔۔ میں نے اتنے پیار سے رکھا تھا تمہارا نام دیکھو تو کتنا سو بیٹ ہے۔" وہ ہنسی دبا کر بولا۔

"مجھے نہیں چاہیے ایسا پیار تمہارا رکھو اسے اپنے پاس۔۔ شوخے۔۔" وہ اس کی گود میں کشن پٹختی کمرے سے ہی نکل گئی۔ ضرار پیچھے اس کی ناراضگی کے انداز ہر ہنس دیا۔

"چڑیل۔" وہ سر جھٹکتا کھڑا ہوتا واشروم میں فریش ہونے لگی۔



"السلام علیکم۔۔!" وہ دورتی ہوئی فاریہ کے گلے لگی تھی۔

"وعلیکم السلام کیسی ہویشفہ؟" وہ بھی خوشی سے اس سے الگ ہوتی پوچھ رہی تھی۔

"میں ٹھیک۔۔ تم سناؤ؟" وہ اسے ساتھ لیے صوفے پر بیٹھ گئی۔

بیچھے سعد کھڑایشفہ کے نظر انداز کیے جانے پر کھولتا ان کے بیچھے ہی صوفے پر آکر بیٹھ گیا۔

"السلام علیکم سعد بھائی۔" یشفہ نے ایک نظر اسے دیکھا۔

سعد کو اس کا بھائی کہنا زہر لگا۔ مگر وہ برداشت کرگیا۔

"وعلیکم السلام ڈئیر کزن۔۔" اس کے ایسا کہنے پر یشفہ نے دانت پیسے۔۔ اسے سعد کبھی بھی

اچھا نہیں لگا تھا وجہ اس کی پر سنلیٹی اور عادات تھیں جس کے بارے میں اس نے آج تک

کسی کو نہیں بتایا تھا۔ سعد نے بھی کسی کو کانوں کان خبر ہونے نہیں دی تھی۔ وہ جیسا دکھتا

تھا وہ اس سے کہیں زیادہ مختلف تھا۔

"چلو فاریہ تمہیں میں باقیوں سے ملواؤں۔" وہ ایک مرتبہ پھر سے سعد کو اگنور کرتی فاریہ کو لیے

وہاں سے اٹھی تھی۔

"سعد تم بھی آجاؤ۔۔" فاریہ نے سعد سے کہا تو سعد کے دانت نکلے تھے۔ اور یشفہ نے اپنے آپ کو کام ڈاؤن کیا تھا۔

"عنیشا میٹ فاریہ۔۔" یشفہ نے عنیشا کو کہا تو عنیشا فاریہ سے بہت اچھے سے ملیں وہ ایک دو دفعہ پہلے بھی آپس میں مل چکی تھیں۔۔

اور عنیشا کو یہ بات یشفہ نے ہی بتائی تھی کہ سائرہ نے زی بھائی کا فاریہ کے ساتھ کرنے کا سوچا ہوا ہے۔

سعد کو کھڑا دیکھ کر رسماً عنیشا نے اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالی اور وہ تینوں وہاں سے چل دیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ مجھے کیا کرنے لے کر آئی ہے؟" سعد نے سوچتے ہوئے نیچے کی راہ لی سائرہ پھپھو سے ملنے کے لیے۔۔

"مامی!" آپ میرے لیے ایک کپ چائے بنا دیں گی؟" شاہ زرنے کچن میں آتے ہوئے سائرہ کو کھڑا دیکھ کر پوچھا۔

"ضرور بیٹا بیٹھو میں ابھی بنا دیتی ہوں۔" وہ اسے کہتی چائے کا پانی چڑھانے لگیں تبھی کچن میں سعد آگیا۔

"السلام علیکم پھپھو۔۔!" وہ مسکراتا ہوا ان تک آیا تو سائرہ نے بھی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پیار کیا۔

"وعلیکم السلام یاد آگئی پھپھو کی؟" وہ پیار سے شکوہ کرتی بولیں تو وہ ہنس دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بس پھپھو کام ہی بہت ہوتا ہے۔۔ اب بھی فاریہ نے ضد کی تو لے آیا آپکی طرف۔" وہ بولتے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا تو نظر شاہ زر پر پڑی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوہ ینگ مین کیسے ہو؟" وہ اس سے مصافحہ کرتا ملا تو مجبوراً شاہ زر کو بھی اس سے ملنا پڑا۔

"میں ٹھیک۔۔" سادہ سے انداز میں جواب دیتا وہ خاموش ہو گیا رسماً بھی اس کا آگے سے حال دریافت کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

سعد کا اس کے انداز پر منہ بن گیا۔

"ویسے یہیں ہوا بھی تک۔۔ گئے نہیں تم واپس امریکہ؟" لہجے میں چھلکتا طنز شاہ زر کو غصہ دلا گیا مگر وہ سائرہ کا احساس کیے ضبط کر گیا۔

"مامی میری چائے کسی کے ہاتھ بھجوا دیجیئے گا میں اوپر اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔" وہاں سے اٹھتے ہوئے وہ ایک نظر سعد پر ڈالتا وہاں سے نکل گیا۔

"سعد!! بری بات بیٹا ایسے نہیں کہتے مجھے آپ کا یوں بات کرنا بالکل اچھا نہیں لگا میں شاہ زر کے سامنے نہیں بولی مگر یوں اچھا نہیں لگتا وہ بھی اپنی خوشی سے تو نہیں رہ رہا یہاں۔۔ کم ہی کوئی بات چیت کرتا ہے کسی سے۔" سائرہ نے اسے تفصیلی بتایا تو سعد نے تمسخرانہ سر جھٹکا۔ سائرہ کا دھیان اس کی طرف نہیں تھا۔

"اچھا یہ بتاؤ فاریہ کہاں ہے؟" وہ اس کا دھیان ہٹانے کو بولیں۔

"اوپر ہے آپکی بیٹی کے ساتھ۔۔" اس کے بتانے پر وہ سر ہلا گئیں۔

"پھپھو میں ضرار کے پاس سے ہو کر آتا ہوں۔" وہ کہتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

ہائے ضاری کیسے ہو؟ "ضرار کو اندر آتا دیکھ کر فاریہ نے مسکرا کر کہا تو ضحیٰ نے آنکھیں
سکیڑے فاریہ کو دیکھا۔

"میں ٹھیک تم کیسی ہو فاری۔" ضرار نے بھی بیڈ پر اپنی جگہ بناتے ہوئے اس سے پوچھا تو
ضحیٰ کو ان کی یہ بے تکلفی زہر لگی۔

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟ اصل میں مجھے تم سے ایک پوائنٹ
سمجھنا تھا تو تم مجھے سمجھا دو گے۔"

"میں بھی سمجھا سکتی ہو میرا اور ضرار کا ایک ہی سچیکٹ ہے۔" فاریہ کے کہتے ہی ضحیٰ نے
دانت پیستے ہوئے فاریہ سے کہا تو ضرار سمیت سب نے اپنی ہنسی دبائی۔

"آپ کو کوئی پرابلم تو نہیں ہوگی؟" فاریہ نے اس کا خیال کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ نے زی بھائی سے سمجھا تو ضحیٰ کو تب ضرور پرابلم ہوگی۔" عنیشا کے کہنے پر سب ہنس دیئے مگر ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"نہیں مجھے کوئی ایشو نہیں ہے میں سمجھا دوں گی۔" ضحیٰ نے ذبردستی کی مسکراہٹ سجالے کہا تو فاریہ مسکرا دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تھینک یو سو مچ۔۔ زی بھابھی۔" فاریہ نے کہتے ہی زبان دانتوں تلے دبائی تو ضحیٰ نے اسے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> حیرانی سے دیکھا۔

"مجھے عنیشا اور یشفہ بتا چکی ہیں کہ آپ کو زی بھابھی کہلوانا بہت پسند ہے کیونکہ یہاں سب ضاری کو زی کہتے ہیں سو۔۔" وہ ضحیٰ کو وضاحت دیتی بولی تو ضحیٰ نے ایک نظر ان میسنیوں کو دیکھا جو ہنسی دبائی بیٹھی تھیں۔ ضرار ہنستا ہوا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"چلو تم لوگ انجئے کرو پھر سب اپنی زی بھابی کے ساتھ۔۔" ضرار کے شرارت سے کہنے پر ضحیٰ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔
اسے بھابی لفظ سے سخت چڑ تھی۔

"زی بھابی کا کچھ لگتا۔۔ شوخا۔۔ ہونہ۔۔" وہ سوچتی ہوئی پھر سے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"ویسے بہت مبارک ہو آپکو ضحیٰ۔۔ سیریلی آپ دونوں کا کپل بہت سویٹ ہے۔۔ مزے کی بات آپ دونوں کے نیم زی سے سٹارٹ ہوتے ہیں۔۔ زی بھائی کی زی بھابی۔۔ اب سے میں بھی ضاری کو زی ہی کہا کروں گی۔" وہ پرتوشی سے کہتی ضحیٰ کو حیران کر گئی۔

"اب آپ دونوں کو خوش رکھے۔۔" فاریہ نے آخر میں دعا دی تو سب نے باآواز بلند آمین کہا۔
ضحیٰ بھی مسکرا دی۔۔

فاریہ کو تو شروع سے ضرار ایک دوست کی طرح اچھا لگتا تھا اس نے ضرار کے متعلق کبھی ایسی سوچ رکھی ہی نہیں تھی۔ اس لیے وہ خوش تھی۔

"یشفہ یہ ذرا شاہ زر کو دے آؤ۔" سائرہ کے کہنے پر یشفہ سر ہلاتی چائے لیے اس کے کمرے کی طرف آگئی وہ تو فاریہ کے لیے کچھ بنانے آئی تھی۔۔۔ فاریہ اب ضحیٰ سے کچھ اہم پوائنٹس سمجھ رہی تھی اور عنینشا حمزہ کی تلاش میں نکل گئی تھی وہ اس سے سارا دن میں اگر نہیں ملتی تو چین نہیں آتا تھا۔

یشفہ نیچے آگئی تو سائرہ نے اسے کام کہہ دیا وہ بھی شاہ زر کا۔۔۔

کمرے کے باہر کھڑے دروازے پر ناک کرتی وہ سر پر ڈوپٹہ جمائے لب کاٹ رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"آجاؤ۔۔۔" اس کی اندر سے آتی آواز پر ہی اس کی دھڑکنوں کا شور بڑھا تھا وہ اپنے آپ پر قابو کرتی اندر آگئی۔

وہ فائز کھولے معائنہ کر رہا تھا یہ وہی فائز تھیں جو یشفہ سے ٹکرا جانے پر گری تھیں۔

"آپکی چائے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے کھڑی بولی تو شاہ زر نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

"یہاں رکھ دو۔۔" وہ ٹیبل پر اشارہ کرتا بولا۔۔ نگاہ بمشکل فائل پر جمائے رکھی۔ وہ اسے دیکھنے سے گریز ہی کرتا تھا۔

یشفہ نے کانپتے ہاتھوں سے چائے رکھی تھی تبھی اس کو اپنے پاؤں پر کچھ چلتا محسوس ہوا۔ ڈر کے مارے چیخنی تو چائے کا کپ ہاتھ میں لڑکھڑایا اور چائے ٹیبل پر گر گئی۔

"آ۔۔۔" وہ چیختی ہوئی پیچھے ہوئی۔ گرم گرم چائے ہاتھ پر بھی گر گئی مگر یہاں ابھی درد سے زیادہ ڈر تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

شاہ زر اس اچانک افتاد پر ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی فائلز کو بروقت سائیڈ پر کرتا وہ اس پاگل لڑکی کی طرف مڑا۔

"یہ سب کیا تھا یشفہ؟" وہ سخت تیور لیے موڑا مگر یشفہ کو دیکھ کر زبان کو بریک لگی۔

"یہ کیا کیا۔۔ ٹیبل پر تو گرائی سو گرائی ہاتھ پر بھی۔۔ ادھر دکھاؤ۔" شاہ زر نے فکر مند ہوتے ہوئے ہاتھ آگے کیا مگر یشفہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر لیا۔

"یہاں ابھی کچھ تھا۔۔ میرے پاؤں پر سے گزرا ہے؟" یشفہ نے زمین کی طرف دیکھ کر کہا۔

"کہاں؟ شاہ نے بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

"آ۔۔۔ یہ رہا۔" وہ زمین پر شاہ زر کی پاؤں کی طرف اشارہ کرتی ایک مرتبہ پھر چیختی ہوئی صوفے پر چڑھ گئی۔

"تمہارا دماغ سیٹ ہے۔۔ ایک کیڑا ہے بس۔" شاہ زر نے کارپٹ پر چلتے کیڑے کو دیکھا جو زیادہ بڑا بھی نہیں تھا اور اکثر کارپٹ پر آجایا کرتے تھے۔

"ہاں تو۔۔ ہے تو کیڑا ناں۔۔ پلیز اسے مار دیں۔۔ اور آپ تو بڑے صفائی پسند بنتے ہیں اور کمرے میں کیڑے ہیں آپ کے۔۔" وہ ڈرتی ہوئی آخر میں کمر پر ہاتھ جماتی بولی تو شاہ زر کا منہ

کھل گیا۔ وہ ایک کیرا تھا صرف۔۔ اپنے آپ سے ہی اس نے اتنے سارے کیروں کا سوچ لیا تھا۔

"ہاں میرے کمرے میں تو ان کا پورا خاندان رہتا ہے۔" وہ جل بھن کر بولا تھا۔

"کیا سچی؟ کیا آپ نے انہیں خود رکھا ہوا ہے کوئی ایکسپریمنٹ کرنے کے لیے۔۔ ڈمی فارمیسی میں کیا ان کا بھی معائنہ کرنا پڑتا ہے؟؟" لیشفہ تو سیریس ہوتی بولی تو شاہ زر نے اپنا سر پیٹا۔۔ سب سے پہلے تو اس نے بیچارے کیرے کو مارا۔ پاؤں اس کے اوپر سے ہٹاتا اب وہ لیشفہ کی طرف آیا۔

"نیچے اترو یہاں سے۔۔ مار دیا ہے میں نے۔۔ اپنا ہاتھ دکھاؤ۔" وہ سخت لہجہ لیے بولا تو لیشفہ نے اسے دیکھا۔

"اور جو باقی کا خاندان ہے اسکا؟؟" وہ ابرو اچکا کر بولی تو شاہ زر نے اسے ایسے دیکھا جیسے پاگل ہو۔۔

"شف ہاتھ دکھاؤ۔۔ لال ہو رہا ہے۔۔" غصے میں بولتے ہوئے اسے احساس نہیں ہوا وہ اسے شف بول گیا تھا۔ مگر یشف نے اسے حیرانی سے ضرور دیکھا لیکن فلحال اس کو غصے میں دیکھ کر نیچے اتری تھی۔

"تم بالکل پاگل لڑکی ہو۔" اس کا ہاتھ دیکھتے مسکراتے ہوئے کہا تو یشف کا دل زور سے دھڑکا۔

"ایک منٹ۔" اس کو کہتا وہ ڈار سے ٹیوب نکال کر اس تک آیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یہ لگا لینا۔ ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ مسکرا کر کہتا واپس ٹیبل تک آیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب یہ مت سمجھنا کہ میں نے آپ کے لیے اپنے ہی ہاتھ پر گرم گرم چائے گرا لی۔" یشف کے منہ بنا کر کہنے پر شاہ زر کو اپنی کل کی کہی بات یاد آئی جو اس نے کچن میں یشف سے کہی تھی۔

وہ سوچتے ہوئے بے ساختہ مسکرایا تھا۔

"یشفہ۔۔!" وہ اسے پکارتا ہوا مڑا تھا مگر وہ کمرے میں نہیں تھی۔۔
 "چلی بھی گئی۔۔" شاہ زر پھکی سی مسکراہٹ سجائے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔
 "چائے بھی مجھے سمیٹنے پڑے گی۔"

وہ اسے بتانا چاہتا تھا اپنی ساری بے چینی۔۔ مگر آج پھر موقع نہیں مل پایا تھا۔۔ وہ اس کے کمرے سے جا چکی تھی۔
 شاہ زر کا دل کیا کہ وہ اسے روک لے مگر وہ تو بتائے بغیر ہی نکل گئی۔۔ کمرے سے۔۔ یا شاید زندگی سے بھی۔۔۔
 لیکن کبھی کبھی کسی کو اگر سچے دل سے چاہو تو وہ ضرور ملتا ہے۔۔ پتہ نہیں یشفہ نے اسے سچے دل سے چاہا تھا کہ نہیں۔۔
 مگر شاہ زر اب سچے دل سے چاہنے لگا تھا۔۔ وہ مزید دوری نہیں چاہتا تھا۔۔ مگر موقع نہیں مل رہا تھا اسے کچھ کرنے کا۔۔

"یہ تمہارے ہاتھ پر کیا ہوا؟" عنیشا نے یشفہ کے ہاتھ کو دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔

"کچھ نہیں بس -- ایسے ہی --" اس نے لا پرواہی سے کہا تو عنیشا نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟" عنیشا نے اسے دیکھتے پوچھا۔

"چائے گر گئی تھی یار -- غلطی سے۔" یشفہ نے جان چھڑائی۔

"اچھا یار -- دھیان رکھا کرو --" وہ اسے کہتی چپ ہو کر بیٹھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں بور ہو رہی ہوں -- حمزہ صبح سے گھر نہیں آیا -- کمبائن سڈی کا پلان تھا آج اس کا اپنے دوست کے ساتھ۔ رات میں آئے گا۔" عنیشا نے اپنے ہاتھوں پر چہرہ گرائے ہوئے کہا تو یشفہ مسکرائی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ وہ اب رات میں آئے گا؟" یشفہ نے اس کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر پوچھا۔

"تنائی جان نے بتایا میں نے ان سے پوچھا تھا اس لیے۔۔"

"اچھا چلو یار آنے والا ہوگا آٹھ تو بج گئے ہیں۔" یشفہ نے اسے تسلی دی تو عنیشا سر ہلا گئی۔

"تمہاری وہ کزن اور اس کا بھائی چلے گئے؟" عنیشا نے یاد آنے پر پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہمم چلے گئے ہیں۔۔" یشفہ نے سرسری سا بتایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"شف تمہیں اپنا وہ کزن عجیب نہیں لگتا؟" عنیشا کو سعد ایک آنکھ نہیں بھایا تھا۔

"عجیب و غریب لگتا ہے مجھے۔۔ بات ہی مت کرو اس کی۔" یشفہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"ہمم۔۔ فاریہ سے بالکل الٹ ہے وہ لفنگا۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ کو دو تین سال پہلے کی بات یاد آگئی۔

"سعد بھائی۔۔ آپ کو مامی۔۔" وہ دروازہ کھولتی اندر آئی تھی جب اندر کمرے کی حالت دیکھ کر اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

کمرے میں سیگریٹ کا دھواں اتنا تھا کہ وہ کھانسنے لگ گئی۔ نیچے کاریٹ پر سعد بیٹھا ٹی وی کا ریوٹ ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا اسے دیکھ کر بوکھلایا۔۔ ایش ٹرے میں سیگریٹ کا انبار لگا ہوا تھا اور ٹی وی پر کوئی فحاش سین دیکھ کر اس کے رنگ اڑے اور وہ سعد کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھتی کمرے سے باہر بھاگنے لگی جب سعد جلدی اٹھ کر اس تک آیا۔

"خبردار کسی کو بتایا تو بہت برا حال کروں گا۔" بجائے ڈرنے کے وہ اسے دھمکا رہا تھا۔ یشفہ کو غصہ آگیا۔

"میں یہاں تم سے ڈر کر بیٹھی ہوں جو کرنا ہے کر لو۔۔ میں ابھی جا کر مامی کو بتاتی ہوں تم کس کردار کے مالک ہو مسٹر سعد بدر۔" وہ انگلی اٹھائے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تو سعد کو اس لڑکی کی جرات پر غصہ آگیا۔

[illegible]

"ایشفہ تمہیں تائی جان بلا رہی ہیں۔"ضحیٰ اس کے پاس آتے ہوئے بولی تو ایشفہ سر ہلاتی وہاں سے چلے گئی۔

"تم سناؤ۔۔ کیسی لگی فاریہ تمہیں؟" عنیشا نے ضحیٰ کو چھیڑا۔

"شروع میں بری بعد میں اچھی۔" ضحیٰ نے صفائی سے جواب دیا تو عنایتا ہنس دی۔

"اچھا جی۔"

"یہ ویسے تمام لوگ بعض آجاؤ۔۔۔ زی بھا بھی مت کہا کرو مجھے۔" ضحیٰ نے ناک چڑھائی تو عنیشا کی ہنسی نکل گئی۔

"اوکے زی بھا بھی۔" ضحیٰ کو کہتے ہی وہ کمرے سے بھاگی تھی پیچھے سے ضحیٰ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ اپنی ماں کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیوں کیا برائی ہے اس میں۔۔۔ اپنوں میں جاؤ گی اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہے؟" ساڑھ کو اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"لیکن ممما مجھے سعد نہیں پسند۔۔۔ اس کا کریکٹر نہیں ٹھیک۔" وہ سر جھکائے بولی۔

"کیا غلط ہے اس میں۔۔ اتنا شریف بچہ ہے۔"

"اوہ پلیز ماما اپنے بھتیجے کو ڈیفینڈ نہیں کریں۔۔ آپ جانتی ہیں کہ وہ سیگریٹ پیتا ہے۔۔ مجھے
الرجی ہے سیگریٹ سے۔" وہ ان کی بات کاٹ گئی۔

"یہ کوئی وجہ نہیں ہوئی۔۔ اور بھائی جان نے بتایا ہے کہ وہ اب نہیں پیتا۔۔ اس نے اپنے
آپ کو کافی حد تک سدھار لیا ہے۔" سائرہ نے اسے بتایا تو یشفہ نے نظر اٹھا کر اپنی ماں کو
دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ماما ایسے لوگ نہیں سدھرا کرتے۔۔ مجھے سعد نہیں پسند۔۔ آگے آپ کی مرضی۔۔ آپ میرے
ساتھ زبردستی نہیں کر سکتیں۔" وہ روہانسی ہو گئی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سعد نہیں تو پھر اور کون؟" سائرہ اب اصل مدعے پر آئی تھیں۔ یشفہ نے جھٹکے سے سر
اٹھایا۔

"کوئی بھی بس سعد نہیں۔" وہ مستحکم لہجے میں بولی اسے مضبوط رہنا تھا۔

"اچھا چلو تمہارے پاپا آتے ہیں تو بات کرتی ہوں۔ ویسے مان جاتی تم۔ شادی کے بعد ٹھیک ہو جائے گا اگر نہ سدھرا ہوا تو۔۔" سائرہ نے ایک آخری کوشش کی کمزور سی۔

"مما آپ بھی ایسا سوچتی ہیں کہ شادی کے بعد ایسے لوگ ٹھیک ہو جائے گے اور اس لیے ہم لوگ لڑکی کی زندگی داؤ پر لگا دیتے ہیں۔۔ ایسے لوگ ماں باپ کے دباؤ پر تو ٹھیک رہ لیتے ہیں مگر بیوی سے نہیں سنبھلتے۔۔ ایسے لوگوں کے نزدیک بیوی ایک زرخیز غلام سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔۔"

یشفہ کو اپنی ماں کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اچھا میری ماں نہ بنو۔۔ چلو جاؤ میں بات کرتی ہوں تمہارے پاپا سے اور ضرار سے۔" وہ اس کو آنکھیں دکھاتی بولیں تو یشفہ مسکرائی۔

"مما میں بس آپ کو بتا رہی تھی کہ ہم لوگ یہ سوچ رکھ کر شادی کر دیتے ہیں تو انجانے میں لڑکے کو ٹھیک کرنے کے چکروں میں لڑکی کی زندگی برباد کر دیتے ہیں۔۔" وہ ان کے گال چومتی وہاں سے بھاگی تھی۔

"بعض آجاؤ اپنی ان بچکانہ حرکتوں سے۔" وہ اسے ڈانٹ کر رہ گئیں پھر مسکرا دیں۔ ان کی بیٹی کتنی ہی بچکانہ حرکتیں کر لے مگر وہ کتنی سمجھ دار تھی۔۔ اور ان کا سر کبھی نہیں جھکنے نہیں دیا۔ اب بھی اپنی بات کتنے طریقے سے سمجھا کر گئی تھی بجائے اونچی آواز میں بحث کرنے کے۔

انہوں نے بے ساختہ اپنے اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

رات ابھی سب ڈائینگ ٹیبل نہیں آئے تھے بس ضرار یشفہ اور شہریار تھے۔ جب عنیشا موبائل میں سر دیئے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ بے دھیانی میں پاؤں رکھا تو پاؤں رپٹا اور یہ دھڑام عنیشا بی بی زمین پر۔۔ اس دھماکے پر سب ینگ پارٹی نے سر اٹھایا تو سب کا قہقہہ نکل گیا۔

عنیشا خود ہکا بکا سی بیٹھی تھی کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے ایک دم سے۔ سمجھ آنے پر وہ شرمندگی سے اٹھنے لگی کہ پاؤں میں درد اٹھنے پر دوبارہ سیڑھیوں پر ہی بیٹھ گئی۔

پیچھے سے حمزہ کے قہقہے پر اس کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

"یقین مانو عنیش میں نے تمہیں گرتے ہوئے دیکھا۔ کیا سین تھا۔" وہ اس کے پیچھے سے آتا اس لمحے کو یاد کرتا پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنستا ہوا دوہرا ہو گیا۔

"حمزی۔۔ کتنے برے ہو تم۔۔ بچا بھی سکتے تھے تم مجھے۔۔ لیکن نہیں۔۔ دفعہ ہو جاؤ۔" وہ غصے سے بولتی ریلنگ کا سہارا لیتی مشکل سے اٹھی مگر چلنے میں مشکل ہو رہی تھی۔

یشفہ جلدی سے اٹھی اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس کمرے میں لے جانے لگی۔ عنیشا بھی یشفہ کے سہارے لنگڑا کر چل رہی تھی۔

"لنگڑی ککڑی۔" اس کے ایسے چلنے پر حمزہ نے پیچھے سے کہا تو سب نے قہقہہ لگایا بیچاری یشفہ نے اپنی امداد آنے والی ہنسی دبائی۔ عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"اپنا موبائل دیکھ لو وہ تو ٹھیک ہے نا۔۔ تمہاری خیر ہے۔۔" حمزہ بھی اس کے ساتھ آیا تھا۔

"حمزى اگر تمہیں خود سے ذرا سا بھی پيار ہے تو خاموش ہو جاؤ۔" وہ انگلی اٹھائے اسے وارن کرتی نولی۔

"اوہ دھمکی۔۔ چل تو لو پہلے ٹھیک سے۔۔ پھر اماں بن جانا۔۔ لنگڑی سکڑی۔" وہ اسے زبان چڑاتا نیچے بھاگا تھا۔

"حمزى!!" عنیشا یشفہ سے اپنا بازو چھڑواتی بھاگنے لگی۔۔ جب یشفہ نے اسے پکڑا۔

"پاگل ہو یار پاؤں پر چوٹ آئی ہے چلا جا نہیں رہا محترمہ اس کے پیچھے بھاگے گی۔" یشفہ نے اسے سنائی تھی تو وہ مڑی۔

"چھچھوندر۔" غصے سے حمزہ کو کہتی جانے لگی۔

"پرانا ہو گیا عنیش کچھ نیا لاؤ۔" وہ اسے سلگاتا ہنس کر بولا تو عنیشا دانت پیس کر رہ گئی۔

"یار کتنا لڑتے ہو تم لوگ حد ہوتی ہے۔۔" یشفہ نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

"تم بھی مجھے سناؤ۔۔ دیکھا تھا تم نے وہ تمہارا ڈفر بھائی بول رہا تھا۔ خود لڑتا ہے مجھ سے۔" وہ غصے سے بولی۔

"اچھا کام ڈاؤن۔ ریلیکس ہو کر بیٹھو۔" یشفہ نے اسے ٹھنڈا کیا۔

"تمہارا بھائی مجھے ریلیکس رہنے دو تب نا۔۔" وہ تنک کر بولی تو یشفہ کی ہنسی نکل گئی۔

"چین تو تم بھی اسے لینے نہیں دیتی ایک دوسرے کے بغیر تم لوگوں کا گزارہ بھی نہیں ہے۔" یشفہ نے اسے چھیرا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

لیکن بات تو سچ تھی۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد عنیشا یشفہ کے سہارے ہی نیچے آئی تھی۔ ڈائیننگ ٹیبل پر سب آچکے تھے۔ شاہ زر بھی۔۔۔ اور زرین بھی یشفہ اور عنیشا کے درمیان میں آکر بیٹھ گئی۔

سب نے عننیشا کی چوٹ کے بارے میں پوچھا تو حمزہ ہنسی دبائے بیٹھا رہا ایشفہ نے سب کو بتایا کہ اس کا پاؤں پھسل گیا تھا۔

"زمین بیٹا کل پولیس آئے گی انہوں نے انوسٹیکیشن کرنی ہے کچھ۔۔۔ آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا آپ انہیں بتاؤ گی تاکہ وہ مدد کر سکیں آپ کے شوہر تک پہنچنے کی۔۔ اور یہ جو پرسوں واقعہ ہوا ہے یہ یقیناً اسی ملک کے ہی لوگ ہونگے۔۔ ہمارے لیے باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔" سہیل صاحب نے زمین کو کہہ کر اپنی بات جاری رکھی۔ وہ سب کو آگاہ کر رہے تھے۔

"بیٹا تم سب بھی ایک ساتھ نکلا کرو یونی کے لیے۔۔ سب جایا کرو۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا کہ ہمارا گھر سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں اس کے لیے کل پرسوں تک پولیس ہی گھر کے باہر سیکیورٹی کے لیے مزید گارڈز بھیج دے گی۔" انہوں نے اپنی بات مکمل کی تو سب نے سر ہلا دیا۔



"یہ کیا اب سے نو فٹ بال۔۔ نو کمرکٹ۔۔" شہریار صدمے سے بولا تو حمزہ نے اس کے سر پر چپت لگائی۔

"جی ہاں تایا جان کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔ باہر نہیں نکلنا مولو۔"

"آپ مجھے مولو نہ کہیں۔" وہ غصہ کرتا بولا تو حمزہ سمیت عنیشا اور زرین بھی ہنس دیں۔ وہ چاروں اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔

"اگر اتنا ہی مسئلہ ہے تو کالج سے بھی چھٹی کروائیں۔" شہریار نے منہ پھلایا۔

"نکمے انسان ہو۔۔ ویسے روز روز کونسا جاتے ہو؟ نیا بہانہ مل گیا ہے اب۔" عنیشا نے بھی اسے گھورا وہ صرف پریکٹیکل کی تیاری کے لیے کبھی کبھی جایا کرتا تھا اور پھر بھی ایسا کہہ رہا تھا۔

"پتہ نہیں میٹرک پاس کیسے کر لی اس نے۔" حمزہ نے اسے چھیڑا۔

"جیسے آپ نے کی تھی۔" دانت نکالتے ہوئے کہا گیا تو جواب میں حمزہ نے بھی دانتوں کی نمائش کی عنیثا کو وہ دونوں پاگل لگے وہ زمین کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"ویسے زمین آپی۔۔ آپ کو کیا لگتا ہے یہ وہی لوگ ہونگے؟" عنیثا نے اب زمین نے پوچھا تھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتی انہوں نے نقاب کیا ہوا تھا شکل نظر نہیں آئی۔۔ اور ملک کا کوئی ایک بندہ ہے۔۔ پورا گاؤں اس کے اشارے پر چلتا ہے۔" زمین اپنے سندھی لہجے میں بول رہی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں۔۔ کل پولیس آئے گی وہ آپ کا بیان لے گی آپ سب کچھ انہیں بتا دینا۔" عنیثا نے زمین کو حوصلہ دیا۔

"بس میرے شوہر کو کچھ نہ ہو۔ اس کی حفاظت کرے۔ آمین۔" اس کے کہنے پر ان تینوں نے آمین کہا تھا۔

"آپ کے شوہر کا نام کیا ہے؟" یہ سوال شہیار کی طرف سے آیا تھا۔

"عبدالرحمن۔" زرین کے بتانے پر عنیثا کو بھی دلچسپی ہوئی۔ وہ آج اس سے تفصیلی بات کر رہے تھے۔

"آپ کا اور عبدالرحمن بھائی کا نکاح کیسے ہوا؟" عنیثا کے پوچھنے پر زرین مسکرائی۔ وہیں حمزہ کو دیکھ کر سرفی میں بلایا کہ بس اب زرین کی شامت۔۔ عنیثا ایک بار بولنے پر آئے تو بس پھر اگلا بندہ ہاتھ جوڑ کر ہی چپ کرواتا ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ لوگ ہمارے بہت اچھے پڑوسی تھے۔۔ ہر مشکل میں ہمارے ساتھ ہوتے تھے۔ ان کے حالات ہم لوگوں سے بہت بہتر تھے۔۔ پھر جب اما ابا کا انتقال ہوا تو فہیم چچا مطلب عبدالرحمن کے ابا مجھے اپنے ساتھ گھر لے آئے میں ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔

ایک دن میرے دونوں بھائی واپس آگئے وہ ہمیشہ غلط کاموں میں ملوث رہیں ہیں اس لیے ابا انہیں گھر نہیں آنے دیتے تھے۔

لیکن اس دن یہ لوگ آگئے اور فہیم چچا سے بہت لڑے میرے لیے نہیں۔۔ جائیداد کے لیے جو ابا نے ساری میرے نام کی تھی دو جگہ چھوٹی زمینیں لی تھیں ابا نے۔۔ پھر مجھے خطرہ نہ ہو۔۔

اس لئے فہیم چچا میری رکھوالی ہر وقت نہیں کر سکتے تھے انہوں نے شہر بھی چکر لگانے ہوتے تھے۔ یوں لوگ بھی باتیں بنا رہے تھے کافی تو چچا نے عبدالرحمن سے اجازت لے کر میرا نکاح کروادیا اور ساتھ ہی میری حفاظت کرنے کا وعدہ بھی لیا اس بات سے چاچی بھی خوش ہو گئی۔ انہیں میں بہت پسند تھی شروع سے۔۔ وہ مجھے اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں لیکن ان حالات میں نہیں۔۔ لیکن قدرت کی مرضی۔ "وہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

عنیشا جیسے ایک ٹرانس سے نکلی یا شاید حمزہ اور شہیار بھی۔

"تو پھر آپ یہاں تک کیسے آئیں مطلب اپنے بھائیوں کے ہاتھ کیسے لگ گئیں؟" حمزہ نے سوال کیا۔

"ایک دن چچا فہیم شہر گئے تھے یہ لوگ شاید موقع کی تلاش میں تھے۔ ملک تہور کے چند بندوں کے ساتھ یہ لوگ ہمارے گھر آ گئے۔ اور چاچی کو بھی مارا۔۔ عبدالرحمن نے بہت کوشش کی لیکن ان لوگوں نے اس کو بھی بندوق مار کر بے ہوش کر دیا اور مجھے اور اسے اٹھا لائے۔۔ اس کے بعد مجھے نہیں پتہ ان لوگوں نے عبدالرحمن کو کہاں رکھا۔۔ پیچھے سے چچا اور چاچی کس حال میں ہیں۔" وہ رونے لگی تھی۔ عنیشا نے اس کو چپ کروایا۔

"آپ چپ ہو جائیں اس کی لٹھی بے آواز ہے -- اس ملک تہور کا بہت برا انجام ہوگا۔۔ یہ تڑپے گا۔" عنیشا کو واقعی اس بندے پر بہت غصہ تھا۔ باتیں سن کر تو مزید آ رہا تھا کس طرح بھائیوں کو ہی بہن کے خلاف کر دیا تھا کہ وہ اسے بچنے کے لیے بھی تیار تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ لوگ اسے دلا سے دیتے اس کے ساتھ اندر آ گئے تھے۔ کافی رات ہو گئی تھی۔ صبح سب نے یونیورسٹی بھی جانا تھا۔



"میری بات سنو تم۔۔!" حمزہ زینب کے سامنے آ کر بیٹھا تھا۔ اس وقت وہ کینٹین میں اکیلی بیٹھی تھی۔ زینب نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کہو کیا بات ہے۔" وہ سب کچھ چھوڑ اسکی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"آئندہ مجھ سے اور میرے معاملات سے دور رہنا۔" وہ کھڑا ہوتا اسے دیکھتے بغیر نکل گیا۔

زینب کا منہ کھول گیا وہ فوراً سے سنبھلتی حمزہ کے پیچھے بھاگی۔

"حمزہ رکو! میری بات سنو۔" وہ اس کو بازو سے پکڑتے روکنے لگی۔

"ڈونٹ ٹچ می۔" ابرو اٹھا کر اپنی بازو کی طرف اشارہ کرتا بولا جہاں پر اس کا ہاتھ تھا۔ زینب نے خفت سے ہاتھ پیچھے کیا۔

"اوکے۔۔ لیکن ایک بات کلیئر کر لیتے ہیں۔" وہ کانوں کے پیچھے بال اڑستی بولی تو حمزہ نے ایک اچھٹی نگاہ اس پر ڈالی۔

لمبی قمیض نیچے جینز کی پینٹ بالوں کو پونی میں قید کیے متناسب جسامت کی ایک خوش شکل لڑکی تھی۔۔

"کرو۔۔" وہ بے نیازی سے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سر جھکائے بولا۔

"ایسے نہیں۔۔۔ پلیز وہاں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ بس تھوڑی دیر۔" حمزہ کے نگاہ اٹھا کر دیکھنے پر اس نے التجا کی۔ حمزہ سر ہلاتا پاس ہی ایک ٹیبل پر بیٹھ گیا۔ زینب کی سکھ کا سانس لیتی اس کے سامنے جا کر بیٹھی۔

"جلدی بات کرو جو کرنی ہے۔" وہ بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھنا بولا۔
 "پتہ نہیں کس چیز کا غور ہے۔" زینب اسے دیکھتی سوچ کر رہ گئی۔
 "تم مجھ سے ایسے کیوں بات کر کے گئے ہو؟ میں تمہارے کسی معاملے میں نہیں کودی۔
 مجھے سمجھ نہیں آتی تم مجھ سے اتنی روڈی بات کیوں کرتے ہو؟" وہ اپنے لبوں پر زبان پھیرتی بولی۔

"تم نے اپنی دوست سے نہیں کہا کہ میں اور تم جلد شادی کر رہے ہیں اور میں تم سے شادی کروں گا پیپرز کے بعد؟" وہ آگے کو ہوا تھا۔
 زینب کا رنگ فق ہوا تھا۔

"بتاؤ جواب دو۔۔۔ خود سے ہی اتنی خوش فہمی کیسے پال لیتی ہو؟" اب وہ اسے شرمندہ کر رہا تھا۔

"تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ مم۔۔ میں ایسے کیوں کہوں گی؟" اس نے جھوٹی صفائی پیش کی۔

"غلط فہمی نہیں حقیقت ہے۔۔ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے تم اس دن یہیں کنٹین میں بیٹھی بات کر رہی تھی۔ مجھے تمہاری بات سن کر غصہ بہت آیا۔ مگر میرے کچھ دوست میرے ساتھ تھے تو میں لحاظ کر گیا۔۔ مجھے تمہاری عزت کا خیال ہے۔ تمہیں بھی چاہیے مزید میرے کسی معاملات میں مت گھسو اور خود بھی اپنی عزت کا خیال رکھو زیادہ بہتر ہوگا۔" وہ تحمل سے بولتا آخر میں چبا چبا کر بولا اور ایک نگاہ اس پر ڈالتا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیپ ڈیٹ ان یور مائنڈ ایز سون ایز پوسبل۔" ٹیبل پر جھک کر کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔ اور وہ کنگ بیٹھی رہ گئی۔

ہوش آنے پر اپنے دانت پیسنے لگ گئی۔

"ڈیم اٹ۔۔ سارا پلان خراب ہو گیا۔۔ مگر اس انسان کو تو میں ہاتھوں سے نکلنے نہیں دوں گی۔۔
تم میرے ہی ہو مسٹر حمزہ۔۔ تم بھی یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا لو۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ
چہرے پر سجائے خیالوں میں ہی حمزہ کو مخاطب کیے بولی۔



"شاہ زر بھائی دادی جان کا بلاوا آیا ہے۔" شاہ زر یونی سے آکر ابھی اپنے شوز اتار رہا تھا جب
شہیار نے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اسے اطلاع دی۔ اس نے چونک کر سر اٹھایا۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں۔" وہ اسے کہتا سوچنے لگا کہ پتہ نہیں کیوں بلایا ہے۔

Support@classicurdumaterial.com

آستنیوں کے بٹن کھولتا وہ بازو اوپر چڑھاتا منہ دھونے لگ گیا۔ زہن میں اچانک یشفہ کا خیال
آیا۔ مسکراتے ہوئے خود کو باتھ روم مرر میں دیکھا۔

"کیا میں رہ پاؤں گا اس کے بغیر؟" خود سے سوال کیا۔

"نہیں۔" جواب کھٹاک سے آیا تھا۔

"لیکن مجھے تو یہاں رہنا ہی نہیں ہے میری منزل محبت کا حصول نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔۔۔
مجھے امریکا واپس جانا تھا۔۔۔ بچپن سے جب یہ سوچ کر ثابت قدم رہا ہوں۔۔۔ تو اب کیوں ڈگمگا رہا
ہوں۔ میں تو کسی سے اتنی بات بھی نہیں کرتا تھا پھر یہ لڑکی کیسے میرے دل میں گھر کر
گئی۔"

وہ واشروم سے باہر نکلتا ٹاول سے منہ تھپتھپاتا ٹاول کو وہی صوفے پر پھیلاتا کمرے سے باہر
نکلا تھا جب نظریں کمرے سے نکلتی یشفہ پر پڑیں۔۔۔
چاہنے کے باوجود وہ اسے پکار نہیں پایا۔

دل کی خواہش کو دباتا وہ اس کے پاس سے گزرتے سر جھکائے سیڑھیاں اترتا تھا۔ یشفہ اسے
دیکھ کر پل کو کی تھی مگر پھر سر جھٹکتی وہ بھی ساڑھ کے کمرے کی طرف گئی تھی۔



"جی نانو جان اپ نے بلایا تھا؟" وہ ان کے کمرے کے دروازے پر ناک کرتا اندر آیا۔

"میرا بچہ۔۔۔ ادھر آؤ میرے پاس۔" وہ اسے اپنے پاس بلواتیں پیار سے بولیں۔
وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"کیا کر رہا ہے آجکل میرا بچہ؟" وہ اس کے ہاتھ تھامتی بولیں تو وہ ان کو دیکھنے لگا۔ کافی عرصے بعد کسی نے اس سے یوں شفقت سے بات کی تھی۔

"کچھ نہیں بس پڑھائی پیپرز ہونے والے ہیں۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"اس کے بعد کیا کرنے کا ارادہ ہے؟" انہوں نے اس کے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یہاں سے امریکا جانا ہے ڈیڈ کے پاس۔" وہ لب کاٹتے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا ملنا ہے اسے۔" نانو جان نے اندازہ لگایا اس نے ایک نظر انہیں دیکھا۔

"نہیں نانو جان۔۔ مستقل طور پر وہی سیٹل ہو جاؤں گا پھر۔۔ لیکن آپ لوگوں سے بھی ملنے

آیا کرونگا۔" وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے بول رہا تھا جب نظر اٹھا کر نانو جان کو دیکھا تو ساتھ

میں دلاسہ بھی دیا۔

"بیٹا تمہاری مرضی۔۔ میں نے تو کچھ اور ہی سوچا ہوا تھا۔ لیکن تمہاری زندگی ہے میں زبردستی تو نہیں کر سکتی۔" وہ جیسے خاموش ہو گئیں تھیں۔

"نانو جان آپ تو ایسا مت کہیں۔۔ آپ کا بہت احترام والا رشتہ ہے میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں۔۔ پلیز مجھے ایسے بھیجیں گی تو میں خوشی خوشی کیسے جاؤں گا۔" وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا۔

"نہیں بیٹا۔۔ بس تو میری بیٹی کی آخری نشانی ہے میں چاہتی تھی کہ تو ہمارے ساتھ رہے۔۔" ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ شاہ زر نے ان کا ضعیف چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"نانو جان پلیز میرا آپ لوگوں سے کانٹکٹ رہے گا بس مجھے یہاں سے جالینے دیں۔۔ میں اب ساری زندگی آپ لوگوں کے احسان پر نہیں گزار سکتا جب میں خود اس قابل ہو گیا ہوں کہ اپنے لیے کچھ کر سکوں۔" وہ انہیں سمجھا رہا تھا۔ وہ کمزور نہیں پڑتا چاہتا تھا اسے جانا تھا یہاں سے۔۔

وہ شازیہ مامی کی باتیں مزید نہیں سننا چاہتا تھا کہ وہ ان لوگوں کے ٹکروں پر پلا ہے۔۔

"بیٹا لیکن ادھر بھی تو اپنا کام سیٹل کر سکتے ہو؟ نانو جان نے آخری کوشش کی۔

"نانو۔۔ مجھے ڈیڈ ادھر بلا رہے ہیں میں چاہتا ہوں ڈیڈ کی خواہش پوری کروں۔۔" وہ نظریں چرا گیا۔ کتنی کمزور دلیل تھی۔

"اور اپنی ماں کی؟؟؟" نانو نے اس بار جذباتی وار کیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میری ماں بھی یہی چاہتی تھی کہ میں بغیر کسی سہارے کے اپنے پیروں پر کھڑا ہو جاؤں۔۔ آج اگر ماما ہوتیں تو میں یوں درد بھٹک نہ رہا ہوتا۔۔ میں ان کے ساتھ رہتا مجھے پھر کسی کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔" وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔ نانو نے اسے اپنے ساتھ لگالیا۔

"اچھا حوصلہ رکھ اتنا بڑا ہو گیا ہے۔۔" وہ اسے پچکارتے بولیں۔

"مضبوط بھی۔" وہ کہہ کر مسکرایا تھا تو نانو بھی پھیکا سا مسکرا دیں۔

"شادی نہیں کرنے میرے نواسے نے؟" انہوں نے موضوع بدلا۔

شاہ زر کی آنکھو

"نانو ابھی سیٹل ہو جانے دیں پھر سوچوں گا اس بارے میں بھی۔" وہ نارمل سے انداز میں کہتا وہاں سے کھڑا ہو گیا۔

"اپنے ماموں سے بھی ایک بار بات کر لینا اپنے جانے کی۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتی

نرمی سے بولیں تو وہ بی سر ہلاتا باہر نکل گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"تو شاہ زر کمال آپ اپنی زندگی سے خود ایشفہ سہیل کو باہر نکالنا چاہتے ہیں۔۔ مگر مجبوراً۔۔ یہاں رہا

اور ایشفہ سے شادی کرنے کا اگر سب کو کہا تو نجانے سب کا کیا ریکشن ہوگا۔۔ میرے بارے

میں غلط ہی سوچیں گے۔۔ اور ایسا میں ہونے نہیں دوں گا۔

وہ مضبوط ارادہ کرتا اپنے کمرے میں آ گیا۔



"بھائی جی خیر ہے آج پھر سے چکر لگ رہا ہے پھپھو کے گھر کا؟" سعد کو تیار ہوتا دیکھ کر فاریہ اس کی طرف آئی جب اس کے پوچھنے پر سعد نے بتایا کہ وہ پھپھو کے گھر جا رہا ہے۔

"بس ایسے ہی۔۔ ضرار سے کچھ کام تھا۔" وہ بروقت بہانہ بنا کر بولا۔

"اچھا۔۔؟ لگ نہیں رہا؟" وہ معنی خیزی سے 'اچھا' کو لمبا کرتی ہوئی بولی۔

"تم جو سوچ رہی ہو ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ شادی کے بعد بھی تو اس نے میرے پاس ہی آنا ہے۔۔ ابھی سے دیکھنے کے لیے جاؤں گا تو بعد میں دل بھر جائے گا۔" آنکھ دبا کر لشفہ کے بارے میں کہا گیا تو فاریہ کو اس کا لہجہ عجیب لگا۔

"عجیب انسان ہو۔۔ بیوی سے کس کا دل بھرتا ہے؟" فاریہ کو کبھی کبھی اپنا یہ بھائی عجیب ہی لگتا تھا۔

"میرا بھر جاتا ہے کسی چیز کو اپنے پاس زیادہ عرصہ برداشت نہیں کرتا میں۔۔" وہ بے نیازی سے کہتا باہر نکل گیا۔

فاریہ وہی ہکا بکا کھڑی رہ گئی۔

"بیوی کوئی چیز نہیں ہوتی۔" وہ برا مانتی وہاں سے اپنی ماں کے پاس چلی گئی۔

"امی! آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟" وہ ان کے پاس شلف سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔

"جی بیٹا کرو۔۔" سلمیٰ بیگم نے پیار سے کہا وہ اس وقت دوپہر کے لیے ہانڈی بنا رہی تھیں۔

"مما آپکو کیا لگتا ہے سعد یشفہ کو خوش رکھ سکے گا؟" وہ ان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتی

بولی۔ [Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com/Support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہمم انشاء اللہ۔۔ تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بول رہی تھیں۔

"مما مجھے سعد کا برتاؤ عجیب لگتا ہے اس کے لیے میرا خیال ہے لڑکی صرف ٹائم پاس ہے۔۔

جب سے یہ یونیورسٹی میں گیا ہے تب سے اس کے انداز بدلے بدلے لگتے ہیں۔ گھر کم ہی

ٹکتا ہے۔۔۔ پتہ نہیں اس کا فرینڈ سرکل کیسا ہے آپ لوگوں نے تو بالکل فری ہینڈ چھوڑ دیا ہے اسے۔۔۔ " وہ تفصیل سے بتا کر انہیں دیکھنے لگی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میں تمہارے پاپا سے کہتی ہوں کہ اس پر دھیان کرے۔۔۔ بات تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو کل کو اس کی شادی بھی ہوئی ہے ذمہ داری بڑھ جائے گی۔" وہ اس کی بات سے مستفوق ہوتی بولی تو فاریہ نے ان کو گلے لگا لیا۔

"اچھا بس ہو۔۔۔ کل تمہارے پاپا تمہاری شادی کی بات کر رہے تھے ان کی نظر میں تمہارے لیے ایک لڑکا ہے۔" انہوں نے گویا اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"امی آپ یہ مجھے اب بتا رہی ہیں پلیز پاپا سے کہہ دیں مجھے ابھی شادی نہیں کرنی۔" وہ احتجاجاً منمنائی۔ شادی کے نام پر ہمیشہ سے چڑ جاتی تھی۔

"پھر کب کرنی ہے بڑھی ہو جاؤ گی پڑھائی ختم ہونے والی ہے بس اب شادی کریں جلدی سے تمہاری۔" وہ اسے ڈپٹتے ہوئے بولیں تو وہ منہ بنا کر بولی۔

"امی!!!-- اب اتنی بھی عمر نہیں ہوئی۔۔"

"ضرار کو دیکھا ہے لڑکا ہو کر تم سے پہلے نکاح ہو گیا اس کا۔۔۔ تم بھی تو اس کی جتنی ہو۔۔"

سلمی بیگم کے مثال دینے پر اسے ضحی یاد آئی۔

"امی۔۔۔ آپ کبھی ضحی سے ملیں ہیں شی از سو سویٹ۔۔۔ اس کا ضرار کے لیے پوزیسو ہونا بہت اچھا لگا مجھے۔۔ ضرار اور وہ ایک پرفیکٹ کپل ہیں۔۔ اسلہ جو کرتا ہے بہترین کرتا ہے اگر اس کا مجھ سے ہو جاتا تو کبھی بھی اتنے اچھے نہ لگتے ہم دونوں۔ اور ہمارے بچ کبھی ایسی بات ہوئی ہی نہیں۔۔" وہ پرجوش ہو کر بتا رہی تھی آخر میں رسان سے بولی تو سلمی نے اسے مسکرا کر دیکھا۔۔۔

"سو باتیں نکال لو تم بے شک میرا دھیان بٹانے میں۔۔۔ شادی تمہاری اسی سال ہوگی۔" وہ اسے کڑی نظروں سے گھورتی ہوئی باہر نکل گئیں تو وہ خاموش ہو گئی۔



"زی!" وہ چلتی ہوئی کنٹین کی طرف آگئی جہاں ضرار اور حمزہ اکھٹے بیٹھے تھے۔

"ضحی تم۔۔؟ ضرار سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"زی پلینز مجھے یہ ٹاپک بالکل سمجھ نہیں آ رہا تم سمجھا دو۔۔" ضحی نے کتاب اس کے آگے کرتے ہوئے کہا تو ضرار نے وہ کتاب پکڑ لی۔

"لو جی۔۔ آگئی ہے اب زی بھائی کا دماغ چاٹنے۔۔" حمزہ نے برا سامنے بنا کر کہنے پر ضحی کو غصہ آگیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم یہاں کیوں آ جاتے ہو اپنے ڈیپارٹمنٹ میں سکون نہیں ہے تمہیں۔۔ بندر۔۔ نکلو یہاں

سے۔" ضحی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ <https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

"جا رہا ہوں ویسے بھی جب تک آپ میرے سامنے بیٹھی رہیں گی نا میری زبان پر کھجلی ہوتی رہے گی مگر جو یہ ہمارے بگ برادر ہیں ان سے اپنی بیگم کے بارے میں کچھ برداشت نہیں ہونا اس لیے میرا اٹھ جانا ہی بہتر ہے۔۔" وہ دانت نکالتا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اولے کدھر؟؟ پیسے کون دے گا؟" ضرار نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"او بھائی میں نے کھایا ہی کیا ہے دو سموسوں دو چار رول اور ایک پلیٹ بریانی کے۔۔ باقی کی کولڈ ڈرنکس جو ہیں اس کے پیسے میں دے کر بیٹھا تھا۔۔ اب بھائی کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہوں۔" وہ کہتے ہی وہاں سے بھاگا جبکہ اس کے چیزیں گنوانے پر ضحیٰ کی آنکھیں باہر آنے کو تھیں۔

"یہ اتنا کچھ اکیلے کھا گیا؟" وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہاں صبح ناشتہ نہیں کر کے آیا تھا۔۔ اچھا رجسٹر دو تمہیں یہ ٹاپک سمجھا دوں۔" وہ کتاب پر

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial> نظریں جمائے انتہائی سنجیدگی سے بولا۔

"لیکن زی پھر بھی اتنا سب اکیلے کیسے؟؟" اس کے سوال پر ضرار نے اپنا سر اٹھایا۔

"کیوں تم نے بھی کھانا تمہا ساتھ میں۔۔" وہ چڑ کر بولا تو ضحیٰ نے نفی میں گردن ہلا دی۔

"اچھا دو رجسٹر۔۔ سمجھا دوں پھر کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔" وہ ہاتھ بڑھا کر بولا تو اس نے خاموشی سے رجسٹر آگے کر دیا۔

ضحی جانتی تھی وہ پڑھائی کے معاملے میں ایسے ہی اسٹرکٹ ہے۔۔ وہ اب سمجھانا شروع ہو گیا تھا اور ضحی وہ تو بس اسے ہی دیکھے گئی۔ صاف رنگت اور پھر اس پر تصاد اس کی بھوری آنکھیں۔۔۔۔۔ چہرے پر اسوقت حد درجہ سنجیدگی۔۔

سفید ڈریس شرٹ میں وہ ہلکی ہلکی شیو میں کمال کا لگ رہا تھا۔۔ وہ اپنی پوری توجہ سے اسے ٹاپک سمجھا رہا تھا۔۔ مگر ضحی کا دھیان اس ٹاپک کی بجائے اس پر تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 اسے اچانک بچپن کی بات یاد آگئی۔

"تم نے مجھے فتنی کیوں کہا؟" ضحی ضرار پر چلا اٹھی۔

"کیونکہ تم فتنی ہو۔۔" وہ اپنی بات پر زور دیتا ہوا بولا۔

"تم کیا ہو خود کو دیکھا ہے ڈراؤ نے لگتے ہوں آنکھیں دیکھی ہیں کبھی اپنی۔۔۔ جنگلی بلے۔۔۔"

ضحیٰ کے ہاتھ نچا کر کہنے پر ضرار نے اسے گھورا۔

"تم سے پیاری آنکھیں ہیں جیسے عورت۔۔۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔

"اب یہ عورت کس کو کہا۔۔۔ صرف تیرا سال کی ہوں میں۔۔۔ جاہل۔" وہ کہتی کمرے سے روتی ہوئی بھاگی تھی تو ضرار اس کے پیچھے ہی آگیا۔۔۔

"اچھا چپ کرو اب۔۔۔ اور آکر سمجھو جو سمجھنا تھا۔ سوری" وہ ہمیشہ کی طرح اس کے آگے جھکا تھا۔ ضحیٰ اس سے بیہوش سمجھنے آئی تھی مگر ضرار نے اسکو سمجھ نہ آنے پر ڈانٹ دیا تو ضحیٰ نے بھی کہہ دیا کہ وہ امی کو بتا کر آتی ہے کہ تم نے مجھے مارا۔۔۔ اور پھر ضرار کے منہ سے اس کے لیے جو نکلا اس سے لڑائی مزید بڑھ گئی۔

ضحیٰ آنسو صاف کرتی اس کے ساتھ چل دی۔

"ضحیٰ؟؟" ضحیٰ۔۔۔!!" ضرار نے اس کی غائب دماغی پر اس کے آگے ہاتھ لہرایا تو ضحیٰ ہوش میں آئی۔

"کک۔۔ کیا ہوا؟" وہ فوراً سے سنبھلی اور اپنی نظریں پھیر لیں۔

"مجھے کیا بت بنی دیکھ رہی ہو۔۔ کچھ سمجھ آئی جو سمجھایا؟" وہ اس کی طرف دیکھتا پوچھنے لگا تو ضحیٰ نے لب کھلتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ہاں سمجھ آگئی ہے۔۔" وہ جلدی سے کتاب اور رجسٹر اس کے ہاتھوں سے جھپٹتی اٹھ کر وہاں سے چل دی۔ ضرار کا منہ کھل گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ پین تو لیتی جاؤ۔۔" کچھ لمحے بعد اسے احساس ہوا تو وہ فوراً سے اٹھ کر اس تک آیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھے دیر ہو رہی ہے جلدی سے دو۔۔" وہ اس کے ہاتھ سے پین لیتی آگے بڑھ گئی تو ضرار تیز قدم اٹھاتا اس تک پہنچ ہی گیا۔

"میرا خیال ہے ہماری سیم کلاس ہے۔۔ تو تمہیں اتنی جلدی کس چیز کی ہے؟" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کندھے اچکاتے بولا تو ضحیٰ نے سپیڈ کم کی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ضرار کو پتہ چل جائے کہ وہ سارا ٹائم سمجھنے کی بجائے اسے دیکھتی رہی ہے۔۔ اور ضرار کو یہ کہنا کہ میں نے سمجھا نہیں دوبارہ سمجھاؤ تو آہیل مجھے مار والا حساب تھا۔

"ویسے تمہاری عادت نہیں گئی ابھی تک مجھ سے سمجھنے کی۔" وہ مسکرا کر کچھ یاد کرتا ہوا بولا۔

"عادتیں کب بدلا کرتی ہیں۔۔" ضحیٰ نے بھی جواب میں کہا تو ضرار ہنس دیا۔

"مانتی ہو مجھے پھر۔۔ شروع سے ہی تم جیسی نکمی کو سمجھاتا آ رہا ہوں۔۔" اس کے کہنے پر ضحیٰ نے اسے غصے سے گھورا۔۔

"تم خود یہاں سے جاتے ہو یا تمہاری خاطر تواضع کر کے میں بھیجوں۔۔" ہاتھ میں پکڑی موٹی کتاب اور رجسٹر کو ملا کر اس کے کندھے پر مارتی ہوئی بولی تو وہ ہنس دیا۔

"بالکل بھی اچھے نہیں ہو تم ضرار۔۔" وہ خفگی سے بولی تو وہ ایک مرتبہ پھر سے ہنس دیا۔

"برا بھی نہیں ہوں۔۔" وہ آنکھ دبا کر بولا تو ضحیٰ نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔

وہ اب کلاس میں اینٹر ہو چکے تھے اس لیے وہ خاموشی سے آگے بڑھ گئی۔



"آپ کو کس نے کہا یہ سب؟" سہیل صاحب چوکننا ہوئے۔

سائرہ بیگم بھی انہیں تشویش میں دیکھ کر پریشان ہوئیں۔

وہ ساری بات کر کے فون بند کرتے جانے لگے جب سائرہ نے انہیں آواز دے کر روکا۔

Support@classicurdumaterial.com

"سہیل صاحب کیا بات ہوئی ہے؟ آپ پریشان لگ رہے؟" وہ مڑ کر ان کے پاس آئے۔

"پولیس اسٹیشن سے فون تھا میرے دوست کا۔۔ وہ کہہ رہا ہے کہ اسکے پاس دو آدمی اپنی بہن

کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آئے تھے۔۔ بہن کا نام زرین بتا رہے ہیں ساتھ میں اس

کے شوہر کی بھی۔۔ لیکن اگر وہ سچ میں انہیں تلاش کر رہے ہیں تو زرین کا بیان لینا ضروری

ہے اب میں پولیس اسٹیشن جا رہا ہوں واپسی پر کیا پتہ پولیس ساتھ آئے۔" وہ جلدی سے انہیں بتاتے باہر نکل گئے اور وہ وہاں بیٹھی الجھن کا شکار ہو گئیں۔

"شوہر بھی لاپتہ ہے مگر زمین تو کہہ رہی تھی کہ ان لوگوں نے ہی قید کر رکھا ہے۔۔۔ اللہ خیر کہیں یہ لڑکی تو خود اس پلان میں شامل نہیں۔۔۔ کچھ غلط نہ ہو۔۔۔" ان کے دل میں عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔

"لیکن وہ لڑکی دکھنے میں تو ایسی نہیں لگتی؟" وہ سوچنے لگ گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یا اللہ ہمارے گھر کو محفوظ رکھنا۔۔۔ یہ لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔۔۔" وہ دل سے دعا کرنے لگیں۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"شاہ زار! یار کہاں گم رہتے ہو؟؟ باہر ہی نہیں نکلتے؟" ضرار آج خود سے اس کے کمرے میں آگیا تھا۔

"بس یار بزی ہوں۔۔" وہ مختصر سا بولا۔

"یہ کیا کپڑے پھیلا رکھے ہیں؟" وہ اس کی دو شرٹس کو سائیڈ پر کرتا بیڈ پر بیٹھنے کی جگہ بنانے لگا۔ جبکہ شاہ زر خود الماری میں گھسا پتہ نہیں کیا ڈھونڈنے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔

"شاہ زر یار۔۔۔ تجھ سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ تو اتنا صفائی پسند ہے یہ کمرے کی کیا حالت بنا رکھی ہے؟" وہ اب چلتا ہوا اس تک آگیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ایک تو تم بہن بھائی مجھے صفائی پسند ہونے پر طعنے دیا کرو۔" اس کے ایسے کہنے پر ضرار کی ہنسی نکل آئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"بہن بھائی مطلب؟ یشفہ نے بھی کہا۔۔؟ ایسا کب ہوا یہ پاک امریکا تعلقات کب ٹھیک ہوئے پتہ نہیں چلا؟" وہ مسکرا کر پوچھنے لگا۔ اب شاہ زر اسے کیا بتاتا یہ بات تو اب پاک چین تعلقات جیسی بن گئی ہے مگر یہ یشفہ کا دماغ آجکل کہاں ہے۔۔

"نہیں بس ایسے ہی سرسری سی بات تو ہو جاتی ہے۔" شاہ زر سنبھل کر بولا۔

"چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ ویسے بھی اب اس کی شادی ہو جائے گی تو اس نے تو چلی جانا ہے یہاں سے۔۔۔" ضرار نارمل سے لہجے میں بولا۔ کن اکھیوں سے شاہ زر کو دیکھا جس کا رنگ پل میں اڑا تھا۔

"مطلب یشف۔۔۔ یشف کی شادی؟؟ مگر کس سے اور کب؟" وہ اپنے لہجے کو حد درجہ سرسری بنانے کی کوشش میں کافی حد تک ناکام رہا۔ کیونکہ بات معمولی نہیں تھی۔۔۔ اب وہ اس کے لیے وہ یشف تو نہیں رہی تھی کہ وہ بات کو توجہ نہ دیتا۔۔۔ وہ چاہنے کے باوجود بھی اپنے لہجے میں اجنبیت نہیں لایا تھا۔

"یہی اس کے پیپرز کے بعد۔۔۔ سعد سے۔" وہ شاہ زر پر ایک کے بعد ایک بم پھوڑتا خود اطمینان سے کھڑا تھا۔

"اچھا سہی۔۔۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے واپس الماری کی طرف مڑ گیا۔

"کیوں کیا ہوا؟" ضرار نے اسے جانچا۔۔

"نہیں کچھ نہیں یار۔۔" وہ بے تاثر چہرہ لیے بولا۔

"اچھا تم نے بتایا نہیں یہ تیاریاں کہاں کی ہیں؟" ضرار نے بیڈ پر پھیلے مختلف پینٹ شرٹس کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ اصل میں۔۔ ضرار میں امریکا جا رہا ہوں پیپرز کے بعد۔۔" شاہ زر نے نظریں چرائیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا کب تک آؤ گے واپس؟" وہ عام سے انداز میں بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں مستقل طور پر جا رہا ہوں۔" وہ بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھاتا بولا تو ضرار نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

"کیا؟ یہ کیا کہہ رہا ہے تو؟ شاہ زر تو کیسے جا سکتا ہے یار۔۔" ضرار بے یقینی سے کہتا اس کا کندھا تھام کر بولا۔

"یار ڈیڈ سے نہیں ملا میں کبھی۔۔ بچپن میں ملا تھا آخری بار جب وہ یہاں پاکستان آئے تھے تو دس سال کا تھا۔۔۔ ان سے اختلاف اپنی جگہ مگر ہیں تو میرے ڈیڈ ہی۔۔ وہ بہت دل سے بلا رہے ہیں مجھے جانا ہے وہاں۔۔" وہ اسے ساری بات بتاتا الماری کی طرف مڑا۔

"تیری ساری بات ٹھیک ہے لیکن تو اپنی دوسری ماں کے پاس کیسے رہ لے گا۔۔ وہ پتہ نہیں تجھے برداشت کرے یا نہیں پھر تو نے بتایا تھا کہ ان کی ایک بیٹی بھی ہے۔۔ پتہ نہیں وہ کیسے لوگ ہونگے؟" ضرار کو شاہ زر کی فکر تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یار میں کچھ کہہ نہیں سکتا اس بارے میں۔۔ لیکن میں نے وہیں اپنا بزنس سیٹل کرنا ہے اور میری ماما کی بھی تو یہی خواہش تھی۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتا بول رہا تھا۔

"لیکن شاہ زر ہمارا کیا؟ میں تیرے بغیر کیسے رہوں گا؟ تو ہم سب سے دور خوش رہ لے گا؟" وہ یہ خبر سن کر بہت رنجیدہ ہو گیا تھا۔ اس کی بات سن کر شاہ زر کی آنکھوں کے سامنے یشفہ کا کھلکھلاتا چہرہ آیا تھا۔

"یار تو افسردہ مت ہو۔۔ میں ملنے آتا رہوں گا تم لوگوں سے۔۔ اور تم لوگوں کو کیسے بھول سکتا ہوں۔" وہ سر جھکائے بولا۔

"اتنا آسان ہوتا تو پھپھا جی تجھ سے ملنے آیا کرتے یا تو ملنے چلا جایا کرتا۔۔ وہ ایک الگ دنیا ہے وہاں جا کر انسان کھو جاتا ہے شاہ زر وہاں کی رنگینیوں میں یا اپنی ذات میں۔۔ وہاں سے واپس آنا آسان نہیں ہے۔۔" ضرار واقعی ہی افسردہ تھا۔

"یار پلیز تم مجھے میرے ارادے میں کمزور نہ کرو۔۔ میں ادھر خوشی خوشی جانا چاہتا ہوں مجھے ایسے منہ سے تم رخصت کرو گے تو میں وہاں بھی خوش نہیں رہوں گا۔" شاہ زر نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تو ضرار ہولے سے مسکرا دیا۔۔ پھیکا سا۔

"خوش رہ۔۔۔ اسلہ تجھے تیرے مقصد میں کامیاب کرے یار۔" وہ اس کے گلے لگتا بولا تو شاہ زر نے اس کی پیٹھ تھتھپائی۔

"اوہ۔۔۔ ملکہ جذبات نہ بن ابھی نہیں جا رہا۔۔۔ دو ہفتوں بعد جانا ہے۔" وہ اس سے الگ ہوتا بولا تو ضرار نے اسے گھورا۔

"حد ہوتی ہے میں تجھے یہاں لڑکی نظر آتا ہوں۔" وہ اس کے ملکہ جذبات کہنے پر برا مان گیا۔

"اچھا معاف کر دے بھائی غلطی ہو گئی۔" شاہ زر مسکرایا۔

Support@classicurdumaterial.com

"ویسے شاہ زر تو اچھا نہیں کر رہا میں تیرے بغیر اداس ہو جاؤنگا۔" ضرار اسے اداس شکل بنا کر دیکھ رہا تھا۔

"اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔ تیرا موڈ بھی فریش ہو جائے گا۔" شاہ زر نے اس کی بات کے جواب میں کہا تو ضرار مسکراتا ہوا اس کے ساتھ باہر نکل گیا۔



"عنیش یار چائے بنا دو پلیز۔" وہ لاؤنج میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب حمزہ دھپ سے آکر اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"دیکھ نہیں رہے پڑھ رہی ہوں۔" وہ اس کے آرڈر دینے پر چڑ گئی۔

"اوہ تو آج پڑھا جا رہا ہے۔۔۔ میڈم عنیش کے ہاتھ میں کتاب ہے۔۔ ویری انٹرسٹنگ۔" وہ ٹھوڑی پر انگلی رکھ کر اس کی طرف منہ کیے بولا تو عنیشا نے اسے ترچھی نگاہوں سے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ پیپرز سر پر ہیں سیریس ہو جاؤ۔" وہ اس کی کوئی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> بات خاطر میں لائے بغیر بولی۔

"اچھا یار ایک کپ چائے بنا دو۔۔ بہت طلب ہو رہی ہے۔" حمزہ آج واقعی تھکا ہوا لگ رہا تھا۔

"حمزہ تنگ نہیں کرو۔۔ خود بنا لو۔" عنیشا اسے دیکھے بغیر بولی۔

حمزہ نے اسے ایک نظر دیکھا اور اس کے ہاتھ سے کتاب کھینچ لی۔

"حمزى۔۔!" وہ چىخ كر رہ گئى۔

"پهلے چالے۔" وہ كچن كى طرف اشارہ كرتا بولا تو عنىشا نے اسے غصے سے دىكھا۔

"مىرى كتاب دو۔۔" وہ پھر چىخى۔۔ حمزہ نے كان ميں انگلى گھسائى تھى۔

"چالے بنا دو پھر لے لىنا۔" وہ اٹھ كر باہر بھاگا تھا عنىشا اس كے بيچھے لپكى۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزى۔۔۔! مجھے مىرى كتاب دو۔۔ چھچھوندر۔" وہ لان ميں كرسيوں كے اردگرد بھاگ رہے

تھے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"بندر ہو پورے۔۔" حمزہ كے اچھلنے پر عنىشا ناكام ہوتى كرسى پر ڈھ گئى۔ حمزہ ہنستا ہوا اس كے ساتھ ہى پاس پڑى كرسى كھينچ كر بيٹھ گيا۔

"اور تم اس بندر كى بندريا۔" وہ شوخ ہوا مگر عنىشا كو تو جيسے صرف بندريا سنائى ديا تھا۔

"یہ بندریا کسے کہا؟" وہ غصے سے بولی تو حمزہ ہنس دیا۔

"اپنی بندریا کو ہی کہا ہے۔۔" وہ دانت نکالتا بولا تو عنیشا گر بڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"آخر ہو تم خبیث ہی۔۔" عنیشا کو عجیب سے احساس نے گھیرا تھا۔

"چالے۔۔" وہ اپنی ٹون میں واپس آتا بولا تو عنیشا اسے گھورتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چھوہندر۔" دانت پیستے ہوئے بول کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اوہ۔۔ عنیشا تم کچن میں کیا کر رہی ہو؟" یشفہ وہاں سے گزر کر زمین کے کمرے میں جا

رہی تھی جب عنیشا پر نظر پڑی تو حیران سی اسی طرف آگئی۔

"برتنوں کے ساتھ شغل لگا رہی ہوں۔" عنیشا جل کر بولی۔

"یار مطلب مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم اور کچن میں۔" وہ آنکھیں کھولے بولی تو عنیشا کے منہ کے زوایے بگڑے۔

"تمہارے بھائی کے لیے چائے بنا رہی ہوں۔" وہ چبا چبا کر بولی۔

"اوہ۔۔ ابھی سے خد متیں۔۔" یشفہ ہنس دی۔

"میرا دماغ نہیں خراب۔۔ وہ تو اس چھچھوند نے مجھ سے میری کتاب کھینچ لی۔۔ جب تک چائے نہیں بنے گی تب تک نہیں دینے والا۔" وہ بیزار سی بولی تو یشفہ ہنسی دبا گئی۔

Support@classicurdumaterial.com

"تم لوگ بہت انٹرسلنگ ہو۔" یشفہ نے مسکرا کر کہا تو عنیشا نے کندھے اچکائے۔

"تمہارا بھائی کارٹون جو ہے۔" عنیشا کے کہنے پر یشفہ نے ہلکی سی چپت اس کے سر پر لگائی۔

"تم بھی کم نہیں ہو۔ ٹام لینڈ جیری ہو دونوں۔۔" وہ ہنستی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

"دیکھنا مسٹر حمزہ۔۔ اب تمہیں مزہ آئے گا۔" اس نے چائے کو ایک کپ میں نکال کر اس میں ایک چمچ نمک بھر کر ڈال دیا اور مکس کرتی ہنس دی۔ پھر اس سے بھی جی نہیں بھرا تو پیسی کوئی کالی مرچ بھی ایک چمچ مکس کر دی۔

"عنشیا کو سمجھ کیا رکھا ہے۔" وہ کپ اٹھا کر باہر لان میں لے آئی تو حمزہ وہی پتہ نہیں خلا میں تلاش کر رہا تھا۔

"لو حمزہ تمہاری چائے۔۔ لیکن پہلے میری کتاب مجھے دو۔" حمزہ مسکرایا مطلب وہ سچ میں اس کے لیے چائے لے آئی تھی۔

ایک ہاتھ سے کپ پکڑتے دوسرے سے کتاب اس کے ہاتھ میں دیتا مسکرایا۔ عنشیا فوراً سے وہاں سے کھسکی تھی۔

مگر تماشا بھی تو دیکھنا تھا تو لان اور لاؤنج کے درمیانی راستے میں آکر کھڑی ہو گئی۔

حمزہ نے چائے کو دیکھا تو اسے عجیب لگی۔۔

"یہ کالے کالے ذرے کس چیز کے ہیں۔۔ خیر پتی ہوگی۔" اپنے آپ سے کہتے ہی اس نے ایک سپ لیا مگر اگلے ہی لمحے وہ چائے کو ٹیبل پر رکھے کھانسنے شروع ہو گیا۔
عنیشا دور کھڑی ہنس دی۔

"یہ کیا ڈالا ہے۔۔ اس میں۔" وہ کرسی سے اٹھتا اندر جانے لگا مگر عنیشا کو کھڑا دیکھ کر اسے گھورا جو ہنستی ہوئی دوسری ہو گئی تھی۔

"ہنس لو۔۔" وہ اسے گھورتا وہاں سے چلا گیا تو عنیشا بھی ہنسی ضبط کرتی اندر اس کے پیچھے گئی تھی۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

عنیشا نے فوراً سے کچن کا رخ کیا اور باقی کی چائے دوسرے کپ میں ڈال کر اوپر سرٹھیاں چڑھ گئی۔

اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر ہنستی ہوئی ناک کر کے اندر آ گئی۔
وہ بیڈ پر تکیہ منہ پر لیے لیٹا تھا۔

"حمزى۔۔" وہ اسے آواز ديتى بال كانوں كے ميچھے اڑستى اس تك آئى۔

"بات نميس كرو۔۔ ايك كپ چائے بنانے كو كها تھا وہ بهى تم نے نميس بنا كر ديا۔" وہ خفا خفا سا بغير تكيه هٹائے بول رها تھا۔

"اچھا ايك دفعه ديكهو تو۔۔" وہ لب دانتوں تلے دبائى بولى تو حمزه نے تكيه هٹا كر اسے ديكا تو وہ چائے كا كپ ليے كھڑى تھى۔

"يہ كيا؟" وہ خوشگوار حيرت سے اٹھ كر بيٹھ گيا۔

Support@classicurdu material.com

"چائے۔" وہ مسكرا كر اس كو كپ ديتى بولى۔

"ليكن تم نے تو۔۔ اور مجھے كيا پتہ يہ بهى ٹھيك نہ هوئى؟" وہ شاكى نظروں سے اسے ديكهتا بولا۔

"نيت يہ نميس هے تمھارى پينے كى۔۔ ميں لے كر جا رھى هون واپس۔" وہ مرٹنے لگى جب اس نے اسے روكا۔

"اچھا دو۔۔" وہ اس سے کپ لیتا مسکرایا۔

فوراً سے سپ لے کر تسلی کی گئی۔

"کیا تھا جو پہلی بار میں ہی سی چائے دے دیتی۔" وہ اسے نظر اٹھا کر دیکھتا ہوا۔

"تمہیں سبق بھی تو سکھانا تھا۔" وہ ناک چڑھا کر بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا جی چوبیا استانی۔۔" وہ اس کے ایسا کہنے پر تلملا گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"حمزہ۔۔" ہاتھ میں پکڑی چھوٹی ٹرے سے ہی اس کے کندھے پر زور سے مارا تو وہ کراہ کر رہ گیا۔

"دفعہ ہو جاؤ چھچھوند۔۔" غصے سے پیر پٹختی وہ اس کے کمرے سے واک آؤٹ ہو گئی تو وہ مسکراتے ہوئے چائے پینے لگ گیا۔

"چائے تو مزے کے بناتی ہے تھانے دارنی۔"



"میں ہی پاگل تھی جو چائے بنا دی اس چھوند کو۔۔" وہ غصے سے بولتی نیچے جا رہی تھی جب سعد سے ٹکرا گئی۔

"اندھے ہو۔۔ دیکھ کر نہیں چلا جاتا۔ ایڈیٹ۔" وہ اسے غصے سے گھورتی سائیڈ سے نکل کر سیڑھیاں اتر گئی۔ سعد منہ کھولے کھڑا رہ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com

"عجیب لڑکی تھی۔۔ خیر لیکن وہ چڑیا کہاں ہے جس کے لیے اپنا ٹائم نکالا ہے۔" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادھر ادھر نگاہ دوڑاتا آگے بڑھ گیا۔



"یشفہ آخر ایسا کیسے کر سکتی ہے۔۔ شادی اور وہ بھی سعد سے۔۔ کیا سب اسکے ساتھ زبردستی کر رہے ہیں یا وہ خود ہی مان گئی سعد کے لیے۔۔ اس لفنگے کے لیے۔۔" وہ ابھی تک بے یقین تھا۔

"اور ضرار کہہ رہا تھا کہ پیپرز کے بعد ہی۔۔۔ مطلب اس کا آخری سال رہ گیا تھا وہ تو پورا ہونے دیتے۔۔ اتنی بھی کیا جلدی۔" وہ چھت کو تکتا سوچ رہا تھا۔
امریکا جانے کا فیصلہ اس نے بہت مشکل سے اپنے دل پر قابو پا کر کیا تھا۔
یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔۔ لیکن پتہ نہیں کمال صاحب کی آواز میں ایسا کیا تھا کہ وہ انکار نہیں کر سکا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

ابھی اسے سب سے یہ بات کرنی تھی۔

"مگر یہ بات جب یشفہ کو پتہ چلے گی تو اس کا ریکشن کیسا ہوگا؟ مگر ایک منٹ وہ تو سعد سے شادی کر رہی ہے۔۔

میں اسکی شادی سے پہلے کی ٹکٹ کروا لوں گا۔۔ نہیں دیکھ سکتا اسے کسی اور کا ہوتا ہوا۔۔۔

بے بس ہوں میں۔۔ اگر بات بھی کی۔۔ یا اپنی پسندیدگی کا اظہار بھی کیا تو یہ لوگ گھر سے

نکال دیں گے۔۔ اس سے بہتر یہ نہیں کہ میں خود ہی اس گھر سے چلا جاؤں۔ اور یشفہ۔۔ وہ

خوش نہیں رہ پائے گی مجھ سے شادی کر کے۔۔ مجھ جیسا انسان اکیلا ہی رہ سکتا ہے۔۔ جس کے حصے میں صرف تنہائی ہے۔۔ جس کی ماں نہیں ہے۔ باپ اسے پوچھتا تک نہیں ہے۔۔ جو رشتے داروں کے ٹکروں پر پلتا ہو اور دن رات طعنے بھی سنتا ہو۔۔ چاہے یہ لوگ زیادہ کچھ نہیں کہتے مگر کوئی اتنا کسی کو برداشت نہیں کرتا۔۔۔ میں ان کے احسان کے بوجھ تلے نہیں رہنا چاہتا۔۔ "وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

مختلف سوچیں تھیں جن سے وہ آزاد ہونا چاہتا تھا مگر نہیں ہو پا رہا تھا۔



ضرار کو شاہ زر پر شک تھا کہ وہ کسی سے محبت کرتا ہے۔۔ مگر جب شاہ زر نے یشفہ کا ذکر کیا تو ضرار کو کچھ عجیب لگا۔ مطلب شاہ زر کبھی اپنی بات میں ضرار کے علاوہ کسی تیسرے کو کم ہی لاتا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ضرار نے اندھیرے میں تیر چلایا تھا کہ یشفہ کی پیپرز کے ہنسی شادی ہو رہی ہے مگر اس کا نشانہ بالکل پرفیکٹ لگا تھا۔

ضرار کو خوشی محسوس ہوئی کہ یشفہ کے لیے شاہ زر سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔۔۔ وہ شاہ زر کو بچپن سے اچھے سے جانتا تھا۔

مگر اگلی بات سن کر ضرار افسردہ ہو گیا۔

وہ الجھ کر رہ گیا تھا کہ اگر وہ یشفہ کے لیے اپنے دل میں پسندیدگی رکھتا ہے تو سب چھوڑ کر کیوں جا رہا ہے۔۔۔

اصولاً تو اسے یہ شادی رکوانے کا سوچنا چاہیے تھا۔۔۔ جو کہ ہونی ہی نہیں تھی۔۔۔ یہ تو بس ضرار نے شاہ زر کے منہ سے اگلوانے لے لیے کیا تھا۔

پتہ نہیں اب قسمت کیا چال چلنے والی تھی۔۔۔ ان سب کے ساتھ۔۔۔



Support@classicurdumaterial.com

"سعد بیٹا تم کب آئے؟" سائرہ نے اس سے علیک سلیک کے بعد پوچھا۔

"بس پھپھو کچھ دیر پہلے ہی۔۔۔ آپ بتائیں باقی سب کدھر ہیں۔" وہ اس کے بارے میں بھی جاننا چاہ رہا تھا۔

"بس کچھ دنوں میں سب کے پیپرز سٹارٹ ہو جانے ہیں سب اسی تیاری میں مصروف ہیں۔" وہ اسے بتاتی ہوئی ساتھ ساتھ گھڑی پر بھی نگاہ ڈال دیتیں۔

سہیل صاحب صبح سے گئے ہوئے تھے اور اب تک نہیں آئے تھے۔ فون بھی نہیں پک کر رہے تھے۔

"لے آتے فاریہ کو بھی اپنے ساتھ۔" وہ اسے دیکھ کر بولیں۔

"میں اصل میں دوست کی طرف سے آرہا ہوں۔ گھر سے تو کافی ٹائم سے نکلا ہوا ہوں۔" وہ

انہیں وضاحت دیتا ارد گرد نگاہ گھماتا ہوا۔

Support@classicurdu material.com

"اچھا تم یہاں بیٹھو۔ میں تمہارے لیے کچھ لے کر آتی ہوں۔" وہ اسے کہتیں وہاں سے اٹھ کر چلی گئیں۔

سعد بھی موقع دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

آس پاس کوئی نہیں تھا۔

وہ گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔

زمین ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی کمرے میں آئی تھی۔۔ وہ یشفہ کے ساتھ شام کی چائے پی لیا کرتی تھی۔ اس کی گھر میں سب سے زیادہ دوستی یشفہ سے ہی ہوگئی تھی۔

ابھی اس نے اپنا دوپٹہ اتار کر بال بنانے کے لیے ایک سائیڈ پر رکھا ہی تھا جب کسی نے کمرے کا لاک گھمایا اور اندر آگیا۔

زمین اسے دیکھ کر بدک گئی۔

اور جلدی سے دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر اچھے سے پھیلا دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کون ہو تم۔۔" وہ اونچی آواز میں بولی جب سعد نے اس کے پاس جا کر منہ پر ہاتھ رکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

زمین تو ڈر کے مارے کانپنے لگی۔ سعد کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی۔

اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کے ہاتھ پر ناخن گاڑ دیے۔ وہ بلبلا کر پیچھے ہٹا۔

زمین موقع دیکھتے ہی فوراً سے دروازے کی طرف دوڑی مگر اتنے میں سعد نے اس کا پیچھے سے بازو کھنچ لیا۔

"چھوڑو مجھے کون ہو تم۔۔" وہ چلائی۔ اسے اس وقت ڈرنا نہیں تھا مضبوط بننا تھا۔

سعد نے اپنے ایک ہاتھ سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ کر دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھا۔
 "شور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کوئی نہیں آئے گا یہاں۔" وہ اس کے کان میں سرگوشی
 کرتا بولا۔ زمین کے پسینے چھوٹ گئے۔۔
 وہ پورا زور لگا کر اپنے آپ کو چھڑوانے لگی۔

"تم جیسی نازک لڑکی زور لگاتی اچھی نہیں لگتی۔" وہ کمینگی کی انتہا پر تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

زمین کے زور لگانے پر اس کے ہاتھ زخمی ہو رہے تھے کیونکہ سعد کی گرفت مضبوط تھی۔ اس
 کے آنسو نکل آئے۔

لیکن اسے مضبوط رہنا تھا ورنہ اسے کمزور پڑتا دیکھ کر سعد اس پر حاوی ہو جاتا۔

اس نے سعد کو دیکھا تو وہ اب اس کا دوپٹہ اتارنے لگا تھا جب زمین نے اپنی ٹانگ دے کر اس کے گھٹنے پر زور سے گھٹنے پر ماری -- وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔ توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ اور پیچھے کو ہوا۔

اسی پل اس کے ہاتھوں سے وہ آزاد ہوئی اور چلانا شروع کر دیا۔

"بچاؤ۔۔۔ مجھے بچاؤ۔۔۔" اور جلدی سے چلاتی ہوئی بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔
سعد اس کے پیچھے لپکا مگر وہ نکل گئی تھی۔

سب اس کے چیخنے کی آواز سن کر لاؤنج میں جمع ہو گئے۔

ضرار اور شاہ زر کمرے سے باہر نکلے تھے۔

سعد بھی کمرے سے نکل کر بھاگنے والا تھا جب شاہ زر نے اسے گردن سے پکڑ کر کھینچا تھا۔

"دھڑ؟" وہ سخت تیور لیے کھڑا تھا۔

زمین رونے لگ گئی تھی۔ سائرہ اور فائزہ بیگم اس کے پاس آئی تھیں۔

سب سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے آخر ہوا کیا ہے؟

"کیا ہوا زمین؟" سائرہ نے اس اپنے ساتھ لگایا۔

اس نے روتے ہوئے سعد کی طرف دیکھا جس کا گریبان قب شاہ زر کے ہاتھ میں تھا۔

"اس انسان نے میرے۔۔ ساتھ زبر۔۔ زبردستی کرنے کی کوشش۔۔" وہ بمشکل بولتی پھر سے رو دی۔

سب نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو اپنے آپ کو مسلسل چھڑوانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ضرار غصے سے آگے بڑھا اور ایک تمپڑ کھینچ کر اس کے منہ پر مارا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ذلیل انسان۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر میں وہ لڑکی پناہ لے رہی ہے اور تو نے اس پر نظر رکھی۔

شاہ زر نے ایک نظریشہ کو دیکھا تھا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔ اسی پل شاہ زر کی گرفت ڈھیلی پڑی اور سعد موقع دیکھتے ہی باہر کو بھاگا۔ ضرار ایک دم سے حیران ہوا مگر اس کے پیچھے بھاگا۔ لیکن تب تک وہ بائیک بھاگا کے نکل چکا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔" وہ غصے سے بھرا اندر آیا تو اس نے ایک نظر شاہ زر کو دیکھا جو اس وقت یشفہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے سر جھٹکا یشفہ سر جھکائے ہی کھڑی تھی۔
 "امی کیا کرنا ہے اس انسان کا بھاگ گیا ڈرپوک۔۔" ضرار نے سائرہ بیگم سے پوچھا۔

"زرین تم ٹھیک تو ہوناں؟" فائزہ نے اس کی حالت دیکھ کر اس سے پوچھا۔ وہ بکھری ہوئی حالت میں ان کے سامنے تھی۔

زرین نے اثبات میں سر ہلایا تو سب نے شکر کا سانس لیا۔

امی میری طرف سے بھی انکار ہے آپ مامی کو فون کر کے ان کے بیٹے کی حرکت کے بارے میں بتائیں۔۔ اور انہیں صاف انکار کر دیں۔۔ میں اپنی بہن کو ایسے انسان کے حوالے نہیں کر سکتا۔" وہ ضبط کیے کھڑا تھا۔

"میں نے فون کرنا ہی تھا وہ تو اچھا ہوا اصلیت سامنے آگئی اب بتا سکوں گی بھابھی کو۔۔۔ یشفہ پہلے ہی رضامند نہیں تھی۔۔۔" سائرہ بیگم گویا ہوئیں تو شاہ زر نے ایک مرتبہ پھر سے یشفہ کو دیکھا تھا ہولے سے مسکرایا۔۔۔

"اب یہ لڑکا ہمارے گھر نہیں آئے گا۔" اماں جان نے بھی زمین کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے حکم دیا تو سائرہ نے سر ہلا دیا۔

انہیں بہت شرمندگی ہوئی تھی سب کے سامنے اپنے بھتیجے کی اس حرکت پر۔۔۔

اور سب نے زمین جی بات پر یقین کر لیا تھا کیونکہ زمین کی حالت بتا رہی تھی۔۔۔ جس کا خوف سے برا حال تھا۔۔۔ آواز مشکل سے نکل رہی تھی اور اس کی رنگت اڑی ہوئی تھی۔

سہیل صاحب بھی اتنے میں آگئے انہوں نے اب کو ایسے کھڑے دیکھا تو اماں جان نے ساری بات ان کے گوش گزار کر دی۔۔۔

جس پر وہ بھی خاصا شرمندہ ہوئے زمین سے۔۔۔ وہ ان کے گھر بھی کیا اب محفوظ نہیں رہی تھی۔

یشفہ، ضحیٰ، عنیشا اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئیں۔

اور شاہ زر نے ضرار پر جاتے ہوئے ایک نظر دیکھا کہ اس لڑکے سے اپنی بہن کا کرنا چاہتے تھے۔۔

ضرار بی سر جھکائے کمرے میں چلا گیا۔



تھوڑی دیر میں باہر دو پولیس موبائل آکر رکیں۔

کچھ گاڑی سے نکلتے ہی باہر کھڑے ہو گئے اور کچھ اندر کی طرف بڑھ گئے۔

چوکیدار کو سہیل صاحب پہلے ہی بتا چکے تھے اس کیے بنا کسی سوال جواب کے وہ اندر چلے

گئے۔ [Support@classicurdumaterial.com](https://www.classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ان کے آنے کا سہیل صاحب کو پتہ تھا تبھی وہ لاؤنج میں ہی سب لڑکوں کو جمع کیے بیٹھے تھے۔

پولیس کے دیکھتے ہی سب کی سٹی گم ہوئی تھی۔

سہیل۔۔ جنید اور زمان صاحب آگے بڑھ کر ملے۔۔

تھوڑی بہت گفتگو کے بعد پولیس نے تفتیش شروع کی۔

ساتھ میں ایک لیڈی کانسٹیبل بھی تھی تبھی زمین نے پرسکون ہو کر ان کے ہر سوال کا جواب دیا۔

"مجھے ان دونوں لڑکوں سے بھی کچھ سوالات کرنے ہیں جو اس لڑکی کو یہاں تک لائے ہیں۔"

پولیس اہلکار میں سے ایک نے سہیل صاحب کو کہا وہ اب لاؤنج میں موجود تھے۔

مرد حضرات کی نظریں شاہ زر اور ضرار کی طرف اٹھیں۔

Support@classicurdumaterial.com

پھر ضرار اور شاہ زر سے چند سوالات کیے گئے۔

ان سب کے بیان نوٹ کر لیے گئے۔

"میں نے ان سب کے بیانات درج کر لیے ہیں۔۔ انشاء اللہ وہ لوگ جلد ہی میرے قبضے میں

ہوں گے۔" سہیل صاحب کے دوست کا بیٹا گویا ہوا جو کہ ایس پی تھا۔

"مگر یہ لڑکی ٹھیک ہے ناں مطلب اگر ان کے آپس کا کوئی پلان ہوا اور کیا پتہ یہ لڑکی ان کے ساتھ ہی ملی ہو؟" سہیل صاحب نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"نہیں انکل بظاہر تو وہ لڑکی مظلوم لگی اس پر جتنا ظلم کیا گیا۔۔۔ یہ کیسے تھوڑا الجھا ہوا ضرور ہے مگر میں حل کر ہی لوں گا۔" وہ اپنی کیپ ٹھیک کرتا وہاں سے نکل گیا باقی بھی اس کے پیچھے نکل گئے۔

"خدا حافظ۔۔۔ اور ہاں یاد آیا یہ باہر ہمارا عملہ کھڑا کر دیا گیا ہے آپ لوگوں کی سکیورٹی کے لیے۔۔۔ اور جب بھی کوئی کام ہو میرے لائق میں حاضر ہوں۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیتا مسکرا کر بولا۔۔۔

بلاشبہ اس کی مسکراہٹ بہت پیاری تھی۔

"دیکھو ذرا اس پولیس والے کو۔۔۔ ایسے کہہ رہا ہے جیسے یہاں اپنی سیٹنگ کروانے آیا ہو۔ یا جیسے لڑکی کے باپ کے سامنے اچھا امپریشن ڈالنا ہو تو ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔" عنیشا اور یشفہ جولان میں ہی کچھ فاصلے پر چکر کاٹ رہیں تھیں اس ایس پی کی بات سن کر عنیشا منہ بنا کر بولی۔

"حد ہو گئی عنیشا۔۔ وہ پاپا کے خاص دوست کا بیٹا ہے۔۔ تبھی ایسے بات کر رہا ہے۔۔" لیشفہ نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے کہا جو پتہ نہیں کیا کیا سوچے جا رہی تھی۔

"دھیان سے ذرا۔۔ تایا ابو اس سے واقعی میں امپریس ہو کر تمہارے پلے نہ باندھ دیں اسے۔" عنیشا نے اب کے اسے ڈرایا۔

"کتنی منحوس ہو تم۔۔ عنیشا۔" وہ ڈرائنگ روم والے راستے سے اندر کی طرف عنیشا کے پیچھے بھاگی تھی۔ اس کی بات نے لیشفہ کا پارہ چڑھا دیا تھا۔



"ضحی۔۔! یہ زی بھائی کی شرٹ پریس کر دو۔۔ میں دادی جان کی بات سن آؤں۔ مجھے بلا رہی ہیں وہ۔۔" لیشفہ کی نظر جب ضحیٰ ہر پڑی تو وہ اسے شرٹ پکڑاتی فوراً سے نکل گئی۔

"کیسی پاگل لڑکی ہے۔۔ پتہ نہیں ٹرین چھوٹنے والی تھی جو اتنی جلدی تھی۔ وہ لیشفہ کے ایک دم سے نازل ہونے ہر منہ بناتی کھڑی ہو گئی۔

یشفہ کو ضرار نے شرٹ دی تھی کہ وہ پریس کر دے کل یونی یہی پہن کر جانی تھی مگر شہریار نے آکر یشفہ کو دادی جان کا پیغام دیا تو وہ ضحیٰ پر نظر پڑتے ہی اسے شرٹ تھما کر جلدی سے بھاگی تھی۔

"یشفہ شرٹ استری ہوئی نہیں ابھی تک۔۔۔؟"

وہ کھڑی اس کی شرٹ استری کر رہی تھی جب پیچھے سے ضرار کی آواز پر اچھل ہی پڑی۔

ضرار کی زبان کو بھی اسے دیکھ کر بریک لگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو اور یشفہ کہاں ہے؟" ضرار نے اچنبھے سے اسے دیکھتے ہوئے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پوچھا۔

"وہ یشفہ کو دادی جان نے آواز دی تو ان کی بات سننے چلی گئی۔" وہ استری کرتے ساتھ ہی بتا رہی تھی۔

"ہاں اور تم نے سوچا کیوں نہ اپنے ہزبینڈ کی شرٹ استری کرنے کا شرف میں حاصل کروں۔" وہ ہنسی دبائے بولا تو ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"کیوں ایسی کیا آفت لٹ پڑی تھی مجھ پر جو شرف حاصل کرنا تھا۔۔ وہ تو یشفہ خود دے کر گئی مجھے۔" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"اچھا تو اب دھیان رکھنا۔۔ ایسا نہ ہو جس طرح خود جلتی ہو میری شرٹ کے ساتھ بھی یہی سلوک کرو۔" وہ اسے چھیڑتا ہوا بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہ پکڑو اپنی شرٹ۔۔ خود پریس کر لو۔۔ اگر اتنی ٹینشن ہے۔۔ یہ نہیں کہ ضحیٰ دھیان سے۔۔۔ کبھی کبھی تو کرتی ہو ہاتھ نہ جل جائے لیکن نہیں جی ان کو تو اپنی شرٹ کی فکر ہے میری نہیں۔۔" وہ اس کو شرٹ تھماتی استری کا سوچ نکالتی بڑبڑاتی ہوئی بولی مگر بڑبڑاہٹ اتنی اونچی تھی کہ ضرار کو صاف سنائی دے رہا تھا۔

"یار کم از کم سوچ تو مت نکالو۔۔ تمہارا یہ مظلوم شوہر خود کر لے گا۔" وہ معصومیت سے بولا۔
ضحیٰ نے اسے گھورا اور سوچ لگاتی جانے لگی۔

"اتنا نہیں کہ مجھ سے کہے کہ ضرار آپ رہنے دیں آپ نے تو کبھی کیا ہی نہیں۔۔ اپنی شرٹ کے ساتھ ساتھ پورا ہاتھ ہی جلا لیں گے۔" وہ بھی اسی کے انداز میں بولا توضحی کی اور ضرار کو دیکھا جو اب اپنی ہنسی دبا رہا تھا۔

"شوخا۔۔" اسے دل ہی دل میں کہتی وہاں سے نکل گئی۔

"چریل۔" وہ بھی سر جھٹکتا اپنی شرٹ پریس کرنے لگ گیا جو ذرا سی ہی رہ گئی تھی۔



Support@classicurdu material.com

جی دادی جان؟" وہ ان کے کمرے میں آئی تھی۔

"ادھر آؤ میرے پاس۔۔" وہ اسے اپنے پاس بلاتی ہوئی بولیں۔

"جی۔۔" وہ ان کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گئی۔

"مجھے تم سے بہت اہم بات کہنی تھی۔۔۔ سن کر برا مت ماننا۔۔۔ تحمل سے سننا۔۔۔" دادی جان نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو یشفہ نے ان کی گود میں ہی سر رکھ لیا۔

"جی دادی جان آپ بات کریں۔۔۔ میں آرام سے ہی سنوں گی۔" یشفہ نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا۔۔۔ ہم بزرگ ایسے ہی بڑھے نہیں ہوتے۔۔۔ زندگی کے تجربے ہوتے ہیں ہمیں۔۔۔ ہم نے بھی اپنی اولاد پالی ہے اور اچھی تربیت کی ہے ماشاء اللہ سے۔۔۔ آگے سے ان کے بچے بھی مجھے اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر عزیز ہیں۔۔۔ تم نے وہ محاورہ تو سنا ہوگا۔۔۔ اصل سے بڑھ کر سود پیارا۔۔۔ اس کا مطلب ہوا کہ اولاد کی جو آگے سے اولاد ہوتی ہے اس سے زیادہ پیار ہوتا ہے وہ زیادہ عزیز ہوتا ہے۔۔۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ بھی پھیر رہی تھیں یشفہ کو سکون مل رہا تھا۔

"بیٹا میں نے تمہاری آنکھوں میں شاہ زر کے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔ یہ بات حقیقت ہے۔۔۔ سچ بتانا اپنی دادی سے جھوٹ نہیں بولنا؟" ان کے کہنے ہر یشفہ کو دھچکا لگا تھا وہ کب سے جانتی تھی۔۔۔؟

"بتاؤ یہ بات سچ ہے ناں؟" وہ اس سے تائید چاہ رہی تھیں۔۔۔ محبت کرنا شرمندگی کی بات نہیں ہوتی۔۔۔ مگر آج اس کی محبت نے اسے دادی جان کی نظروں میں شرمندہ کر دیا تھا۔
اس نے ناچاہتے ہوئے بھی ہاں میں سر ہلادیا۔

"مجھے یقین تھا۔۔۔ لیکن بیٹا اس کی کوئی منزل نہیں ہے۔۔۔ میں نے اس دن شاہ زر کو جانچنے کے لیے اسے بلایا تھا اور سوچا تھا کہ اسے تمہارے رشتے کے بارے میں بتاؤں گی تو وہ کیا کہے گا یہی جاننا چاہتی تھی۔۔۔" دادی جان بچ میں رکیں تو یشفہ کو لگا ابھی اس کی سانس رکی۔۔۔ وہ دم سادھے ان کی بات سن رہی تھی۔

"مگر بیٹا۔۔۔ اس کے تو ارادے ہی اور ہیں۔ شادی کا تو کوئی ذکر ہی نہیں کیا اس نے۔۔۔ وہ امریکا جانا چاہتا ہے۔۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔۔" دادی جان کے الفاظ نے اس کا سانس لینا واقعی دشوار کیا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا کہ اب وہ مزید سانس نہیں لے پائے گی۔

وہ یک ٹک دادی جان کا چہرہ دیکھے جارہی تھی۔ چہرہ بے تاثر تھا۔ اسے پتہ بھی نہیں چلا کب ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھوں سے گرا تھا۔

"بیٹا۔۔ اس لیے کہہ رہی ہوں ابھی وقت ہے سنبھال لو اپنے آپ کو۔۔ اور اب جہاں ماں باپ کہیں وہاں ہاں کر دینا۔۔"

کس آس پر بیٹھی ہو۔ "دادی جان نے اسے خاموش دیکھ کر کہا۔

"مگر دادی جان محبت میں امید لگائی جاتی ہے۔۔ وہاں بھی جہاں کچھ باقی نہ رہے۔ وہاں بھی محبت میں کسی نہ کسی معجزے کا انتظار رہتا ہے۔" وہ اپنی آنکھ سے انسو صاف کرتی بولی۔

"یہ کتابی باتیں میرے سامنے نہ کرو۔۔ ان میں تو محبت مل بھی جایا کرتی ہے۔۔ تم خوابوں میں جینا چھوڑ دو میری بچی۔۔۔" وہ اسے سمجھاتی بولیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@ClassicUrduMaterial.com

"دادی جان میں کوشش کرونگی۔" وہ انہیں کہتی وہاں سے نکل آئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یشفہ۔۔!"

کمرے میں جانے لگی تو شاہ زر نے پکارا۔ وہ اس کی آواز پر رک گئی۔

"بات سنو۔۔!" وہ اس کے رکنے پر اس تک چلتا ہوا آیا۔

"جی کہیں۔۔" وہ ضبط کرتی بولی۔ آنکھیں البتہ سرخ پڑ رہی تھیں۔

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے اب؟" کچھ نہ سمجھ آنے پر بے تکا سا سوال کیا گیا۔ یشفہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ اس دن تمہارے ہاتھ پر چائے گر گئی تھی۔۔" وہ اسے یاد دلاتا بولا۔

"تم نے مزید اتنے زخم دے دیے ہیں کہ یہ تو بالکل معمولی سا ہے۔۔" وہ صرف سوچ سکی کہا تو بس اتنا۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بالکل ٹھیک۔۔" وہ کہتی کمرے کا دروازہ کھولتی اندر آتے ہی دروازہ بند کر گئی۔

شاہ زر کو یشفہ کا یہ رویہ تکلیف دے رہا تھا۔۔ وہ آہ بھرتا نیچے چلا گیا۔۔ وہ پوچھنا چاہتا تھا کہ وہ خوش ہے۔۔ ہاں کوئی حق نہیں بنتا تھا اس کا یہ پوچھنے کا۔۔ مگر وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا۔ یہ کمبخت محبت کچھ بھی کروا لیتی ہے انسان سے۔۔ کچھ بھی۔۔



"زینب تم پاگل ہو گئی ہو بالکل۔" اس کا پلان سنتے ہی اس کی دوست نے اسے ڈپٹا تھا۔

"بتاؤ ہیلپ کرنی ہے کہ نہیں؟ مجھے تمہاری نصیحتیں نہیں سننی۔۔" زینب نے دو ٹوک لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔۔ مگر میں بتا رہی ہوں تم غلط کر رہی ہو۔۔ اتنی آسانی سے تم اتنی بڑی بات کیسے کر سکتی ہو اور جانتی ہو حمزہ کا غصہ کتنا تیز ہے وہ غصے میں نہیں دیکھتا کہ سامنے کون ہے۔۔ یہ بات پورا ڈیپارٹمنٹ جانتا ہے۔۔ اور پھر اپنی کزن کے معاملے میں۔۔" وہ اسے سمجھانے کی آخری کوشش کرتے ہوئے بولی مگر زینب کے سر پر تو جیسے ضد سوار تھی۔

"جتنا کہا ہے اتنا کرو۔" وہ سختی سے بولی تو وہ بھی چپ ہو گئی۔

"ہائے عنیشا؟" حبہ ہاتھ ہلاتی اس تک آئی۔

"ہائے؟ تم تو وہی ہونا زینب کی فرینڈ۔ جب۔" عنیشا نے اسے دیکھ کر سوال کیا۔

"ہاں میں وہی ہوں۔۔" جب مسکرائی۔

"اچھا تو یہاں کیا کرنے آئی ہو۔۔؟" عنیشا نے اسے حیرت سے دیکھا وہ تو اس ڈیپارٹمنٹ کی تھی ہی نہیں۔۔

"کچھ نہیں بس اپنی ایک فرینڈ سے ملنے آئی تھی وہ یہی ہوتی ہے۔۔" وہ بہانہ بنا کر بولی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا میں چلتی ہوں۔۔" وہ عنیشا کے پیچھے دیکھتی گھبرا کر بولی تو عنیشا حیران رہ گئی کہ یہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> کرنے کیا آئی تھی۔

اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حمزہ چلتا ہوا آ رہا تھا۔ عنیشا نا سمجھی سے سارے معاملے کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"یہ ابھی کیا کر رہی تھی یہاں؟" حمزہ عنیشا کو دیکھتا ہوا بولا یقیناً وہ جب کو دیکھ چکا تھا۔

"کچھ نہیں ابھی آئی تھی اور اچانک چلی بھی گئی۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

"اور تمہیں چین نہیں ہے۔۔ جب دیکھو یہاں آئے ہوئے ہوتے ہو۔۔ تمہیں تمہارے ڈپارٹمنٹ والے برداشت نہیں کرتے لگتا تبھی تمہیں نکال باہر کرتے ہیں۔" وہ منہ بنائے بولے جا رہی تھی۔

"نہیں ایسا نہیں ہے مجھے ڈر ہوتا ہے یہ لوگ تم جیسی بلا کو یونی سے ہی نہ نکال دیں۔" وہ اطمینان سے کندھے اچکاتا ایسے بولا جیسے سچ کہہ رہا ہو۔

"حمزہ دفعہ ہو جاؤ۔۔!" وہ چیخ اٹھی۔ حمزہ ہنس دیا۔

"غصہ کم کیا کرو چوبہا صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔" وہ اسے مزید جلاتا ہوا بولا۔

"تم ہو گے چھوندر۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"ویسے تم آجکل لگتا وٹامن کی ڈوز نہیں لے رہی۔" حمزہ ایک دم سیریس ہوا۔

"مطلب؟" وہ الجھی۔

"تمہارے اندر وٹامن موبائل کی کمی ہو جائے گی ناں پھر۔۔" وہ کہہ کر بھاگتا تھا عنایتاً بھی اس کے پیچھے تیزی سے چلنے لگی مگر وہ گم ہو گیا۔

"باتھ تو لگے پھر بتاؤ گی۔۔ چھپھوندر کہیں کا۔۔ خود کو بھی ایک ڈوز چاہیے لگتا۔۔" وہ غصے سے سوچتی ہوئی کلاس میں چلی گئی۔



"یہ تمہیں کس نے بتایا؟" ملک تہور غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔
جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ پولیس ان کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔

"صاحب جی ہمیں خود پتہ چلا ہے اور ضرور جہاں وہ پناہ لے رہی ہے انہوں نے اس کی بھرپور مدد کی ہے کوئی معمولی بندے نہیں لگتے وہ۔ لڑکی نے خود ہمارے خلاف بیان دیا ہے۔۔" وہ اسے ساری خبر سنا رہا تھا۔

"ایک دفعہ ہاتھ لگ جانے دو اس چڑیا کو۔۔ اس کے پر تو ہم خود کاٹیں گے۔" زمین کے بھائی نے غصے سے کہا۔

"تھمل سے کام لو۔۔ تم لوگوں کو اب جو میں کہوں ویسا کرنا ہے۔" ملک تمہور نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔



"ڈیڈ۔۔ میں ایک دو ہفتوں میں آپ کے پاس ہوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔" شاہ زر نے فون پر کمال صاحب کو تسلی دی۔

"بیٹا ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔" وہ نادام تھے۔

"اس بارے میں آکر میں خود آپ سے بات کروں گا۔۔ آپ کو شرمندہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" وہ ان کی آواز میں شرمندگی محسوس کر سکتا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھیے گا۔ میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔" وہ کال بند کرتا ہوا لان میں کھڑی یشفہ تک آیا تھا۔

وہ واک کر رہی تھی شاید۔۔

"یشفہ؟" اس کی آواز پر یشفہ چونک کر پیچھے مڑی۔

Support@classicurdumaterial.com

اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

وہ بولتی تو شاید رو پڑتی۔۔ وہ اپنا رونا ہی تو ضبط کر رہی تھی۔۔ جب سے اس نے یہ سنا تھا کہ وہ ہمیشہ کے لیے امریکا جا رہا ہے۔۔ اسے لگا تھا سب کچھ ختم ہو گیا۔ اپنا موڈ فریش کرنے وہ باہر لان میں نکل آئی مگر یہاں بھی وہ آگیا جس سے اب وہ بچنا چاہ رہی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ اس کے ساتھ ہی واک کرنے لگ گیا۔

"کچھ نہیں۔۔" مختصر جواب دیا گیا۔

"تمہیں پتہ ہے تم اس طرح اچھی نہیں لگتی؟" وہ رک کر اسے دیکھتا ہوا بولا۔

یشفہ نے بھی جھٹکے سے اپنا سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"تمہیں تو میں کبھی اچھی لگی ہی نہیں۔۔" اسے دیکھتے ہوئے آنسوؤں کا گولا حلق میں اتارا۔۔

ایسا صرف وہ سوچ سکی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اپنے کام سے کام رکھیں آپ۔" وہ اسے کہتی وہاں سے نکل گئی۔ آواز لرکھڑائی تھی مگر اسے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> کمزور نہیں پڑتا تھا۔

شاہ زر اسکی بات پر حیرت سے اسے اندر تک جاتے دیکھتا رہا۔۔ یہاں تک کہ وہ اندر جا چکی تھی

مگر وہ کھڑا رہا۔۔ ایک مرتبہ پھر سے تنہا۔۔

وہ کمرے میں آکر دروازہ بند کرتی وہی زمین پر بیٹھی رو دی۔۔۔ وہ اگر ایک سیکنڈ مزید وہاں رکتی تو وہ رو دیتی۔

شاہ کا چہرہ آج بھی ہر جذبات سے عاری تھا۔

وہ شخص ایسا کیوں تھا۔ کیا اسے دوسروں کو تکلیف دے کر خوشی ملتی تھی۔۔۔ وہ روتے ہوئے خود سے سوال کر رہی تھی۔۔۔ دل میں ہول اٹھ رہے تھے اس کے جانے کا سوچ کر ہی۔۔۔ کیسے جی پائے گی وہ۔۔۔ مگر اس نے شاہ زر پر یہ۔ واضح نہیں ہونے دینا تھا۔ اگر وہ انا پرست اور خودار بنا پھرتا ہے تو وہ کیوں نہیں۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

اپنی اپنی آنا میں گم۔۔۔ Support@classicurdumaterial.com

میں محبت اور تم۔۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



صبح وہ معمول کے مطابق تیار ہو کر ڈائینگ ٹیبل پر آئی تھی۔۔۔ ساری رات اسے صبح سے نیند نہیں آئی تھی یہ سوچ سوچ کر ہی اس کو کچھ ہو رہا تھا کہ وہ مستقل طور پر اسے چھوڑ کر جا رہا ہے۔۔۔

"آہ۔۔ وہ میرا تھا ہی کب۔" وہ ٹھنڈی آہ بھرتی کر سی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔
ناشتے کی ٹیبل پر ابھی وہ نہیں آیا تھا نہ ہی آج زمین تھی۔۔

"مما زمین کہاں ہے؟" اس نے سامنے کھڑی سائرہ سے پوچھا جو ناشتہ سرو کر رہی تھیں۔

"بیٹا وہ سو رہی ہے۔۔ میں گئی تھی اس کے کمرے میں۔ اس کو سوتا دیکھ کر واپس آگئی۔"

"زمین سے یاد آیا سہیل صاحب کیس کا کیا بنا؟" سائرہ لشفہ کو بتانے کے بعد کچھ یاد آنے پر
بولیں۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"دیکھو ابھی تو پولیس انہیں ڈھونڈ رہی ہے۔۔ میرے خیال میں ان لوگوں نے اپنا اڈا بھی بدل
لیا ہے۔۔ انہیں خبر ہوگئی ہے۔۔" سہیل صاحب نے نوالہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ سائرہ نے
بھی سر ہلا دیا۔

"بس جلدی سے حل ہو جائے۔۔ بچی اپنے گھر جائے۔۔ آجکل اپنی بچیوں کی حفاظت مشکل کام ہے۔۔ وہ تو پھر پرائی ہے ڈر ہی لگا رہتا ہے۔" سائرہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تو سب نے ہی ان کی تائید کی۔ وہ بھی اب ناشتہ کرنے کے لیے بیٹھ گئی تھیں۔

"کیا مصیبت ہے؟" عنشیا نے حمزہ کو گھورا جو اسے ٹیبل کے نیچے سے پاؤں مار رہا تھا۔

"سلاؤں اٹھا دو۔" وہ مسکین سی شکل بنا کر بولا۔

"کیوں؟ خود کے ہاتھ نہیں ہیں۔ خود اٹھاؤ اور یہ تو پڑے ہیں۔" وہ بھی دبی دبی آواز میں بے نیازی سے بولی۔

"تمہارے زیادہ قریب پڑے ہیں اٹھا دو۔" وہ پھر سے بولا تو عنشیا چڑ گئی۔

"تاریخ گواہ ہے کبھی جو تم نے مجھے سکون سے ناشتہ کرنے دیا ہو۔" وہ غصے سے دبی آواز میں دو سلاؤں اٹھاتی بولی اور اس کی پلیٹ میں پٹخنے کے انداز میں رکھے۔

"اولے تمیز سے زرق ہے۔۔ اسلانا راض ہوتا ہے۔۔" وہ اسے سمجھاتا بولا تو وہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"جلدی ناشتہ کر لو۔۔ یونی سے لیٹ کرواؤ گے۔" ضرار نے خاص حمزہ اور عنیشا کے لیے کہا۔
عنیشا جلدی جلدی کھانے لگی اور ابھی چائے کا کپ اٹھانے لگی وہ حمزہ نے دوسری طرف سے تھام لیا اور منہ لگاتا سپ لینے لگا۔
عنیشا منہ کھولے اسے دیکھتی رہ گئی۔

"یہ میری چائے تھی۔" اب اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ چیخ اٹھی۔ لیکن آواز پھر بھی زیادہ اونچی نہیں تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا میرے لیے اپنی چائے نہیں قربان کر سکتی۔" وہ جلانے والی مسکراہٹ اسے اچھالتا کھڑا ہو گیا۔

"چلو اٹھ جاؤ سب۔۔" ضرار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"دفعہ ہو جاؤ حمزہ۔۔" وہ روہانسی ہوتی کرسی گھسیٹتی پیر پٹختی کھڑی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔
یشفہ بھی عنیشا کے پیچھے گئی۔

"ناشتہ تو کر لیتی پورا۔" شازیہ بیگم نے اسے جاتے دیکھا۔

"کر لیا تھا چچی اس نے۔" حمزہ بھی کہتا وہاں سے نکل گیا۔

"آپ کو الگ سے انویٹیشن بھیجوں کہ ناشتہ ختم ہو گیا تو اٹھ جائیں۔" ضرار نے ایک نظر ضحیٰ کو دیکھا جو سکون سے چائے کے سپ لے رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"مجھے سکون سے ناشتہ کرنے دو۔" وہ بے نیازی سے بولی تو ضرار لب بھیج کر رہ گیا۔

"اف۔۔ کہاں پھنس گیا۔" وہ بیچارہ سوچ کر رہ گیا۔

"اچھا پلیز لیکن جلدی کرو سب تیار ہیں۔" وہ کہتا وہاں سے نکل گیا۔

ضحیٰ اسے چڑانے کے لیے آہستہ آہستہ لگی ہوئی تھی یہ ضرار سے برداشت نہیں ہونا تھا اس لیے وہ وہاں سے چلا ہی گیا کہ کہیں کچھ بول دیا تو شازیہ چچی نے نہیں بخشا۔



"شف۔۔ کیا ہوا ہے یار آج تمہیں؟" عنیشا نے اس کا اترا اترا چہرہ دیکھا تو فکر مند ہوئی۔

"کچھ نہیں۔" وہ آنسو پیچھے دھکیلنے کی ناکام سی کوشش کرنے لگی۔ کل سے وہ پتہ نہیں کتنی بار رو چکی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم رو رہی ہو؟" عنیشا نے اس کے جھکے سر کو دیکھا تو اس کی طرف جھک کر بولی۔ وہ واقعی پریشان ہو گئی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہمم۔۔" یشفہ نے اپنا سر ہلادیا اور اب اس نے آنسو صاف بہنے دیے۔

"کیا ہوا تمہیں؟؟" یشفہ؟ اچھا چلو یہاں سے اٹھو۔۔" وہ پریشانی سے سوال کرتی اسے اٹھاتی بولی۔ یشفہ اپنے آنسو صاف کرتی اس کے ساتھ چل دی۔

عنیشا اسے یونی کی بیک سائیڈ پر لے آئی جہاں کوئی نہیں تھا فلحال۔۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے صبح سے دیکھ رہی ہوں تمہارا بچھا بچھا چہرہ۔" عنیشا نے اس کو کندھے سے تھامے تشویش سے پوچھا۔

"یار وہ جا رہا ہے۔" وہ کہتی اس کے کندھے پر سر رکھے رو دی۔

"کون؟" اسے اندازہ تھا وہ کس کی بات کر رہی ہے لیکن وہ تصدیق کرنا چاہ رہی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"شاہ زر۔۔ ہمیشہ کے لیے۔۔" وہ روتے روتے ہچکیاں لینے لگی تھی۔

"لیکن کیوں اور کہاں؟" عنیشا کو صحیح معنوں میں جھٹکا لگا تھا۔

"اچھا رونا تو بند کرو۔۔" وہ اسے چپ کرواتی بولی لیکن وہ خود پریشان ہو گئی تھی۔

"کیسے رونا بند کروں --- نہیں ہو رہا برداشت --- کیسے رہ لوں گی اس کے بغیر --- جسے بچپن سے ہی اپنا سمجھتی آئی ہوں۔ غلط تھی میں --- مجھے لگا تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرنے لگا ہے لیکن نہیں --- میں بھول گئی تھی وہ پتھر دل انسان کسی سے محبت کیسے کر سکتا ہے --- وہ تو کسی بھی قسم کے جذبات نہیں رکھتا کسی کے لیے --- جذبات سے عاری شخص ہے وہ --- اس کے لیے کوئی اہم نہیں ہے --- وہ اپنے آپ سے مطلب رکھتا ہے۔ اسے تو میرا کیا باقیوں کا خیال بھی نہیں آیا۔۔ دادی جان کا، پاپا کا --- چلچو کا چاچی کا۔۔ زی بھائی کا۔۔ کبھی اسے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ اکیلا ہے۔۔ ہمیشہ سے زی بھائی نے اس کا ساتھ دیا۔۔ پھر کیوں؟ کیوں ہے وہ ایسا۔۔" وہ اپنے اندر کا سارا غبار نکالتی بکھری بکھری سی بیک سائیڈ کی سیرھیوں پر بیٹھ گئی۔

عنیشا کو اس کی یہ حالت تکلیف دے رہی تھی۔ وہ بچپن سے ایک دوسرے کے ساتھ تھیں۔ ایک دوسرے کی ہر بات سے واقف۔۔ ایک دوسرے کے اشارے تک سمجھتی تھیں۔۔ اس کی تکلیف عنیشا کو کیسے محسوس نہ ہوتی۔

"پلیز شف ہمت کرو۔۔ کیوں اس شخص کے پیچھے بھاگتی ہو جسے تمہارا احساس ہی نہیں۔۔ جسے کوئی پرواہ نہیں تمہاری کیا کسی کی بھی۔" وہ اسے چپ کروانے لگی۔

"اتنا آسان نہیں ہے۔" وہ جیسے ہار چکی تھی۔۔۔ کتنے دنوں سے ہی وہ شاہ زر کو اگنور کرتی آرہی تھی۔۔۔ اپنے آپ سے جنگ کرتی وہ اب تھک چکی تھی۔

"اچھا پلیر رونا نہیں ہے اب اٹھو۔۔۔ اپنا حلیہ ٹھیک کرو۔ کلاس کا ٹائم ہونے والا ہے۔" وہ اسے حوصلہ دیتی اٹھاتی بولی تو لیشہ بھی ہتھیلی کی پشت سے اپنے آنسو بے دردی سے صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

اب وہ رو کر تھوڑا ہلکا پھلکا فیل کر رہی تھی۔
عنیشا اسے لیے کلاس کی طرف بڑھ گئی۔



"پولیس کو ہمارے اڈے کا اسی منحوس نے بتایا ہوگا۔" زرین کے بھائی نے غصے سے زرین کے بارے میں کہا۔

"ابھی اس سے زیادہ اس بات پر دھیان دو کہ کہیں ہم پھنس نہ جائیں۔" دوسرا بھائی پریشانی سے بولا۔

ان کا دو بندے پرانے اڈے پر کچھ کام سے گئے تھے جب پولیس ریڈ میں ایک پکڑا گیا دوسرا
بچ کر بھاگ آیا تھا۔ اور

انہیں سب بتا دیا۔

اب انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ اگل نہ دے۔

"وہ بندہ تو تھا بھی زیادہ پرانا نہیں۔۔" ملک تہور غصے اور پریشانی میں ادھر ادھر ٹھل رہا تھا۔

"ملک صاحب آپ اجازت دیں۔۔ ہم اپنی بہن کو لے آئیں۔۔ طریقے سے لے کر آئیں گے۔۔"

معافی مانگے گئے اس سے اور بعد میں تو وہ ہمارے پاس آجائے گی۔" ان میں سے ایک بھائی

بولے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ٹھیک ہے لیکن احتیاط سے۔۔ یہ جو آج کل میں ایک ایس پی آیا ہے یہ بہت بڑی چیز

ہے۔۔ مجھے اسی سے ڈر ہے۔" ملک تہور نیم رضامندی سے بولے تو دونوں بھائی خباثت سے

ہنس دیئے۔



"ہائے عنیثا! زینب بڑے مغرور انداز میں بولتی اس کے پاس آئی۔

"کیا ہے؟" عنیثا کے چہرے پر ڈھیروں بیزاری چھائی تھی۔

"ارے آرام سے۔" وہ ڈرنے کے انداز میں بولتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ عنیثا نے اسے ناگواری سے دیکھا اور دوبارہ نظریں سامنے کر لیں۔

"ویسے تمہیں بہت غرور ہے نہ اپنے حمزہ پر۔۔ اور تمہارا حمزہ اب تمہارے پاس آنا بھی نہیں

چاہے گا۔" وہ عجیب سے انداز میں بولی۔ عنیثا نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔

Support@classicurdu material.com

"کیا مطلب کہنا کیا چاہتی ہو؟" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہی کہ وہ میرا ہے۔۔ اور تم اس سے دور رہو وہ ڈرتا ہے اس لیے مجھ سے کہہ نہیں پا رہا۔" وہ

بالوں کو جھٹک کر ایک ادا سے بولی۔

"ہاں صحیح ہے ناں تم جیسی ڈائن سے ڈرنا بھی چاہیے۔" عنیثا نے اب اس کا مقابلہ کرنا تھا۔

اسے حمزہ کی بات یاد آئی تھی جب اس نے اسے کہا تھا کہ تمہیں لڑنا چاہیے تھا اس موٹی سے۔

"ہونہ۔۔ کہہ لو جو کہنا ہے۔ وہ میرا ہے تم سے اس کا جی بھر گیا ہے ویسے بھی اسے تم میں کوئی خاص انٹرسٹ نہیں ہے۔" اس کے بولنے پر عنیشا نے ابرو اٹھائے۔

"او اچھا۔۔ تھینکس مجھے بتانے کے لیے اب تم جا سکتی ہو۔۔ اور پلیز اگر ہو سکے تو حمزہ کو بھی بتا دینا کہ وہ تمہارا ہے ورنہ میں خود بتا دوں گی اسے۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے ایک ہاتھ کی مسٹی بنائے تھوڑی تلے رکھے ایسے بولی جیسے زینب نے اس پر بہت احسان کیا ہو۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یو۔۔۔ ڈیم اٹ۔۔" وہ اس کی ذرا بھی پرواہ نہ لینے پر غصے میں بولتی تن فن کرتی وہاں سے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> چلی گئی۔

"پچھل پیری۔۔ پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے پیچھے ہی پڑ گئی ہے حمزہ کے۔" غصے میں بولتی وہ بھی وہاں سے اٹھ گئی اس کا رخ اب حمزہ کے ڈپارٹمنٹ کی طرف تھا۔۔ اس کی کلاس لینے تھی۔۔

"اولے چھچھوند۔" وہ بڑے رعب سے بولتی حمزہ کے پاس بیٹھ گئی۔ آجکل پیپرز کی تیاری میں سب بڑی تھے تو لیکچرز کم ہی لیتے تھے۔ کوئی لائبریری میں بیٹھا کتاب میں منہ دیئے نظر آتا۔ کوئی گرائنڈ میں ٹولیوں کی صورت میں بیٹھا ہوا ہوتا۔

"کیا ہے باندری؟" وہ ہنستا ہوا بولا۔

"یہ باندری کسے بولا بندر؟" وہ ابرو اٹھائے منہ بنائے بولی۔

"ہا۔۔۔ اپنی چوہیا کو۔" وہ اس کے سر پر چپت لگاتا بولا تو عنیشا نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

"اچھا بتاؤ۔۔ کیا بات ہے آج عنیش میڈم نے ہمارے ڈپارٹمنٹ کو شرف بخشا ہے؟" وہ کتاب بند کرتا اس کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ ٹانگیں سیدھی کیے گھاس پر بیٹھا تھا۔ عنیشا خود چوکڑی مارے بیٹھی تھی۔

"یار یہ اپنی زینب موٹی کا تو دماغ سیٹ کرو۔۔ موٹے دماغ کی۔۔ آج تو مجھ سے لڑنے آگئی کہ حمزہ میرا ہے۔" وہ آخر میں اس کی نقل کرتی بولی۔

"کیا مصیبت ہے اس لڑکی کو۔۔ اس کا اب انتظام کرنا پڑے گا۔ یہ ایسے نہیں باز آنے والی۔" وہ ٹانگیں موڑ کر بیٹھ گیا۔

"اس کا انتظام کا تو پتہ نہیں تمہارا تو میں کرتی ہوں۔۔ تم نے ہی اسے پہلے فری کیا ہوگا تبھی وہ اس حد تک پہنچ گئی ہے۔" ہاتھ میں پکڑی کتاب سے اس کے کندھے پر مارنا شروع کر دیا۔

"عنیش سٹوپ اٹ یار۔۔" وہ اپنے بچاؤ کی ناکام سی کوشش کرتا ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیوں چھوڑوں۔۔ تمہیں کس نے کہا ہے کہ اتنا ڈریس اپ ہو کر آؤ۔۔ کل سے نقاب کر کے یونی آؤ گے تم۔۔" حمزہ اٹھ کر بھاگا تو عنیش اس کے پیچھے بھاگتی بول رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا سوری یار۔" وہ رک کر اپنی پھولی سانس بحال کرتا سوری کرتا ہوا۔

"اب سے میں آیا کروں گی تمہارے ڈپارٹمنٹ۔۔ اور اگر تم مجھے زینب تو کیا کسی بھی لڑکی کے ساتھ نظر ائے پھر دیکھنا۔" وہ کتاب اسے ایک بار پھر مارتی بولی تو حمزہ نے اسے دیکھا۔

"چوسیا۔۔ یہ حکم نہ چلاؤ مجھ پر۔۔ زی بھائی نہیں ہوں جو ضحیٰ کے ڈر سے چپ کر جائیں گے۔" وہ آنکھ مارتا بول کر بھاگ گیا تو عنیشا بھی اس کے پیچھے لپکی۔ یونی کے سٹوڈنٹس نے انہیں موڑ کر دیکھا تھا۔

حمزہ نے اسے تھوڑا دور کھڑے زبان چڑھائی کیونکہ عنیشا تھک کر رک گئی تھی اسے دیکھتے ہی عنیشا نے اسے بک وہیں سے دے کر ماری اور وہ سیدھا حمزہ کے ماتھے پر لگی تھی۔ عنیشا ہنس دی مگر حمزہ بیچارہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 "ہو تم تھانیداری۔۔ پکا نشانہ ہے تمہارا۔" وہ اپنا ماتھا مسلتا بولا تو عنیشا ہنس دی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 "اور تم چور۔۔ میں بتا رہی ہوں اس ڈائن سے دور رہو۔" وہ اسے وارن کرتی اپنی بک لیتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہونہ۔۔ ہٹلر۔" حمزہ نے بھی لائبریری کا رخ کیا۔ زینب کو وہ بعد میں دیکھ لے گا۔

"چھچھوندر۔" عنیثا اس کے بارے میں سوچتی مسکرا کر سر جھٹکتی اپنے ڈپارٹمنٹ میں واپس جانے لگی۔



"ضرار؟" شاہ زر خوشی سے سیدھا اس کے کمرے میں آیا تھا۔
ضرار نے مڑ کر اسے دیکھا جو خوش دکھ رہا تھا۔

"کیا بات ہے یار آج خوش دکھ رہا ہے؟" ضرار نے بھی اس سے مسکرا کر پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"بات ہی کچھ ایسی ہے۔" وہ خوشی سے کھل رہا تھا آج ضرار نے اسے بہت دنوں بعد اس طرح دیکھا تھا۔

"کیوں کیا ہوا تو امریکہ نہیں جا رہا؟ ہے نا؟" ضرار بھی خوش ہوا۔ شاہ زر کا چہرہ ایک دم بخھ گیا۔

"ارے نہیں یار یہ بات نہیں ہے۔" وہ پھسکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تو ضرار نے اسے اچنبھے سے دیکھا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا بات ہے؟" ضرار بھی تھوڑا افسردہ ہوا مگر فوراً سے سنبھلتا بولا۔

"تمہیں پتہ ہے مجھے یونی کی طرف سے امریکا جانے کا موقع ملا ہے۔۔۔ پیپرز کے بعد وہ مجھے خود اپنی لپے پر امریکا بھیج رہے ہیں۔۔۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا ایسا ہو جائے گا۔۔۔ انہوں نے میرا پریولس ریکارڈ دیکھا تو مجھے امریکا کہ آفر کر ڈالی۔ یار میرا کام آسان ہو گیا۔۔۔" وہ خوش سا بتا رہا تھا ضرار اپنی دوست کی خوشی میں خوش تھا جب وہ اسی میں خوش تھا تو ضرار کو بھی خوش ہونا چاہیے۔

"کانگریٹس یار۔" ضرار سچ میں خوش ہوتا اس سے گلے ملا۔

"تھینکس یار۔ میں آج ہی ماموں سے بات کرتا ہوں بلکہ سب کو بتاتا ہوں کہ میں لگلے ہفتے کی آخری ڈیٹس میں جا رہا ہوں۔" وہ خوش تھا کیونکہ اسے اپنے باپ سے پیسے نہیں لینے پڑیں گے۔ اس نے اس لیے اپلائے کیا تھا۔

اور اب واقعی اس کا سلیکشن ہو گیا تھا۔

اب اسے اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ اس کی سٹیپ مدر اسے باتیں سنائے گی۔
وہ خود مختار تھا۔۔ مگر ابھی اتنا بھی نہیں۔۔

"اچھا چل آج ٹریٹ تو بنتی ہے وہ تجھے دینی پڑے گی۔" ضرار نے اسے دیکھ کر کہا جو پتہ نہیں کہاں کھو گیا تھا۔

"ہاں اوکے ڈن۔ تیار ہو جا چلتے ہیں۔" وہ اسے کہتا کمرے سے نکل گیا۔

ضرار لمبا سانس خارج کرتا اسے دیکھتا رہ گیا۔

"مجھے لگا تم لیشفہ کو چاہتے ہو لیکن شاید وہ صرف میری غلط فہمی تھی۔" وہ سر جھٹکتا فریش

ہونے چلا گیا وہ خود ابھی یونی سے آیا تھا۔



یہ آج لیشفہ اور عنیشا نظر نہیں آرہیں؟" ضحیٰ سوچتی ہوئی کمرے سے نکل کر باہر لاؤنج میں آئی
تو ضرار کو تیار کھڑے دیکھ کر حیران ہوتی اس تک آگئی۔

"یہ تم کہاں جا رہے ہو؟" وہ سوال کرتی اس کے مقابل آئی تو ضرار نے اس کے کہنے پر ایک نظر اسے دیکھا۔

"شاہ زر کے ساتھ ضروری کام سے۔۔" وہ اصل بات چھپا گیا۔

"او اچھا سہی۔۔ ایک بات پوچھوں؟" اسے کچھ یاد آیا تو فوراً سے بولی۔

"پوچھو؟" اس نے ابرو اٹھائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہمارا نکاح ہوا تھا کچھ یاد ہے مہینے پہلے؟ تو میرا خیال ہے میں تمہاری چڑیل بیوی ہوں۔۔ تو تمہارا کبھی دل نہیں کرتا کہ میرے لیے کچھ لے آؤ۔" وہ اسے یاد دلاتی بولی مگر ضرار کی آنکھیں کھل گئیں۔

"تمہارے لیے کیا لاؤں؟" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"مطلب حد ہے آجکل لوگ منگنی کر لیں تو اپنی منگیتہ کو اتنا کچھ گفٹ کرتے ہیں ہمارا تو پھر نکاح ہوا ہے۔۔ اس میں تو گفٹ دینے سے بھی تمہیں ثواب ملے گا۔" وہ ہاتھ نچا کر بولی تو ضرار مسکرایا۔

"تمہیں میں مل تو گیا ہوں اور اس سے بڑا گفٹ کیا چاہیے تمہیں؟" وہ بھی ضرار تھا۔ وہ اس کے انداز پر تھوڑا سا گر بڑائی۔

"حد ہوتی ہے ضرار۔۔ مطلب سیرلسی۔۔ مجھے سچ مچ کا گفٹ چاہیے۔ اور تم زیادہ خوش فہم مت ہو" وہ منہ پھلائے بولی۔

"میں ابھی بھی خوش فہم نہ ہوں۔۔ کوئی میرے بدلنے پر نکاح سے پہلے یہ گانا سن رہا تھا۔" میرا محبوب کسی ہور دا ہوئی جاندا اے۔۔ "وہ اسے جتا کر 'محبوب' لفظ پر زور دیتا بولا تو ضحیٰ نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ اس کے گال ایک دم خفت سے شرخ پڑ گئے۔

"زی!!!! مجھے نہیں بات کرنی تم سے اب۔۔ نہ لا کر دو گفٹ بیوی کو ایک گفٹ نہیں لا کر دے سکتے۔۔ میں تو بھول گئی تھی تم نے تو آج تک مجھے دو روپے والی ٹافی بھی نہیں دی۔۔" وہ پیر پختی غصے سے بولتی واپس سرھیاں چڑھ گئی۔

ضرار ہنس دیا۔۔ اس نے ضحیٰ کے لیے پہلے سے ہی گفٹ لے کر رکھا ہوا تھا۔ بس دینے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

"پتہ نہیں یہ شاہ زر کہاں رہ گیا لگتا پیسے خرچ کرنے کے ارادے ہی نہیں ہیں۔" وہ کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتا اس کے کمرے کی طرف گیا تھا۔



اب تم نے اپنا موڈ کب تک ٹھیک کرنا ہے؟" عنیشا نے اسے دیکھا جو اداس روح بنی بیٹھی تھی۔

اتفاق سے آج سفید کرتی شلوار پہن رکھی تھی کرتی پر سادہ سا گلابی دھاگوں سے گلے اور دامن پر کام کیا ہوا تھا۔

اور گلابی ہی ڈوپٹے میں وہ سوگوار سی بیٹھی تھی۔

"یار اگر نہیں جائے گا تو کیا ہو جائے گا۔۔ اسے ہم بھول گئے۔۔ اور وہ باپ یاد رہا جس سے وہ اپنی پوری زندگی میں کوئی دس بارہ بار ملا ہو گا۔۔ پھپھو کی ڈیٹھ کے بعد تو مشکل سے پھپھا نے تین سے چار چکر لگائے پاکستان کے۔" وہ اب تھوڑا غصے میں بول رہی تھی۔ رونے کا پہلا مرحلہ پار کرتی اب وہ اس کے مقابلے پر بول رہی تھی۔

"اچھا بس غصہ کم۔۔ چاہے جو مرضی ہو۔۔ باپ تو پھر باپ ہے۔۔ خون کے رشتوں میں بہت کشش ہوتی ہے۔" عنیشا نے اسے ٹھنڈا کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ارے میں ہی پاگل تھی جو اس جیسے انسان کے پیچھے پھرتی رہی۔" یشفہ سر جھٹکتی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ اس طرح تم جا کر شاہ زر بھائی سے دو ٹوک بات کرو۔" عنیشا نے کہا تو یشفہ گر بڑائی۔

"مجھے بات ہی نہیں کرنی اس انسان سے۔" وہ مصنوعی اکڑ دکھاتی بولی تو عنیشا کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"بس کرو تم سے نہیں ہو پائے گا یہ لڑکی۔"

"ویسے آپس کی بات ہے موڈ اچھا نہ ہوناں محبوب بھی برا لگتا ہے۔" یشفہ نے برا سا منہ بنائے
کہا تو عنیشا ہنس دی۔

"خود ہی ایسی حرکتیں کرتے ہیں یہ لوگ کہ ہمارا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔" عنیشا حمزہ کی صبح
والی بات یاد کرتی بول رہی تھی جب ضحیٰ تیز تیز چلتی منہ میں کچھ بڑبڑاتی ہوئی اندر آئی تھی اور
منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

وہ دونوں اپنی چھوڑ اسے حیرت سے دیکھنے لگیں۔

Support@classicurdumaterial.com

"تمہیں کیا ہوا؟" یشفہ نے اسے دیکھا تو وہ ایک نظر اسے دیکھتی بولی۔

"کچھ نہیں بس ضرار پر غصہ ہے شوخا انسان۔" وہ اپنا غصے سے بولی تو عنیشا اور یشفہ نے ایک
نظر اسے دیکھا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس دیں۔

"تم دونوں کا دماغ تو ٹھیک ہے؟" ضحیٰ کو وہ دونوں پاگل لگیں۔

"نہیں۔۔۔ بس معصوم سے زہی بھائی کے لیے دعائیں جن کا پلا تم سے پرگیا ہے۔۔" عنیشا کے کہنے پر ضحیٰ نے اسے تکیہ کھینچ کر مارا تو یشفہ ہنس دی۔

"اچھا بس لڑو نہیں تم دونوں۔۔" اس نے تکیہ اٹھا کر سائیڈ پر کیا تو وہ چپ کر کے بیٹھ گئیں۔

"ویسے زہی بھائی سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟" عنیشا کو چین کب آنا تھا۔۔ پھر سے پوچھ

بیٹھی۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"تمہیں پتہ ہے نکاح کے بعد کوئی گفٹ نہیں لے کر دیا اس انسان نے مجھے۔ ویسے باتیں جتنی مرضی کروا لو۔" ضحیٰ کے انداز پر وہ ہنسی دبا گئیں کیونکہ پٹنے کا ارادہ نہیں تھا۔

"ضحیٰ بھائی زیادہ ایکسپریسو نہیں ہیں ضحیٰ۔۔ ویسے وہ تمہیں بہت چاہتے ہیں۔" یشفہ نے اسے سمجھایا تو وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"صرف ایک گفٹ سے کیا جاتا ہے؟" وہ روہانسی ہو گئی۔

"اچھا دے دیں گے یار۔۔ تمہیں تو پتہ ہے پیپرز میں دو تین دن رہ گئے ہیں اور وہ اس معاملے میں سیریس ہیں فری ہونگے تب تم ڈٹ کر مانگنا ان سے گفٹ۔" عنیشا کے کہنے پر وہ بھی تہیہ کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"کہاں چلی؟" اسے اٹھتا دیکھ لیشہ نے پوچھا۔

"امی کے پاس کچن میں ورنہ باتیں سننے کو ملے گی کہ شادی کے بعد میں نے کچھ نہیں کرنا خود کرنا۔" وہ ناک سکیرے بولتی ہوئی باہر نکل گئی۔

بیچھے سے وہ دونوں ہنس دیں۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>



"کون سے ہوٹل چلے گئے آپ مسٹر ضرار؟" شاہ زر آج شاید واقعی خوش تھا تبھی مسکرا کر بولا۔

"جہاں بھی لے چل بس یار کوئی اچھا سا ہوٹل ہو۔۔" ضرار کو اب بھوک لگنے لگی تھی۔

"او کے۔" شاہ زر نے کہتے ہی سامنے ونڈ سکرین پر نظریں جما لیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ہوٹل کے آگے گاڑی روک کر باہر نکل گئے۔
 اندر آئے تو ہوٹل کی مخصوص مختلف کھانوں کی خوشبو نے ان کا استقبال کیا تھا۔
 شاندار سا ہوٹل تھا۔۔ نرم گرم سے ماحول میں وہ ایک کارنر والی ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے۔

"سر۔" اتنے میں ایک ویٹر ان تک ہاتھ میں مینو لیے آیا۔

"چلو ضرار بتاؤ کیا کھانا ہے۔۔۔ یہ ٹریٹ تمہارے لیے ہے تو تمہاری مرضی کا کھانا ہوگا۔" شاہ

زر نے مینو اس کی طرف کیا تو ضرار نے مینو لے کر دو سے تین ڈشز آرڈر کر ڈالیں۔

ضرار کے بالکل بیک پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

اگرچہ وہ بہت اونچی نہیں لیکن جو بات کر رہے تھے اگر ضرار غور کرتا تو آواز با آسانی سن سکتا تھا۔

"شاہ زریار تو کوشش کر کہ اپنے ڈیڈ سے مل کر واپس آجا۔۔"

آخر تو بچپن سے ادھر رہتا آیا ہے۔۔ اس طرح کیسے کر سکتا ہے تو۔۔ "ضرار نے اسے ایک مرتبہ پھر سے سمجھانے کی کوشش کی۔"

"یار بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے شروع سے یہی سوچا تھا کہ میں امریکا سیٹل ہو جاؤنگا۔۔ میں تم سب کو بہت مس کرونگا۔۔ لیکن ڈیڈ سے ملنا بھی ضروری ہے۔۔ جیسے بھی ہیں اب میں اپنی زندگی ان کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔ دوسری شادی کر تولی ہے انہوں نے۔۔ لیکن وہ اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔۔ یار وہ بہت شرمندہ ہیں۔۔ ٹھیک ہے انہوں نے ممی کا کبھی ساتھ نہیں دیا۔۔ لیکن اب فائدہ ان باتوں کو دل میں رکھنے کا۔۔ ممی کی زندگی اتنی ہی لکھی تھی۔" وہ آخر میں افسردگی سے بولا تو ضرار نے فوراً سے موضوع بدلا۔

"اچھا چھوڑ مجھے تو اس بات کا افسوس ہے کہ میں تیری شادی انجولے کر بھی پاؤں گا یا نہیں؟"

شاہ زر نے اسے دیکھا اب وہ اسے کیا بتاتا۔۔

"میرا ابھی ایسا کوئی ارادہ نہیں۔۔۔ تم اپنی کرواؤ پہلے۔۔ تمہاری تو بکنگ بھی ہو گئی ہے۔" شاہ زر نے بات کا رخ اس کی طرف کر دیا۔

"میری شادی پیپرز کے بعد کرنے کا سوچ رہے ہیں کیونکہ ضحیٰ کا بھی لاسٹ سمسٹر ہے۔ تو آئے گا ناں میری شادی پر؟" ضرار تو جیسے سوچ سوچ کر اداس ہو رہا تھا کہ شاہ زر یہاں سے جا رہا ہے۔

"ہاں انشاء اللہ میں آیا کرونگا یار۔۔ اور اپنے یار کی شادی کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔" شاہ زر نے ہولے سے ہنس کر کہا تو ضرار بھی پھسکی سی ہنسی ہنس دیا۔
ضرار پیچھے ہو کر بیٹھ گیا۔ کھانے کا انتظار تھا بس۔۔

"وہ لڑکی تو ہاتھ آئے پہلے۔۔ ورنہ ہم نہیں بچتے۔" پیچھے بیٹھے دو آدمیوں میں سے ایک اپنے سندھی لہجے میں بولا تو ضرار کے کانوں میں آواز پڑی۔۔ غیر ارادی طور پر اسکی توجہ ان کی باتوں کی طرح ہو گئی۔

"اس کے بھائی لینے جا رہے ہیں کل۔۔ معافی وغیرہ مانگیں گے سب کے سامنے دکھانے کے لیے بعد میں وہ لوگ بھائیوں کے بھروسے دیں دے گے تو کام آسان ہو جائے گا۔" ضرار کو جھٹکا لگا ان کی باتیں سن کر۔۔ وہ پکا تو نہیں کہہ سکتا تھا لیکن ان کی باتوں سے اسے زمین کا ہی خیال آیا تھا۔

اس کا چہرہ دیکھ کر شاہ زر نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیا ہوا؟" شاہ زر نے اسے پریشان دیکھ کر پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یار وہ پیچھے۔۔" ابھی وہ بول رہا تھا جب ویٹر کھانا لے کر آگیا۔ ضرار خاموش ہو گیا۔ شاہ زر بھی چپ ہی رہا جب وہ چلا گیا تو ضرار نے موبائل پر اسے ساری بات ٹیکسٹ کر دی۔ اسے ڈر تھا کہ اگر وہ ان کی بات سن سکتا ہے کہیں وہ لوگ ناسن لیں۔

"میں انہیں ابھی دیکھتا ہوں۔" ضرار غصے سے اٹھنے لگا۔

شاہ زر نے اسے فوراً سے روکا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔۔ یوں پھنس جائیں گے ہم۔ چپ بیٹھے رہو۔" شاہ زر کے دھیمے لہجے میں کہنے پر اس نے اچنبھے سے شاہ زر کو دیکھا۔

"لیکن یار ہمیں پولیس کو تو انفارم کر دینا چاہیے کہ دو لوگ یہاں بیٹھیں ہیں۔" ضرار نے غصہ دباتا ٹیکسٹ پر لکھا۔

"تمہیں پورا یقین ہے کہ وہ اس لڑکی کے بارے میں بات کر رہے ہیں یا یہ وہی لوگ ہیں۔۔" شاہ زر نے اس کا میسج پڑھ کر جواب میں اسے میسج لکھ کر بھیجا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
 "لیکن یار بتانے میں کیا حرج؟" ضرار الجھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
 "ایسے لوگ بہت تیز ہوتے ہیں۔۔ اگر یہ وہی لوگ ہیں تو انہیں خبر مل بھی گئی کہ ان کے آدمی پکڑے گئے ہیں تو وہ چھپ جائیں گے مشکل ہو جائے گی۔۔ ہم پولیس کو بتا دیتے ہیں کہ آپ ہمارے گھر آجانا جب زمین کے بھائی آئیں گے ان کو اریسٹ کر لیں گے۔۔ ہم اتنا تو جان گئے ہیں کہ وہ لوگ ڈرامہ کرے گے۔۔ اور اگر یہ وہ لوگ نہ ہوئے تو اس کے بھائی بھی نہیں آئیں گے۔۔ اور دوسری صورت میں اگر آ بھی جاتے ہیں تو پولیس اپنے ساتھ لے جائے

گی وہی اگلوا لے گی کہ یہ کتنے سچے ہیں۔۔" شاہ زر نے مسیج پر اسے ساری بات سمجھائی تو ضرار اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"اتنا دماغ ہے تیرے پاس لیکن کبھی بتایا نہیں تو نے۔۔" ضرار کے شرارت سے کہنے پر اس نے اس کا دھیان کھانے میں دلویا۔ اور موبائل ٹیبل پر سائیڈ پر رکھ دیا۔

"چپ کر کے کھانا کھاؤ۔۔۔ لیٹ نہیں پہنچنا گھر ورنہ سب۔ مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں۔" شاہ زر نے اسے ڈرایا تو ضرار نے ہنس کر سر جھٹکا صاف ظاہر تھا وہ شازیہ چچی کی بات کر رہا تھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ویسے آج کل خاموش ہیں اللہ خیر کرے۔۔" ضرار نے کھانا پلیٹ میں نکالتے ہوئے کہا۔

"بیٹیوں والی ہیں۔۔ احساس ہو گیا ہو گا کہ غلط کر آئی ہیں اکثر۔۔ ویسے بھی مجھے لگتا ہے آگے حمزہ اور عنیشا کی بھی ہو جائے گی۔" شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے ہلکا سا ہنس کر دیکھا۔

"احساس ہونا بھی چاہیے۔۔ اور حمزہ اور عنیشا کا کنفرم ہے یا۔۔ مجھے لگتا ہے حمزہ نے پیپرز کے بعد بات کر لینی ہے ویسے بھی سب ہی جانتے ہیں یہ بات کوئی چھپی ہوئی تو نہیں ہے۔" ضرار نے کندھے اچکائے۔

"اچھا ہو گیا پھر تو اللہ ان دونوں کو خوش رکھے۔" شاہ زر کے کہنے پر ضرار کا منہ میں جاتا نوالے والا ہاتھ رکا۔

"اور میں؟" اس نے ابرو اٹھائے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"او بھائی تو بھی خوش رہے اپنی بیوی کے ساتھ۔۔" شاہ زر مسکرایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو بھی خوش رہ اپنے مقصد میں کامیابی ملے تجھے۔۔" ضرار کہتا کھانے لگا مگر شاہ زر کا دھیان یشفہ کی طرف چلا گیا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا اس نے آج تک کسی لڑکی پر دھیان نہیں دیا تھا۔۔ یشفہ نے مگر اسے بدل کر رکھ دیا۔۔ وہ خود بخود اس کی طرف کھینچتا چلا گیا کب کیسے پتہ ہی نہیں چلا۔۔

مگر وہ ڈرتا تھا کہ اگر یہ لوگ نہ مانے پھر؟ اسی لیے وہ یہ ملک چھوڑ کر چلا جانا چاہتا تھا یشفہ سے بہت دور۔۔ وہ اسے اپنے سامنے کسی اور کا ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔ یشفہ کا کیا تھا آگے بڑھ جائے گی اس کے چلے جانے سے زندگی تو نہیں رک جائے گی اسکی۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہ کھانا کھا کر گھر واپس آگئے تھے۔ ضرار نے شاہ زر کو ٹریٹ دینے کا شکریہ بھی بولا مگر شاہ زر نے مسکرا کر اسے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔



(اگلا دن)

"کیا ملا یہ سب کر کے؟ اب سزا بھگت رہے ہوناں؟" سلمی بیگم سعد کے آگے افسردگی سے بیٹھی بول رہی تھیں جو کہ بیڈ پر نیم دراز بیٹھا تھا۔

"مما آپ مجھے معاف کر دیں میں اب کبھی بھی کوئی غلط کام نہیں کرونگا۔۔" وہ رو دینے کو تھا آگے ہو کر سلمی بیگم کے ہاتھ پکڑنے چاہے مگر درد کی شدت سے پھر پیچھے ٹیک لگا گیا۔ سعد پرسوں رات میں گھر واپس آ رہا تھا جب اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔

سر اور کمر پر کافی چوٹیں آئی تھیں۔۔ اور ایک ٹانگ بھی فریکچر ہو گئی تھی۔۔ اس کے علاوہ بھی چھوٹی موٹی خراشیں آئی تھیں۔

کل ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر آیا تھا۔ سر میں چوٹ کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا اور خدشہ تھا کہ وہ کومے میں بھی جا سکتا تھا۔

لیکن شاید قسمت نے اسے موقع دیا تھا۔۔ سلمیٰ بیگم بہت روئی تھیں۔ انہوں نے جب سعد کے ایکسڈنٹ کا بتانے کے لیے سائرہ کو فون ملایا تو سائرہ بیگم نے اس سے پہلے جو انہیں زمین کے حوالے سے بات بتائی وہ تو ٹوٹ ہی گئیں۔۔ اور انہیں بتائے بغیر فون بند کر دیا۔

"معافی مجھ سے کیوں مانگتے ہو۔۔ اس سے مانگو اس لڑکی سے مانگو جس کے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔۔" سلمیٰ بیگم نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"پتہ نہیں کس گناہ کی اتنی سزا ملی مجھے ک میرا تم جیسا بیٹا ہے۔۔" ان کے ایسے کہنے پر سعد نے تڑپ کر ان کی طرف دیکھا۔

"مما معاف کر دیں پلیز میں بھٹک گیا تھا پلیز میں بہت زیادہ شرمندہ ہوں۔۔ میں سب سے معافی مانگوں گا ٹھیک ہو جاؤ بس۔" وہ جلدی سے بولا۔

"مجھے جانا پڑے گا تمہاری پھپھو کی طرف۔ انہوں نے صاف کہا کہ تم ان کے گھر اب نہیں آؤ گے یہ بات یشفہ کی دادی جان نے خود کہی ہے۔۔۔ میرے لیے کتنی شرم کی بات ہے تمہارے پاپا بہت غصے میں ہیں اب خود ہی جواب دینا۔۔۔"

تمہیں اس طرح کی حرکت کرنے سے پہلے ایک بار بھی اپنی بہن کا خیال نہیں آیا؟" وہ آخر میں شکوہ کرتی بولیں۔

سعد کے پاس الفاظ نہیں تھے۔۔۔ اور ڈر بھی لگ رہا تھا اب بدر صاحب کیا کہیں گے۔۔۔ لیکن یہ بات پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔۔ وہ اس قدر بھٹک گیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مما دوستوں کے کہنے میں آگیا۔۔۔" وہ نادام سا بولا تو سلمیٰ بیگم نے اسے ایک نظر اٹھا کر دیکھا وہ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سر جھکائے بیٹھا تھا۔

"مجھے یہ بات نہیں سننی۔۔۔ تمہارا ضمیر کہاں تھا اس وقت۔۔۔ تمہیں نہیں پتہ کہ کیا غلط ہے کیا صحیح۔۔۔ دوسروں پر ڈالنے کی کوئی ضرورت نہیں تمہیں۔۔۔ تمہاری یہ تربیت تو نہیں کی تھی میں نے سعد۔۔۔" وہ اسکی بات پر برا مان گئیں۔

"اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ۔۔ دوسروں کا ٹھیکہ نہیں لیا ہوا تم نے۔" وہ اسے ڈپٹی وہاں سے اٹھ گئیں۔

"تمہارے پاپا تم سے اتنے خفا ہیں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے لیکن میں نے بات کی ہے ان سے۔۔ اگر آئیں تمہارے پاس تو چپ کر کے ان کی سن لینا۔۔" وہ یہ کہتی وہاں سے اٹھ گئیں۔

سعد نے شرمندگی سے دوبارہ سر جھکا لیا۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزہ۔۔" وہ اسکے کمرے میں آئی تھی مگر وہ وہاں نہیں تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ کہاں گیا؟" عنیشا نے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔

"کیا یہ گھر نہیں ٹکتا میں بور ہو رہی تھی۔۔" وہ باہر جانے لگی تھی جب موبائل رنگ کیا وہ واپس مڑی۔۔

"چیک تو کروں کس کا فون ہے۔" وہ لب دانتوں میں دبائے بیڈ تک آئی۔

"زین کالنگ" لکھا آ رہا تھا۔۔

"اوہ زین۔۔ کہیں پیچ میں سے زینب نہ نکلے۔۔ پک کر لیتی ہوں۔" وہ عنیشا ہی کیا جو کبھی ڈرے یا گھبرائے۔۔ فوراً سے کال پک کر کے موبائل کان کو لگایا۔

"ہاں ہیلو حمزہ۔۔ مجھے پتہ چل گیا ہے زینب کل آئے گی تو کل ہی اس سے مل لیں۔۔ اور ساری بات بھی کر لیں بس دھیان رکھنا تیری اس کزن کو پتہ نہ چلے ورنہ مسئلہ ہو جائے گا۔" وہ ابھی مزید بھی بولتا مگر یہاں عنیشا کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔ پہلے تو جھٹکا لگا مگر پھر غصہ ہی آ گیا۔

"اوہ ہیلو میں اس کی وہ کزن ہی ہوں اور اب تم فون بند کرو دیکھو ذرا اب تمہارا دوست زینب سے ملنے کیسے آتا ہے۔۔ بند کرو فون۔" وہ غصے سے بولتی فون کاٹ گئی۔

دوسری طرف زین بری طرح گرہڑا گیا وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔۔ مگر یہاں عنیشا تھی جسے اس وقت دکھ کے ساتھ ساتھ غصہ بھی تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے میرے ساتھ حمزی؟ اگر تم واقعی صرف میرے ہو تو یہ فون کال کیا تھی۔۔" وہ فون کو وہی بیڈ پر پھینکتی کمرے سے بھاگی تھی۔

وہ جتنا مرضی غصہ کر لے مگر اب اسے رونا آ رہا تھا۔
وہ اپنے کمرے میں جانے کی بجائے لان کی بیک سائیڈ جھولے پر آکر بیٹھ گئی تھی اور آنسو خود بخود اسکی آنکھوں سے نکلنے لگے۔

"میں نے تم پر یقین کیا اور تم نے کیا کیا۔۔ اب میں تم سے بات نہیں کروں گی۔۔" وہ روتے ہوئے اپنے آپ سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com اور آنسو صاف کرتی خود کو مضبوط کیا۔ وہ کمزور نہیں تھی۔۔۔

<http://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

وہ عنیشا کو ڈھونڈنے نکلی تھی جب باہر سے آتے شاہ زر پر نگاہ پڑی۔۔
فوراً سے نظریں جھکائے جانے لگی جب شاہ زر نے اسے آواز دی۔

"یشفہ۔۔" اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔ لیکن پلیز تم انکار مت کرنا۔"

شاہ زر کی بات سن کر اس نے حیرانی سے اسے دیکھا یعنی وہ اس سے التجا کر رہا تھا۔۔۔
یشفہ کو وہ پل یاد آیا جب وہ اس کے پاس آئی تھی اور اس نے اس کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔۔ اور کہا تھا کہ میری زندگی ہے تم سے ادھار نہیں لی اور تم کون ہوتی ہو۔۔۔

اس نے سر جھٹکا۔

"جی کہیے۔۔" دماغ کی نفی کرتے ہوئے اس نے دل کی سنی تھی۔

Support@classicurdumaterial.com

"تمہارے کچھ منٹ لے سکتا ہوں۔۔ زیادہ ٹائم نہیں لوں گا۔۔" وہ اس کی طرف دیکھ کر پھر سے التجا کرنے لگا۔

یشفہ نے سر ہلا دیا۔۔ البتہ چہرے سے کوئی تاثر واضح نہیں ہونے دیا۔

"لان میں چل کر بات کریں یہاں کھڑے ہو کر تو بات نہیں ہو سکتی۔" وہ اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے ایک بار پھر بولا۔

"او کے چلیں۔" یشفہ سپاٹ چہرہ لیے آگے بڑھ گئی۔

شاہ زر سانس خارج کرتا اس کے پیچھے ہولیا۔

"جی بتائیں کیا بات کرنی ہے؟" وہ ابھی بھی بنا کسی تاثر کے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

شاہ زر الجھا کھڑا تھا شاید بات کرنے کے لیے تمہید باندھ رہا تھا۔

"وہ میں نے کہنا تھا میں امریکا جا رہا ہوں۔" اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح بات

کرے۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

اس کے کہنے پر یشفہ نے اسے دیکھا۔ Support@classicurdumaterial.com

دل کیا پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔ وہ بے رحم اسے اس کی زندگی چھیننے کی خبر کتنے آرام سے

سنا رہا تھا۔

"آپ نے یہی بتانا تھا؟" وہ آنسو پیتی مشکل سے بات مکمل کر سکی۔

"نہیں اصل میں یشفہ میں۔۔ میں وہاں یونی کی طرف سے جا رہا ہوں مجھے وہ لوگ بھیج رہے ہیں۔" وہ بتاتے بتاتے ایک مرتبہ پھر سے بات کا رخ موڑ گیا۔

"او گڈ۔۔" وہ پھیکا سا مسکرائی۔

"یشفہ میں تم سے۔۔" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے کھڑا ایک لمبی سانس خارج کرتا ہمت کر کے بولنا شروع ہوا تھا جب پیچھے سے اسکو کسی نے پکارا۔۔ شاہ زر کی بات پیچ میں رہ گئی۔

"شاہ زر بھائی۔۔ آپ کو دادی جان اور دونوں تایا جان اندر بلا رہے ہیں۔" شہریار اس کے پاس آکر بولا۔

شاہ زر نے ایک پل کو آنکھیں میچی اور پھر اس کی طرف دیکھا۔

"اچھا چلو۔۔" وہ یشفہ کو ایک نظر دیکھتا اسے بولا۔

"آپ بات سن آئیں دادی جان کی۔۔ میں چلتی ہوں۔" یشفہ بھی جیسے موقع کی تلاش میں تھی فوراً سے اندر بڑھ گئی۔

ڈیم اٹ۔۔" وہ اپنے ہاتھوں کو ملے کی صورت میں بناتا غصہ دبا گیا۔
 یہ کوئی تیسری یا چوتھی بار ایسا ہوا تھا وہ بتانا چاہ رہا تھا مگر ہر بار کچھ نہ کچھ مسئلہ ہو جاتا ہے۔
 لب بھیجتے اس نے اندر کی طرف قدم بڑھالیے۔

"جی نانو جان آپ نے بلایا۔" وہ ناک کرتا ان کے کمرے میں آیا تھا جہاں سب بڑے موجود تھے۔

وہ سب کو مشترکہ سلام کرتا اب سر جھکائے نانو جان کے آگے کھڑا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یہاں آؤ۔۔" نانو نے اسے اپنے پاس بلایا وہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم نے بتایا نہیں اپنے ماموں جان کو کہ تم امریکا جانے والے ہو؟" انہوں نے پوچھا تو شاہ زر نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا۔

"اصل میں، میں آپ سب کو بتانا چاہتا تھا اور ایک اور بات بھی بتانی تھی۔۔ میں نے امریکا کے لیے اپلائی کیا تھا اور یونی کی طرف سے میرے پرانے ریکارڈ دیکھتے ہوئے ان لوگوں نے مجھے سلیکٹ کر بھی لیا ہے۔" وہ خوشی سے سب کو بتا رہا تھا۔۔

سب مسکرائے۔۔

"بہت مبارک ہو بیٹا۔۔ اللہ تمہیں کامیاب کرے۔" نانو جان نے اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تو شاہ زر کو سکون سا ملا۔ وہ اس کی ماں کی ماں تھیں۔۔ سکون کیسے نہ ملتا۔

شازیہ نے اسے استرائیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"بیٹا مبارک ہو۔۔ لیکن آپ ہمیں پہلے بتاتے۔۔ اماں جان نے بتایا آپ اپنی خوشی سے جانا چاہتے ہو تو ہم لوگ آپ کو روک تو نہیں سکتے۔۔ ویسے بھی آپ کے ڈیڈ ہیں آپ کا حق ہے۔" سہیل صاحب کے کہنے پر باقی دونوں بھائیوں نے بھی ان کی تائید کی۔ شاہ زر مسکرا دیا۔

دل نے ابھی بھی ملامت کیا کہ کیوں چھوڑ کر جا رہے ہو ایسے لوگوں کو۔۔ مگر وہ دل کی سنتا کب تھا جواب سن لیتا۔

"ہونہ۔۔ ہمارے ٹکڑوں پر پل کر اب باپ کے پاس جا رہا ہے۔۔ اچھا صلہ دیا ہے بیٹا تم نے ہمیں۔۔" شازیہ منہ بنا کر بولیں۔

"یہ کس طریقے سے بات کر رہی ہو تم؟" جنید صاحب نے شازیہ کو خمشکین نگاہوں سے گھورا۔ ان کی بات پر سب نے ہی ان کو دیکھا تھا۔

"کس طریقے سے کر رہی ہوں؟ آپ اس کو بھی دیکھیں۔۔ بچپن سے ادھر پل بڑھ کر اب یہ بھی اپنے باپ کی طرح امریکا منہ کالا کرنے جا رہا ہے۔۔ پتہ نہیں باپ کے پاس بھی جائے گا یا وہی کسی اور کے ساتھ۔۔" ابھی وہ مزید بولتیں دادی جان غصے میں بول اٹھیں۔

"بہو۔۔ چپ ہو جائیں آپ۔۔ وہ اپنے باپ کے ساتھ ساتھ میری بیٹی کا بھی خون ہے۔۔ مجھے یقین ہے اس پر یہ ایسا نہیں ہے۔۔۔ اور اس کی تربیت میرے ہاتھوں میں ہوئی ہے۔ شک کی گنجائش ہونی ہی نہیں چاہیے کسی کو۔۔ چھ سال کا تھا جب میرے پاس آگیا تھا۔۔ اس سے پہلے باپ سے زیادہ ماں کے ساتھ رہا ہے یہ۔۔۔ آئندہ میں آپ کو اس طرح بات کرتی نہ دیکھوں۔" دادی جان کی بات نے شاہ زر کو پر سکون کر دیا ورنہ وہ شازیہ مامی کی بات سن کر

افسردہ ہوا تھا حیران بھی وہ اسکے بارے میں کیسی باتیں کر رہی تھیں۔ اور پھر اس کے باپ کے بارے میں۔۔۔

دوسری شادی کر لینا کوئی جرم تو نہیں تھا۔

"کریں آپ لوگ جو کرنا ہے آپ لوگ مزید شے دیں۔۔۔ سر پر چڑھا رکھا ہے۔" وہ منہ بنا کر بولتیں کمرے سے نکل گئیں۔

جنید صاحب شرمندہ سے ہو گئے۔ سہیل صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں تسلی دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

سمجھ جائیں گی بھابھی۔ ابھی غصے میں ہیں۔" جنید نے ہولے سے سر ہلادیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد وہ لوگ وہاں سے اٹھ گئے۔۔۔

سب نے ہی اس کی خوشی جان کر اسے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

شاہ زر نے کھولے دل سے ان سب کا شکریہ ادا کیا تھا۔

سب نے مسکرا کر اسے کامیابی کی دعا دی تھی۔

"کب جا رہے ہو؟" زمان صاحب نے آخر میں پوچھا تھا۔

"ماموں جان۔۔۔ بس یہی اگلے ہفتے۔" شاہ زر کے کہنے پر زمان صاحب نے سر ہلا دیا۔۔

"چلو اللہ بہتر کرے۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے کمرے سے نکلے تھے۔

"ہمارے سے بھی بڑے ہو گئے برخوردار قد میں۔۔" جنید صاحب نے شرارت سے کہا تو شاہ زر نے مسکرا کر اپنا سر جھکایا تو جنید صاحب نے بھی اس کے سر پر پیار دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اپنی مامی کی باتوں پر غور نہیں کیا کرو۔۔ میرا حوصلہ دیکھو۔۔ پچیس سالوں سے تمہاری مامی کو

جھیل رہا ہوں۔" جنید صاحب نے مذاق سے کہا تو شاہ زر ہلکے سے مسکرا دیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ماشاء اللہ۔۔۔ اللہ آپکو ایسے ہی مزید حوصلہ دے۔" پیچھے سے ضرار نے سر نکال کر کہا تو وہ

تینوں ہنس دیئے۔

جنید صاحب چلے گئے تو شاہ زر نے ضرار کو دیکھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" شاہ زر کے کہنے پر ضرار نے اسے کل رات کی بات یاد کروائی۔

"ماموں جان سے خود بات کرو تم۔۔ وہ اس ایس پی کو اطلاع کر دیں۔" شاہ زر نے ضرار کو کہا تو ضرار اسے بھی اپنے ساتھ کھینچتا سہیل صاحب کے پاس لے گیا۔

"بابا۔۔ آپ سے کچھ بات کرنی ہے؟" ضرار کمرے میں ناک کرتا اندر آیا۔ شاہ زر بھی ساتھ میں تھا۔

"جی بیٹا آؤ۔۔" وہ انہیں دیکھتے بولے۔

ضرار نے پھر ان کو کل کی ساری بات بتا دی۔

شاہ زر نے بھی ضرار کی تائید کی۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں ایس پی فرخ کو فون کرتا ہوں کہ ادھر پہنچے مجھے بات کرنی ہے۔۔۔ کل بھی بتا رہا تھا ان کا ایک بندہ ہاتھ لگا ہے مگر وہ کچھ بتا نہیں رہا ابھی تک۔"

"ایس پی فرخ۔۔" ضرار متاثر ہوتا زیر لب بڑبڑایا۔

شاہ زر نے اسے دیکھا۔۔ ایک ڈر سادل میں تھا کہ کہیں یشفہ کا۔۔
 "نہیں ایسا تو نہیں کر سکتے یہ لوگ۔" وہ اپنی ہی سوچ کو جھٹکتا باہر آگیا۔
 ضرار بھی باہر نکل گیا۔

"ضحیٰ۔۔؟" اس کی نظر ضحیٰ پر پڑی تو فوراً اس کی طرف چلا آیا۔
 ضحیٰ نے مڑ کر اسے دیکھا اور ابو اٹھائے۔

"کیا ہو گیا؟" وہ بے نیازی سے بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کل سے ناراض ہو مجھ سے۔۔ کوئی بات ہی نہیں کر رہی؟" اس نے سوالیہ نظروں سے اس
 کی طرف دیکھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں میں تم سے کیوں ناراض ہونے لگی۔۔ اور تم جاؤ کام کرو۔۔ میرے سے بات کرنے
 سے بھی تمہارا ٹائم ویسٹ ہوتا ہے۔" وہ کہہ کر آگے جانے لگی جب ضرار نے اس کا بازو پکڑ
 کر روکا۔ ضحیٰ نے چونک کر اسے دیکھا۔

ضرار نے پہلی بار اسے ہاتھ لگایا تھا۔۔ اسے تھوڑا عجیب سا محسوس ہوا۔

"کیا ہے؟" وہ رک گئی۔

"آئی ہیو سم تھنگ سپیشل فار یو۔۔"

(I have something special for you)

ضرار نے جلدی سے کہا۔

"کیا ہے جلدی سے دکھاؤ۔۔" وہ اشتیاق سے بولتی ضرار کو کوئی نیچی لگی۔ وہ اس کے انداز پر

مسکرایا۔ <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہنسو نہیں وہ دکھاؤ جو ہے تمہارے پاس۔" اسے بس دیکھنے کی جلدی تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آؤ دکھاؤں۔۔" ضرار اسے ساتھ لیے کمرے میں آگیا۔ اب وہ ڈریسنگ کے دراز میں سے کچھ

نکال رہا تھا۔

"پیچھے ہٹو۔۔ میں دکھا دوں گا۔۔" اس کی بے تابی دیکھ کر ضرار نے اسے پیچھے ہونے کو کہا تو وہ منہ بناتی پیچھے ہو گئی۔

ضرار مسکراتا ہوا اس کی طرف مڑا۔

"دکھا بھی دو زی۔۔" وہ آکسائیڈ تھی۔۔ ضرار کو اسے تنگ کرنے میں مزہ آ رہا تھا۔

"ہاتھ دکھاؤ اپنے پہلے۔" اس کے کہنے پر ضحیٰ نے اسے آنکھیں پھاڑے دیکھا۔ وہ صرف مذاق

میں کہہ رہا تھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ایسا کیا لائے ہو؟؟ دکھاؤ بھئی۔۔" وہ اب آگے آنے لگی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اچھا اوکے۔۔ یہ دیکھو۔" وہ اس کے آگے ایک مخملی ڈبی کرتا ہوا بولا۔

اس میں کیا ہے؟

"ضحیٰ یہ گفٹ میں نے پہلے کا تمہارے لیے کر رکھا ہوا ہے۔۔ بس موقع نہیں ملا۔۔ تمہیں دینے کا۔۔" وہ بتاتے ہوئے ڈبی کھولنے لگا۔

"یہ تمہارے لیے۔۔" وہ اس کے آگے ڈبی کرتے ہوئے بولا۔ ضحیٰ کی آنکھیں چمکی۔

وہ بہت ہی نفیس سانک لیس تھا جس کے وسط پر پیارے سے ڈیزائن میں 'Z' لکھا ہوا تھا۔ ضحیٰ نے وہ ڈبی پکڑ لی۔

"کیسا ہے؟" ضرار نے اسے خوش دیکھ کر پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"بہت اچھا۔۔" وہ اس پر ہاتھ پھیرتی بولی مگر کچھ یاد آنے پر ٹھٹکی۔

"ایک منٹ؟ تم نے کہا کہ یہ بہت پہلے کا ہے یعنی نکاح سے بھی پہلے کا اوہ مائی گوداٹس مین یہ میرے لیے تھا ہی نہیں۔۔" وہ منہ بناتے بولی آخر میں روہانسی ہو گئی۔۔

ضرار تو دنگ رہ گیا۔

"کیا مطلب تمہارے لیے نہیں تھا؟ یہ تمہارے لیے ہی ہے۔۔" وہ صفائی دیتا بولا۔

"لیکن تمہیں تو پتہ نہیں تھا کہ تمہارا نکاح مجھ سے ہوگا۔۔؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھتی بولی۔
ضرار الجھا۔

"ہاں لیکن کیا ہوا؟"

"زیڈ فار ضحیٰ اور زیڈ فار زرین۔۔ یہ زرین کے لیے ہی تھاناں کیونکہ تمہارا اس کے ساتھ ہونے والا تھا۔۔ کتنے برے ہو تم ضرار۔۔" اس کی بات سن کر تو ضرار کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا؟ یہ کیا کسے جا رہی ہو۔۔ اپنے دماغ کی دوڑیں کم بھگاؤ یہ تمہارے لیے ہی تھا اور پوری بات تو کبھی تم نے سننی ہی نہیں میری میں نے اتنا بھی پہلے کا نہیں لیا تھا۔ ایرجنسی نکاح ہوا ہمارا میں تمہارے لیے کچھ خرید نہیں سکا تو میں نے سوچا کہ تمہارے لیے کچھ لے لوں یہ نکاح کے بعد لیا ہے میں نے خاص تمہارے لیے۔۔ یہ زرین بیچ میں کہا سے آگئی۔" وہ تو چڑ ہی گیا۔

"اچھا مجھے لگا کہ یہ نکاح سے پہلے کا خریدا اور پھر ذیڈ سے زمین بھی تو بنتا ہے۔" وہ اس کی بات سن کر ہلکے سے مسمنائی۔

ضرار تو اپنی اتنی عقلمند بیوی کی ذہانت پر عیش عیش کر اٹھا۔

"نہیں یار یہ تمہارے لیے ہے سپیشل Z والا کہہ کر بنوایا۔" وہ نفی میں سر ہلاتا بولا تو ضحیٰ نے اسے دیکھا۔

"پکا میرے لیے۔۔" وہ اسے اب تنگ کر رہی تھی۔

Support@classicurdu material.com

"ہاں بالکل کوئی شک ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔ ضحیٰ ویسے حد ہو گئی کیا کیا سوچ لیتی ہو تم

میرے دماغ میں اگر یہ بات ہوتی تو پہلے ہی کلئیر کرتا کہ یہ نکاح کے بعد لیا تھا۔"

وہ تو جیسے ابھی بھی حیران تھا۔

"اچھا بس ناں۔۔ کتنی بار کہنا ہے اب۔۔ ویسے تھینک یو بہت پیارا ہے۔۔ بہت زیادہ۔" وہ سچے دل سے تعریف کرتی بولی تو ضرار نے سانس خارج کر کے اپنے آپ کو رلیکس کیا۔

"--It Will be pleasure for me if you wear this"

وہ نیکلس کی طرف اشارہ کرتا بولا۔

"--Why not"

وہ مسکرا کر کہتی باہر نکل گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اف یہ لڑکی۔۔ پتہ نہیں کیسے سوچ لیتی ہے۔" وہ تو آج واقعی میں حیران ہوا تھا۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/> پھر اسکی باتیں سوچ کر مسکرا دیا۔



حمزہ سیٹی پر دھن بجاتا گھر میں داخل ہوا۔۔ نگاہیں اس کو ڈھونڈنے کے لیے ادھر ادھر دوڑائیں۔۔

وہ کچن میں آگیا جہاں فائزہ بیگم کھڑی تھیں۔

"السلامُ علیکم چچی۔۔" وہ آداب نبھاتا فائزہ کو سلام کرنے لگا۔

"وعلیکم السلام۔ کہاں سے آرہے ہو کہاں تھے سارا دن آج؟" فائزہ نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

"چچی دوست کی طرف تھا۔۔ آپ بتائیں باقی سب نظر نہیں آرہے؟" اس نے پھر سے نگاہیں گھمائیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سب نظر نہیں آرہے یا صرف وہ؟" فائزہ چچی نے اسے چھیڑا۔ حمزہ نے سر کھجایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب جب پتہ ہے اپ کو تو بتا دیں کہاں ہیں وہ ہٹلر؟" وہ ڈھٹائی سے بولا تو فائزہ ہنس دیں۔

"اپنے کمرے میں بند ہے۔۔ تم گھر نہیں تھے ناں آج وہ بھی اداس تھی۔۔ جاؤ مل لو جا

کر۔" عنیشا کے موڈ کو فائزہ چچی نے یہی سمجھا کہ حمزہ گھر نہیں ہے اس لیے ایسا ہے۔

"او کے میں دیکھو ناراض ہی نا ہوگئی ہو۔۔" وہ ٹھہری کھجاتا کچن سے نکل کر اوپر سرٹھیاں چڑھ گیا۔

فائزہ بیگم نفی میں سر ہلاتیں پھر سے رات کا کھانا بنانے میں مصروف ہو گئیں۔



حمزہ نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاک تھا۔

اسے حیرت ہوئی۔

پھر دروازہ کھٹکھٹایا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔

"عنیش۔۔ یار دروازک کھولو۔۔" وہ دروازہ بجاتا بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جواب ندارد۔۔

"عنیش یار۔۔ کیا ہوا ہے لاک کیوں کیا ہوا ہے دروازہ کھولو۔۔" اب کی بار ذرا زور کی دروازہ

بجایا تھا۔

"حمزہ چلے جاؤ یہاں سے۔۔ مجھے تم سے کسی بھی قسم کی کوئی بات نہیں کرنی۔" اندر سے عنیشا کی آواز آئی تھی۔

مگر اسکی آواز تھوڑی اونچی اور غصے سے بھری تھی۔۔ آواز سے زیادہ اس کا لہجہ عجیب تھا۔ آج تک وہ اس پر جب بھی غصہ ہوئی لیکن اس طرح کا غصہ بالکل بھی نہیں۔۔۔ اور حمزہ! وہ تو اسے حمزی کہا کرتی ہے۔۔

حمزہ کی چھٹی حس کچھ غلط ہونے کا خدشہ دے رہی تھی۔۔ کچھ گرہڑ ہو گئی تھی۔۔

وہ فوراً سے اپنے کمرے کی طرف گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com وہاں اپنا بیڈ پر پڑا موبائل اٹھایا۔۔

کال لاگ میں زین کی کال تھی۔۔ اس نے ڈیٹیل دیکھی پچس سیکنڈ کی کال ہوئی تھی۔

"شٹ۔۔ پتہ نہیں اب زین نے کیا بات کی ہوگی۔۔" وہ اپنے دوسرے دوست کی طرف تھا جب اسے خیال آیا کہ وہ اپنا موبائل گھر چھوڑ آیا ہے کیونکہ اس نے زین کو کال کرنی تھی۔۔ دوسرے دوست کے فون سے ٹرائی کیا مگر وہ پک نہیں کر رہا تھا۔

اس نے جلدی سے زین کو فون ملایا۔

ٹینشن میں مسلسل وہ اپنی پیشانی مسلتا ایک ہاتھ سے فون کان سے لگائے کمرے میں چکر کاٹ رہا تھا۔

"ہاں زین کیا بات ہوئی؟" اس نے چھوٹے ہی پوچھا۔

"کیا؟؟ اس نے سن لیا تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟" اس کی بات سن کر وہ پریشان ہو گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو مجھے کیا پتہ تو نے گھر کب آنا تھا دوبارہ خود سے فون کرنے کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔"

وہ بھی گھبرایا ہوا تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حمزہ کے غصے سے اچھے سے واقف تھا۔

یار تو جواد کے نمبر پر کر لیتا۔۔۔ "وہ بے بس ہو کر بولا۔

یہاں اسے غصہ نہیں کرنا تھا معاملہ ہینڈل کرنا تھا کیونکہ یہاں بات عنینشا کی تھی۔۔۔ جس

کے لیے حمزہ کچھ بھی کر جانے کو تیار رہتا ہے۔۔

"اچھا اب میں بات کر کے دیکھتا ہوں ابھی تو غصے میں ہے فل۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"اف۔۔ مصیبت ہے۔۔ ایک طرف معاملہ سیدھا نہیں ہوتا دوسری طرف مسئلہ پڑ جاتا ہے۔" وہ موبائل بیڈ پر پھینکتا باہر نکل گیا۔



"یشفہ میں تم سے۔۔" یشفہ شاہ زر کی کہی بات سوچ رہی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا کہنے والا ہوگا وہ؟ ایسی کیا بات ہوگی جو وہ کرنا چاہتا تھا مگر کر نہیں پایا۔۔۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"لیکن اب دوبارہ سے میں خود بھی نہیں پوچھوں گی۔" وہ سر جھٹکتی سونے کے لیے لیٹ گئی۔



"عنیش یار ایک بار بات تو سن لو میری۔۔" وہ دروازے کے باہر کھڑا کئی بار بول چکا تھا مگر عنیشا تو جیسے کان بند کیے بیٹھی تھی۔

"عنیش تم اپنے حمزی کے ساتھ ایسے کیسے کر سکتی ہو؟" وہ بے بسی سے بولا تھا۔

اسی وقت دروازہ کھلا تھا۔

"یہی بات میں تم سے پوچھنا چاہتی ہوں تم اپنی عنیش کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

حمزہ نے اس کی طرف دیکھا۔۔ بکھرے بال اور سلوٹ زدہ کرتی سرخ آنکھیں اور گلابی ناک جو کہ رونے کی وجہ سے ہو گیا تھا۔۔ اس حلیے میں وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

حمزہ کچھ لمحے تو اسے دیکھتا رہ گیا۔

وہ ہر ٹائم اپ ٹو ڈیٹ رہنے والی عنیشا تو بالکل نہیں لگ رہی تھی جو اپنی ایک ایک چیز کا دھیان رکھتی تھی۔

"عنیشا تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ تم جو سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔" وہ اسے صفائی دیتا ہوا بولا۔

"پھر کیا ہے وہ جو میں نے اپنے کانوں سے سنا وہ جھوٹ تھا؟؟" بتاؤ ناں۔۔؟" وہ اب غصے سے چیخی تھی۔

"آہستہ بولو۔۔ کیوں گھر میں تماشہ لگانا چاہتی ہو۔۔ میری بات تحمل سے سنو۔۔" وہ اب ذرا سیریس ہوا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا بات سنو۔۔ ہاں تم جھوٹے ہو۔۔ میں پاگل تھی جو تمہیں بتا دیا۔۔ اپنی کمزوری کے بارے میں اب تمہارا فرض بنتا تھا کہ تم میرے ساتھ ایسا کرو۔" وہ پھر سے چیخی۔۔

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

حمزہ کا صبر جواب دے گیا وہ اس کی سن ہی نہیں رہی تھی۔ اس نے عنیشا کا ہاتھ پکڑا اور اندر لے آیا۔

"اب چیخنا ہے جتنا مرضی چیخو۔۔ پاگل ہو تم۔۔ بنا بات کی تصدیق کیے مجھ پر شروع ہو گئی ہو۔۔
 پچھلی بار بھی کہا تھا کہ پہلے بات کی تصدیق کر لیا کرو۔۔ پھر کسی پر الزام لگانا بھی جتنا ہے
 تمہارا۔۔" وہ بھی ذرا غصے میں بولا تو عنیشا کو جیسے ہوش آیا تھا۔ وہ سر جھکا گئی۔
 حمزہ کے غصے سے سب ہی واقف تھے۔

"ادھر بیٹھو۔۔ اور میری ساری بات سنو گی خبردار جو بیچ میں بولی۔" وہ اسے صوفے پر بیٹھاتا خود
 زمین پر ہی چوکرڑی مار کر بیٹھاتا تھا۔

"کیوں پوری بات نہیں سنتی تم کبھی۔۔ جانتی ہو کتنا پریشان تھا میں ابھی تمہارے ایسے بی
 ہیویر (behaviour) سے۔۔ جب زین نے فون پر بتایا کہ میری سرپھری کزن نے ادھوری
 بات سن کر غصے سے فون ہی بند کر دیا۔" وہ مسکرایا تھا۔
 عنیشا نے اسے اپنے آپ کو سرپھری کہے جانے پر گھورا۔

"اچھا اوکے۔۔ بات کچھ یوں ہے کہ مجھے اس موٹی کا دماغ سیٹ کرنا تھا۔۔ زین نے مجھے بتایا
 تھا کہ انہوں نے تمہیں ٹریپ کرنے کا پلان بنایا ہوا تھا۔۔ خیر فلحال میں جو بات بتانے لگا تھا
 وہ یہ ہے کہ مجھے زین کی بات سن کر زینب پر شدید غصہ آیا اور سوچا کہ اس کو تو میں سیدھا

کروں اس لیے وہ بتانے کے لیے اس نے مجھے فون کیا کہ کل اس کی دوست نہیں ہوگی وہ اکیلی آئے گی اس لیے میں آسانی سے اس کی عزت افزائی کر سکوں۔۔" وہ ساری بات بتا کر اسے دیکھنے لگا جو اپنے لب کاٹ رہی تھی۔

اسے شرمندگی ہو رہی تھی کہ اس نے کتنا غلط سوچ لیا۔
لیکن پھر بھی اپنی بات کا بھرم تو رکھنا تھا اس لیے جھٹ بولی۔

"لیکن پھر وہ کیا جو تمہارا دوست کہہ رہا تھا کہ تمہاری کزن کو نہ پتہ چلے گرٹڑ ہو جائے گی وہ کیا تھا؟" وہ آنسو صاف کرتی اس سے معصومیت سے سوال کر رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اوہ وہ۔۔ وہ تو اس لیے بولا تھا کہ تم کچھ اور نہ سمجھ لو جیسے اب سمجھ لیا ہے۔۔" وہ ابرو اٹھا کر اسے شکوہ کنال نظروں سے دیکھنے لگا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سچ کہہ رہے ہو یہی بات ہے نا؟" وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھتی بولی۔

"ہاں یار یہی بات ہے تمہیں اپنے حمزی پر اتنا سا بھی بھروسہ نہیں ہے؟" وہ بھی الٹا اس سے سوال کر گیا۔

عنیشا نے سر جھکا دیا۔۔

"اگر بھروسہ ہے تو پھر یقین کیوں نہیں مجھ پر؟ یہ دوسری اور آخری دفعہ ہے اوکے؟" وہ اس سے تائید چاہ رہا تھا۔

عنیشا نے سر ہلا دیا۔

"مجھے ڈر لگتا ہے بس۔۔۔ کیا پتہ وہ تم پر جادو کر دے پھر وہاں میں کیا کرونگی؟" عنیشا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

حمزہ بے ساختہ ہنس دیا۔۔ عنیشا نے اس کے ہنسنے پر برا سا منہ بنایا۔

"اچھا اچھا اوکے اب نہیں ہنسوں گا۔۔ لیکن ایک بات بتاؤں میری اس جادوگرانی نے مجھ پر اتنا زیادہ اور طاقتور جادو کر دیا ہے کہ اب کسی اور کا جادو چل ہی نہیں سکتا مجھ پر۔" وہ اس کا ناک دباتا مسکرا کر گویا ہوا تو عنیشا نے پاس پڑا کشن اس کو دے مارا۔

"تمہارے پاس اس طرح کے نام آتے کہاں سے ہیں؟" وہ اس کے جادوگرنی کہے جانے پر چڑ گئی۔

"بس اب کیا بتاؤں ہر کسی کے پاس حمزہ جیسا دماغ کہاں ہوتا ہے۔۔" وہ شوخی سے بولا تو عنیشا نے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"چلو نکلو میرے کمرے سے۔۔ زیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے اب۔" وہ صوفے سے کھڑی ہوتی اسے باہر کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ابھی تو جا رہا ہوں لیکن زی بھائی کی شادی پر اپنا بھی پکا انتظام کروانا ہوں۔۔۔" وہ دانتوں

کی نمائش کرتا اسے دیکھ کر بولا تو عنیشا گر بڑائی۔۔۔ <https://www.facebook.com/classicurdumaterial>

"ابھی تو نکلو۔۔ جاؤ حمزی۔" اسے پیچھے سے زور لگاتی زبردستی باہر بھیجنے لگی جو مڑ مڑ کر اسے ہی دیکھی جا رہا تھا۔۔

"اپنی ماں پر گئی ہے مجال ہے جو پوری بات سن لے۔" اپنا سر کھجاتا وہ بڑبڑایا تو عنیشا نے ابرو اچکائے۔

"کچھ کہا؟" اسے صبح سے سنائی نہیں دیا تھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔" وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا۔
اسے باہر بھیج کر دروازہ بند کر کے وہیں دروازے کے ساتھ لگ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا جو زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

"اف یہ لرکا۔۔ چھچھوند۔" وہ سر جھٹکتی بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔ صبح جلدی اٹھ کر اگلے پیپر کی تیاری بھی کرنی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حمزہ بھی مسکراتا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔
اب صبح زینب کا دماغ بھی تو ٹھکانے لگانا تھا۔

"باؤلی۔۔" عنیشا کے بارے میں سوچتے ہوئے اسے ایک اور نام سے نوازنا نفی میں سر ہلاتا مسکرا دیا۔



"السلامُ علیکم پھپھو۔۔" فاریہ نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سائرہ کو دیکھا تو فوراً اس طرف چلی آئی۔

"وعلیکم السلام۔۔ کیسی ہو؟" سائرہ نے اسے پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

"پھپھو میں ٹھیک۔۔ آپ سنائیں؟ اور یہ باقی سب کہاں ہیں؟" وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی پوچھنے لگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

"میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ اور باقی یونی ہیں لیکن یشفہ اور عنیشا گھر پر ہی ہیں ان کی آج چھٹی تھی۔۔ جاؤ اوپر کمرے میں ہی ہونگی۔" وہ اسے پیار سے کہتی وہاں سے اٹھنے لگیں جب فاریہ نے ان کے ہاتھ پکڑ لیے۔

"پھپھو میں اصل میں سعد کی طرف سے معافی مانگنے آئی ہوں۔۔ جو بھی اس دن اس نے زرمین کے ساتھ کیا۔۔" وہ شرمندگی سے اتنا ہی بول سکی۔

"ارے نہیں بیٹا کوئی بات نہیں۔۔ تم کیوں شرمندہ ہوتی ہو۔۔ اس نے جو کیا اسے شرمندہ ہونا چاہیے تھا۔"

"پھپھو وہ بھی بہت شرمندہ ہے۔۔ کیونکہ جب وہ آپ کے گھر سے اس رات واپس آ رہا تھا تو اس کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا تب ہم لوگ بہت پریشان تھے۔" فاریہ نے انہیں بتایا تو سائرہ ایک دم سے بیٹھ گئیں۔

"کیا؟ بتایا کیوں نہیں۔۔ بھائی صاحب سے تو میری بات ہی نہیں ہوئی اتنے دنوں سے۔" وہ تھوڑا پریشان ہوئیں۔

"جی بس آپ کو بتانا تھا مگر آپ نے جو اس وقت فون پر بتایا ماما چپ کر گئیں۔۔۔ اسے اپنے کیے کی سزا مل چکی ہے پھپھو وہ بہت گلٹ فیل کر رہا ہے ماما نے خود اس کو نہیں آنے دیا اور وہ آ بھی نہیں سکتا تھا۔۔" وہ سر جھکائے بول رہی تھی۔

"اوہ۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی؟" جیسا بھی تھا آخر بھائی کا بیٹا تھا۔ وہ سچ میں پریشان ہوئی تھیں۔

"ایک ٹانگ فریکچر ہو گئی ہے سر اور بیک پر بھی چوٹیں آئیں ہیں لیکن اب کافی بہتر ہے۔" فاریہ نے انہیں پریشان دیکھ کر آخر میں تسلی دی۔

"میں آج آؤنگی سہیل صاحب کے ساتھ۔۔ بس آجکل زرین کے کیس میں پھنسے ہوئے ہیں وہ بھی۔۔" وہ مصروفیات بتا رہیں تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ارے نہیں پچھو ماما بابا آج خود رات میں آئیں گے آپ سے بات بھی کرنی ہے انہوں

نے۔۔ ماما، بابا بھی بہت شرمندہ ہیں۔" وہ ان کو بتاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں اوپر لیشہ اور عننیشا کو مل آؤں۔" وہ مسکرا کر انہیں کہتی اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔ ساڑھ بیگم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا اور مسکرا کر وہ بھی اٹھتیں کچن کی طرف چل دیں۔



"لسن؟" آج حمزہ کو وہ گراؤنڈ میں ہی نظر آگئی تو سوچا یہی بات ہو جائے۔

زینب نے حمزہ کی آواز پر پلٹ کر دیکھا تو وہ آنکھوں پر دھوپ کی وجہ سے گلاس لگائے جیبوں میں ہاتھ ڈالے چہرے پر سنجیگی لیے کھڑا تھا۔

"میں؟" زینب نے اپنی طرف اشارہ کیا۔ پتہ نہیں کیوں اسے آج وہ کچھ عجیب لگا۔

"یس یو۔۔" وہ چلتا ہوا اس کے مقابل آگیا۔ زینب نے اسے غور سے دیکھا کیونکہ وہ کم ہی سیریس ہوتا تھا۔ یہ تو سب ہی جانتے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم سمجھتی کیا ہو خود کو؟" وہ آنکھوں سے گلاس اتارتا ابرو اچکائے بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> زینب نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ وہ گراؤنڈ کے بیچ بیچ کھڑے تھے۔

"ہم کہیں اور چل کر بات کرتے ہیں۔" وہ جانے لگی جب حمزہ نے اسے آواز دے کر روکا۔

"زینب۔۔ آج سیدھے طریقے سے بتا دو تم کیا چاہتی ہو اور آج یہیں بات ہوگی تاکہ سب کو تمہاری اصلیت کا پتہ چل سکے۔" وہ لہجے میں حد درجہ سنجیدگی لیے بولا۔ اسے آج حقیقتاً زینب پر بہت غصہ تھا۔ اس کی وجہ سے عنیشا انسکیور فیل کرتی تھی۔

"جاننا چاہتے ہو ناں میں کیا چاہتی ہوں تو سنو میں تمہیں چاہتی ہوں۔۔ تم میری ضد بن چکے ہو۔۔ آخر اس میں۔۔ تمہاری اس کزن میں ایسا کیا ہے جو تم اسکے دیوانے ہوئے پھرتے ہو؟" اس کے غصے سے چیخنے پر کچھ آس پاس کے سٹوڈنٹس نے انہیں مڑ کر دیکھا تھا حمزہ نے دانت پیسے۔۔ وہ اپنا ضبط نہیں کھونا چاہتا تھا۔ مگر عنیشا کے معاملے میں وہ کچھ برداشت نہیں کرتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"اپنی بکو اس بند رکھو۔۔ تم ہوتی کون ہو۔۔ مجھے تم پہلے اتنی بری نہیں لگتی تھی میں تمہاری عزت کرتا تھا۔۔ مگر تم نے اپنا مقام خود ہی میری نظروں سے گرایا ہے۔ اور جہاں تک بات میری کزن کی ہے تو میں اسکے بارے میں تمہیں کیا کسی کو بھی بتانا پسند نہیں کرتا۔ اور تم میرے پرسنل میٹرز میں گھسنا چھوڑ دو۔ ورنہ بہت برا پیش آؤنگا۔۔"

آج آخری بار تم نے عنیشا کے بارے میں جو کہا میں نے سن لیا۔۔۔ برداشت کر لیا۔ اگلی بار نہیں کروں گا۔ اور میرے خیال سے اگلی دفعہ اس کی نوبت بھی نہیں آئے گی۔" وہ اسے انگلی اٹھا کر باور کرواتا مڑا ہی تھا جب زینب کی بات نے اس کے قدم جکڑے تھے۔

"اور اگر تمہاری وہ کزن نہ رہی پھر کیا کر لو گے؟" وہ آنکھوں میں جنون لیے بول رہی تھی۔
حمزہ جھٹکے سے مڑا۔

"تو یاد رکھنا اپنے ہاتھوں سے اسی دن تمہاری اوپر کی ٹکٹ کٹواؤں گا۔" وہ لال آنکھیں لیے اس کی آنکھوں میں گاڑے بولا۔

زینب ساکت رہ گئی۔ وہ حمزہ کی عنیشا کے لیے محبت دیکھ چکی تھی۔

"آئندہ آس پاس بھی نظر نہ آنا۔۔ ابھی ایک سال ادھر ہی ہوں میں۔۔ سکون سے خود بھی پڑھو اور مجھے بھی پڑھنے دو۔" وہ سختی سے کہتا اس پر ایک اچلتی نگاہ ڈالتا نکل گیا۔ زینب نے ادھر ادھر دیکھا اسے لگا جیسے اب اس کی تضحیک کر رہے ہیں کچھ تماشہ دیکھ کر آگے چل دیے تھے اور کچھ نے دیکھنا ضروری بھی نہیں سمجھا تھا۔

مگر زینب کو اس بار شدت سے اپنی تذلیل محسوس ہوئی تھی۔

وہ عنیشا کے لیے حمزہ کا پیارا اچھے سے دیکھ چکی تھی۔

مطلب وہ عنیشا کے لیے کچھ بھی کر سکتا تھا۔

وہ سب سے نظریں چراتی گراؤنڈ سے بھاگی تھی۔

اسے حمزہ پسند تھا مگر پھر اسے پتہ چلا کہ وہ اپنی کزن میں انٹرسٹڈ ہے۔۔ اس نے اسے پانے کے لیے غلط راستے کا چناؤ کیا اور کسی بھی کام کو غلط طریقے سے کرو تو نتیجہ ٹھیک کبھی نہیں نکلتا۔

اس کے سر پر حمزہ کو پانے کا جنون سوار ہو گیا تھا اور کسی بھی چیز کا جنون ٹھیک نہیں

ہوتا۔۔ آخر میں مات ہی ہوتی ہے۔ زینب کو بھی مات ہوئی تھی۔ اور وہ اس سے برداشت

نہیں ہوئی تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>



"عنیشا یہ دیکھو اسے۔" وہ ہنستے ہوئے بولی تو عنیشا نے بھی ٹی وی پر دیکھا تو ہنس دی۔ وہ

کوئی مزاحیہ پروگرام دیکھ رہی تھیں جب فاریہ نے ہنستے ہوئے عنیشا کا موبائل پر سے دھیان

ہٹایا۔

مگر اس کو ہنستا دیکھ کر کسی نے اسے دلچسپی سے دیکھا تھا۔

"السلام علیکم پایا!" اب سے پہلے یشفہ کا دھیان لاؤنج کی آئرنس پر پڑا جہاں سہیل صاحب ایس پی فرخ کے ساتھ اندر آئے تھے۔ یشفہ کے بولنے پر ان دونوں نے بھی نگاہیں اٹھائیں۔

"السلام علیکم۔" ان دونوں نے بھی بیک وقت سلام کیا۔
 "وعلیکم السلام۔۔" فاریہ بیٹا آپ کب آئیں؟" وہ سلام کا جواب دیتے اندر آئے اور فاریہ کو دیکھ کر پوچھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"انکل میں تو صبح کی آئی ہوں ابھی بس جانے والی تھی۔۔ حمزہ یا ضاری میں سے کوئی چھوڑ آئے گا مجھے۔۔" وہ مسکرا کر بولی اور ساتھ ہی نگاہ ساتھ کھڑے لڑکے پر پڑی جو بلیک کرتا شلوار میں اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔ بلاشبہ وہ کرتا اس پر بیچ رہا تھا۔

فاریہ کو اس کی مسکراہٹ سے خواہ مخواہ ہی الجھن ہوئی۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔۔ آپ لوگ انجوائے کرو۔" وہ اس کے سر پر پیار دیتے ایس پی کو لیے آگے بڑھ گئے۔

"یہ کون تھا؟" فاریہ نے عنیشا سے ناک چڑھا کر پوچھا۔

"وہ۔۔ وہ تایا جان کے دوست کا بیٹا ایس پی فرخ میر۔" عنیشا نے سرسری سا بتایا۔ مگر فاریہ نے اس کے تعارف پر برا سا منہ بنایا اسے نجانے کیوں وہ بیچارہ برا لگا۔ حالانکہ وہ تو کچھ بولا ہی نہیں۔۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زرین کا کیس یہی تو دیکھ رہا ہے۔۔ کافی محنتی ہے تایا جان ہمیشہ اسکی تعریف کرتے ہیں۔۔ مجھے تو لگتا ہے ہماری لیشفہ کے لیے نمونہ ڈھونڈ لیا ہے تایا جان نے۔" عنیشا نے ایک نظر اسے اور ایک نظر لیشفہ کو دیکھ کر شرارت سے کہا تو لیشفہ نے سنتے ہی ریوٹ اس کی طرف پھینکا۔

"بندے کی شکل نہ اچھی ہو تو کم از کم بات اچھی کر لے۔" وہ اسے گھورتی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

عنیشا ہنس دی۔

"میں دعا کروں گی لشفہ کے ساتھ ایسا کچھ نہ ہو۔۔۔ مجھے اپنے ایسے بہنوئی نہیں چاہیے۔۔۔" فاریہ کے کہنے پر عنیشا نے اسے حیرت سے دیکھا۔

"کیوں تمہیں کیا کہہ دیا اب اس بیچارے نے؟"

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ لیکن بڑا عجیب قسم کا ہے۔۔۔" وہ منہ بناتی وہاں سے اٹھ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"حد ہے۔ اب بھلا اس بیچارے نے ایسا بھی کیا کہہ دیا دونوں ہی غصہ کر گئیں۔۔۔ چلو لشفہ کا تو بنتا ہے یہ فاریہ کی سمجھ نہیں لگی کچھ۔۔۔" وہ بھی سوچتی ٹی وی آف کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔ پروگرام ختم ہو چکا تھا۔



"اچھا ٹھیک ہے بس اب جلدی سے آجاؤ۔۔۔ مجھے انتظار ہے تمہارا۔" وہ خوشی سے بولے تھے۔

"جی ڈیڈ میں نے اپنا سب کچھ ریڈی کر لیا ہے بس یہی کوئی چارپانچ دن رہ گئے ہیں۔" وہ ہر جذبے سے عاری لہجے میں بولا تھا۔

"خیر سے آؤ۔۔ بس اپنے آنے کی ٹائمنگز بتا دینا۔۔ میں ایئرپورٹ پر لینے آ جاؤں گا۔" وہ پرجوش لہجے میں بولے۔

"ارے ڈیڈ اسکی ضرورت نہیں ہے۔ بس اگر پوسٹیل ہو تو کسی کو بھیج دیجیے گا مجھے آپ کے گھر کا ایڈریس نہیں پتہ۔۔" وہ انہیں سہولت سے منع کر گیا۔

"چلو ٹھیک ہے جیسے تم چاہو۔۔" وہ مطمئن تھے کم از کم وہ آ تو رہا تھا۔

"او کے ڈیڈ پھر بات ہوتی ہے۔" فون بند کرتے ہی آہ بھری۔
اس وقت وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا کسی قسم کی بھی سوچ بھی نہیں۔
لیکن بار بار ایک سوچ دماغ میں گھوم رہی تھی۔

"کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ ٹھیک کر رہا ہے -- یہ لوگ کتنے اچھے ہیں -- پھر کیوں چھوڑ کر جا رہا ہے انہیں --"

اور یشفہ؟ اس نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔

وہ اسے کس امید پر اپنی محبت کا اظہار کرتا اس کے واپس آنے کے چانس بہت کم تھے -- وہ جب مستقل ہی ادھر سیٹ ہونا چاہتا تھا پھر وہ یشفہ کو کیسے امید دلا سکتا تھا۔

ہاں وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھے -- اس کو کوئی مجھ سے بھی اچھا مل جائے گا کوئی ایسا جو اسے خوش رکھے گا۔ میں اسے ڈیزرو ہی نہیں کرتا۔" وہ سوچتا فون پر نمبر ملانے لگا۔ پھر رک گیا اور میسجز اوپن کر لیے۔ اور میسج ٹائپ کر کے فون جیب میں رکھتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

میسج کچھ یوں تھا۔

"یشفہ اس دن میں تم سے بات کرنا چاہتا تھا وہ مجھ سے نہیں ہو سکی میں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں تمہیں ڈیزرو نہیں کرتا۔ تمہیں مجھ سے بہتر مل جائے گا۔ اپنی زندگی میرے لیے خراب مت کرو۔ مجھے تمہارے لیے ہمدردی ہے۔"

میں نہیں چاہتا تم میری خاطر خود کو تکلیف دو۔"

یشفہ کمرے سے جانے لگی جب میسج ٹون پر واپس پلٹی۔۔

میسج دیکھ کر آنکھیں سکیڑے پڑھنے لگی اور جیسے جیسے پڑھتی گئی آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔
دل تو کیا اگر وہ سامنے ہوتا تو کوئی چیز دے کر اس کے سر پر مار دیتی۔

"تھینکس۔ اگر آپ کو میرے سے اتنی ہی ہمدردی جاگ رہی ہے تو خود ہی میرے لیے کوئی اچھا

سالر کا کیوں نہیں ڈھونڈ دیتے۔۔ جو آپ سے بہت بہتر اور میری محبت کا احترام کرنے والا

ہو۔" ٹائپ کر کے ایک لمحے کے لیے رکی اور پھر سینڈ کر دیا۔

وہ کیوں گھبرائے۔۔ اب اسے شاہ زر پر صرف غصہ آ رہا تھا۔

وہ غصے میں جھنجھلاتی باہر نکل گئی۔

"حمزہ۔۔۔! کدھر جا رہے ہو؟" حمزہ تیزی سے ٹی وی لاؤنج سے گزر کر سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

جب ضرار نے اسے آواز دے کر روکا۔

حمزہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" حمزہ کہتا باقی کی سیڑھیاں چڑھ گیا۔ ضرار نے کندھے اچکائے
اسے حمزہ آج تھوڑا عجیب لگا۔

"یشفہ بہنا۔۔!" ضرار نے اسے اپنے پاس بلایا۔

"جی بھائی!" یشفہ نے پاس آکر اس سے کہا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
"تمہیں کیا ہوا؟" وہ اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ چکا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کچھ نہیں بھائی۔" وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجاتی بولی ورنہ دل تو کسی سے بھی بات کرنے کو
نہیں چاہ رہا تھا۔

"پیپرز ٹھیک ہو رہے ہیں؟" ضرار کو لگا شاید وہ اس لیے پریشان ہے۔

"جی وہ تو ایک دم فٹ۔" وہ جلدی سے جانے لگی۔

"ایک تو تم لوگ مجھے کچھ بتاتے نہیں۔۔ کچھ لحاظ ہی کر لو میرے بڑے ہونے کا۔" وہ مصنوعی ناراضگی دکھاتا ہوا۔

"مطلب؟" یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"حمزہ کو دیکھا تو وہ بھی چپ تھا اور اب تم۔ کوئی بات ہوئی ہے؟" وہ ابھی پوچھ رہا تھا کہ اسی وقت ٹی وی لاؤنج میں شاہ زر آیا تھا۔ یشفہ نے شاہ زر کی طرف دیکھا مگر اس کا دھیان موبائل میں تھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا مجھے۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں بس ایک ہی طرح کی روٹین سے اب تھک گئے ہیں۔ آپ اپنی شادی کیوں نہیں کروا لیتے۔۔ ہم بھی بور نہیں ہونگے۔" یشفہ شوخ ہوئی۔ وہ شاہ زر کے سامنے دکھی نہیں رہنا چاہتی تھی وہ اسے باور کروانا چاہتی تھی کہ وہ اس کے بغیر بھی بہت خوش ہے۔۔

ضرار ہنس دیا۔

"یہ تو تم اپنی زی بھا بھی سے کہو میں تو تیار ہوں۔"

"ضحیٰ کو تو ہم لوگ خود ہی منالیں گے۔۔" یشفہ ضرار کے ساتھ آکر مزے سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

"بالکل۔۔ اور کیا پتہ زی بھا بھی کے دل میں کتنے لڈو پھوٹ رہے ہوں۔۔ آپ ایسے ہی بیچاری کو کہہ رہے ہیں۔" پیچھے سے آتے حمزہ کی آواز پر ضرار اور یشفہ نے اسے دیکھا۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
 وہ فریش سالگ رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/> اس کی بات پر ضرار ہنسا تھا۔

شاہ زر کال سننے دوبارہ باہر نکل گیا۔

"اور سناؤینگ برو کیا چل رہا ہے؟" ضرار نے اس کے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"آجکل تو کچھ بھی نہیں۔" وہ ادھر ادھر نگاہ دوڑاتا بولا۔

"اوپر فاریہ کے ساتھ ہے وہ۔" اسے دیکھ کر ضرار نے فوراً سے کہا تو یشفہ کی ہنسی نکل گئی۔

"فاریہ آئی ہوئی ہے؟" حمزہ نے یشفہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں صبح سے آئی ہوئی ہے رات میں ماموں اور ممانی بھی آئے گے۔۔ فاریہ ان کے ساتھ جائے گی۔" یشفہ نے کہا تو حمزہ نے سر ہلادیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ارے شاہ زر وہاں کھڑے کیا کر رہے ہو آجاؤ۔۔ ویسے بھی تھوڑے دنوں میں تم جانے والے

ہو پھر پتہ نہیں کب موقع ملے؟" ضرار کی نظر شاہ زر پر پڑی تو اسے بلا لیا۔

وہ چلتا ہوا ان کے پاس آگیا۔

"ایس پی کاپتہ چلا؟" شاہ زر نے بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"پاں بابا کی بات ہوئی ہے آیا ہوا ہے بابا کے ساتھ کب سے سڈی میں ہے۔" ضرار نے بتایا تو شاہ زر کی نظریں بے اختیار یشفہ پر اٹھیں۔ مگر یشفہ حمزہ سے کوئی بات کر رہی تھی۔ شاہ زر پھیکا سا مسکرا دیا۔

وہ اس کا مسیج پڑھ چکا تھا۔ اور اسے واقعی یشفہ کے مسیج سے تکلیف ہوئی تھی۔

"میں اوپر ان لوگوں کے پاس جا رہی ہوں۔" وہ ضرار سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔ وہ اب زیادہ شاہ زر کے آس پاس رہنا ہی نہیں چاہتی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ پاتی تھی اب بھی وہ رونے والی ہو رہی تھی اسے دیکھ دیکھ کر دل کرتا کہ اللہ سے شکایت کرے کہ کیوں آخر کیوں یہ اس کا نصیب نہیں۔۔ مگر وہ شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ شاہ زر نے اسے دور تک جاتے دیکھا تھا۔ وہ اس سے دور جاتی جا رہی تھی۔۔ اور یہ دوری اس نے خود ہی قائم کی تھی اسکے اور اپنے بیچ۔۔
اس نے سر جھٹکا اور ضرار کے ساتھ باتوں میں لگ گیا۔

حمزہ موبائل میں کچھ کر رہا تھا۔

ضرار نے شاہ زر کو نوٹ کیا تھا مگر کچھ بولا نہیں۔۔

وہ تو خود حیران تھا اگر لشفہ کو پسند کرتا ہے تو چھوڑ کر کیوں جا رہا ہے؟



"کچھ گڑبڑ نہیں کر دینا۔" ملک تمہور نے ان دونوں سے کہا جو اپنا حلیہ کافی حد تک سنوار چکے تھے اور اب جانے کو تیار کھڑے تھے۔

"اس بندے سے ڈیل ہوگئی ہے ملک صاحب آپ کی؟" ان میں سے ایک بھائی نے پوچھا۔

"ہاں میرے دو بندے اس دن گئے تھے ڈیل کرنے اس نے ہوٹل میں بلوایا تھا۔" ملک تمہور نے بتایا تو ان میں سے بڑے والے بھائی نے ملک تمہور کو دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ملک صاحب آپ نے ہمیں کیوں نہیں بھیجا؟"

"میں یا تم دونوں میں سے کوئی جاتا تو پھنس جاتے پولیس آجکل ہماری تلاش میں ہے اس لیے ان دونوں کو بھیج دیا۔" اس کے بتانے پر وہ سر ہلا گئے۔

"اب جاؤ اور شک بھی نہ پڑنے دینا کہ تم دونوں صرف اسے لے جانا چاہتے ہو اس لیے ناٹک کر رہے ہو۔" ملک تہور نے انہیں پھر تنبیہ کی۔

"آپ فکر نہ کریں ملک صاحب۔۔ ہم شک ہی نہیں ہونے دیں گے ایسی پرفارمنس دیں گے۔" وہ اپنے سندھی لہجے میں بولتا مکرو ہنسی ہنسا۔

"جاؤ۔۔ مجھے تم دونوں پر پورا بھروسہ ہے۔" ملک تہور نے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس بندے کا کیا کرنا ہے؟" وہ زمین کے شوہر کا یاد آنے پر رکا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اس کا کیا ہے جیسے ہی تیری بہن ہاتھ آئے گی اسے مار دے گے۔" ملک تہور نے لاپرواہی سے کہا۔

"سگی بہن نہیں ہے ہماری۔۔" اس کے ایک بھائی نے برا سامنہ بنایا۔

"اچھا جو بھی ہے۔۔ بس اس کے شوہر کو پتہ چلا تو چیخے گا۔۔ اس لیے کام ہی تمام کر دیں گے بعد میں لاش گھر پہنچا دیں گے۔" وہ سفاکی سے بولا۔

کس قدر سفاک تھے وہ لوگ۔۔ ضمیر تو مر گئے تھے۔۔ ان کے لیے انسانی جان کی کوئی قیمت نہیں تھی۔

اسد ایسے لوگوں کی رسی جب دراز کرتا ہے تو موقع دیتا ہے جو نہیں سمجھتے تو پھر کھینچ لیتا ہے اور جب کھینچتا ہے تو کچھ نہیں بچتا۔



"انکل؟ آپ کو پورا یقین ہے کہ وہ لوگ آئیں گے؟" ایس پی فرخ سب کچھ چھوڑے ان کے گھر پر صبح سے انتظار میں تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس لیے تو وہ پولیس وردی میں نہیں آیا تھا کہ کہیں شک نہ ہو جائے۔ اور باقی کی نفری وہ اسی ٹائم بلا لے گا تاکہ بھاگنے کا موقع نہ ملے۔

"مجھے شاہ زر اور ضرار نے یہی بتایا تھا۔۔ اور مجھے جہاں تک لگتا ہے یہ وہی لوگ تھے اور آج ہی آئیں گے۔"

سہیل صاحب نے یقین سے کہا۔

"صحیح کہہ رہے ہیں ان کی ڈیلنگ ڈیٹ آس پاس ہے۔۔۔ یہ مجھے اس بندے سے پتہ چلا اور وہ اس کام میں دیر نہیں کرے گے۔" ایس پی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"انکل آپکو پھپھو بلا رہی ہیں۔" فاریہ بے نیازی سے کہتی سٹڈی میں آتی بولی مگر ساتھ میں ایس پی کو بیٹھا دیکھ کر گر بڑا گئی۔

"یہ ابھی تک یہی ہے صبح سے۔۔۔" وہ سوچتی ہوئی فوراً سے مڑی۔

اس کے اچانک سے وارد ہونے پر ان دونوں نے اسے چونک کر دیکھا۔

اسے دیکھ کر ایس پی نے اپنی مسکراہٹ پر پہرے بٹھائے تھے۔ جانے انجانے میں اس لڑکی میں اسے دلچسپی ہوئی تھی۔

"اچھا بیٹا میں آتا ہوں۔" ان کے کہنے پر فاریہ نے زبردستی مسکراہٹ سجائے انہیں دیکھا اور فوراً سے وہاں سے بھاگی تھی۔

ان کے جاتے ہی فرخ فاریہ کے انداز پر بھرپور طریقے سے مسکرایا تھا۔۔

اسے لگا تھا وہ جا چکی ہوگی اتنا تو وہ جان گیا تھا وہ یہاں نہیں رہتی اور اس کی بات پر اس وقت اس کا دل کیا وہ تھوڑی دیر اور یہاں رکے۔۔ اور اب اسے یہاں دیکھ کر اس کا دل خوش ہو گیا تھا۔

"کن راستوں پر جا رہے ہو ایس پی صاحب؟" فرخ نے خود کو سرنش کیا۔

"کچھ کرنا پڑے گا۔" وہ سر پر ہاتھ پھیرتا مسکرایا۔



Support@classicurduumaterial.com

"پانی ملے گا؟" ضرار کچن میں آتا بولا جہاں ضخی کھڑی روٹیاں بنا رہی تھیں۔ موڈ فل خراب تھا۔

"خود پی لو۔۔ یہ لو گلاس اور فریج سے پانی کی بوتل نکال لو۔" وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتی چڑ کر بولی۔

"اچھا۔۔ تمہیں کیا ہوا موڈ کیوں آف ہے؟" ضرار نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"میرا نہیں خیال یہاں چولہے کے آگے کھڑے ہو کر میرا موڈ فریش ہوگا۔" وہ روٹی توے پر ڈالنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی بولی تو ضرار ہنس دیا۔

"تمہیں کہا کس نے ہے بنانے کو کیوں بیمار کرنا چاہتی ہو اپنے معصوم سے شوہر کو؟" وہ شرارت سے بولا۔

"امی نے کہا ہے۔۔۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اور اب تم ہی مجھے سنا رہے ہو؟" وہ رو دینے کو تھی۔ کام سے تو ضخی کی جان جاتی تھی۔

Support@classicurdu material.com
 "میری وجہ سے؟" ضرار نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں تمہاری وجہ سے۔۔۔ نہ تم پیپرز کے بعد شادی کا شوشہ چھوڑتے نہ مجھے کام سیکھنے پڑتے۔۔۔ میں صبح سے کام کر کے تھک گئی ہوں۔" وہ ضرار کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھتی بولی۔

"ہاہا۔۔ لیکن یہ تو کرنا پڑے گا۔۔ مانا کہ تم امی کی بھتیجی ہو مگر امی کو اپنی بہو سگھڑ ہی چاہیے۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔ مجھے کام کرنے دو۔" اس کے کہنے پر وہ منہ بناتی دانت پیستی ٹاٹ پاٹ میں روٹی رکھتی اس کا ڈھکن زور سے بند کرتی بولی تو ضرار کو یہاں سے جانے میں ہی اپنی عافیت لگی۔

اس کے جاتے ہی ضحیٰ نے پیر پٹھا اور ایک اور روٹی بیلنے لگ گئی۔



<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بھائی جان! آپ مجھے بہت عزیز ہیں لیکن اماں جان اب یشفہ کے لیے کبھی بھی سعد کے رشتے کا نہیں مانے گی۔" بدر صاحب نے آخری کوشش کی تھی مگر شاید قسمت میں ایسا نہیں لکھا تھا۔

"اماں جان کے علاوہ۔۔۔ ضرار بھی کبھی راضی نہیں ہوگا اب۔۔ آپ جانتے ہیں وہ یشفہ کے معاملے میں بہت پُچی ہے۔" سہیل صاحب نے بھی معذرت خواہانہ لہجے میں کہا تو بدر صاحب ایک نظر سلمیٰ بیگم کو دیکھ کر رہ گئے۔ سلمیٰ بیگم بیچاری شرمندگی سے سر جھکا گئیں۔

"بھابھی آپ لوگ معاف کر دیں۔۔ سعد کی اس حرکت سے ہمیں بہت افسوس ہوا ہے۔" وہ ندامت سے بولیں۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں۔ اور آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں غلطی تو سعد کی تھی اور اگر وہ شرمندہ ہے تو اس سے اچھا اور کیا ہو سکتا ہے؟" سہیل صاحب نے ان کی شرمندگی دور کرنی چاہی وہ جب سے آئے تھے کوئی دس بار معافی مانگ چکے تھے۔

"لیکن پھر بھی بھائی صاحب۔۔ اولاد تو ہماری ہے۔۔ ماں باپ کے لیے شرمندگی کا سبب ہے ایسی اولاد۔" بدر صاحب نے بھی سر جھکائے لب بھینچے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن بار بار معافی مانگ کر آپ ہمیں شرمندہ کر رہے ہیں۔ اور ہر دفعہ قصور ماں باپ کا نہیں ہوتا وہ تو اپنی طرف سے اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔۔ بس کبھی کبھی اولاد ہی غلط کاموں میں لگ جاتی ہے۔" سہیل صاحب نے ان کو شرمندہ دیکھ کر کہا۔۔ سب ہی ان کی بات سے متفق تھے۔

"اچھا فاریہ سے کہہ دیں آجائیں دیر ہو رہی ہے۔" سلمیٰ بیگم نے سائرہ سے کہا۔

"بھابھی تھوڑی دیر رک جائیں۔۔ ابھی تو آپ لوگ آئے ہیں۔" سائرہ نے جلدی سے کہا۔

"نہیں بس چلتے ہیں پھر کبھی آئے گے۔۔ رات ہو رہی ہے ویسے بھی۔۔ آپ لوگ آئیں ناں کبھی سب بچوں کو لے کر۔" سلمیٰ نے گھڑی پر نگاہ ڈالی جو رات کے دس بجا رہی تھی۔

"جی انشاء اللہ آئیں گے فری ہو جائیں سب پڑھائی سے۔" سائرہ کہتی اٹھ گئیں تو سلمیٰ بیگم بھی انہیں کے ساتھ چل دیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"آپ آجکل کہاں مصروف ہیں؟" بدر صاحب نے سہیل صاحب سے پوچھا۔

"بس اسی بچی کا کیس چل رہا ہے۔۔ میں فرخ کو کہتا ہوں وہ بھی یہی آجائے۔۔" وہ انہیں بتاتے آخر میں اپنے آپ سے کہتے فرخ کو کال ملانے لگے جس کو سڈی میں ہی چھوڑ آئے تھے جب فاریہ بلانے آئی تھی۔

فرخ بور سا بیٹھا پاؤں جھلا رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ کیا۔ چونک کر موبائل دیکھا تو فوراً سے کال پک کی۔

"او کے انکل میں۔۔ میں آتا ہوں۔" جلدی سے کہتا وہ وہاں سے نکل گیا۔

"یار مس یو۔۔ بس اب جلدی سے اگلی بار چکر لگانا۔" یشفہ اس سے گلے ملتے کہہ رہی تھی۔

"واقعی فاری آج بہت مزہ آیا تمہارے ساتھ۔" اب وہ عنیشا سے مل رہی تھی۔ جب اس کی نظر سامنے سے آتے ایس پی پر پڑی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> فاریہ کی مسکراہٹ پل میں سمٹی۔

وہ سر جھکائے اپنی موج میں چلتا آ رہا تھا۔۔۔ ان لوگوں کو کھڑا دیکھ کر پل کو رکا۔

نگاہیں بے خود سی فاریہ کے چہرے پر پھسلی تھیں۔

چونکہ وہ بھی اسے دیکھ رہی تھی تو اس کے دیکھنے پر گر بڑا گئی۔

فرخ نے سرعت سے نگاہیں گھمائیں اور مسکرا کر اسے ایک نظر دوبارہ دیکھتا وہاں سے گزر گیا۔

یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ یشفہ اور عنیشا محسوس ہی نہیں کر پائیں۔ لیکن فاریہ کو اس کی مسکراہٹ عجیب سی لگی۔۔۔ پراسرار سی۔

"چلو اندر چلیں اب کیا یہی کھڑے رہنا ہے؟" ضحیٰ نے انہیں دیکھ کر کہا تو وہ ضحیٰ کی تقلید میں اندر کی طرف بڑھ گئیں۔

"السلام علیکم۔" فرخ نے اندر آتے ہی دونوں کو مشترکہ سلام کیا۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔ آجاؤ۔" سہیل صاحب اپنائیت سے بولے تو بدر صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"بدر! یہ میرے دوست کا بیٹا ہے ایس پی فرخ میرے۔۔۔ یہی اس لڑکی کا کیس دیکھ رہا ہے۔ صبح سے میری خاطر سب کام چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے۔" سہیل صاحب فخریہ انداز میں اس کا تعارف کروا رہے تھے۔۔۔ اور یہ تعارف اندر آتی فاریہ بھی بخوبی سن چکی تھی۔

باقی تینوں اندر نہیں آئی تھیں۔

فرخ سر جھکائے شرافت سے کھڑا تھا آہٹ پر سر جھکائے ہی نگاہ اٹھا کر جب دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔ وہ اسے ہر جگہ مل جاتی تھی۔

"کیا قسمت ہے تیری۔۔ ایس پی صاحب۔" وہ اپنے آپ میں ہی مسکرایا۔

"آجاؤ بیٹا۔۔" بدر صاحب نے فاریہ کو دروازے پر کھڑے دیکھ کر کہا تو وہ بھی سر جھکائے اندر آئی تھی۔

سہیل کے کہنے پر فرخ وہی بیٹھ گیا۔ لیکن فاریہ کو عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔۔ کسی اجنبی کے سامنے۔۔۔

"اچھا سہیل ہم چلتے ہیں۔۔ بدر صاحب کچھ دیر باتیں کرتے رہے۔۔ فرخ سے بھی دو چار باتیں کی جس کا اس نے سمجھداری سے جواب دیا تھا۔

"تھوڑی دیر رک جاتے۔۔؟" سہیل صاحب ان کے کھڑے ہوتے ہی بولے اور فرخ اور سہیل صاحب بھی کھڑے ہو گئے۔

"نہیں بس چلیں صبح فارہ نے بھی یونی جانا ہے۔" وہ ایک نظر فارہ کو دیکھتے ہوئے۔

فرخ کی نظر پھر سے اس پر پڑی۔۔ وہ سر جھکائے کھڑی تھی۔

"بیٹا آپ سے مل کر بہت اچھا لگا۔" بدر صاحب کے کہنے پر فرخ نے ان سے آگے ہو کر مصافحہ کیا۔

وہ سب مل کر باہر آگئے۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

سلمیٰ بیگم دادی جان سے مل کر کمرے سے باہر آئیں تو بدر صاحب ٹی وی لاؤنج میں ہی کھڑے فرخ سے بات کر رہے تھے۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سلمیٰ بھی ان کے پاس آگئیں۔۔ وہ بھی فرخ سے خوش دلی سے ملیں۔ بلکہ انہیں دھیمے مزاج کا فرخ کافی پسند بھی آیا۔

وہ سب سے مل کر چلے گئے۔

ان کی گاڑی کو فرخ نے دور تک جاتے دیکھا تھا۔ مسکرا کر سر پر ہاتھ پھیرتا ابھی مڑا تھا کہ ضرار سے ٹکرا گیا۔

"دھیان سے یار۔" ضرار نے مسکرا کر کہا تو وہ بھی سر ہلاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں تو معاملہ کچھ اور لگتا ہے۔" ضرار نے ایک نظر فرخ کی پشت پر ڈالتے سوچتے ہوئے کہا۔

"انکل مجھے نہیں لگتا وہ لوگ آج آئیں گے رات ہو گئی ہے۔ میں چلتا ہوں کل فون کر دیجیے گا مجھے۔" وہ سہیل سے کہہ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا آپ۔۔ اور بہت شکریہ سارا دن لگا دیا تم نے اپنا۔۔" وہ سچ میں ہی اس کے مشکور تھے۔

"انکل اسکی ضرورت نہیں یہ میری ڈیوٹی کا ہی حصہ ہے۔" وہ مسکرایا تھا۔

اس کی ایسی باتیں ہی سب کا دل جیت لیتی تھیں۔

"او کے انکل اسلہ حافظ۔" وہ مسکرا کر ملتا باہر کو نکلا تھا۔

"وہ گاڑی جا چکی ہے۔۔ خاموشی بھی ہو چکی ہے۔ چلتے ہیں اب اندر۔" زمین کے ایک بھائی نے کہا۔

"ہاں چلو چلتے ہیں۔۔ احتیاط سے۔۔ یاد ہے ناں کیا کیا کہنا ہے؟" دوسرا بھائی بھی بولتا گھر

کے دروازے پر آیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

دروازہ اسی وقت کھلا تھا اور ایک بائیک باہر نکلی تھی۔۔ سر پر ہیلیمٹ ہونے کی وجہ سے ان دونوں نے دھیان نہیں دیا۔

مگر فرخ کھٹکا تھا۔ اسے یاد آیا تھا کہ دو بھائی؟ یہ وہی ہونگے۔۔۔ وہ سوچتا ہوا بائیک بظاہر گیٹ سے باہر لے آیا۔

"کون ہو تم دونوں؟" چوکیدار نے ان دونوں سے سوال کیا تھا۔

"ہمیں اندر جانا ہے ہماری بہن ہے تم لوگوں کے پاس۔۔" ان کے الفاظ فرخ کے کان سے ٹکرائے تو وہ چوکنا ہو گیا۔

چوکیدار نے انہیں اندر جانے نہیں دیا۔

"رکو میں صاب کو کہتا ہوں۔۔" وہ جلدی سے وائر لیس سے کال کرنے لگا۔ ان کے کہنے پر سہیل صاحب نے اجازت دے دی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"چلے جاؤ تم لوگ۔" چوکیدار ان پر ایک اچھٹی نگاہ ڈالتا وہاں سے ہٹ گیا۔

فرخ نے بھی ان کے اندر جاتے ہی اپنی سٹارٹ کی ہوئی بائیک بند کی اور بائیک سے اترتا کال ملانے لگا۔

"ساجد۔۔ پولیس موبائل لے کر پہنچو تم لوگ۔۔ یہاں سہیل انکل کی طرف۔" وہ جلدی جلدی انفارم کرنے لگا۔

"بس شور نہیں ہونا چاہیے۔" اس نے ہدایت دیتے ہی کال بند کرتے فون کو کرتے کی جیب میں رکھا اور اندر بڑھ گیا۔

"ہم معافی مانگتے ہیں اپنی بہن سے۔۔ معاف کر دے ہمیں زمین تو۔۔" وہ زمین پر بیٹھے ہاتھ جوڑے فل ڈرامہ شروع کر چکے تھے۔ ان کے شور پر گھر کے باقی لوگ بھی لاؤنج میں جمع ہو گئے۔

زمین بری طرح سے ڈرتی ہوئی کانپ رہی تھی۔۔ ضرار نے اسے اپنے پیچھے کیا تھا۔

"ہمیں کیا پتہ تم ڈرامہ کر رہے ہو یا سچ میں عقل ٹھکانے آگئی ہے؟" ضرار کے کہنے پر انہوں

نے اپنا سر اٹھایا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"سچ بول رہے ہیں ہم۔۔ اور وہ ہماری بہن ہے ہمیں معاف کر دے گی۔" ان میں سے ایک نے کہا۔

"کیسے معاف کر دے گی۔۔ چھپ رہی ہے تم جیسے درندوں سے جو اپنی ہی بہن کو نیلام کر دیتے ہو۔۔" شاہ زر نے سختی سے کہا۔

"تم سائیڈ پر ہو گے تو میں بات کرونگا اپنی بہن سے۔۔ وہ میری بات سمجھ جائے گی۔" وہ ضرار کو ناگواری سے سائیڈ پر کرتا ہوا بولا۔

"خبردار جو اس کی طرف آئے بھی تو۔۔ پہلے کوئی ثبوت دو کہ تم لوگ سچ بول رہے ہو۔" شاہ زر نے لپک کر اس کے بھائی کو بازو سے کھینچا۔۔ دوسرے بھائی نے اپنے دانت پیسے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اور ہمیں یقین دلاؤ کہ اس بچی کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤ گے تم لوگ؟" دادی جان نے

بھی انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ <https://www.facebook.com/Classicurdumaterial.com/>

"بی بی۔۔ ہم اس لڑکی کے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کرے گے۔۔ اب ہمیں ہماری بہن دے دو۔" وہ بڑے ضبط سے بولے تھے۔ ذرا سا بھی کچھ منہ سے نکل جاتا تو سب کام خراب ہو جانا تھا۔

ضرار نے ابرو اچکا کر شاہ زر کو دیکھا تو شاہ زر نے بھی آنکھوں کے اشارے سے ہی حامی بھر دی۔ وہ لوگ اب ان کا ضبط آزمانے لگے تھے۔

"اچھا تو پہلے زمین سے پتہ کر لیتے ہیں وہ جانا چاہتی ہے کہ نہیں؟" ضرار انہیں دیکھتا زمین کی طرف مڑا تھا۔

"مم۔۔ مجھے کہیں نہیں جانا۔۔ کہیں نہیں جانا۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے شوہر کو بھی قید کیا ہوا ہے۔۔۔ یہ ملے ہوئے ہیں۔۔۔ یہ لوگ کبھی سدھر نہیں سکتے۔۔" وہ ہڈیانی انداز میں چیختی ہوئی پیچھے ہوتی جا رہی تھی۔

"تو ایک بار ہماری بات تو سن۔۔" دوسرا بھائی بھی فوراً سے اس کی طرف جانے لگا جب ضرار نے اسے دھکا دیا۔

"ایک بات سمجھ نہیں آتی وہ نہیں جانا چاہتی تیرے۔۔" ضرار کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے کیونکہ دھکا لگنے سے وہ توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے پیچھے کو لڑھک کر گرا تھا اور جیب میں سے گن نکل کر باہر گری تھی۔

"پسٹل۔۔" خواتین کو سانپ سونگ گیا تھا۔

شاہ زر نے ایک بھائی کا بازو پکڑا ہوا تھا جلدی سے دوسرے ہاتھ سے جھک کر وہ گن اٹھانی چاہی جب زمان صاحب نے اسے ٹوکا۔

"شاہ زر بیٹا۔۔ مت اٹھاؤ۔ باقی کا کام پولیس کرے گی اب۔" وہ اسے باز رکھتے ہوئے بولے وہ بھی سیدھا کھڑا ہو گیا کہ فنگر پرنٹ اس کے لگ جائے گے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

پولیس کے نام پر دونوں بھائیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کون سی پولیس کیسی پولیس؟" بہت ہو گیا اب اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو۔۔" وہ پسٹل اٹھاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ ہم ڈر گئے؟" ضرار نے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور چلتا ہوا اس تک آگیا۔

"ضرار پلیز۔۔" ضحیٰ کی آواز ابھری تھی۔

"اوہ۔۔ تو اس چڑیا کی جان اٹکی ہوئی ہے تجھ میں۔۔" وہ ہاتھ میں پستل لیے چلتا ہوا ضحیٰ تک جانے لگا۔

ضرار نے جلدی سے اس کا بازو پکڑا۔۔
 "خبردار جو اس کو نظر اٹھا کر دیکھا بھی تو۔۔" وہ خون رنگ آنکھیں اس پر گاڑھے کھڑا تھا۔

"بھائی۔۔" حمزہ آگے جانے لگا جب سہیل صاحب نے اسے روک لیا۔

Support@classicurdu material.com

"پولیس آرہی ہے۔ اور یہ کچھ نہیں کہنے والا ضرار کو۔۔" وہ یقین سے بولے حمزہ چپ ہو گیا۔

"آپ سب اندر جائیں ہم دیکھ لیتے ہیں ان دو کو بھی۔۔" شاہ زر نے فوراً سے سب کو کہا تو سہیل صاحب نے جلدی سے ان کا دھیان اس طرف دیکھ کر فون پر مس بیل دی۔

جنید صاحب نے سب کو اندر لے جانے کو کہا۔۔

"خبردار جو کوئی یہاں سے ہلا۔۔ اس کو تو سب سے پہلے اڑاؤں گا ورنہ۔۔" ایک نگاہ ضحیٰ پر جمائے اس نے ضرار سے کہا تو ضرار نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔ لڑکیاں فوراً سے ان سب کے پیچھے چھپی تھیں۔

"چھوڑ مجھے ورنہ۔۔ اڑا دوں گا تیری کھوپڑی۔۔ پتہ بھی نہیں چلے گا سیکنڈز کا کام ہے۔۔" وہ دھٹائی سے بولا تھا۔

سائرہ بیگم نے ضرار کو پیچھے ہٹنے کا کہا۔۔ یشفہ اور ضحیٰ کی تو جان پر بن گئی۔

Support@classicurdu material.com

"شاہ زر خدا کا واسطہ اسے روکو۔۔" ضرار کو دھمکی کے بعد بھی اسی طرح کھڑے دیکھ کر سائرہ نے تڑپ کر کہا تھا۔

"تو پیچھے رہ ورنہ یہی سے گولی مار دوںگا تجھے۔۔ اور چھوڑ میرے بھائی کو۔" شاہ زر کو آگے بڑھتا دیکھ کر زرین کا بھائی جلدی سے بولا اور گن شاہ زر کی طرف کر لی۔

"جنید صاحب اور سہیل صاحب فوراً سے آگے بڑھے اور ضرار کے ہاتھ سے اس کا گمبیاں چھڑوایا تھا۔"

"اب تم لوگ مان گئے ہو اور اصلیت بھی دکھا چکے ہو اپنی تو تم سے اب پولیس ہی نیٹے گی۔" سہیل کے کہنے پر اس کا قہقہہ نکلا تھا۔

"اوہ پولیس۔۔۔ چہ چہ۔۔۔ ہم نہیں ڈرتے بلا پولیس کو۔۔۔ اور بتا دے اپنی بہن کو لے کر جا رہے ہیں اور سن لو سب سگی نہیں ہے ہماری۔۔۔ ہمارا اپنا خون ہوتا تو اتنا غلیظ نہ ہوتا۔" وہ قہقہہ برساتی نظر زمین پر ڈالتا اس طرف بڑھا سب شک تھے۔۔۔ زمین سب سے زیادہ۔۔۔ جب ہی ایس پی فرخ کی دھاڑ نے اس کے قدم روکے تھے۔

"روک اوئے۔۔۔ ذرا مجھ سے مل لے پہلے پھر اپنی بہن کو بھی لے جانا۔" فرخ کہتا ہوا ان تک آیا۔

نیچھے اپنی نفری کو بھی لایا تھا۔

اشارے سے ایک بھائی کو پکڑنے کا کہا جو کب سے شاہ زر کے قابو میں تھا اور مسلسل چھڑوانے کی کوشش میں تھا۔

شاہ زر نے ان کے حوالے کرتے اس کی چیکنگ کی تھی تو ایک پسٹل، موبائل فون اور کچھ پیسے اس کی جیب سے برآمد ہوئے۔

"بیچھے ہٹ جاؤ۔۔ ورنہ مار ڈالوں گا ان سب کو۔۔" ایس پی کو اپنی طرف آتا دیکھ کر اس نے پسٹل لوڈ کی۔

مگر فرخ نڈر انداز میں اس کی طرف آکر کھڑا ہو گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"پکڑ لو اس تیس مار خان کو بھی۔" ایک گھوری سے نوازتے ہوئے اس نے آرڈر دیئے۔۔ اور اسی پل زمین کے بھائی کا دھیان ان کی طرف گیا اور یہی لمحہ تھا فرخ نے پھرتی سے اس کے ہاتھ سے گن لی تھی۔

"چل اب تھانے۔۔ تیرے ملک کو خبر دینی ہے کہ اس کے لاڈلے بچے ایس پی فرخ کے پاس ہیں۔۔" وہ اشارے سے انہیں پکڑنے کا کہتا خود اب سہیل صاحب کی طرف مڑا تھا۔

"بہت شکریہ بیٹا تمہارا لیکن اب کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے؟" سہیل صاحب نے خدشہ ظاہر کیا۔

"انکل بے فکر رہیں یہ اصل بندے ہمارے حوالے ہیں بس ان کا ملک رہ گیا ہے۔۔ اس کو پکڑنا اب زیادہ مشکل نہیں رہا۔۔ وہ خود چلتا ہوا ہمارے پاس آئے گا۔ باقی میں نے سکیورٹی بڑھا دی ہے۔" وہ کہتا سب سے ملتا وہاں سے چلا گیا۔ باقی نفری تو پہلے ہی نکل چکی تھی۔

زمین اس کے جاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی۔

Support@classicurdumaterial.com

سب نے اس کی طرف دیکھا۔

"میں ان کی بہن نہیں تھی تو پھر میرے ماں باپ اصل میں کون ہیں؟ یا یہ کسی اور کی اولاد تھے؟" وہ ابھی تک اسی شک میں کھڑی تھی اور جب اس کا سکتہ ٹوٹا تو رو دی۔

دادی جان نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا۔۔

"چپ کر جانچی۔۔ اللہ نے تیری اتنی مدد کی ہے آگے بھی کر دے گا۔"

"ان شاء اللہ۔" سب نے مل کر کہا تھا۔

"دادی جان میں تھک گئی ہوں مجھ سے نہیں ہوتا مزید۔۔" وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔

"بیٹا ہمت نہ ہارو۔۔ ابھی تک مضبوط رہی ہو۔۔ بس تھوڑا اور انتظار کرو۔۔ اللہ سب ٹھیک کر

دے گا۔" سائرہ نے بھی اس کے سر پر پیار دیتے ہوئے اسے حوصلہ دیا تو وہ کچھ سنبھلی

تھی۔ <http://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یشفہ کا دل کیا وہ بھی رو دے۔۔ اگر ضرار یا شاہ زر کو کچھ ہو جاتا۔۔ اور ضرار وہ بالکل بھی نہیں

ڈر رہا تھا۔۔ اسے اس وقت اپنے بھائی پر بے حد پیار آ رہا تھا۔

"چلو سب سونے۔۔ بہت رات ہو گئی ہے۔" دادی جان نے حالات کے پیشِ نظر سب کو کہا

تو سب خاموشی سے وہاں سے نکلتے چلے گئے۔

"آج تم میرے ساتھ سو جانا۔" دادی جان زمین کو اپنے ساتھ لیئے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں تھی۔

"بھائی!" ضرار بھی اپنے کمرے کی طرف جانے لگا جب یشفہ نے اسے آواز دی۔

"کیا ہوا شف بہنا؟" وہ حیرت سے مڑا ہی تھا جب وہ دوڑتی ہوئی اس تک آئی اور اپنے آنسو روکنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے اس کے ساتھ لگ کر رونے لگ گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیا ہوا یشفہ ایسے کیوں رو رہی ہو؟" وہ پیار سے پوچھتا اس کے بال سہلانے لگا۔

"بھائی میں ڈر گئی تھی اگر آپ کو کچھ ہو جاتا۔۔" وہ پھر سے رو دی۔

"لیکن میں تمہارے سامنے بالکل ٹھیک کھڑا ہوں بیٹا۔ چپ ہو جاؤ۔۔ جب تک میرے پاس تمہاری جیسی بہن ہے اور میری ماں ہے مجھے کچھ نہیں ہوسکتا۔" وہ پیار سے مسکراتا ہوا بولا۔

"آپ ایک انسان کو بھول رہے ہیں۔۔؟" وہ ناک رگڑتی اس سے الگ ہوئی۔

"اوہ ہاں میرے پیارے بابا جان۔۔!" ضرار اسکی شرارت سمجھتا مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

"جی جی۔۔ یہی بات جا کر میں نے بتائی نہ بھابھی کو۔ اچھے سے بتائے گی اور پھر کبھی نہیں بھولے گے انہیں آپ۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولی تو ضرار مسکرایا۔

"خوش رہو۔۔ اور چلو جاؤ کمرے میں۔۔ صبح یونی جانا ہے۔" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتا بولا تو یشفہ پھیکا سا مسکرائی۔

شاہ زر کے بغیر خوش کیسے رہ لے گی وہ۔۔ دماغ خود بخود اس کی طرف گیا تھا۔

"کیا ہوا شف؟" ضرار نے ابرو اچکائے۔

"ہوں۔۔ کچھ نہیں۔۔ زی بھائی یو آر دا 'بیسٹ' برادر۔۔" وہ مسکراتی ہوئی بیسٹ پر زور دیتی بولی۔

"پتہ ہے مجھے اب جاؤ۔ تم بھی اور مجھے بھی صبح اٹھنا ہے جلدی۔" وہ پیار سے اس کے بال بگاڑتا کمرے میں چلا گیا تو یشفہ بھی مسکرا کر اپنے بھائی کو دیکھتی دل میں اس کی خوشیوں کی ڈھیر ساری دعا کرتی اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔



"آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ مجھے بھی فضول میں ٹینشن میں رکھا۔" وہ اس سے شکوہ کر رہی تھیں۔

"مجھے تم لوگوں کا خیال ہے۔۔ تم لوگوں کو کیسے بھول جاتا؟" وہ کہتے ہوئے پھر سے کھانسنے لگے۔

"اچھا لیکن آپ اپنی اس کھانسی کا علاج کروائیں۔۔ ڈاکٹر کو دکھائیں کیوں اتنی زیادہ آرہی ہے؟" وہ پریشان ہوئی۔

"یہ معمولی سی ہے۔۔ موسم کی وجہ سے۔ ٹھیک ہو جائے گی۔" وہ اسے ٹالتے ہوئے بولے۔

"اچھا یہ بتاؤ جائشہ کہاں پر ہے؟" وہ موضوع بدلتے ہوئے پوچھنے لگے۔

"وہ جینی کے ساتھ باہر گھومنے گئی ہے۔ گھر میں بیٹھی بور ہو گئی تھی میری بچی۔" وہ انہیں بتاتی ہوئیں وہاں سے اٹھ گئیں۔

"کچھ دنوں میں شاہ زر آرہا ہے۔۔ تم دونوں کی بوریت ختم ہو جائے گی۔"

Support@classicurdumaterial.com

"رہنے دیں اس کو تو۔۔ جائشہ کو وہ بالکل نہیں پسند۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔

"اپنی بات کرو تم؟" کمال صاحب نے ایک نظر اس پر ڈالی۔

"مجھ سے تو برداشت نہیں ہوتا۔۔ بس آپ اپنے وعدے کے مطابق اسے ایک الگ فلیٹ لے

کر دے دینا۔۔ جائے یہاں سے۔" وہ لٹھ مار انداز میں کہتی کمرے سے ہی نکل گئیں۔ پیچھے

کمال صاحب سوچ میں پڑ گئے۔



"یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟؟" عنیشا شاک کی حالت میں حبہ کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔" وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔

"کہاں ہے وہ اس وقت؟" عنیشا کو اس کے لیے پریشان دیکھ کر حبہ نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پوچھو گی نہیں یہ حالت اس کی ہوئی کیسے؟" حبہ کے سوال پر عنیشا نے اسے چونک کر دیکھا

تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیسے ہوئی؟"

"وہ یہ سب تمہارے لیے پلان کیے بیٹھی تھی کہ تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کر کے تمہیں یقین دلائے گی کہ وہ تمہاری دوست بننا چاہتی ہے۔۔ اور پھر تمہیں سنسان جگہ لے جا کر تم پر تیزاب پھینک دے گی تاکہ حمزہ کو اپنا بنا سکے۔۔"

لیکن یونی کے راستے میں اس کا پرانا بوائے فرینڈ ملا اور لڑائی اس قدر بڑھ گئی کہ زینب کے ہاتھ سے وہی تیزاب کی بوتل کھینچ کر اس نے اس پر پھینک دی۔۔ اور یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ میں چیختی رہ گئی مگر وہ فرار ہو چکا تھا۔۔

دو تین لوگوں کی مدد سے ہم نے اسے ایمر جنسی میں پہنچایا۔۔ اس کے ماں باپ کی حالت خراب ہے۔۔ زینب اکلوتی بیٹی ہے ان کی۔۔ پلیز وہ بے ہوش پڑی ہے۔۔ اسے معاف کر دو۔"

وہ اس کے آگے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ رہی تھی مگر عنیشا تو جیسے سکتے میں تھی۔۔۔ زینب سے اس کی اس حد تک دشمنی کبھی بھی نہیں ہوئی آخر اس نے یہ اتنا

خطرناک قدم کیسے اٹھا لیا۔۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

عنیشا اس کے ہاتھوں کو پرے کرتی وہاں سے جانے لگی اس کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔ اس وقت کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔ آس پاس سے بے نیاز وہ وہاں سے بھاگی تھی حبہ وہیں کھڑی رہ گئی۔۔۔ بھاگتے ہوئے اس کی حمزہ سے ٹکر ہو گئی جو اسی کے ڈپارٹمنٹ میں آ رہا تھا۔۔

تصادم اتنا زبردست تھا کہ حمزہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرتا گرتا بچا۔۔

"کیا ہو گیا تمہیں عنیش؟" وہ اسے بازوؤں سے پکڑتا پوچھ رہا تھا عنیشا نے خالی خالی نگاہیں اس کے چہرے پر دوڑائیں۔

ہو اس جیسے مختل ہو گئے تھے۔۔

"عنیش!! کیا ہوا ہے ہوش میں تو ہو؟" اس دفعہ حمزہ نے اسے جھنجھوڑا تو عنیشا نے اپنا سر اٹھایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"سنا تم نے ابھی کیا کہہ رہی تھی وہ۔۔۔ مم۔۔۔ مجھے اتنا سا بھی اندازہ نہیں تھا وہ اس حد تک جا سکتی ہے۔۔۔" وہ حواس باختہ سی کہہ رہی تھی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مجھے تمہاری کچھ سمجھ نہیں آرہی کہنا کیا چاہ رہی ہو۔۔۔ چلو گھر چل کر بات کرتے ہیں ابھی کار میں سب ویٹ کر رہے ہیں تم لوگوں کا۔۔۔ یشفہ کدھر ہے؟" وہ اس کی سچویشن دیکھتا ہوا بات بدل گیا۔ عنیشا بھی چپ ہو گئی۔ اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔

اور حمزہ اسے ساتھ لیے یشفہ کی کلاس کی طرف چل دیا۔۔

پیپرز کی وجہ سے وہ لوگ گھر جلدی چلے جایا کرتے تھے ۔۔ اب بھی حمزہ اسے بلانے آیا تھا۔

حبہ نے حمزہ کو آتے دیکھ لیا تھا۔۔ اس لیے اس نے جانے سے گریز ہی کیا اگر حمزہ کو یہ بات وہ بتا دیتی تو وہ زینب کی حالت کا لحاظ کیے بغیر خود اس کا گلا دبا دیتا۔



وہ لوگ گھر آگئے تھے اور عنیشا اب کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"حمزہ میں سچ کہہ رہی ہوں۔" عنیشا نے اسے آدھی بات بتائی تھی کہ اس پر کسی نے تیزاب

پھینک دیا ہے۔۔ مگر حمزہ یقین نہیں کر رہا تھا۔ <https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

"تمہیں کیا لگتا ہے وہ یہ سچ کہہ رہی ہے ڈرامے ہیں سب۔۔ تاکہ ہمدردی بٹور سکے۔" حمزہ نے

اسے ٹالا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے وہ اتنا گندا مذاق کرے گی؟" عنیشا نے حمزہ کو دیکھا۔

"ہاں وہ کسی حد تک بھی جا سکتی ہے۔۔ میں اس کے لیے صرف ضد ہوں اور ضد میں جنون ہوتا ہے۔۔ اور جنون میں انسان کچھ بھی کر جاتا ہے۔۔" وہ سوفٹ ڈرنک کا ڈھکن کھول کر منہ سے لگاتا ہوا۔

"حمزہ وہ اصل میں۔۔ پہلے تم بتاؤ غصہ تو نہیں کرو گے؟؟" وہ بتاتی ہوئی رک گئی۔

"کیا بات ہے؟ بتاؤ۔۔ نہیں کرتا غصہ۔" وہ اس کو ایک نظر دیکھتا ہوا ہوا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم غصہ کرو گے جاؤ میں نہیں بتاتی۔۔" وہ اٹھنے لگی جب حمزہ نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> واپس بٹھایا۔

"بتاؤ۔۔ تم جانتی ہو مجھے غصہ بہت کم آتا ہے۔" وہ کین ایک طرف رکھتا ابرو اچکائے ہوا۔

"ہاں اور جب آتا ہے تو سامنے کھڑا بندہ بھی نہیں دکھتا کہ کون ہے۔" عنیشا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

"اونچا بولو۔۔ مجھے بھی اپنی تعریف سننی ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا تو عنیشا نے منہ بنایا اور
ڈرتے ڈرتے ساری حقیقت بتا دی۔

"سیریلیسی؟؟؟" وہ بھی بے یقین تھا۔
عنیشا نے سر ہلا دیا۔ غصے کا ایک لاوا اس کے اندر ابھرا تھا مگر وہ دبا گیا۔

"کسی کا برا چاہو گے تو یہی ہوگا۔۔ اچھا ہوا سبق مل گیا۔ اب اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں
ہوگی۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "لیکن حمزہ۔۔"

"کہا ناں نو مور ڈسکشن۔" وہ کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔

عنیشا افسوس کرتی رہ گئی۔۔ چاہے وہ یہ کام وہ اس پر آزمانے والی تھی مگر پھر بھی عنیشا کو
زینب کے لیے برا محسوس ہو رہا تھا۔۔ غلط راستے پر نکلنے سے انجام اتنا برا ہی ہوتا ہے۔



"کیا ہو رہا ہے؟" ضرار شاہ زر کے کمرے میں آیا تھا۔

"کچھ نہیں یار بس پیکنگ کر رہا ہوں۔" وہ پورے کمرے میں ادھر سے ادھر دوڑتا کبھی کوئی چیز اٹھا کر بیگ میں رکھ رہا تھا تو کبھی کوئی۔

"کوئی چیز تو چھوڑ جایا۔۔ جسے دیکھ مجھ لگے کہ تو ہمارے ساتھ ہے۔" ضرار سچ میں اداس ہو رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ایسی باتیں نہ کر۔۔ میرا جانا مشکل ہو جائے گا۔" شاہ زر نے آہ بھرتے ہوئے کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو فکر نہ کر میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔ تیری خوشی میں خوش ہے تیرا یہ دوست۔۔ تو یہاں رہتا ہے یہاں۔" ضرار نے مسکراتے ہوئے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا۔

"خیر اب تو یہاں کوئی اور رہتا ہے۔۔" شاہ زر نے شرارت سے کہا تو ضرار کا قہقہہ چھوٹا۔

"تیرا مقام اس دل میں وہی رہے گا جو ہمیشہ سے تھا۔" ضرار کے کہنے پر شاہ زر مسکرا دیا۔

"اچھا چل اب تھوڑا کام ہی کروا دے میرے ساتھ۔۔ اتنا سامان پڑا ہے۔" شاہ زر نے ضرار کو بھی اپنے ساتھ لگالیا۔



آج صبح سے ہی گھر میں سب شاہ زر کو مختلف ہدایات دے رہے تھے۔

دادی جان نے خاص شاہ زر کو پاس بلا کر اس کو ڈھیروں پیار دیا تھا۔

Support@classicurduumaterial.com

"میرا دل نہیں مانتا تمہیں بھیجنے کا۔۔ لیکن کیا کروں تم جانا چاہتے ہو ہم ذبردستی تو نہیں کر

سکتے۔۔ میری بیٹی کی آخری نشانی ہو تم۔" آج دادی جان کو بھی اسما کی شدت سے یاد آ رہی تھی۔

"نانو جان آپ تو مت روئے۔۔ آپ لوگ تو میری ہمت ہیں اگر آپ لوگ ہی یوں کریں گے تو میں کمزور پڑ جاؤں گا۔ میرا ڈیڈ سے ملنا ضروری ہے۔" شاہ زر نے دادی جان کے ہاتھ تھامے تھے۔

"تم میری بیٹی کی اولاد ہو۔۔ میں تمہیں کیسے اپنے سے اتنا دور بھیج دوں۔۔ بچپن سے تم ہمارے ساتھ رہتے آئے ہو۔۔ میرے لیے مشکل ہوگا بچے۔" دادی جان کے آنسو کسی سے نہیں دیکھے جا رہے تھے۔

"اماں جان! جہاں اتنا بڑا دل کر لیا ہے اس کو بھیجنے کا۔۔ اب جب وہ جا رہا ہے تو آپ رو رہی ہیں۔۔ پلیز اپنے آپ کو سنبھالیں۔" جنید صاحب نے انہیں چپ کروایا۔ شاہ زر کو اپنا آپ ایک گناہ گار سا لگ رہا تھا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا چند گھنٹوں بعد ہی اس کی فلائیٹ تھی۔

وہ سب اس وقت لاؤنج میں اسے سی آف کرنے کے لیے جمع تھے۔ ساری خواتین گھر پر تھیں۔۔ جب کہ اسے ایئرپورٹ چھوڑنے تمام مرد اورینگ پارٹی جا رہی تھی۔۔ سوائے یشفہ کے۔ وہ تو لاؤنج میں بھی نہیں آئی تھی۔

سب سے ملنے کے بعد شاہ زر نے ادھر ادھر نگاہ گھمائی۔

وہ اسے ایک دفعہ دیکھنا چاہتا تھا۔ مگر وہ کہیں نہیں تھی۔

اس کا دل ڈوب کے ابھرا تھا۔۔۔ حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا تھا جیسے وہ دھکیل گیا۔ وہ ابھی تک اسی امید پر کھڑا تھا کہ وہ اس سے ملنے ضرور آئے گی مگر شاید وہ ظلم کی انتہا پر تھی۔۔۔ یا شاید اذیت کی۔۔۔ مگر وہ نہیں آئی۔

سب سے مل کر وہ پورچ کی طرف بڑھنے لگا جب اس کی نظر بے اختیار اوپر کی طرف اٹھی جہاں وہ ریلنگ پر ہاتھ جمائے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی اس کے دیکھتے ہی فوراً سے پلر کے پیچھے چپ گئی۔

شاہ زر پھسکی سی مسکراہٹ لاتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔

ضرار کے ساتھ آگے ہی فرنٹ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا۔

وہ بالکل خاموش تھا۔

ضرار کا دل بھی بہت اداس تھا۔ پیچھے حمزہ اور شہیار بیٹھے تھے۔

یشفہ کے نہ جانے کی وجہ سے عنیثا اور ضحیٰ بھی گھر رک گئی تھیں۔
دوسری گاڑی میں وہ تینوں مرد حضرات ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے تھے۔

"شاہ زر بھائی ہماری کبھی آپ سے اتنی بنی نہیں لیکن ہمیں آپ کی کمی بہت محسوس ہوگی۔"
تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا ہو گا جب شہیار اداسی سے منہ پھلائے بولا۔

"شیری بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔۔ ہم سب آپ کو بہت یاد کریں گے۔۔ آپ نے ہمیں کبھی
کچھ نہیں کہا۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" حمزہ بھی ہولے سے مسکرایا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ان کی باتوں سے شاہ زر کے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔ وہ سب ہی بہت اچھے تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایئرپورٹ پہنچ کر وہ ان لوگوں سے ملا۔ آخر میں ضرار چپ کھڑا تھا شاہ زر سب سے مل کر اس
کی طرف آیا۔

"ملے گا نہیں اپنے دوست سے۔" شاہ زر نے ہانپیں پھیلائیں۔

تو ضرار نے بھی شاہ زر کو جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے اندر بھینچ لیا۔

"اچھا بس کر۔۔ مجھے سانس نہیں آ رہا۔" وہ ہولے سے مسکرا کر بولا تو ضرار بھی مسکراتا ہوا اس سے الگ ہوا۔ آنکھیں نم تھیں۔

"جلدی چکر لگالیا کرنا دوست۔" ضرار کے کہتے ہی وہ سب پر ایک الوداعی نظر دوڑاتا آگے بورڈنگ کے لیے چلا گیا۔

وہ سب بھی واپس آ گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تم روکو گے بھی تو کب اس کو ٹھہر جانا ہے



"یشفہ پلینز چپ ہو جاؤ۔" عنیشا اس کو کب سے چپ کروا رہی تھی مگر یہاں تو جیسے اس کی ضبط کے بندھن ٹوٹے تھے۔ وہ بکھر گئی تھی۔

"وہ چلا گیا ناں۔۔ اگر اسے میرا احساس ہوتا تو وہ کبھی نہ جاتا۔۔ اسے میرا کیا کسی کا بھی احساس نہیں تھا۔" وہ ثشو سے اپنی ناک رگڑتی سوں سوں کرتی ہوئی بولی۔

"یشفہ خود کہتی ہو کہ اسے احساس نہیں ہے تو پھر تم کیوں اس کی خاطر خود کو ہلکان کر رہی ہو۔۔ گھر میں کسی کو بھی پتہ چل گیا تو کیا جواب دوگی؟" عنینشا کو اس کی فکر ہو رہی تھی۔

"دادی جان جانتی ہیں انہوں نے مجھے شاہ زر سے دور رہنے کو بھی کہا تھا مگر دیکھو میرا دل نہیں مانا۔۔ مجھے لگتا تھا کہ وہ رک جائے گا۔۔ مگر نہیں۔۔ اسے جانا تھا۔ وہ چلا گیا۔" وہ روتی ہوئی اپنا سر عنینشا کے کندھے پر ٹکا گئی۔

"یشفہ بہت ہو گیا۔۔ اب تم نے اس انسان کے لیے ایک بھی آنسو بہایا۔۔ دیکھنا میں تمہارا لحاظ نہیں کروں گی اور ایک لگاؤ گی تمہیں۔" عنینشا سنجیدہ تھی یشفہ نے اس کے کندھے سے سر اٹھا کر اس پر ایک شکوہ کناں نظر ڈالی۔

"اتنا آسان نہیں ہے۔۔ لیکن میں کوشش کروں گی۔" وہ بمشکل اپنی آنکھوں میں آئے آنسو پیتی دوپٹے سے اپنی آنکھیں صاف کرتی بولی تو عنینشا کو اس پر ترس آ گیا۔

"یشفہ میں بس اتنا کہنا چاہ رہی ہوں کہ کیوں خود کو تکلیف دے رہی ہو تمہارے رونے سے وہ واپس تو نہیں آجائے گا۔" وہ اسے آرام سے سمجھا رہی تھی۔ یشفہ نے بظاہر سر ہلا دیا۔ مگر اپنے دل کا حال اس وقت وہی جانتی تھی اور اس کا اسلہ۔۔۔

"اچھا چلو اب اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔" عنیشا کے کہنے پر وہ بالکل خاموشی سے بیڈ پر سے اٹھتی واش روم گھس گئی۔

عنیشا نے اسے جاتے ہوئے افسوس سے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اسلمیری دوست کے لیے بہتری کر دیں۔" عنیشا اس کے بارے میں سوچتی ہوئی دعا دیتی

وہی بیڈ پر بیٹھی اس کا انتظار کرنے لگ گئی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

ناجانے کون سی مجبوریوں کا قیدی ہو

جو ساتھ چھوڑ گیا اسے بے وفانہ کہو



وہ بالکل خاموش بیٹھا تھا۔ مگر ذہن میں بہت سی سوچیں تھیں۔۔

وہ یشفہ کو چھوڑ آیا تھا اپنی ایک فضول سی انا کے پیچھے۔۔ ہاں یہ انا اسے اب فضول ہی تو لگ رہی تھی جو محبت میں اس وقت آڑے آگئی تھی۔۔

وہ اپنا سب کچھ ہی تو چھوڑ آیا تھا۔۔ سب کتنے اچھے تھے۔ اور ضرار وہ کتنا اداس تھا۔

شاہ زر کو سوچ کر ہی کچھ ہو رہا تھا کہ اب وہ ان سب کے بغیر زندگی جیئے گا۔

کیا وہ جی لے گا؟ یہ سوچ آتے ہی اس نے ایک آہ بھری۔

جواب مل گیا تھا وہ یہ زندگی گزار تو لے گا مگر جی نہیں پائے گا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

انا ونسمنٹ ہونے پر وہ خیالوں سے باہر نکلا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> پلیٹ ٹیک آف کرنے والا تھا۔۔

شاہ زر نے جلدی سے اپنے سیٹ بیلٹ باندھ لی۔

"مما ہمیں ایئر پورٹ پر پایا لینے آئے ہونگے نا؟" ابھی وہ سیدھا ہو کر بیٹھا ہی تھا جب ایک بچے

کی پرچوش آواز نے اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔ وہ اشتیاق سے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے بچے اور

خاتون کو دیکھنے لگا جو درمیانی عمر کی تھی۔

"جی بیٹا۔۔ آپکے پاپا آئے ہونگے آخر دو ہفتے بعد مل رہے ہیں ہم ان سے۔" وہ عورت بچے کے بال سنواری بولی۔

"مما میں تو اداس ہو گیا تھا پاپا کے بغیر۔" وہ اداس سی شکل بنا کر بولا۔

"ہاہا۔۔ آپکے پاپا بھی اداس ہو گئے ہونگے۔" اس عورت کے لفظوں پر شاہ زر کو اپنی آنکھیں نم محسوس ہوئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا ڈیڈ اداس نہیں ہوئے ہونگے؟ دو ہفتوں کی بات نہیں ہے یہ۔۔ یہ تو اٹھارہ سالوں کی بات ہے۔۔ سات سال کا تھا جب آخری دفعہ ڈیڈ کو دیکھا تھا۔۔ اس کے بعد تو ویڈیو کالز پر ہی بات ہوئی۔۔ وقت کے ساتھ ساتھ وہ بھی کم ہوتی گئی اور بات سال میں ایک دو بار فون کالز تک رہ گئی۔" وہ اپنی سوچ جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا۔ جہاز لینڈ کر چکا تھا اور سب مسافر نکل رہے تھے۔

ایئرپورٹ پر اس نے اپنا سامان لیا اور ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو ایک لڑکا اسے دیکھ کر کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔ شاہ زر اسے نہیں جانتا تھا۔ مگر پھر بھی وہ اسی طرف چل دیا۔

ایئرپورٹ پر مسافروں کا تھوڑا رش تھا۔ لیکن اسے اپنا آپ اکیلا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ چلتا ہوا اس لڑکے تک آگیا۔ وہ کوئی چھبیس ستائیس سالہ خوش شکل سا لڑکا تھا۔

"ہیلو! مائی نیم از جیمز۔۔ مجھے آپکے فارر نے آپکو رسبو کرنے کے لیے بھیجا ہے۔" اس نے رک رک کر اپنی بات بمشکل پوری کی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آپ انگلش میں بات کر سکتے ہیں۔" شاہ زر نے بھی انگلش میں کہتے اس کی مشکل آسان

کی۔ جیمز نے سکھ کا سانس لیا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial>

"آپ چلیں میرے ساتھ۔۔ گھر چلتے ہیں آپ سفر کر کے تھک گئے ہونگے۔۔ ویسے سفر کیسا رہا آپکا؟" وہ انگلش میں بات کرتا شائستگی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہمم۔۔ سفر صحیح رہا۔" شاہ زر نے مختصر جواب دیا۔

"یہ تو اچھا ہو گیا۔۔ چلیں آجائیں۔" وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتا خود شاہ زر کا سامان بیک سیٹ پر رکھتا ڈرائیونگ سیٹ تک آیا تھا۔

"آپ یہاں فرسٹ ٹائم آئے ہیں؟" وہ ڈرائیونگ کرتے ہوئے بولا تو شاہ زر نے اس کی طرف دیکھ کر اندازہ لگا لیا کہ وہ زیادہ بولنے والوں میں سے ہے۔

"جی۔۔" پھر سے مختصر جواب۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آپ کے فادر بتا رہے تھے۔۔ خیر آپ کو کیسا لگ رہا ہے نیو یورک میں آکر؟" وہ شاید اب شاہ زر کو یزی کرنے کے لیے اس سے ایسے سوالات پوچھ رہا تھا مگر شاہ زر تو جیسے اپنا آپ پاکستان ہی چھوڑ آیا تھا۔

"ابھی تو کچھ نہیں کہہ سکتا دو تین دنوں تک پتہ چلے گا۔" شاہ زر نے اپنے تئیں اسے بڑا سولڈ جواب دیا تھا۔

"امید ہے اچھا فیل کریں گے آپ۔۔"

اور پھر وہ ڈرائیونگ کے دوران ایک اچھے گائیڈ کے طور پر اسے نیویارک کی مختلف جگہوں کے بارے میں بتا رہا تھا۔

شاہ زب اب بور ہونے لگا تھا وہ اسوقت کو کوس رہا تھا جب اس نے اسے انگلش میں بات کرنے کی اجازت دے دی تھی۔۔ ابھی تک اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو بند تو کر چکا ہوتا۔

آدھے گھنٹے بعد جمیز نے گاڑی ایک جگہ روکی تھی۔

نیویارک کی صاف سڑکیں۔۔ وہ گاڑی سے اتر گیا۔ جمیز بھی اس کا سامان نکال رہا تھا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ امریکا میں کھڑا ہے۔

اداس تو وہ تھا مگر اب اپنے ڈیڈ سے ملنے کی بیچینی بھی تھی۔۔ وہ کیسے ہونگے؟ ان کی فیملی کیسی ہوگی اسے سب کچھ بھولا تھا یاد تھا تو بس یہ کہ آخر انیس گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک الگ ہی دنیا میں کھڑا تھا۔ یہاں شام کا وقت ہو رہا تھا۔۔ یعنی پاکستان میں آدھی رات ہو رہی ہوگی۔

اس نے خود سے ہی اندازہ لگایا۔

جمیز اتنے میں اس کے سوٹ کیس لئے دروازے کی طرف آیا۔ لاک کھولا اور شاہ زر کو بھی اپنے ساتھ اندر کے آیا۔

شاہ زر ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کے ساتھ چلتا گیا۔

وہ ایک بہت شاندار بلڈنگ تھی۔۔ جمیز لفٹ کے آگے رکا تھا۔ اور پھر اس میں آتے ہی اس

نے 23 کا بٹن پریس کیا تھا۔

شاہ زر اسے دیکھ رہا تھا۔۔

اوہ یعنی کے 23 فلور پر پورشن ہے ڈیڈ کا۔۔

"آپ نے ابھی تک مجھ سے یہ نہیں پوچھا کہ میں آپکے فادر کا کیا لگتا ہوں؟" جمیز کی زبان پر پھر سے کھجلی ہوئی تھی۔

"سب کچھ تو آپ خود بتا رہے ہیں یہ بھی بتا دیں۔" شاہ زر نے ہولے سے مسکرا کر اسے انگلش میں ہی جواب دیا۔

"اوکے۔۔ میں کمال انکل کے آفس میں ان کے ساتھ کام کرتا یوں۔ ان کے بزنس میں میرے بھی شیئرز ہیں۔۔ ایکچوئیلی میرے ڈیڈ اور آپکے ڈیڈ نے اکٹھے بزنس شروع کیا تھا۔۔ اور اب انہیں بہت ترقی بھی مل گئی ہے۔۔ میں دو سال پہلے ہی بزنس میں آیا ہوں۔" وہ پھر سے نان سٹاپ شروع ہو چکا تھا۔

شاہ زر خاموشی سے اسے سنتا رہا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا اس نے چپ اب اپنی مرضی سے ہونا ہے۔ لفٹ سے نکل کر وہ لابی میں آیا اور پھر ایک دروازے پر آکر رک گیا۔ شاہ زر اس کے پیچھے ہی تھا۔

دل زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

وہ تھوڑا نروس بھی ہو رہا تھا۔

بیل بجانے پر ایک لیڈی نے دروازہ کھولا تھا۔

"ارے جمیز بیٹا آپ؟ اور یہ آپ کے ساتھ میں کون ہے؟" وہ لیڈی شاید شاہ زر کے آنے کے بارے میں نہیں جانتی تھیں تبھی جمیز سے سوال کر رہی تھی۔

"یہ انکل کا بیٹا ہے گرینی۔۔ شاہ زر۔" وہ ہولے سے مسکراتا تعارف کرواتا اسے اندر لے آیا۔

اندر آتے ہی راہداری سے گزرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج آتا تھا۔۔ ٹی وی لاؤنج میں آتے ہی سائیڈ پر دو کمرے تھے۔ اس نے ایک نگاہ پورے لاؤنج میں گھمائی۔ سب کچھ ہی اتنا ویل فرنشڈ تھا۔

جمیز کی آواز پر کمال صاحب باہر آئے تھے۔

اور شاہ زر کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے آئے۔۔ شاہ زر شاک کی کیفیت میں ان سے گلے ملا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کیسے ہو شاہ زر میرا بچہ؟" کمال صاحب مسکرائے۔

"میں ٹھیک ہوں ڈیڈ۔۔ لیکن آپ؟" وہ دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔

"کیا میں؟ آؤ بیٹھو اتنے لمبے سفر سے آئے ہو؟" وہ شاہ زر کو لیئے صوفے پر بیٹھ گئے۔

"میرا بیٹا کیا لے گا؟ یا آرام کرنا چاہتے ہو پہلے؟" کمال صاحب اس کا ہاتھ پکڑے اپنائیت سے پوچھ رہے تھے۔

"نہیں مجھے بس آرام کرنا ہے ابھی ڈیڈ۔" شاہ زر ہلکی سی مسکراہٹ لیے بولا۔

"ٹھیک ہے۔۔ میں صوفیا سے کہہ کر تمہارا سامان کمرے میں رکھوا دیتا ہوں۔" وہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے کھڑے ہوتے جمیز کے پاس آئے جو نجانے کیوں کھڑا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

شاہ زر تو انہیں دیکھ کر حیران تھا۔ Support@classicurdumaterial.com

مانا اٹھارہ سال بہت ہوتے ہیں۔۔ مگر وہ بوڑھے ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ کمزور ہو گئے

تھے اور کافی بیمار لگ رہے تھے۔ پہلے تو شاہ زر انہیں دیکھ کر شکد رہ گیا تھا۔ وہ کافی بدل گئے تھے۔ طبیعت کی شوخی بھی ختم ہو چکی تھی۔

اب یہ وقت کا تقاضا تھا یا شاید پریشانیاں۔۔

وہ جمیز سے بات کر کے اسکی طرف آئے جو کسی سوچ میں الجھا ہوا تھا۔

"تم سے بہت سی باتیں کرنی ہے مجھے۔۔ لیکن فلحال تم تھکے ہوئے ہو گے آرام کر لو۔ پھر رات کے کھانے پر بات ہوتی ہے۔" وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر چلے گئے اور شاہ زر وہیں بیٹھا رہ گیا۔

وہ سمجھ ہی نہیں سکا یہ ہوا کیا ہے؟؟ اتنا زور دے کر اسے امریکہ بلایا گیا اور کسی قسم کا کوئی جوش جذبہ ہی نہیں۔۔ اپنی اولاد کو اتنے سالوں بعد دیکھ کر بھی اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ شاہ زر کو اپنا آپ یہاں بے مول لگا۔ اس کا جی چاہا یہاں سے بھاگ جائے واپس پاکستان۔ جہاں وہ لوگ اس کے اپنے تھے۔۔ ہاں وہی لوگ تو اس کے اپنے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایسی باپ کے لیے وہ لپٹوں کو چھوڑ کر اتنی دور آیا تھا۔۔ انہیں رلا کر۔۔ افسردہ کر کے۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"بیٹا آپ کا کمرہ اوپر والے پورشن میں ہے۔" لیڈی صوفیا کی آواز پر وہ اپنی خود ساختہ سوچوں سے نکلا اور چونک کر سر اٹھایا۔

"یس؟" شاہ زر نے نا سمجھی کی کیفیت میں ان سے پوچھا۔

"بیٹا آپ کا سامان اوپر والے گکیٹ روم میں رکھ آئی ہوں۔۔ آپ کا وہی کمرہ ہے۔" انہوں نے انگلش میں اپنی بات مکمل کی تو شاہ زر کو حیرت ہوئی۔

"گکیٹ روم؟؟؟" وہ زیر لب برہڑایا۔

لیڈی صوفیا کو دیکھ کر سر ہلاتا وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ سامنے کے طرف جاتی سیڑھیاں چڑھ گیا۔

جمیز تب ہی نکل گیا تھا جب کمال صاحب دوبارہ اس کی طرف آئے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ناشتے کی ٹیبل پر سب موجود تھے۔ مگر آج وہ نہیں تھا۔ لیشفہ آج خاموش تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اماں جان شاہ زر کا فون آیا تھا صبح فجر کے وقت۔۔ الحمد للہ خیریت سے پہنچ گیا تھا۔۔ بتا رہا تھا

پہنچے ہوئے دو سے تین گھنٹے ہو گئے۔۔ یہاں رات کا وقت تھا تو ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں

سمجھا۔" سہیل صاحب کے بتانے پر دادی جان نے شکر ادا کیا۔ وہیں شازیہ چچی منہ ہی منہ

میں برہڑائی تھیں۔

"چلو اچھا ہو گیا۔۔ مجھے کل سے فکر تھی میرا بچہ خیر سے پہنچ جائے۔" دادی جان کے کہنے پر شازیہ کا منہ بن گیا۔

"اچھا بس بھی کریں آپ لوگ۔۔ چلا گیا وہ۔۔۔ کوئی بہت بڑا کام تو نہیں کیا۔۔ روز کتنے ہی لوگ جہاز کا سفر کرتے ہیں اس نے کوئی نیا کارنامہ تو انجام نہیں دیا۔۔" ان کے ایسے کہنے پر ینگ پارٹی کو اتنے سیریس ماحول میں بھی ہنسی آگئی۔

"بیگم!" جنید صاحب نے تنبیہ کرتی نظروں سے انہیں گھورا تو شازیہ چچی نے منہ بنالیا۔

کسی نے یادادی جان نے کوئی بات نہیں کی جانتی تھی کہنا فضول ہے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"میں سوچ رہا تھا اب بچوں کو یونی سے چھٹیاں ملیں ہیں اور ضرار اور ضحیٰ نے تو ماشاء اللہ سے کملیٹ کر لی ہے تو کیوں ناں اب ان لوگوں کی شادی کی تیاریاں کی جائے۔" زمان چلچو نے ماحول کو ٹھیک کرنے کے لیے بات کی تو سب کو ہی بہت پسند آئی۔

ضرار نے تو باقاعدہ ضحیٰ کو چیرانے کے لیے اسے ہنس کر دیکھنا شروع کر دیا۔

"میں تو اسی انتظار میں تھا کہ کب گھر میں کوئی فنکشن آئے۔ گھر بیٹھا بیٹھا بور ہو جاتا ہوں۔" شہریار کے جوش سے کھڑے ہو کر کہنے پر حمزہ نے اسے کھینچ کر نیچے بٹھایا۔

"آرام سے بیٹھ موٹو۔۔ ویسے بھی تیرا ایڈمیشن اب ہو جائے گا یونی جانے کے لیے تیار ہو جا۔" اس کے کہنے پر شہریار نے منہ بنایا۔

"شروع کر دینی چاہیے اب ہمیں بھی تیاریاں کیونکہ زی بھا بھی تو اپنی تیاری کب کی شروع بھی کر چکی ہیں۔" حمزہ کے کہنے پر سب نے حیرانی سے اسے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ارے آپ لوگ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔ میرا مطلب تھا بیچاری نے آج کل سارا کچن تو سنبھال رکھا ہے روز کی چچی کے ہاتھوں ٹریننگ ہوتی ہے۔" اس کے لٹھ مار والے انداز پر سب ہی ہنس دیے۔

ضحیٰ نے جب خفگی سے ایک نظر ضرار کو دیکھا تو وہ بھی ہنستا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔
ضحیٰ نے وہیں سے بیٹھے حمزہ کو نمک دانی کھینچ کر ماری تھی۔۔ صد شکر حمزہ نے کچ کر لی ورنہ منہ پر لگتی۔

"ضحیٰ! تمہاری یہ چیزیں اٹھا کر دوسروں پر پھینکنے والی عادت کب جائے گی؟" شازیہ نے سب کے سامنے اسے گھر کا تھا۔
ضحیٰ حمزہ کی بتیسی پر جھنجھلا کر رہ گئی۔

"بھائی آپ اپنی خیر منالو۔" حمزہ نے ضرار کی طرف جھک کر کہا تو ضرار نے ضحیٰ کی طرف دیکھ کر ہنسی دبائی جو خونخوار نظروں سے حمزہ اور اسے گھور رہی تھی۔

آنکھوں میں تنبیہ بھی تھی کہ بعد میں بچ کر دکھاؤ تم دونوں۔
حمزہ آج عنیثا کے ساتھ نہیں بیٹھا تھا تبھی وہ سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔ مگر حمزہ کے لیے کب کچھ مشکل ہوا تھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"مما آپ نے میری چائے نہیں بنائی؟" سائرہ بیگم نے اس کے کہنے پر حیرانی سے اسے دیکھا۔

"بیٹا آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ کی نہ بناؤں؟"

"لیکن اب میرا موڈ ہو رہا ہے۔۔ جاؤ بکری میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔" لاپرواہی سے کہتے ہوئے اس نے عنیشا کو اشارہ کیا۔

"میں ملازمہ نہیں لگی ہوئی۔" تیکھی نظروں سے گھورتے جواب دیا گیا۔

"ملازمہ نہیں تو کیا ہوا۔۔ اب اپنے اتنے اچھے کزن کے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔" دوسری طرف تو کوئی اثر ہی نہیں تھا۔

جانتا تھا ناں سب کے سامنے تو اب بولنے سے رہی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میں بنا لاتی ہوں۔" یشفہ فوراً اٹھی تھی۔

"ارے نہیں شف۔۔ مجھے اسی کے ہاتھ کی پیٹی ہے۔۔ کالی مرچ والی۔" حمزہ کے کہنے پر عنیشا پلٹ پٹختی ہوئی کھڑی ہوئی۔ ورنہ کچھ بھی بول دے اس کا کیا بھروسہ۔

"کالی مرچ والی؟" سبھی حیران ہوئے تھے۔

"آپ لوگ تو حیران ہو گئے میں مذاق کر رہا تھا۔" اطمینان سے کہتا کن اکھیوں سے عننیشا کو دیکھتا ہوا۔ جو غصے میں بھری کھڑی تھی۔

"میں جا رہی ہوں۔۔۔ یشفہ تم بیٹھو۔" حمزہ کو گھورتے وہ وہاں سے اٹھ گئی۔

"اس دفعہ لال مرچ والی بناؤ گی۔ تاکہ اگلی بار تم بولتے ہوئے بھی سو بار سوچو۔" اس کے پاس سے ہوتے ہوئے وہ دانت پیس کر بولی۔

حمزہ کا قہقہہ نکل آیا جو وہ بروقت دبا گیا۔

"تم لوگوں کے مذاق میں بات وہیں رہ گئی۔۔۔ اماں جان آپ بتائیں ضرار کی شادی کب تک کرنی ہے؟" زمان صاحب کے کہنے سب ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"ابھی اس بچی کا معاملہ حل ہو جائے تب کچھ کرتے ہیں۔۔ اس دوران شازیہ اور جنید نے کوئی تیاری کرنی ہے تو کر لیں۔۔" دادی جان نے زمین کے بارے میں کہا۔ ان کے کہنے پر ضرار کی بانچھیں کھل گئیں۔

"ٹھیک ہے بھئی تم لوگ تیاریاں شروع کر دو۔ تاکہ ہم اپنی بیٹی کو جلدی سے لینے آئیں۔" سہیل صاحب نے ان لوگوں سے کہتے آخر میں ضحیٰ کی طرف شفقت سے دیکھ کر کہا تو یشفہ کے کھی کھی کرنے پر ضرار کو ضحیٰ کی شکل دیکھ کر اپنی ہنسی روکنا مشکل لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بتاؤ کہاں ہے تم لوگوں کا ملک؟" فرخ نے ان دونوں سے سختی سے پوچھا۔ وہ مار کھا کھا کر آدھ موئے ہو گئے تھے۔ مگر وہ ڈھیٹ کچھ بولتے ہی نہیں تھے۔ آج دوسرا دن ہو گیا تھا ان سے اگلوانے کی کوشش میں۔۔۔

فرخ کو اب غصہ آنے لگا تھا۔۔ ان کی ڈیلینگ کی ڈیٹ قریب تھی۔ ملک تہور کو پکڑنا ضروری تھا۔ اوپر سے فرخ کو آرڈر آگئے تھے۔۔ وہ پریشان ہو رہا تھا۔

"اتنا مارو ان کو کہ اگر مر بھی جائیں تو کوئی بات نہیں۔۔ ایس پی فرخ، ملک کو خود ڈھونڈ نکالے گا۔" فرخ نے دھمکی کے طور پر آخری حربا استعمال کیا جو کام آگیا۔ وہ ابھی جانے کو مڑا ہی تھا جب ان میں سے ایک بھائی کراہا تھا۔

"مم۔۔ میں بتاتا ہوں۔" اس کی آواز پر فرخ پلٹا تھا۔

"بتا کہاں ہے ملک؟" اس کی ٹھوری کے نیچے پسٹل رکھ کر منہ اوپر کیا۔

"وہ۔۔۔۔ وہاں گاؤں کے پاس ایک چھوٹا سا علاقہ ہے۔ وہاں چھپا ہوا ہے۔" اس نے سانس بحال کرتے ہوئے مشکل کہا۔

فرخ نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو کنسٹیبل آگے آیا۔

"ایس سر۔۔" سلوٹ کرتے ہوئے وہ فرخ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"اس سے پوچھو صحیح سے کون سی جگہ ہے۔ پھر انہیں لے کر باہر آجانا۔" وہ ایک نگاہ ان پر ڈالتا پسٹل پینٹ کی جیب میں اڑستا کیپ ٹھیک کرتا باہر نکل گیا۔

"شاہ زر بیٹا! تم آگے کیا کرنا چاہتے ہو؟" کمال صاحب شام میں بیٹھے اس سے سوال کیا۔ اس وقت جائشہ اور شینا (شاہ زر کی دوسری ماں) بھی بیٹھی تھیں۔

"ڈیڈ یونیورسٹی کی طرف سے سکولرشپ ملی ہے۔۔ میں فرسٹ ڈویژن میں اچھے نمبروں میں پاس ہوا ہوں۔" وہ سرسری سا بتا رہا تھا۔۔ اس کا یہاں آکر بالکل بھی دل نہیں لگا تھا۔

Support@classicurdu material.com

"اچھی بات ہے یہ تو۔۔" کمال صاحب کہتے ہی پھر سے سوچ میں پڑ گئے جیسے کسی بات کی تمہید باندھ رہے تھے۔

البتہ شاہ زر کی بات پر شینا نے ایک اچھٹی نگاہ ضرور ڈالی تھی اس پر۔۔ اور جائشہ وہ تو موبائل میں لگی ہوئی تھی۔۔ ایسے جیسے یہاں ہے ہی نہیں۔۔ دونوں ہی مارے باندھے بیٹھی تھیں۔

"بیٹا تم جیمز سے تو ملے ہو گے میں نے اسی سال اس کی اور جائشہ کی۔۔"

"ڈیڈ پلینز کال می جیمی۔ جیمز کی جیمی۔۔" ابھی کمال صاحب بات پوری کرتے جب جالشہ نے بال جھٹکتے ہوئے ایک ادا سے کہا۔ شاہ زر کو اپنی یہ نام نہاد بہن زہر لگی تھی۔
ضحیٰ یا شازیہ مامی تو کچھ بھی نہیں تھی۔۔ وہ بہت اچھی تھیں۔

"بیٹا میں اسی سال میں جیمز اور اس کی انگیجمنٹ کرنا چاہ رہا ہوں تو میں چاہتا ہوں گفٹ میں یہ گھر جیمی کی نام کردوں۔" ان کے کہنے پر شاہ زر نے ایک نظر اس مغرور سی لڑکی کو دیکھا جو جیمز پر پنک ٹاپ پہنے لا تعلق سی بیٹھی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ٹھیک ہے ڈیڈ۔۔ مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔" وہ بھی بھرپور اطمینان سے بولا تو شینا نے اسے
ابرو اچکا کر دیکھا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کمال صاحب میری ایک شرط ہے کہ یہ جب تک یہاں ہے تب تک کسی فلیٹ میں رہے۔" شینا کے اتنے اچانک کہنے پر شاہ زر نے حیرانی سے اپنے باپ کو دیکھا جیسے یقین کرنا چاہ رہا ہو کہ کیا واقعی اس کے یہاں مستقل رہنے کا ان کو نہیں پتہ؟؟

"شینا اب یہ میہی رہے گا۔" وہ اسے باور کرواتے بولے تو ان کا منہ بن گیا۔

"میں کچھ نہیں جانتی یا پھر جب تک جیمی کی شادی نہیں ہو جاتی تب تک یہ یہاں نہیں رہے گا۔" ان کے کہنے پر شاہ زر کو غصہ آنے لگا۔ اپنے آپ پر بھی۔۔ جو ان جیسوں میں آگیا تھا ان لوگوں کو چھوڑ کر۔۔ جو اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھے۔

کمال صاحب کو کھانسی آنے لگ گئی تو شاہ زر کا دھیان ان میں گیا۔

"ڈیڈ۔۔ آپ چیک اپ کروا لیں۔۔" وہ انہیں کہتا وہاں سے نکل گیا۔ جب ان سب کو اس کی پرواہ نہیں تو پھر وہ کیوں رکے۔۔ اب بس وہ یہاں سے واپس جانا چاہتا تھا کسی بھی طرح۔۔

چاہے شازیہ مامی یا سب اس پر ہنسے لیکن اب وہ مزید یہاں رکنہ نہیں چاہتا تھا۔

"بیٹا اپنے ڈیڈ کو دیکھو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ باہر شینا میم آپکو بلا رہی ہیں۔" لیڈی صوفیا نے گھبراہٹ میں جلدی سے آکر اسے بتایا جو سیڑھیاں چڑھ رہا تھا اٹے قدم واپس مڑا۔

"کیا ہوا ڈیڈ کو؟" انگلش میں اس سے استفسار کرتا وہ باہر لان کی طرف بھاگا ابھی تو وہ صحیح سلامت چھوڑ کر آیا تھا پھر اچانک۔۔؟

"ڈیڈ؟ کیا ہوا آپکو؟" وہ انہیں سہارا دیتا سیدھا کرتا بولا جو مشکل سے کھینچ کر سانس لے رہے تھے۔

"ان کو ہوا کیا ہے؟ یہ بیمار ہوتے ہیں آپ لوگ دھیان کیوں نہیں رکھتے؟" وہ پریشانی میں شینا کو بول رہا تھا۔ پہلے دن سے ہی وہ ان لوگوں کا رویہ دیکھ رہا تھا۔

"تم آگئے ہو۔۔۔ رکھ لیا کرو خود۔۔۔ ہماری تو یہ سنتے ہی نہیں۔" جواب شینا کی بجائے جالشہ نے دیا تھا۔ شاہ زر نے اپنا غصہ دبایا۔

"اٹھیں ڈیڈ۔۔ ہاسپٹل چلیں میرے ساتھ۔ آپ کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔" وہ انہیں کہتا سہارا دیتا دروازے تک لے آیا۔

پیچھے سے شینا بھی آگئیں۔

"مجھے بھی جانا ہے۔" وہ کہتیں فوراً سے ان کو دوسری طرف سے سہارا دینے لگیں۔
 شاہ زر سر جھٹکتا فوراً سے آگے بڑھ گیا۔ اس وقت کسی بھی قسم کی بحث کا وقت نہیں تھا۔
 "اف چھوٹی سی بات کو سر پر سوار کر لیتے ہیں۔" جائشہ نے نخوت سے انہیں اپارٹمنٹ سے
 باہر نکلتے دیکھا۔

"پکڑو اسے۔۔۔" اپنے ساتھی کو آرڈر دیتا وہ خود بھی دوسری طرف سے بھاگا تھا۔ ملک تہورتک
 وہ لوگ پہنچ گئے تھے۔
 اس کے بندے زیادہ نہیں تھے۔ وہ پہلے ہی پکڑے گئے تھے بس ملک تہورتک گیا تھا مگر انہیں
 دیکھتے ہی وہ بھاگا تھا۔

فرخ نے پیچھے سے آتے ہی ملک کو گردن سے پکڑا تھا۔ ملک نے پسٹل نکالی تھی۔

"ان چیزوں سے ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔۔۔ بندہ بتا کہاں ہے وہ جس سے ڈیلنگ کی ہے تو نے؟" فرخ غصے سے اس کی گردن پر گرفت اور مضبوط کرتا ہوا۔

"چھوڑو نہیں تو چلا دوں گا۔" ملک پسٹل لوڈ کرتا ہوا تو فرخ نے اس کی طرف تمسخرانہ مسکراہٹ اچھالی۔

"چلا دے تو شوق پورا کر لے۔" کہتے ساتھ ہی پیچھے کھڑے اپنے بندے کو آنکھوں میں اشارہ کیا۔

ملک نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اور پولیس والا کھڑا تھا۔ فرخ نے اس کا دھیان ہٹا دیکھ کر اس کے ہاتھ پر زور سے مارا اور اس جھٹکے پر ملک کے ہاتھ سے پسٹل گر گئی جو جلدی سے پیچھے کھڑے پولیس والے نے اٹھالی۔

"چل بتا اب۔۔۔ کہاں رکھا ہوا اس لڑکی کے شوہر کو؟" فرخ اب دھاڑا تھا۔

ملک چاروں طرف سے گھر چکا تھا مگر ڈھٹائی سے کھڑا رہا۔

"واجد پوچھ اس کہنے سے کہاں رکھا ہے اس کے باپ اور اسے؟" وہ پیچھے کھڑے پولیس والے کو کہتا اسے جھٹکے سے چھوڑتا خود موبائل لیئے دوسری طرف گیا۔

وہ ایک بہت پرانی عمارت تھی جو اب اپنی اصلی حالت میں بھی نہیں تھی۔ ملک اسی عمارت میں چھپا بیٹھا تھا۔ انہوں نے باہر سے بھی اس عمارت کو گھیر لیا تھا تاکہ کوئی بھی یہاں سے بچ کر نکل نہ پائے۔

ان لوگوں کے ساتھ ایک بھائی بھی آیا تھا اس نے ہی اس جگہ کے بارے میں بتایا تھا۔

"یہ زور ہے تیرے ملک کا۔۔ پولیس کو دیکھتے ہی سب دہشت ہوا ہوگئی اور پورے گاؤں کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔" فرخ نے زمین پر گرے ملک کو ٹھوکر مارتے ہوئے زمین کے بھائی کو کہا۔

وہ ایس ایس پی کو فون کرنے گیا تھا انہیں ملک کی گرفتاری کا بتانے۔۔

"سر گاؤں جانا ہوگا۔۔ عبدالرحمن اور اس کا باپ وہی ہیں۔" واجد نے فرخ کو اطلاع دی۔ فرخ نے ایک نظر ملک کو دیکھا اور چلنے کا اشارہ کرتا آگے بڑھ گیا۔ انہیں اب گاؤں کی طرف نکلنا تھا۔ گھنٹے کی ڈرائیو تھی۔

وہ پریشان کھڑا تھا۔ شینا بچ پر بیٹھی زمین پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی۔

ڈاکٹرز نے کمال صاحب کے ٹیسٹ کروانے کا کہا تھا اور رپورٹ آج مل گئیں تھیں۔ انہیں کینسر تھا۔۔ اور اس کی بھی آخری سٹیج۔

انہیں ہاسپٹل ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔ بہت کم چانس تھے بچنے کے۔۔ اور وہ شاید انہی چانس پر امید لگائے ہوئے تھا۔

سوگوار سی شام تھی۔۔ سب کچھ کتنا ویران سا تھا۔ آج اسے آئے پندرہ دن سے بھی زیادہ کا وقت ہو گیا تھا۔

کمال صاحب کی پریشانی میں اسے پاکستان رابطہ کیے کافی دن ہو گئے تھے۔ اور یشفہ سے تو یہاں آنے کے بعد کوئی رابطہ ہی نہیں تھا۔ وہ اسے بھول ہی نہیں پایا تھا۔

"پیشنٹ اپنے بیٹے سے ملنا چاہتے ہیں۔" خاموشی کو توڑتی نرس کی آواز نے شاہ زر کو خیالوں سے باہر کھینچا تھا۔

"میں ہوں ان کا بیٹا۔" وہ فوراً سے سیدھا ہوا۔

"آپ آجائیں اندر لیکن پلیز تھوڑی دیر کے لیے۔" وہ اسے انگلش میں ہدایات دیتی آگے بڑھ گئی۔

شاہ زر ایک نظر شینا کی طرف ڈالتا اپنے آپ کو کمپوز کرتا اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

وہ دبے قدموں اندر آیا تھا۔ سامنے کمال صاحب لیٹے باقی دنوں کے مقابلے میں مزید کمزور لگے تھے۔

"ڈیڈ آپ نے بتایا کیوں نہیں کبھی؟" وہ ان کے پاس بیٹھتا ان کی بیماری کے بارے میں پوچھتا شکوہ کر رہا تھا۔

"بیٹا بتا کر کیا کرتا۔۔ ان لوگوں کو میرا احساس کب تھا۔۔ جو کر لیتے۔" وہ کمزور سی آواز میں بولے۔

"پھر بھی ڈیڈ۔۔ آپ کے پاس اتنے پیسے تو تھے کہ آپ علاج کروا سکتے۔" وہ آنسو روکنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

"بیٹا کچھ فائدہ نہیں تھا اس کا بھی۔۔ میں نے پیسے ہمیشہ سے شینا اور جائشہ کے لیے کمائے ہیں۔۔ اپنے لیے تو کچھ بھی نہیں کیا۔"

"ڈیڈ؟ ایک بات بتائیں۔۔ یہ جمیز تو نان مسلم ہے پھر وہ اور جائشہ کیسے؟ مطلب ان کی شادی؟؟" وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔ مگر کمال صاحب سمجھ گئے تھے۔ اسے یہ بات کتنے دنوں سے بے چین کر رہی تھی۔

"بیٹا یہ سب جائشہ کی ضد پر ہو رہا ہے۔۔ جمیز آفس کے کام کے لیے کبھی کبھی ہمارے پارٹمنٹ آجایا کرتا تھا۔ بس وہی سے جائشہ کو پسند آگیا۔ اب تو اکثر وہ اپنا بھی کوئی انگریزی نام لیتی پھرتی ہے۔" وہ افسوس کرتے ہوئے بولے۔

"ڈیڈ لیکن یہ جائز نہیں ہے! آپ اسے روکتے کیوں نہیں؟" اور پھر جمیز کیسا ہے؟ "شاہ زر حیران ہوا تھا ایک مسلم لڑکی کا کیسے رشتہ جائز ہے نان مسلم سے۔۔"

"بیٹا ہم نے روکنے کی بہت کوشش کی ہے لیکن وہ ضد پر اڑی ہے کئی دفعہ اس نے اپنی جان لینے کی دھمکی بھی دی ہے۔ ہم مجبور ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ جمیز نے بھی سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے۔" وہ مایوس دکھ رہے تھے۔

"ڈیڈ۔۔ آپکی وہ شینا تو روک ہی سکتی ہے یا نہیں۔۔ آپ پرنس ہے اولاد کو سمجھانا آپکا کام ہے؟" وہ انہیں قائل کرنا چاہ رہا تھا۔

"بیٹا شینا اسے میرے خلاف کر دے گی وہ بھی نہیں سمجھتی کہتی ہے جہاں پیار ہو وہاں مذہب یا دین نہیں دیکھا جاتا۔" وہ واقعی تھکے ہوئے لگے تھے۔

"یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔۔ اپنی وے آپ نے کہا تھا کہ میں الگ فلیٹ لے لوں تو وہ میں لے لوں گا میں یہاں یونی کی طرف سے آیا ہوں مجھے یہاں جاب کی آفر ملی ہے آپ فکر نہ کریں۔" وہ ان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا یقین سے بولا۔

"مگر بیٹا یہ بات شینا نے کہی ہے۔۔ اور جائشہ کے ساتھ ساتھ تم بھی میری اولاد ہو اور میں نے تمہیں یہاں اس لیے بلایا تھا کہ میرے بعد تم ان لوگوں کا سہارا بن جاؤ گے۔" ان کی

بات پر شاہ زر نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔ وہ جو سمجھتا آیا تھا کہ شاید اتنے سالوں بعد انہیں اس کی یاد آئی ہوگی لیکن ایسا کچھ نہیں تھا۔۔ ابھی بھی انہیں اس سے غرض تھی۔۔ اسے صرف اس لیے بلایا گیا تھا کہ وہ انہیں سنبھال لے گا۔ انہیں شاہ زر کی نہیں بلکہ ان لوگوں کی پرواہ تھی۔۔ اس کی آنکھوں میں مرچیں سی لگنے لگی۔۔ اسے لگا اب وہ مزید ضبط نہیں کر پائے گا۔۔

"ڈیڈ میں یہاں مستقل نہیں رہ سکتا۔" دو سیکنڈ لگے تھے اسے فیصلہ کرنے میں۔

"لیکن بیٹا تم یہی کہہ کر یہاں آئے تھے کہ اب مستقل یہیں رہوں گے؟" کمال صاحب تھوڑے مضطرب ہوئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"جی لیکن مجھے یاد آیا کہ میری جاب زیادہ عرصے کی نہیں ہے۔۔ اور میں پاکستان میں ہی سیٹ رہوں گا۔۔ میں اپنا بزنس وہی سیٹ اپ کرنا چاہتا ہوں۔" جو بات اتنے دنوں سے دل میں تھی وہ آج زبان پر آ ہی گئی تھی۔

"اچھا پھر میرے بعد شینا اور جائشہ کا کیا ہوگا؟" شاہ زر نے کمال صاحب کی آواز پر ان کی طرف دیکھا تھا۔

مطلب سیرِ یسلی؟ ابھی بھی وہ دونوں۔۔ لیکن اسکا کیا؟

"ڈیڈ آپ نے سوچا کہ آپ کے بعد میرا کیا؟" وہ آج بول ہی دیا آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو رہی تھیں۔

"تم تو اپنے ماموں کے گھر رہ لو گے۔۔ بچپن سے وہی رہتے آرہے ہو۔" ان کے اتنے مطمئن انداز پر شاہ زر کو ایک پل کے لئے وہ سب یاد آئے۔

دادی جان کی آنکھوں میں آس۔۔ ضرار کا افسردہ چہرہ۔۔ لیشفہ کی نم آنکھیں۔۔ ماموں جان کی شفقت۔۔

اس نے اپنی آنکھیں میچیں۔

"ڈیڈ آپ آرام کریں۔۔ آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔" اتنے سے لفظ کہتا وہ فوراً سے وہاں سے نکلا تھا۔

کوریڈور سے گزرتا وہ ہاسپٹل کی بلڈنگ سے تیزی سے نکلا تھا۔

گاڑی کو لیئے وہ بے مقصد سڑکوں پر پھرتا رہا۔

اس نے گاڑی ایک جگہ روک دی۔ آنکھوں میں آنسوؤں کی وجہ سے سب دھندلا ہو گیا تھا۔

اس نے آنسو صاف کیے۔۔

اسے نہیں رہنا یہاں۔۔۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا۔۔

"اماں جان! فرخ کی کال آئی تھی ملک تمہور پکڑا گیا ہے اور اس بچی کے شوہر اور اس کے باپ کا بھی پتہ چل گیا ہے۔" سہیل صاحب نے کلثوم بیگم کے ساتھ ساتھ زمین کو بھی یہ خبر سنائی تھی۔۔ اماں جان نے خوشی سے زمین کی طرف دیکھا جس کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی تھیں اور پھر یقین ہوتے ہی وہ اماں جان کے ساتھ لگ کر رونے لگی تھی۔

"بیٹا چپ ہو جاؤ۔۔ دیکھو رونا نہیں ہے۔ شکر کرو اس پاک ذات کا۔" اماں جان اسے سہلانے لگی تو وہ اپنے آنسو پونچھتی وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"انکل اب اس وقت وہ لوگ کہاں پر ہیں؟" زمین کا چہرہ خوشی سے متمتا رہا تھا۔

پورے دو ڈھائی مہینے بعد وہ اپنے گھر واپس جانے والی تھی۔۔

"وہ لوگ گاؤں میں ہے ابھی تو۔۔ فرخ کو کہہ دیا ہے کہ انہیں اپنے ساتھ لے آؤ۔" سہیل صاحب بتا کر وہاں سے نکل گئے۔

زمین شکرانے کے نفل ادا کرنے کی تیاری میں لگ گئی۔

"الہ اس بچی کو ہمیشہ خوش رکھے۔ آمین۔" کلثوم بی نے زمین کے لیے خوش ہوتے ہوئے دعا کی تھی۔

"زی بھائی۔۔۔ چلیں ناں اتنا سا کام کہا ہے وہ بھی نہیں کر سکتے؟" عنیشا لیشفہ حمزہ اور شہیار ضرار کے ارد گرد جمع تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"یار تم جانتے ہو۔۔ وہ ضحیٰ ہے۔" وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا۔

"زی بھائی آپ کہنا کیا چاہتے ہیں میری بہن اتنی خوفناک بھی نہیں ہے آپ جائیں ایک بار ٹرائے تو کریں۔" عنیشا کا بس چلتا ضرار کا اٹھا کر لے جاتی۔۔ جو کب سے ان سے منتیں کروا رہا تھا۔

"یار زی بھائی شیر کے بچے بنو۔۔۔ جاؤ اور سینہ ٹھوک کر کہہ دو زی بھابھی سے۔" حمزہ نے اس کی ہمت بندھائی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ تم لوگوں کے کہنے پر چلا جاتا ہوں کچھ گرٹر ہوئی تو خود سنبھالنا۔" وہ چارو ناچار اٹھتا ضحیٰ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

بیچھے مڑ کر ان کو دیکھا تو ینگ پارٹی نے تھمزاپ کیا۔

ضرار بھی قدم قدم چلتا اس کے کمرے تک آگیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"ضحیٰ! ضرار ناک کرتا اس کے کمرے میں آیا تھا۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial>

"جی۔۔" ضحیٰ نے میگزین میں سے سر اٹھا کر ضرار کو دیکھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے کچھ۔۔" وہ سنجیگی سے کہتا اس کے پاس آیا تھا۔

"زی! ایسی کیا بات ہے؟" وہ میگزین چھوڑتی سیدھی پوٹکر بیٹھ گئی۔

"یار تم برا مت ماننا لیکن وہ نیکلس میں واقعی ہی زمین کے لیے لایا تھا۔۔ دیکھو تم برا مت ماننا لیکن اصولاً تو میرا نکاح اس سے ہی ہونے والا تھا ناں۔۔ مجھے تھوڑی پتہ تھا کہ تم سے ہو جائے گا عین وقت پر۔" وہ ایک نگاہ ضحیٰ پر بھی ڈال لیتا جو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا کہ وہ نکاح کے بعد لائے ہو تم؟" وہ روہانسی ہو گئی۔

"تم مجھے قتل کر دیتی اسوقت میں اپنی جان بچانے کو بولا تھا پھر میں اپنی سویٹ کزن کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا اور تم بیوی بھی تو ہو میری۔۔" وہ اسے وضاحت دینے لگا۔

"اور اب کیا خیال ہے تمہارا اب بچ جاؤں گے؟" وہ بازو چڑھاتے غصے سے لال ہوتی بولی تو ضرار

مزید بولا۔

"یار۔۔ ڈئیر وائف بات کو سمجھو وہ میں دل سے اس کے لیے لیا تھا مگر پھر تمہیں بھی اتنے ہی دل سے دیا میں نے۔" وہ شرارت سے ہنسی دبائے بولا تو ضحی سانس روکے اسے سن رہی تھی اور رونے ہی والی تھی جب ینگ پارٹی تالیاں بجاتی اندر آئی تھی۔

"واہ چھا گئے آپ تو زی بھائی۔۔ کیا ایکٹنگ کی ہے۔۔! مزہ آگیا۔۔" یہ حمزہ تھا جو داد دیتا ضرار کے کندھے پر ہاتھ رکھتا بولا تو آنسوؤں سے جھلملاتی آنکھوں سے ضحی نے ان سب کی طرف حیرانی سے دیکھا۔

"ایکٹنگ؟" اس کے حیرت کے مارے لب ہلے۔

Support@classicurdumaterial.com

"بالکل کیا پرفارمنس تھی بھائی آپکی۔۔" لشفہ اور عنیشا بھی آگے آئیں تمہیں۔

"ہماری زی بھابھی کا سانس اٹک گیا تھا۔۔ بیچاری۔۔" شہیار بھی دانت نکوستا آگے آیا تو ضحی منہ کھولے سب کو دیکھنے لگی جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی شیطانی مسکراہٹ۔

"یہ سب کیا تھا ضرار؟" وہ شاک کی کیفیت میں بولی۔ جو سینے پر ہاتھ باندھے اطمینان سے کھڑا تھا۔

"یار بس یہ ایک چھوٹا سا مذاق تھا تمہیں تنگ کرنے کے لیے۔۔۔ حقیقت میں وہ نیکلس نکاح کے بعد ہی لیا اور صرف تمہارے لیے لیا ہے۔" ضرار کی بات پر ضحیٰ کا دل کیا کوئی چیز اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

"زی!! یہ کتنا برا مذاق تھا۔" صدمے سے آنسو ہی تو نکل ائے تھے۔۔۔ آنسو صاف کرتی وہ سب کی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکرا دی۔

"زی بھابھی ڈیسا ایڈ کر لیں آپ اس وقت رونا چاہتی ہیں یا ہنسنا کیونکہ ہم کنفیوز ہو رہے ہیں؟" حمزہ کے شرارت سے کہنے پر ضحیٰ نے اسے گھورا۔

"یہ سب تمہارے ہی کام ہونگے بندر اب بچو مجھ سے تم۔۔۔" وہ اس کو وارن کرتی بولی۔

"بھابھی جی! اتنا پیارا سا تو دیور ہے آپکا اکلوتا دیور ہوں قدر کریں میری۔" اس کے کہنے پر سب ہنس دیئے اور ضحیٰ سب کی موجودگی میں اسے بس گھور کر رہ گئی۔۔۔
جو دانت نکالے ڈھٹائی سے کھڑا تھا۔

"سوری ضحیٰ!" ضرار سر کھجاتا بولا تو ضحیٰ دانت پیس کر رہ گئی۔

"سوری کانچہ۔۔۔! میرا سانس سوکھ گیا تھا۔" وہ روہانسی ہو گئی تو لشفہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بس اب یہ نند بھابھی کا پیار شروع ہو گیا۔۔۔" شہریار کے کہنے پر سب ہنس دیئے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"پٹو گے تم میرے سے موٹو۔۔۔" ضحیٰ نے اس کے سر پر ہلکی سی چپت لگائی۔

"زمین کو بلا لاؤ۔" دادی جان فرخ کے ساتھ آئے عبدالرحمن اور اس کے باپ سے مل کر خوش ہوئیں تھیں۔

یشفہ اور عنیشا فوراً سے زمین کے کمرے میں گئی تھیں۔

"زمین باہر آجاؤ تمہارا ہمبند وہاں تمہارے دیدار کے انتظار میں سوکھ گیا ہے۔" عنیشا کے شرارت سے کہنے پر زمین چھنپ گئی۔

"پاگل ہو۔۔ جلدی لے کر چلو تمہارے ڈرامے نہیں ختم ہوتے۔" یشفہ نے عنیشا کو گھورا تو وہ ہنستی ہوئی زمین کے پاس آئی۔

"اچھا چلو۔۔ باقی کا اپنے "ان" کو دیکھ کر شرما لینا۔" عنیشا کے شرارتی انداز پر یشفہ کی ہنسی چھوٹی وہی زمین نے دوپٹے کا پلو منہ میں دبایا۔

وہ سر جھکائے سر پر دوپٹہ جمائے چلتی ہوئی دادی جان کے پاس آکر رک گئی۔

عبدالرحمن کی نظریں اس پر اٹھیں۔۔ کتنے عرصے بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ پہلے سے بہت کمزور ہو گئی تھی۔ رنگت بھی مرجھا گئی تھی۔

زمین نے بھی سب کو مشترکہ سلام کیا اور ایک نظر صاف ستھرے حلیے میں بیٹھے عبدالرحمن کو دیکھا۔۔

اس کے سر پر پڑی بندھی ہوئی تھی اور چہرے پر خراشیں تھیں۔

بازوؤں پر بھی نشان تھے۔ صاف پتہ چل رہا تھا رسیوں کے نشان تھے جس سے اسے باندھا گیا تھا اور اس کے زور لگانے پر کلائیوں کو چھیل گئے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بیٹا تمہارا یہ احسان ہم لوگ کبھی نہیں بھولے گے۔" چچا فہیم اب کھڑے ہو کر فرخ سے مل

رہے تھے۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

فرخ نے مسکرا کر ان سے مصافحہ کیا اس کے بعد عبدالرحمن سے ملا۔

"آپ لوگ ہمیں اجازت دیں اپنی امانت کو ساتھ لے جانے کی؟" چچا فہیم نے دادی جان سے پوچھا۔

"ضرور کیوں نہیں۔۔ آپ لوگوں کو اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔" دادی جان سمیت وہاں سب ہی کھڑے ہو گئے۔

زمین بھی باری باری سب سے ملی وہ سب کی بے حد مشکور تھی اس کا جتنا ساتھ دیا تھا ان سب نے وہ کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔

"تھینک یو ضرار بھائی! اور میری طرف سے شاہ زر بھائی کا بھی شکریہ ادا کر دینا جب بات ہو تو۔۔"

شاہ زر کے نام میں یشفہ چونکی تھی اور ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔

وہ اب کافی حد تک اپنے آپ کو سنبھال چکی تھی۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کوئی اس کو نوٹس کرے اور ایشو بنے۔

سائرہ بیگم پہلے ہی سعد کی حالت کا زمین کو بتا چکی تھی اور زمین نے اسے معاف بھی کر دیا تھا۔

زمین، یشفہ عنیشا اور ضحیٰ سے گلے ملتی آخر میں دادی جان کے پاس آئی تھی۔۔
دادی جان نے اسے اور عبدالرحمن کو ڈھیروں دعائیں دیں۔

"ارے آپ زی بھائی کی شادی میں آئیے گا۔۔ بہت مزہ آئے گا۔" حمزہ نے زمین کو دیکھ کر کہا تو اس نے سر کو جنبش دی۔

"بیٹا ایک بات تو رہ گئی؟" جنید صاحب کی آواز پر سب نے انہیں دیکھا۔

"وہ اس دن اسکے بھائی کہہ رہے تھے کہ یہ ان کی سگی بہن نہیں ہے تو پھر یہ؟؟؟" وہ سوال ادھورا چھوڑ گئے۔

عبدالرحمن نے ایک نظر اپنے ابا کو دیکھا تو چچا فہیم کی نظریں زمین پر تھیں جو پھر سے رونے کی تیاریوں میں تھی۔

"یہ اسداد کی بیٹی نہیں ہے۔۔ یہ عبدالرحمن کی خالہ کی بیٹی ہے۔۔ اسداد کو بیٹیوں کو بہت شوق تھا اور اس کی خالہ کی پہلے ہی پانچ بیٹیاں تھیں جب اگلی بار بھی بیٹے کی جگہ زمین پیدا

ہوئی تو اس کے خالو نے اسے رکھنے سے انکار کر دیا کہ پہلے پانچ کو مشکل سے پال رہا ہوں اب مزید سکت نہیں ہے۔۔ پھر یہ بات میں نے اسداد سے کی تو اس نے اس کی ذمہ داری سونپ لی۔۔ "چچا فہیم نے ساری بات گوش گزار کی تو سب کنگ کھڑے ان کی بات سن رہے تھے۔

زمین کے آنسو آنکھوں سے بہہ رہے تھے مگر وہ ساکت کھڑی تھی۔

"کتنا غلط کرتے ہیں لوگ۔۔ بیٹیاں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں اور نہیں پال سکتے تو پیدا کیوں کرتے ہیں؟" دادی جان کی آواز سے سکتہ ٹوٹا تھا۔

"زمین!" یشفہ کی چیخ پر سب نے زمین کی طرف دیکھا جو بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئی تھی۔ عبدالرحمن فوراً سے آگے بڑھا۔۔

"اسے ہاسپٹل لے کر چلو نبض ہلکی چل رہی ہے۔" فرخ زمین کی کلائی پکڑ کر چیک کرتا ضرار کو دیکھ کر بولا تو عبدالرحمن اسے لیے باہر بھاگا اس کے پیچھے ضرار اور چچا فہیم گئے تھے۔ فرخ کو ضرار نے روک دیا تھا۔

"بیٹا آپ کا کیسے شکریہ ادا کروں بہت مدد کی آپ نے ہماری۔۔ بتاؤ کیا چاہیے انعام میں آپکو؟" سہیل صاحب اس کے دل سے مشکور تھے۔

"ارے نہیں انکل ایسی کوئی بات نہیں ہے یہ میری ڈیوٹی کا حصہ تھا۔۔ آپ فکر نہ کریں بہت جلد آپ کے پاس کچھ مانگنے آؤ گا ابھی کے لیے اجازت۔" وہ معنی خیز انداز میں کہتا سب کو خدا حافظ کرتا باہر نکل گیا۔

کافی دنوں سے اس کیس میں الجھا ہوا تھا اور آج صبح سے گھن چکر بنا ہوا تھا۔۔ اب اس کا ارادہ گھر جا کر آرام کرنے کا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یشفہ گڑبڑ لگ رہی ہے تم نے اس ایس پی کا لہجہ دیکھا تھا کیسے کہہ کر گیا ہے کہ بہت جلد کچھ مانگنے آئے گا کہیں؟" عنیشا اب صحیح معنوں میں پریشان ہوئی تھی یشفہ کے لیے۔

"منہ بند رکھو اپنا۔۔ ہمیشہ فضول ہی بولنا۔" وہ اسے ڈپٹ کر چپ کرواتی اوپر سیڑھیاں چڑھ گئی۔

"الہاب زمین کو ٹھیک کر دے۔" خواتین اس کے لیے پریشان تھیں۔

"عنیش تم مجھے بھول گئی ہو؟" حمزہ آج خود سے عنیشا کے پاس آیا تھا جو ٹیرس پر کھڑی
نجانے کیا کر رہی تھی۔

"حمزی تم۔۔۔! تمہیں کس نے کہا کہ تمہیں بھول گئی ہوں میں؟" اس نے الٹا اس سے
سوال کیا۔

"بس مجھے لگا۔۔" وہ بھی اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو گیا۔

Support@classicurdu material.com

"کیا کر رہی تھی یہاں پر؟" وہ ارد گرد نگاہ گھماتا سرسری سے انداز میں بولا۔

"حمزی میں سوچ رہی ہوں زینب نے ایسا کیوں کیا اپنی زندگی بھی برباد کی میں نے اسے معاف
کر دیا ہے لیکن مجھے اس کے لیے برا لگتا ہے۔" عنیشا آج سیریس تھی۔

حمزہ نے کندھے اچکا دیئے۔

"اور پتہ ہے میں کیا سوچ رہا ہوں کہ مجھے اب ماما اور بابا سے بات کر لینی چاہیے ہمارے رشتے کی۔" حمزہ کے اتنے کھلے اظہار پر عنیشا سٹپٹائی۔

"حمزہ زہ بھائی کی شادی۔۔"

"ہاں بالکل میں بھی یہی کہہ رہا تھا زہ بھائی کی شادی پر ہم اپنا بھی اریخ کر لیتے ہیں۔" عنیشا نے بات بدلنی چاہی مگر حمزہ نے پھر سے بیچ میں اسکی بات اچک لی۔۔ آج اتنے دنوں بعد وہ اس کے ہاتھ آئی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
عنیشا نے اپنا سر پیٹ لیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"حمزہ۔۔ تم چھوٹا ہو پورے۔" کچھ نا سمجھ آنے پر وہ جھنجھلاتی ہوئی بولی۔

"اور تم چوہیا میری۔۔" اس کے مزے سے کہنے پر عنیشا وہاں سے جانے لگی جب حمزہ اس کے راستے میں حائل ہو گیا۔

"کیا ہے؟ راستہ چھوڑو۔۔" عنیشا چڑ گئی۔

"ہائے۔۔! اب تو تمہاری زندگی کے راستے میں آگیا ہوں۔" وہ عننیشا کو چڑتا دیکھ کر شوخ ہوا۔

"حمزہ! تمہیں کون سے دورے پڑتے ہیں؟ پلیز یار جانے دو۔۔" وہ زمین پر پیر مارتی غصے سے بولی تو حمزہ مسکرا کر سائیڈ پر ہو گیا۔

"پاگل ہو گیا ہے دماغ خراب ہے اس کا۔۔۔" چچھوند۔

"کیا تو تم نے ہے نا ورنہ اچھا بھلا انسان ہوا کرتا تھا۔" اپنے آپ میں برڑاتی وہ جانے لگی جب حمزہ کے پیچھے کان میں سرگوشی کرنے پر وہ ہلکا سا مسکراتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔
 "باؤلی۔" حمزہ نے اسے جاتا دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کسی صدمے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی اور پلیز کوشش کریں کوئی ایسی ویسی بات نہ کی جائے پیشنٹ کے سامنے۔ ورنہ نروس بریک ڈاؤن ہونے کا خطرہ ہے۔" ایک لیڈی ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"انکل آپ ٹنشن مت لیں اب ٹھیک ہے آپ کی بیٹی۔" ضرار کے حوصلہ دینے پر وہ سر ہلا گئے۔

"آپ کو زرین کہاں سے ملی؟" عبدالرحمن نے ہمت کر کے سوال کر لیا وہ ڈرتا تھا کہ اگر زرین کے ساتھ کچھ ہوا نہ ہو۔۔۔ کچھ غلط۔۔ اس میں مزید ہمت نہیں تھی اب دکھ سہنے کی۔ ضرار نے آہستہ آہستہ کر کے اسے ساری کہانی سنا دی تو وہ پرسکون ہو گیا۔

عبدالرحمن نے جب اپنے باپ کو دیکھا تو حیران رہ گیا کیونکہ وہ یہی جانتا تھا کہ انہیں مار دیا گیا ہے وہ ان کے گلے لگ کر بہت رویا تھا اور اس نے تبھی دعا کی تھی کہ زرین بھی بالکل ٹھیک ہو۔۔ اور وہ بھی اللہ کے کرم سے صحیح سلامت تھی۔

"ڈاکٹرز نے کل صبح تک زرین کو ڈسچارج کر دینا تھا تو چچا فہیم کے اصرار کرنے پر ضرار ساری پیمینٹ کرتا انہیں دوبارہ گھر آنے کی تاکید کرتا مل کر چلا گیا۔

عبدالرحمن اور چچا فہیم نے ضرار کے فون سے گاؤں چاچی کو فون کر دیا تھا کہ وہ صبح سلامت ہیں اور صبح زرین کے ساتھ گھر آ رہے ہیں۔

انہوں نے بھی اپنے اللہ کا شکر کیا تھا۔۔

"ہم نے ہمیشہ کی طرح اس کیس کو بھی اپنی پوری جان لگا کر حل کیا ہے۔۔ اور اللہ کے کرم سے ہمیں اس میں کامیابی ملی ہے۔۔ آپ لوگوں کے پیار کا بے حد شکریہ۔۔ لیکن یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کا اپنے ملک سے صفایا کریں اور آپ لوگ بھی ان سے ڈرنے کی بجائے اس مشن میں ہمارا ساتھ دیں۔۔" وہ ٹی وی میں مگن سے انداز میں ایس پی فرخ کی تقریر سن رہی تھی جو اس نے گاؤں میں کھڑے ہو کر کی تھی اور گاؤں کے لوگوں کا شکریہ ادا کر رہا تھا جب سعد نے ٹی وی کا ریوٹ کھینچ کر چینل بدلا تھا تو وہ اس کے سحر سے باہر نکلی۔

"کیا مسئلہ ہے سعد ادھر ریوٹ دو مجھے۔" وہ چڑ گئی۔

"تم کب سے نیوز چینل دیکھنے لگ گئی؟" وہ میچ لگا چکا تھا اور لا پرواہ سا بولا۔

"تم کمرے میں ٹکے ہی اچھے لگتے تھے۔۔ مجھے ریوٹ دو۔۔" وہ اس سے چھپنے میں لگی تھی
سعد ہنس رہا تھا۔۔

سعد اب اسٹیک کے سہارے سے چل لیتا تھا۔۔ سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا بس ٹانگ ابھی مکمل
طور پر ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔

"کیا ہے۔۔ لو دیکھ لو۔" وہ اپنی بہن کے غصے پر نیوز چینل لگاتا دیکھنے لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اف وہ جا چکا ہے۔۔ لائیو فوٹج آرہی تھی۔" وہ اسے ریوٹ دیتی وہاں سے اٹھ کر کمرے میں

آگئی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

تقریر ختم ہو گئی تھی اور اب دوسری نیوز چل رہی تھی۔

فاریہ مختلف چینل بدل رہی تھی جب اچانک نیوز چینل آگیا وہ بدلنے ہی لگی تھی جب نگاہ ٹھہر
سی گئی۔۔ وہ حیران بھی ہوئی تھی یہ تو وہی تھا۔۔

"ایس پی فرخ میر۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی۔۔ وہ پہلی بار اسے اس بغیر منہ بگاڑے دیکھ اور سن رہی تھی۔۔ وہ انہتائی
شائستہ مزاج کا ایک ہینڈسم لڑکا تھا۔۔ اس کی آواز نے فاریہ کو جکڑا تھا۔۔
وہ شاید پہلی بار اسے اچھا لگا تھا۔

کمرے میں آکر اس نے یشفہ کو فون ملایا تھا زرین کا کیس حل ہوچکا تھا۔۔ اسی کی مبارک
دینی تھی اسے۔

سہیل صاحب دیکھیں کس کا فون ہے؟ "سائرہ کچن میں سے مصروف انداز میں بولیں۔۔
ینگ پارٹی بھی لاؤنج میں ہی برجمان تھی۔
سہیل صاحب نے سی ایل آئی پر آتے نمبر کو دیکھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"باہر کا نمبر ہے شاہ زر کا ہوگا۔" سہیل صاحب نے کہتے ہی فون اٹھایا تھا وہیں یشفہ سانس
لینا بھولی تھی۔

"بیٹا؟؟ شاہ زر۔۔۔؟ انا سدا وانا الیہ راجعون۔" ان کے الفاظ پر سب نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

یشفہ کو لگا وہ اگلا سانس واقعی نہیں لے پائے گی۔۔۔۔۔
وہ منجمد بیٹھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

یشفہ منجمد بیٹھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا آپ دھیان رکھنا اپنا۔۔۔ میں آجاؤں آپکے پاس؟" سہیل صاحب نے پوچھا۔ دوسری طرف سے منع کر دیا گیا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ اللہ حافظ۔ میں تھوڑی دیر تک کال کرتا ہوں تمہیں۔" وہ رنجیدہ سے ہوتے فون رکھ کر ان سب کی طرف مڑے تو سب ہونق بنے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"اکمال کا انتقال ہو گیا ہے۔" سہیل کے کہنے سب نے افسوس سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔
یقین نہیں آ رہا تھا۔

"لیکن اتنی اچانک؟ مطلب کیسے ہوا؟" سائرہ بیگم پریشانی سے پوچھنے لگیں۔

"اچانک نہیں ہوا۔۔ بس بیمار تھا۔۔ کینسر کی لاسٹ اسٹیج تھی۔" وہ افسوس سے کہتے اٹھ گئے۔

"آپ چلیں جائیں بچے کے پاس۔۔ وہ اکیلا کیا کیا کرے گا؟" سائرہ مامی نے سہیل سے کہا۔

"بیگم میں نے اس سے پوچھا مگر وہ کہتا ہے کہ ایک لڑکا یہ اس کے ساتھ کمال کے آفس کا۔۔ مل کر ہو جائے گا۔ اور ویسے بھی امریکہ بیٹھا ہے وہ۔۔ اتنی ایمرجنسی میں ویزا اور پاسپورٹ کا بندوست کہاں سے ہوگا؟" سہیل صاحب کے کہنے پر سائرہ سر ہلا کر کچن میں چلی گئیں۔

سہیل صاحب بھی وہاں سے نکل گئے۔

"شاہ ز نے مجھے بتایا کیوں نہیں پھپھا کی بیماری کے بارے میں۔۔ پتہ نہیں کیسا ہوگا میرا دوست؟ میں فون کرتا ہوں تھوڑی دیر تک۔" ضرار پریشانی میں کہتا وہاں سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔

یشفہ کو شاہ زر کی فکر ستانے لگی۔ وہ جو اتنے دنوں سے خود کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی۔ اسے لگا اب وہ مزید مضبوط نہیں رہ پائے گی۔

شاہ زر کی تکلیف کا اندازہ وہ اچھے سے لگا سکتی تھی۔ اسے شاہ زر کا سوچ کر ہی پھر سے رونا آنے لگا مگر وہ سب کے بیچ بیٹھی خود پر جبر کرتی آنسو پی گئی۔

"کمال۔۔۔!" شینا کمال صاحب سے ملنے ان کے پاس آئی تھی جب کمال کا ایک دم ہی سانس اکھڑنے لگا۔

"ڈاکٹر۔۔۔ ڈاکٹر!" وہ گھبراتی ہوئی ڈاکٹر کو آواز دینے لگی۔
 ڈاکٹر جلدی سے ان کی طرف آئے تھے۔ ڈاکٹر نے انہیں باہر جانے کا کہا مگر وہ ان سنی کرتی وہی حواس باختہ سی کھڑی تھی۔

کمال صاحب کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

"شاہ زر!" کمال صاحب بگڑتی سانسوں کے درمیان بولے تھے۔

"شاہ زر کون ہے؟ پلیز انہیں بلا دیں۔" ڈاکٹر نے اپنے انگلش لب و لہجے میں جلدی سے کہا اور کمال صاحب کو دیکھنے لگ گیا۔

ڈاکٹر کے اشارے پر نرس نے شینا کو باہر بھیجا۔

"آپ جلدی سے شاہ زر کو بھیجوا دیں۔" نرس شینا سے کہتی خود اندر کی طرف بڑھ گئی۔

شینا نے آنسو صاف کرتے شاہ زر کو کال ملائی تھی ابھی کل ہی اس نے شاہ زر کا نمبر سیو کیا تھا۔

اسے جلدی سے آنے کا کہتی وہ کمال صاحب کے لیے دعا کرنے لگی۔ زندگی کی رنگینیوں میں وہ اپنے اللہ کا بھول گئی تھی آج اس نے اتنے عرصے بعد اللہ کو یاد کیا تھا۔

وہ کمال صاحب کے لیے زندگی کی دعا مانگ رہی تھی۔ اس کا بھی کمال صاحب کے سوا کون

تھا؟

شاہ زر تھوڑی ہی دیر میں شینا کے پاس بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ڈیڈ؟" اس نے شینا کی طرف دیکھا۔ شینا نے اسے ایک نظر اٹھا کر سامنے دروازے پر ڈالی۔
شاہ زر نے بھی سامنے دیکھا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔

"ڈیڈ۔۔" وہ جلدی سے آگے بڑھتا جب نرس نے اسے روکا۔

ڈاکٹر نے اس کے آنے پر سر اٹھایا اور کمال صاحب کی اکڑتی سانس آکسیجن مشین میں ایک
دم تھمی تھیں۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

ڈاکٹر نے نرس کو اشارے سے روکا تو وہ ایک طرف ہو گئی۔
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ڈیڈ!!" وہ اس طرف آتا ان پر جھکا تھا۔

ان کی حالت دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے اور اسی وجہ سے سب دھندلا پڑا تھا۔

بیٹا! مم۔۔ مجھے معاف کر۔۔" الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر بمشکل ادا کرتے وہ ایک لمبا سانس کھینچتے
ایک طرف ڈھلک گئے۔

"ڈیڈ۔۔!!" وہ بے یقین سا انہیں ہلانے لگا۔

اور جلدی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

"سوری۔۔۔ بٹ ہی از نو مور ان کے بچنے کے چانس بالکل کم رہ گئے تھے۔" وہ افسوس سے کہتا اس کا کندھا تھپتپاتا نرس کے ساتھ کمرے سے نکل گیا۔

"ڈیڈ اٹھیں۔۔ وہ بکو اس کر کے گیا ہے۔۔ آپ اٹھیں بات کریں مجھ سے۔" دو آنسو اس کی آنکھوں سے گرے تھے۔

تبھی شینا بھی کمرے میں آئی تھی۔ ضرور اسے بھی ڈاکٹر نے بتا دیا تھا۔

شاہ ز نے ایک نظر اسے دیکھا اور سر جھکائے تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔

اسے ایک سنسان گوشہ چاہیے تھا۔ وہ رونا چاہتا تھا۔

گاڑی اپنے فلیٹ کی طرف موڑتے وہ اپنی آنکھیں صاف کرنے لگا۔ یہ فلیٹ اسے یونی کی طرف سے ملا تھا۔ وہ یہاں بس ایک بار ہی آیا تھا سب سیٹ کرنے۔۔

اور آج جا رہا تھا۔

فلیٹ کے آگے گاڑی روکتے وہ اندر گیا تھا۔ فلیٹ چھوٹا تھا مگر فرنیشڈ تھا۔

وہ کسی بھی چیز پر دھیان دیئے بغیر کمرے کی طرف آیا۔ دروازہ بند کرتا وہ وہیں زمین پر ڈھ گیا تھا ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح جس کا سب کچھ لٹ جاتا ہے۔

"ڈیڈ۔۔!" وہ روتے ہوئے اپنی پوری شدت سے ڈھارا تھا۔

وہ بالکل خالی ذہن سے بیٹھاپتہ نہیں کہاں گم تھا جب فون کی رنگ پر وہ چونکا۔
جمیز کی کال آرہی تھی۔

"کہاں ہو تم۔۔ شینا میم کو لے آیا ہوں میں گھر۔۔ کمال انکل کی ڈیڈ باڈی بھی گھر آگئی ہے۔۔ جلدی گھر پہنچو۔" اس نے چھوٹے ہی کہا تو شاہ زر کو یاد آیا وہ شینا کو چھوڑے اکیلا ہی آگیا تھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ڈیڈ باڈی۔۔" وہ زیر لب دہراتا اس کی اگلی بات سنے بغیر کال کاٹتا وہاں سے اٹھا تھا۔ نجانے اسے وہاں بیٹھے کتنی دیر ہوگئی تھی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>
اسے ایک دم خیال آیا تو نانو کے گھر پر فون کیا۔

دل نے عجیب سی خواہش کی کہ فون لشفہ اٹھائے۔۔ وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا۔۔ وہ جانتا تھا کہ وہ اسے رونے نہیں دیتی۔۔

لیکن فون ماموں نے اٹھایا تھا۔ وہ انہیں ہمت سے بتا کر فون بند کرنے لگا جب انہوں نے آنے کی پیشکش کی لیکن اس نے انہیں منع کر دیا۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے ماموں کو

پتہ چلے کہ کمال صاحب نے ان کے بارے میں پوچھا تک نہیں۔۔ انہیں صرف اپنی فیملی کی پرواہ تھی۔۔ اس کی بھی نہیں۔ لیکن پھر بھی وہ اس کا باپ تھا۔ چاہے اس کا باپ اس کی پرواہ نہ کرے لیکن اسے اپنے باپ کا احساس تھا۔۔ اس کے دل میں ان کے لیے محبت اور احترام اتنا ہی تھا جتنا ایک اولاد کے دل میں اپنے باپ کے لیے ہوتا ہے۔۔

اور معافی نہ جانے وہ کس چیز کی مانگ رہے تھے۔ لیکن اس نے معاف کیا تھا انہیں۔

وہ سوچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کا رخ کمال صاحب کے گھر کی طرف تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> وقت کا کام ہے گزرنا اور کمال صاحب کو اس دنیا سے گزرے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔

"اماں جان!" شاہ زر کو چاہیے کہ اب پاکستان واپس آجائے وہ وہاں اکیلا کیا کرے گا۔"
سہیل صاحب نے کلثوم بیگم کو کہا تو جنید صاحب نے بھی ان کی تائید کی۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی۔۔ ویسے بھی اماں جان وہ امریکا گیا ہی اپنے باپ کے لیے تھا مگر اب قدرت کے فیصلے کون جانے۔۔ اور بزنس وہ پاکستان میں سیٹ اپ کر لے۔"

"مجھے شاہ زر بہت پیارا ہے۔۔ اس وقت وہ اکیلا پن محسوس کر رہا ہوگا۔۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اسے احساس دلائیں کہ وہ ابھی اکیلا نہیں ہوا۔۔ ہم سب اس کے ساتھ ہیں۔" زماں صاحب کے کہنے پر اماں جان آمادہ ہو گئیں۔۔ وہ تو پہلے چاہتی تھیں کہ شاہ زر امریکہ نہ جائے۔ مگر وہ شاہ زر کی خواہش کے آگے چپ کر گئیں۔

"ٹھیک ہے۔۔ بات کر کے دیکھ لو۔۔ نہیں مانے گا تو بچے کے ساتھ زبردستی مت کرنا۔" اماں جان کے کہنے پر تینوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ جانتے تھے اب وہ پاکستان آنے سے منع نہیں کرے گا۔

تبھی کمرے کے دروازے میں سر گھسائے حمزہ نے جھانکا تھا۔

"کوئی میٹنگ چل رہی ہے کیا۔۔ یا کوئی سیاسی ٹاک شو؟" وہ شرارت سے پوچھتا ہوا کمرے کے اندر آیا تھا۔

"آداب بھول گئے ہوناک نہیں کیا جاتا؟" سہیل صاحب نے اسے گھورا۔

"بابا میری دادی جان کا کمرہ اور دادی جان میری فرینڈ ہے اور فرینڈز کے کمرے میں آنے پر کون اجازت مانگتا ہے۔" وہ ترکی بہ ترکی بولا۔ تو سہیل صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔

"دادی جان! آپ سے کچھ مانگا تھا میں نے۔۔ اور آپ نے بھی وعدہ کیا تھا کہ ایگزیز کے بعد وعدہ پورا کریں گی۔" وہ ہاتھ باندھے آنکھیں پٹپٹاتا شریف بنا کھڑا تھا۔

سب اس کی معصومیت پر حیران رہ گئے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"کیسا وعدہ؟" سہیل صاحب کو اپنے اس بیٹے سے ٹھیک کام کی تو امید نہیں تھی اس لیے پوچھ بیٹھے۔

"بابا آپ وہ دادی جان سے پوچھیے گا۔۔ تو بتائیں دادی جان کب پورا کرے گی میرا وعدہ؟" وہ تو یہاں جیسے ڈیل کرنے آیا تھا۔

"بات کرتی ہوں میں۔۔ سب سے۔۔ آج رات کو۔" وہ ٹھہر ٹھہر کر بولیں تو حمزہ کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"پیاری دادی جان دل خوش کر دیا۔۔ آج آپ جو کہیں گی کرونگا۔۔" وہ ان کے پاس آتا چمک کر بولا۔

"اپنی پچھی سے جا کر خود بات کرے گا۔" دادی جان نے ایک نظر اسے دیکھا تھا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔ بچے کا ہارٹ فیل کروائے گی کیا۔۔ آپ کے لیے کچھ بھی مگر یہ بات مت کہیں۔" وہ سچ میں پریشان ہوا تھا۔

"کیا بات ہے ایسی؟" زمان صاحب نے بھی مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔

"جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔" دو انگلیوں سے اپنی آنکھوں اور زمان چلو کی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتا وہ وہاں سے اٹھا تھا۔

"او کے سی یو چاچوز۔۔ اور بابا۔" دانت نکوستے وہاں سے نکلا تو جنید صاحب اس کی حرکت پر سر جھٹک کر ہنس دیے۔

"کبھی نہیں سدھرے گا۔" سہیل صاحب نے آہ بھری۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" وہ دونوں جو انہماک سے موبائل میں گھسی فلم کا سین دیکھ کر رہی تھیں اس کے کان کے پاس چیخنے پر ہڑبڑا ہی گئی۔

"کیا بد تمیزی ہے یہ حمزی؟؟" عنیشا نے حمزہ کو گھورا۔

"یار سارا مزہ خراب کر دیا۔" لیشفہ نے بھی منہ بنایا۔

"بس کرو۔۔ یہ تمہارا موبائل تو کسی دن میرے ہاتھوں قتل ہو گا۔" حمزہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جانتے ہو تمہارے گٹار کو توڑنے میں میری ذرا سی بھی محنت نہیں لگے گی۔" عنیشا کے اطمینان سے کہنے پر حمزہ نے اسے گھورا۔

"تمہانے دارنی۔۔ خود تو موبائل میں گھسی رہتی تھی میری بہن کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔۔۔" یشفہ تم دور رہو اس چرٹیل سے۔" وہ ہاتھ سے اشارہ کرتا عنیشا کے ساتھ ہی دھپ سے بیٹھا تھا۔ عنیشا نے اپنے دانت پیسے۔

"جاؤ یہاں سے ہمیں فلم دیکھنی ہے۔۔" عنیشا نے لاپرواہی سے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"تو دیکھ لو یار منع تو نہیں کیا۔" کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا گیا۔

عنیشا اسے من ہی من میں کوستی پھر سے فلم کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"عنیش۔۔" ٹھوڑی دیر بعد حمزہ نے اسے سرگوشی نما آواز میں پکارا۔

"حمزہ! یار۔۔" وہ جھنجھلائی۔

یشفہ نے عنیشا کے چیخنے پر اسے کندھے پر چپت رسید کی۔

"چپ رہو۔۔" وہ فلم میں کھوئی ہوئی بولی۔

"شف بہنا؟"

"ہمم۔۔" حمزہ کی آواز پر شف نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"فلم انٹر سٹنگ ہے؟"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہمم۔۔" مختصر جواب دیا گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہارر اور سسپنس والی بھی ہے؟" وہ دوبارہ ہولے سے بولا تھا۔

"ہمم۔۔"

"لینڈ میں لڑکا لڑکی کو مار دے گا۔" سارا سسپنس کھولتا وہ مزے سے کہتا وہاں سے بھاگا تھا۔

"حمزہ! عنیشا چلائی تھی۔۔"

سارا مزہ سارا تھل خراب کر دیا تھا۔

حمزہ دور کھڑا ہنس رہا تھا۔

"عنیشا نے وہیں سے کشن مارا تھا مگر حمزہ کو نہیں لگا۔"

"اوہ! تمہانے دارنی کا نشانہ چوک گیا۔" وہ ہنس کر بولا۔۔ وہ عنیشا کو اور طیش دلا رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"چھچھوند۔۔ بندر۔۔ بد تمیز۔" وہ غصے سے بولی تو یشفہ نے اسے چپ کروایا۔

"کچھ نہیں ہوتا یار۔۔ حمزہ ویسے اچھا نہیں کیا تم نے۔۔" یشفہ کو بھی حمزہ کے ہنسنے پر غصہ آ رہا تھا۔

"آرام سے۔۔ بڑا ہوں تم سے۔۔" اف کیا کہنے تھے حمزہ کے۔

- "ایک تو یہ بڑے بھائی والی بلیک میلنگ۔۔" "یشفہ مٹھیاں بھینچے وہی صوفے پر بیٹھ گئی۔
حمزہ ہنستا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ عنیشا خاموش کھڑی تھی یعنی حمزہ کی خیر نہیں تھی اب۔۔"

"تم اب پاکستان جانا چاہتے ہو؟" جمیز نے شاہ زر کی بات سننے کے بعد سوال کیا۔

"ہمم۔۔ کیوں کہ یہاں میں ڈیڈ کے لیے آیا تھا۔ لیکن اب میرا یہاں کوئی نہیں ہے۔۔ اور جو
میرے اپنے تھے۔۔ انہیں تو میں چھوڑ آیا تھا۔" وہ آخر میں آہ بھرتا بولا۔

جمیز نے اس کے کہنے پر سر ہلایا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"تم یہاں جاب کے لیے بھی تو آئے تھے اس کا کیا؟" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"میرا یہاں دل بھی نہیں لگ رہا۔۔ میں پاکستان میں اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہوں۔" شاہ زر
نے کندھے اچکائے تھے۔

دل تو اس کا یہاں تھا بھی نہیں۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو ہمیشہ سے پاکستان رہے ہو۔۔ اب یہاں ایڈجسٹ کرنا مشکل ہوگا جب کہ تمہارا یہاں کوئی ہے بھی نہیں۔" جمیز کی بات پر شاہ زر کو کچھ عجیب محسوس ہوا۔ جمیز جیسے کچھ سوچ رہا تھا۔

"ایک بات بتاؤ؟ تم جانتے ہو تمہارے باپ نے تمہیں شینا میم اور جائشہ کے لیے بلوایا تھا تو تم یہاں کیوں آئے اپنوں کو چھوڑ کر۔۔ میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہ رہا بس مجھے سمجھ نہیں آئی تم اتنے پیارے رشتے چھوڑ کر کیوں آئے یہاں؟" جمیز کی بات سوچے جانے کی قابل تھی۔ شاہ زر نے ٹھنڈی آہ بھری۔۔ وہ تو واقعی اپنا سب کچھ وہیں چھوڑ آیا تھا۔

"اور یقیناً اب تمہیں احساس ہو رہا ہوگا۔۔ میں نے ایک چیز نوٹ کی ہے تم اپنے آپ سے بھی محبت نہیں کرتے یو نو۔۔ اگر تم اپنے آپ سے محبت رکھتے تو کبھی یہاں نہیں آتے۔۔" شاہ زر نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔

"مطلب تم اگر خود کے بارے میں سوچتے تو تم امریکا نہ آتے۔۔ بلکہ پاکستان رہتے وہیں سب کے ساتھ مل کر۔۔ اپنے آپ کو اذیت دے کر کیا ملتا ہے؟" جمیز کی بات پر اس کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ آئی۔

"وہاں بھی تو اذیت سے دوچار تھا۔۔"

"یہ تم اس لیے کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے کبھی خود سے محبت کی ہی نہیں۔۔ زندگی گزارنے سے کیا ہوتا ہے یہ تو گزر ہی جاتی ہے۔۔ زندگی کو جینا سیکھو۔ اپنے آپ سے محبت کرو۔۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا۔

__Love is the Bridge between You And Everything__

~Rumi~

اس کا مطلب پتہ ہے کیا ہے۔۔ لگن سچی ہو تو راستے خود بن جایا کرتے ہیں۔ یعنی اگر تم کسی بھی چیز سے محبت رکھتے ہو اور وہ سچی ہے تو محبت ایک پل کی طرح بن جائے گی اور اس سے ہوتے ہوئے تمہیں ہر وہ چیز مل جائے گی جس کے لیے تم کوشش کرتے ہو۔۔ محبت بہت خاص ہوتی ہے اور یہ خاص لوگوں کے لیے رکھنی چاہیے۔۔ اور اگر کوئی تمہاری قدر کرے تو تمہیں چاہیے تم بھی اسکی قدر کرو۔۔ یہ تمہیں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تم اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ وہی تمہارے اصل ہمدردی اور چاہنے والے ہیں۔۔ اور دوسرا یہ بھی کہ اگر خود سے محبت رکھو گے تو ہر چیز اچھی اور خوبصورت لگتی ہے اور لگتا ہے جیسے ہر چیز ہمارے پاس

ہے۔۔ آگے تمہیں تمہارے ہر مقصد میں کامیابی ملے۔" وہ اسے سمجھاتا آخر میں بولا۔ شاہ زر سانس روکے اس کی باتیں سن رہا تھا۔

"اچھا چلو گھر چلتے ہیں رات ہو رہی ہے۔۔" وہ آسمان کی طرف سر اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ وہ اس وقت سٹیچو آف لبرٹی والی جگہ پر گھومنے آئے تھے۔ بلکہ جمیز خود شاہ زر کو لے کر آیا تھا تاکہ وہ تھوڑا ریلیکس فیل کرے۔

"تم بتاؤ تم جائشہ سے شادی کرنا چاہتے ہو؟" شاہ زر کے کہنے پر جمیز کا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہمم۔۔ میں اسے پسند کرتا ہوں۔" اس نے بلا جھجھک اعتراف کیا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"لیکن تم جانتے ہو وہ غلط راستے پر جا رہی ہے؟" شاہ زر نے احساس دلایا تھا۔

"ہمم ٹھیک کہتے ہو مگر میں اس کی قدر کرتا ہوں۔۔ اسے کھونے کا حوصلہ نہیں ہے میرے

میں۔" وہ بے تاثر لہجے میں کہتا چل دیا۔

شاہ زر حیران ہوتا اس کے پیچھے آیا تھا وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا کہ شاہ زر کی طرف اس کی پشت تھی۔

"کچھ کر لو یار۔۔ شادی والا گھر ہی نہیں لگتا۔" حمزہ نے صوفے پر بیٹھتے دہائی دی۔

"تو، تو ناچ کر رونق لگا دے ناں۔" ضرار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"شادی آپ کی۔۔ محنت میری؟" وہ ابرو اچکائے سیدھا ہوا۔

Support@classicurdu material.com

"ہاں تو اپنے بھائی کی شادی پر ڈانس نہیں کر سکتے؟" عنایتا بھی بور ہوتی وہیں آئی تھی۔

"اپنی شادی پر کرونگا ناں میں بلکہ سب کو نچانا ہے میں نے۔۔" وہ انگلی کو گول گھماتا بولا۔

"تم نے ابھی بھی سب کو نچا ہی رکھا ہے۔۔" یشفہ نے کندھے اچکائے۔

حمزہ نے اسے دیکھتے بتیسی کی نمائش کی۔

"تھنیکس تعریف کے لیے سسر۔" سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیا تھا۔

"کچھ سنا آپ لوگوں نے؟" تبھی وہاں شہیار بھاگتا ہوا آیا تھا۔

"ابھی تجھے بوریت لگتی ہے اس گھر میں۔" ضرار نے اس کے اندھی طوفان جیسی انٹری پر کہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support www.classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب بولے گا بھی یا اپنی ایسی شکل ہی دکھائے گا موٹو۔" حمزہ اکتایا تھا۔

"آپ کی بات چل رہی ہے اندر عنیشا آپ کی ساتھ۔" اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی سب جلدی سے کھڑے ہوتے فل سپیڈ میں وہاں سے دوڑے تھے۔ شہیار ہکا بکا کھڑا رہ گیا۔

"دروازے سے کان لگا کر میں سنوں گی۔" عنیشا نے جلدی سے حمزہ کو پیچھے کیا تھا۔

"پہلے میں آیا تھا۔" وہ اسے گھورتا اس کے برابر کھڑا ہوا۔

"پیچھے کھڑے ہو سمجھے مجھے سننا ہے۔" عنیشا نے اسے کہنی ماری۔

"میں نے تمہارے کانوں پر ہاتھ نہیں رکھے ہوئے۔" حمزہ نے کہتے ہی دروازے سے کان لگائے تھے۔

اور یشفہ اور ضرار اطمینان سے کھڑے ان پاگلوں کو لڑتا دیکھ رہے تھے۔۔

جنہیں اپنے متعلق سننے کی کتنی جلدی ہو رہی تھی۔

تبھی دروازہ کھولنے کی آواز پر یشفہ اور ضرار وہاں سے فوراً کھسکے تھے۔

مگر عنیشا اور حمزہ کو موقع نہیں مل سکا۔۔ برا پھنسنے لگے۔

شازیہ چچی کے دروازہ کھولتے ہی وہ اندر کی طرف گرتے گرتے بچے۔

شازیہ چچی تو اس پر ہڑبڑا ہی گئیں۔ سب نے اس افتاد پر دروازے کی طرف دیکھا تھا۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟" دادی جان کڑے تیور لیے پوچھ رہی تھیں یقیناً ان کا موڈ خراب تھا اور اب غصے کا شکار وہ دونوں ہونے والے تھے۔

"دادی جان میں آپ سے بات کرنے آیا تھا۔" حمزہ سر جھکائے بولا۔ دادی جان نے عننیشا کی طرف دیکھا۔

"وہ دادی جان میں اسے کہنے آئی تھی کہ ابھی اندر سب بڑے بات کر رہے ہیں بعد میں جو بات کرنی ہوگی کر لینا۔" عننیشا نے بھی معصومیت سے کہا تھا۔

"اور عننیشا تم اس کے آگے پیچھے پھرتی رہا کرو۔۔ چلو میرے ساتھ۔" شازیہ چچی اسے ڈانٹتی کھینچتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی۔ وہ حیران ہوتی ان کے ساتھ کھچتی چلی گئی پیچھے سب بھی خاموش ہو گئے۔

"حمزہ مجھے تم سے بات کرنی ہے؟" دادی جان کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"جی دادی جان!" وہ آہستہ آہستہ چلتا ان کے پاس آیا تھا۔ اسے گرٹر کا احساس ہو رہا تھا۔
دماغ میں خطرے کی گھنٹیاں بجی تھیں۔

"آپ سب جاسکتے ہیں۔" دادی جان نے سب کو وہاں سے بھیجا تھا۔
سب اٹھتے وہاں سے چلے گئے۔ مگر سائرہ کو حمزہ کی فکر ہوئی تھیں وہ پریشان ہو گئیں تھیں۔۔
جانتی تھی حمزہ کے لیے عنیشا کیا معنی رکھتی ہے۔۔

"آپ لوگ تو اس طرح بھاگے سب جیسے میں نے جیل سے رہائی کی خبر سنا دی ہو اور آپ
اسی انتظار میں بیٹھے ہوں۔۔" شہیار ان کے پاس آتا بولا۔

"حمزہ بھائی کہاں پر ہیں؟" یشفہ اور ضرار کو ٹہلتا دیکھ کر وہ چپ ہوا تھا۔

"پکڑے گئے دونوں۔۔ دادی جان غصہ ہونگی۔۔" ضرار نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون دونوں عنیشا آپنی کو تو تائی جان پکڑ کر لے کر گئیں ہیں۔" شہیار الجھا۔

"مطلب؟ کون شازیہ چچی؟" یشفہ رک کر اس سے پوچھنے لگی۔

"ہمم۔" اس کے سر ہلانے پر ضرار کی بھی پریڈ کی تھی۔

"عجیب۔۔۔ اسیٰ خیر کرے۔۔۔" ضرار کو کھٹکا لگا تھا۔

"بیٹا! میں نے تمہارے وعدے کے مطابق سب سے بات کر کے دیکھی کسی کو کوئی اعتراض

نہیں ہے۔۔۔ سوائے شازیہ کے۔" دادی جان نے کہتے ہی اس کو دیکھا تھا۔

حمزہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مگر چچی کو مجھ سے کیا ایشو ہے کس بنیاد پر وہ اس رشتے پر نہیں مان رہیں؟"

"وہ نہیں چاہتی کہ اسکی دونوں بیٹیاں ایک ہی گھر میں جائیں۔۔۔"

"یہ کیا لاجک ہوئی؟" وہ چڑ گیا۔

"پتہ نہیں کیا سوچ ہے اس کی۔ تم اس پر بھروسہ رکھو۔ تحمل سے کام لو۔" دادی جان نے اس کے غصے کی وجہ سے کہا تھا۔

"مگر یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی دادی جان۔ آپ چلچو سے بات کریں۔۔ وہ چچی کو سمجھائیں۔" وہ تھوڑا نرم پڑا۔

"ٹھیک ہے ابھی تو شازیہ کا موڈ خراب ہو گیا ہے۔۔ تھوڑے دن ٹھہر کر پھر بات کرونگی۔۔ سمجھاؤں گی یوں رشتے کمزور پڑ جاتے ہیں۔" دادی جان نے اسے حوصلہ دیا۔

"جی آپ ضرور بات کریئے گا میں انتظار کر لیتا ہوں۔" وہ نارمل انداز میں کہتا وہاں سے اٹھ گیا۔ مگر دادی جان سے اس کے لہجے کی افسردگی چھپی نہیں رہی تھی۔

"امی آپ کا فیورٹ ٹاپک لگتا یہی ہے؟" وہ پھر سے شادی کے نام پر اکتایا تھا۔

"ہاں کچھ یوں ہی سمجھ لو۔۔ لیکن بیٹا میرے بھی ارمان ہیں اب گھر اکیلے رہ کر تنگ آگئی ہوں۔۔ میری بھی خواہش ہے کہ میری ایک بہو ہو جو اس گھر میں چلتی پھرتی نظر آئے۔"

"بہو ناں ہوگئی روح ہوگئی جو گھر میں چلتی پھرتی نظر آئے۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا بول رہے ہو؟" ساجدہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہی کہ آپ کی بہو کے بارے میں آپکو بتا دوں۔" وہ اصل بات پر آیا تھا۔

"مطلب؟ کوئی ڈھونڈ لی خود سے ہی۔۔ ماں کو بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا۔ بچپن سے یہ سبق دے کر بڑا کیا تھا تمہیں میں نے کہ ماں کو بتائے بغیر سب کچھ خود سے کر لینا۔" وہ تو اس پر شروع ہی ہو گئیں۔

"امی کام ڈاؤن۔۔ میں۔"

"بس بس یہ انگریزی میرے آگے مت جھاڑا کرو۔" وہ خفا سی ہوتی منہ پھیر گئیں۔

"اوہ امی جان! میری بات تو سن لیں۔۔ میں نے کچھ بھی خود سے نہیں کیا۔ بس زندگی میں پہلی بار کوئی لڑکی اچھی لگی ہے۔۔ میں چاہتا ہوں آپ میرا اس کے گھر رشتہ لے کر جائیں۔" وہ انہیں کندھے سے تھامتا آرام سے بولا۔

"کون ہے کیسی ہے۔۔ کہاں ملی؟" وہ اسے مشکوک انداز میں دیکھتی ابرو اٹھا کر پوچھ رہی تھیں۔

"ایک ساتھ اتنے سوال؟" وہ محضوظ ہوا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"جلدی بتاؤ۔" وہ اس وقت کسی بھی قسم کی رعایت پر راضی نہیں تھیں آخر ماں کس کی

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial> تھی۔۔۔ ایس پی فرخ کی۔

"ابو کے دوست ہیں سہیل انکل ان کی بھانجی ہے۔ اور جو ابھی کیس حل کر رہا تھا میں اس سلسلے میں سہیل انکل کے گھر گیا تھا وہیں دیکھا۔۔ اور آپ کو مجھ پر بھروسہ ہونا چاہیے میری تربیت آپ نے کی ہے یقین مانے کوئی بات تک نہیں کی میں نے اس سے۔" وہ آخر میں یقین دلاتا ہوا بولا۔

"موقع نہیں ملا ہوگا تمہیں۔" وہ ابھی بھی خفا تھیں مگر سن کر تسلی ہوئی تھی کہ سہیل کے خاندان سے ہے۔

فرخ ہلکا سا ہنس دیا۔

"نام تو پتہ ہی ہوگا اب؟" وہ اسے دیکھنے لگی۔
فرخ ان کے دیکھنے کے انداز پر خفیف سا ہوتا مسکرایا۔

"فارہ۔۔" ایک لفظی جواب دیا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہمم۔۔" ٹھیک ہے نام تو پیارا ہے۔ آج تمہارے ابو آجائیں بات کرتی ہوں ان سے۔" وہ پرسوج انداز میں بولیں تو فرخ نے سکھ کا سانس لیا۔

"اچھا مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتا ہوں۔" وہ ٹیبل سے اپنی کیپ اٹھاتا ساجدہ بیگم سے ملتا وہاں سے نکل گیا۔ اب بس بات کرنی رہ گئی تھی اور وہ جانتا تھا سہیل صاحب انکار نہیں کرے

گے مگر فاریہ کے والدین کا اسے پتہ نہیں تھا۔۔ اور خود فاریہ کا کیا ریکشن ہوگا۔۔ وہ یہ جاننے کو بے چین تھا۔

"یہ تم نے کیا فضول سی ضد لگائی ہوئی ہے؟" جنید صاحب کو شازیہ پر غصہ آ رہا تھا۔

"کوئی فضول کی ضد نہیں ہے۔۔ پہلے ضحیٰ کا ضرار کے ساتھ ہونے دیا تب میں کچھ نہیں بولی۔" وہ تو جیسے کچھ نہیں سن رہی تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو اس میں برائی کیا ہے۔۔ کیا کمی ہے ضرار میں اور اب حمزہ بھی ماشاء اللہ اتنا اچھا بچہ ہے۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جنید صاحب کو ان کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"بس کہہ دیا میں نے۔۔ میں دونوں بہنوں کو ایک گھر میں نہیں بھیج سکتی۔۔ ساڑھ بھابھی پہلے

ہی بڑی ہیں مجھ سے رشتے میں۔۔ اب لڑکیوں کی ماں بن کر میں مزید دب جاؤں گی۔ اور نام

آئے گا بھابھی کا کہ انہوں نے اپنے دونوں بچوں کی شادی شازیہ کی بچیوں سے کروا کر بڑا

اچھا کام کیا ہے۔" ان کے کہنے پر جنید ششدر رہ گئے۔

"ایسی سوچ تمہارے ذہن میں کہاں سے آتی ہیں؟ کون بھا بھی کو اچھا اور تمہیں برا کہہ رہا ہے۔ خود سے ہی سوچ لیا ہے۔" وہ تو اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

"بس بس۔۔ جیسے مجھے نظر نہیں آتا جب دیکھو اماں جان کی زبان پر بھا بھی اور ان کے بچوں اور کا ہی نام رہتا ہے ہم تو کسی کھاتے میں نہیں آتے؟" وہ لا پرواہی سے بولیں۔

"توبہ تم خواتین کی سوچ۔۔! اور فائزہ بھا بھی بھی تو ہیں آج تک انہوں نے کوئی گلہ نہیں کیا۔" جنید نے سمجھانے کی آخری کوشش کی۔

"فائزہ آپ لوگوں کی تائی جان کی نند ہے آپ لوگ اسے کیا کہنے لگے۔۔ پرائی تو میں ہوں یہاں آپ سب میں۔۔ سائرہ بھی اماں جان کی سہیلی کی بیٹی تھیں۔" وہ تو بات کو دوسری طرف ہی لے گئیں۔

"شازیہ جیسا تم سوچ رہی ہو غلط ہے۔ کبھی کوئی مقابلہ نہیں کیا اماں جان یا کسی نے بھی تمہارے ساتھ کسی کا۔۔ ان کے لیے اپنی تینوں بہو برابر ہیں۔ اور بات کہاں چلی گئی یہاں عنیشا کی بات ہو رہی تھی۔" وہ ان کو یاد دلاتے ہوئے بولے۔

"مجھے ان سے مزید رشتہ نہیں رکھنا اور اگر مجھے کسی نے فورس کیا تو میں نے ضحیٰ اور ضرار کے رشتے سے بھی منع کر دینا ہے۔" وہ خواہ مخواہ جذباتی ہو رہی تھیں۔

"ابھی آپ غصے میں ہیں سمجھیں۔۔ بعد میں ٹھنڈے دماغ سے ضرور سوچیے گا کہ آپ کیا بات کر رہی ہیں۔ میں باپ ہوں عنیشا کا پورا حق رکھتا ہوں اس پر۔۔ مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سو آپ کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔ اور ضرار اور ضحیٰ کا نکاح ہو چکا ہے بس رخصتی کرنی ہے۔۔ رشتے سے منع کرنے کی تک ہی نہیں بنتی۔۔ عجیب بچکانہ سوچ ہے آپکی۔" جنید صاحب شازیہ کی بات سن کر اپنا غصہ دباتے ہوئے تحمل سے بولے اور کمرے سے نکل گئے۔

"ہونہہ جو مرضی کر لیں میری بچی پر میرا بھی اتنا ہی حق ہے۔۔ ماں ہوں اسکی۔" شازیہ بیگم نے نخوت سے سوچتے ہوئے سر جھٹکا۔

"خبردار جو سوچا بھی -- کہ تمہاری شادی حمزہ سے ہو جائے گی -- وہ ایک غیر سنجیدہ سالرکا۔۔ تمہیں کیا سنبھالے گا۔ جب دیکھو مذاق کے موڈ میں ہوتا ہے کبھی کوئی شرارت تو کبھی کوئی۔۔ ہر وقت تو تمہیں ستاتا رہتا ہے۔ اس سے شادی کر کے خوش رہو گی؟" عنیشا شازیہ کی باتیں سوچتے ہوئے گم بیٹھی تھی۔

جبھی ضرار وہاں سے گزر رہا تھا وہ عنیشا کو اکیلے بیٹھے دیکھ کر اس کے پاس چلا آیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"عنیشا؟ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہو موبائل کہاں ہے تمہارا؟" وہ مسکراتے ہوئے اس کا موڈ

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ٹھیک کرنے کو بولا۔

عنیشا نے چونک کر ضرار کی طرف دیکھا۔

"زی بھائی آپ؟" اس نے ضرار کی بات نہیں سنی تھی شاید۔

"کیا ہوا ہے میری پیاری گریا کو؟ آج گھر کا ہٹلر اداس کیوں بیٹھا ہے؟" وہ اس کے سامنے لان کی کرسی پر بیٹھتا ہوا۔

ضرار ہمیشہ سے ہی سب کا بہت خیال رکھتا تھا۔ اس کے لیے سب ہی اہم تھے۔

"کچھ نہیں ہوا بس عجیب سی اداسی ہو رہی ہے شادی کروالیں نا آپ اپنی۔۔" وہ موڈ ٹھیک کرتے ہوئے بولی۔

"ایک تو تم لوگ ایسے پیچھے پڑے ہو جیسے سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔۔ جا کر دادی جان اور سب سے بات کرو۔" وہ تنگ آگیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> "اچھا ٹھیک ہے۔۔"

"ویسے تمہیں دادی جان یا چچی سے ڈانٹ پڑی ہے جو یوں منہ بنایا ہوا ہے؟" ضرار نے اس کی شکل دیکھ کر کہا۔

مجھے کیوں ڈانٹنے لگیں؟

"شام میں تم لوگ پکڑے گئے تھے ناں ناکام جاسوس۔۔" ضرار کے یاد دلانے پر وہ ایک منٹ کے لیے بات بھول چکی تھی پھر یاد آگئی۔

"زی بھائی! مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا۔" وہ عام سے لہجے میں بولی۔

"کی بات ہے؟" وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہمم کی بات ہے۔۔" وہ دھیمے سے مسکرائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم کہتی ہو تو مان لیتے ہیں۔ چلو اٹھو اکیلی بیٹھی کیا کرو گی چلو اندر۔" وہ اسے پیار سے پچکارتا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> ہوا خود بھی اٹھ گیا۔

"زی بھائی۔۔ آپ بہت اچھے ہیں میری خواہش ہے میرا بھی آپ جیسا ایک بڑا بھائی ہوتا جو میرا

خوب دھیان رکھتا۔۔ یشفہ لکی ہے اس کو حمزی اور آپ جیسا بھائی ملا۔" اسے واقعی زندگی میں

پہلی بار بڑا بھائی نہ ہونے کی کمی شدت سے محسوس ہوئی تھی۔

"یہ کیا بات کی میں تمہارا بھی بھائی ہوں مجھے اپنا سگا بھائی ہی سمجھو۔۔" وہ اس کی اداسی نوٹ کرتا اس کے سر پر ہاتھ رکھتا ہوا۔

"جی بالکل آپ میرے بھائی ہی تو ہیں۔" وہ ٹھیک ہوئی تھی۔

"گڈ۔۔ چلو اب اندر دیکھتے ہیں کیا چل رہا ہے۔"

"سٹار پلس کے ڈراموں والی سازشیں۔۔" ضرار کے کہنے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

وہ آج کمرے میں بند اداس سا بیٹھا تھا۔ فلور کشن سے ٹیک لگائے اس نے گٹار سنبھالا تھا۔ گٹار کی تاروں کو چھیڑتا وہ دھن سوچ رہا تھا۔ تبھی اس کے ہاتھ چلے تھے۔ دھن بجاتے ہوئے اس نے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔

"تھوڑی سی دوریاں ہیں۔۔"

تھوڑی مجبوریوں ہیں۔۔

لیکن ہے جانتا میرا دل -- ہووو۔

ایک دل تو آئے گا جب تو لوٹ آئے گا۔۔۔

تو پھر مسکرائے گا میرا دل۔۔۔

سوچتا ہوں یہی -- بیٹھے بیٹھے یونہی

راہیں جدا کیوں ہو گئیں۔۔۔

نہ تو غلط نہ میں صحیح۔۔۔

لے جا مجھے ساتھ تیرے۔۔۔

مجھ کو نہ رہنا ساتھ میرے۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے گا رہا تھا۔۔ اس کی آواز میں ایک سوز تھا جو ماحول میں سحر طاری کر رہا تھا۔

عنیشا باہر کھڑی اس کی آواز پر رکی تھی اور اس کا دل کیا اندر جائے اور حمزہ سے بات کرے

مگر اس کے قدم رکے تھے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس ڈر سے کہ اگر شازیہ بیگم نے دیکھ لیا تو۔۔ وہ آنسو پیتی وہاں سے آگے نکل گئی۔

مگر وہ آگے نہیں نکلنا چاہتی تھی۔۔ وہ وہیں کھڑی ہونا چاہتی تھی جہاں حمزہ اسکے ساتھ ہو۔۔

فون کے رنگ کرنے پر حمزہ رکا۔۔ گٹار سائیڈ پر کیا تھا۔۔ اور فون پر نمبر دیکھتا حیران رہ گیا تھا

مگر جلدی سے سنبھلتا فون پک کیا۔

"السلامُ علیکم کیسے ہیں آپ؟" فوراً ہی خیریت بھی پوچھ ڈالی۔

"جی کہیں؟" اور پھر جیسے جیسے وہ فون کی دوسری طرف موجود بندے کی بات سنتا گیا اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلتی گئی۔

"یشفہ! پلیز چلو ناں میرے ساتھ؟" ضحیٰ یشفہ کو کب سے اپنے ساتھ مارکیٹ جانے پر منارہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"زی بھائی کو لے جائیں۔" وہ شرارت سے بولی تو ضحیٰ نے منہ بنایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یار دادی جان نے پابندی لگا دی ہے کہ ناشتے کی ٹیبل اور رات کے کھانے کے وقت پر مل لیا کرو اس کے علاوہ کہیں آس پاس اب نظر آئے تو اچھا نہیں ہوگا۔" اس کے کہنے پر یشفہ کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

"سیریل سیلی۔۔ کتنا برا ہوا۔۔"

"ہنس لو جب تمہاری باری آئے گی تب پوچھوں گی۔" ضحیٰ کے کہنے پر یشفہ کو شاہ زر کا خیال آیا مگر اس نے جھٹک دیا۔۔ اس وقت اس کا اداس ہونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

"لیکن دادی جان کو بتائے گا کون؟" وہ ضحیٰ کی طرف دیکھتی رازداری سے بولی۔

"ایک ہی تو ہے ویلا ترین انسان۔۔ وہ مولو آجکل اسی کام کے لیے پورے گھر میں گھومتا رہتا ہے۔ پیسے بھی دیئے ہیں دادی جان نے اسے اس کام کے۔" ضحیٰ کو تو تپ ہی چڑی ہوئی تھی شہریار پر۔۔

"اوہ! اس مولو کا علاج ہم مل کر ڈھونڈ لیتے ہیں آپ بس زمی بھائی کے ساتھ جانے کی تیاری کریں۔" وہ جوش سے کہتی بیڈ سے نیچے اتری تھی۔

"لیکن تم لوگ کرو گے کیا؟" ضحیٰ یشفہ کی پھرتی دیکھتی ہوئی بولی۔

"وہ آپ ہم پر چھوڑ دیں اور بے فکر رہیں۔" وہ کہتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ضحیٰ نے بھی کندھے اچکائے۔۔ اسے ینگ پارٹی کے میمبرز پر پورا بھروسہ تھا۔

"حمزہ بات سنو عننیش کہاں پر ہے؟" یشفہ حمزہ کو باہر نکلتا دیکھ کر پوچھ بیٹھی۔

"مجھے کیا پتہ۔۔ ویسے بھی مجھے بتا کر تو وہ اپنے کام نہیں کرتی۔" وہ لاپرواہی سے کہتا جانے لگا جب یشفہ نے اسے دوبارہ آواز دی۔

"کیا مسئلہ ہے؟" وہ چلتا ہوا اس کے پاس ہی آگیا۔

"کیا ہے؟" بیزار سامنہ بنائے بولا تو یشفہ نے اسے گھورا مگر ابھی ٹائم نہیں تھا سو جلدی سے

ساری بات بتا دی۔ حمزہ کی پل میں آنکھیں چمکی تھیں۔

"اتنی سی بات ہے۔۔ یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کہاں ہے وہ موٹو؟" اس سے

پوچھتا وہ ورزش کے انداز میں اپنے بازو پھیلائے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملائے ہوئے

تھا۔

"اوپر ضحیٰ کے کمرے کے گرد چکر لگا رہا ہے۔۔ نیچے نہیں آنے دے رہا اسے۔" وہ ضرار کے کمرے کی طرف اشارہ کرتی بولی کہ نیچے نہ آنے دینے کی وجہ ضرار کا نیچے ہونا ہے۔۔

"اوکے۔۔ آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔" وہ آنکھ دباتا پتہ نہیں کون سی شیطانی چال سوچتا اوپر کی طرف بڑھ گیا۔۔ وہیں یشفہ نے زی بھائی کو باہر آنے کا سگنل دے دیا۔

ضرار اسے تھمزاپ کرتا باہر پورچ کی طرف بڑھ گیا بس اب ضحیٰ کا انتظار تھا۔

"ارے کیا بات کر رہا ہے سچی؟" حمزہ فون کان سے لگائے اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

شہیار کا دھیان اس کی طرف گیا تھا۔

"میں نہیں مانتا۔۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ ٹی وی پر فلم اتنی جلدی ریلیز بھی ہوگئی۔۔ ابھی پچھلے مہینے تو سینما میں آئی تھی اسی فلم کی بات کر رہا ہے ناں تو۔۔" وہ مکمل شہیار کو نظر انداز کرتا آگے بڑھا تھا۔

"اچھا ابھی ٹی وی پر لگی ہوئی ہے؟" وہ حیرانی سے چیخا تھا۔ شہیار کو تجسس ہوا۔۔ اس فلم کے لیے اس نے کتنی ضد کی تھی سینما جانے کی۔

”Z Cinema چینل پر۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ابھی دیکھتا ہوں۔ ”وہ فون جیب میں رکھتا کمرے میں گھسا تھا۔ مگر نظریں باہر جمی تھیں۔ شہیار بھی اپنے کمرے میں اس کے جاتے ہی بھاگا تھا۔۔۔
اسے بس دیکھنے کی جلدی تھی وہیں حمزہ ضحیٰ کے کمرے میں گیا اور وہ تو جیسے تیار بیٹھی تھی فوراً سے چھپتی سیڑھیاں اترتی پورچ کی طرف بھاگی تھی۔ چار بجے کا وقت تھا سب اس وقت اپنے کمروں میں ہی ہوتے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

جنید صاحب نے شازیہ بیگم سے آجکل بات کرنا بند کی ہوئی تھی۔ جو کہ شازیہ نے محسوس بھی کی تھی۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

”آپ بات نہیں کر رہے مجھ سے میں نے کیا کیا ہے؟“ شازیہ بیگم کی بات پر وہ پلٹے۔

”یہ سوال اپنے آپ سے کریں آپ نے کیا کیا ہے!“ جنید کے کہنے پر وہ پریشان ہوتی کچن کی طرف چلی گئیں انہیں کچن میں کام تھے کافی کیونکہ آج سہیل صاحب کے دوست رات کے

کھانے پر مدعو تھے۔ اسی لیے انہوں نے اور فائزہ بیگم نے مل کر سائرہ بیگم کے ساتھ کام کروانا تھا۔

"کچھ ہوا ہے کوئی پریشانی ہے؟" سائرہ نے شازیہ کو خاموشی سے کام کرتا دیکھ کر پوچھا کیونکہ اکثر وہ اپنی شادی سے پہلے کے قصے سناتی تھیں تو کبھی کوئی بات وہ خاموش نہیں رہتی تھیں۔ مگر آج کچھ بول ہی نہیں رہیں تھیں۔ وہ دل کی بری نہیں تھیں بس مزاج کچھ الگ تھا۔

"بھابھی میں غلط کر رہی ہوں؟" آج پہلی بار اس نے سائرہ سے کچھ پوچھا تھا ورنہ ہمیشہ بتاتی تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کس بارے میں؟" سائرہ نے اچنبھے سے انکی طرف دیکھا۔

"مجھے عنیثا اور حمزہ کے رشتے کے لیے مان جانا چاہیے۔ میں نے کبھی کسی کی نہیں سنی ہمیشہ اپنی کی ہے۔۔۔ مگر مجھے احساس ہو گیا ہے میں نے جو کیا وہ غلط کیا۔" آج تو شازیہ بیگم کے ڈھنگ ہی بدلے لگے۔

"تم نے کبھی غلط نہیں کیا۔"

"لیکن صحیح بھی نہیں کیا۔۔۔ بچوں کی زندگی ہے انہوں نے گزاری ہے میں چاہتی ہوں اگر وہ دونوں رضامند ہیں تو بات پکی کر دیں اماں جان۔ میں اماں جان سے بھی معافی مانگوں گی ان کے سامنے بھی میں بول دیتی تھی۔" شازیہ کے کہنے پر سائرہ مسکرائی تھی۔

"مجھے خوشی ہے تمہیں تمہاری غلطیوں کا احساس ہو گیا ہے اور جہاں تک بات ہے کہ میں تم سے بڑی ہوں تو دیکھو تم بھی تو فائزہ سے بڑی ہو۔ اب کیا فائزہ اس بات کو لے کر بیٹھ جائے کہ وہ سب سے چھوٹی ہے اس کی اہمیت نہیں۔۔۔؟" شازیہ بیگم کا سر جھک گیا۔ سائرہ بیگم نے محسوس کیا تھا کہ وہ ہر بات کو زیادہ فیل کرتی ہے۔ اس کیے کلئیر کر دیا۔

"اچھا بس اب واپس وہی شازیہ بن جاؤ۔۔۔ تمہاری اہمیت اس گھر میں اتنی ہی ہے جتنی میری اور فائزہ کی۔۔۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اماں جان تم سے پوچھے بغیر حمزہ اور عنیشا کا رشتہ کروا چکی ہوتی۔۔۔ تمہارے منع کرنے پر سب چپ ہو گئے۔"

"اچھا اب میں آج ہی اماں جان سے معافی مانگتی ہوں اور کہتی ہوں کہ جلدی سے بات پکی کریں۔۔ اور میری بیٹیاں تو خوش نصیب ہیں جو اسی گھر بیاہ کر آئیں گی اور سب سے بڑھ کر میرے دونوں داماد میری آنکھوں کے سامنے پلے بڑھے ہیں۔" وہ آخر میں ہنس کر بولی تو سائرہ بھی ہنس دی۔

"میری دونوں بہوئیں بھی ماشاء اللہ بہت پیاری ہیں اور سلیقہ شعار بھی۔"

"بھابھی دونوں کی دونوں پھوہڑ ہیں ایک نمبر کی۔۔ مجھے تو فکر لگی رہتی ہے آپ کو تنگ کریں گی۔" شازیہ کو فکر ستائی تھی۔

"ہاہا۔۔ یہی آنا ہے تم کان کھینچنا جب کچھ غلط کریں کیونکہ میں تو اپنی پیاری بہوؤں کو کچھ نہیں کہنے والی۔" سائرہ کے پیار سے کہنے پر شازیہ نے شکر ادا کیا کہ ان کی دونوں بیٹیوں کے اچھے نصیب ہیں۔

رات کو سہیل صاحب کے دوست میر حسن صاحب، ان کی اہلیہ اور فرخ میر آئے تھے۔

سب ان لوگوں سے بہت اچھے سے ملے۔۔ وہ لوگ بھی بہت خوش ہوئے تھے۔

"اب یہ کیوں آئے ہیں؟" یشفہ کو ان لوگوں کو دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی۔

"مجھے بتا کر نہیں آئے۔" عنیشا نے کندھے اچکائے۔

"میرا خیال سے یہ وہی مانگنے آیا ہے جس کا کہہ کر گیا تھا۔۔" یشفہ کو اچانک یاد آیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"واقعی۔۔ ماں باپ بھی ساتھ ہیں ضرور مانگنے آیا ہے۔۔" عنیشا نے بھی ڈرائینگ روم میں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> جھانکا۔

"کسی فقیر کی بات ہو رہی ہے؟" پیچھے سے فاریہ کی آواز پر وہ دونوں اچھلی تھیں۔

"تم کب آئی فاریہ!" یشفہ اس کے گلے لگی تھی۔ عنیشا بھی اس سے گلے ملی۔

"بس یار گھر بیٹھی بور ہو رہی تھی سوچا کچھ ہلا گلا کرتے ہیں۔ ضاری کی شادی قریب ہے کوئی ڈھولکی نہیں رکھی؟" وہ ان سے سوال کرتی حیران بھی ہوئی۔

"اب اپنی شادی پر ہی ہلا گلا کرنا جسے فقیر کہہ رہی تھیں ناں آپ۔ وہی فقیر اندر بیٹھا اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ کو مانگنے آیا ہے بچو۔" شہریار کی بات پر فاریہ کی آنکھیں پھیلی تھیں ساتھ میں یشفہ اور عنیشا نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھا۔

"فاریہ کو۔۔" وہ دونوں ایک ساتھ بولیں۔

"آہستہ بولیں۔۔ اندر سب بیٹھے ہیں۔۔" شہریار نے انہیں احساس دلایا۔

Support@classicurdumaterial.com

"اندر کون آیا ہے؟" فاریہ جیسے ہوش میں آئی۔

"ایس پی فرخ میر۔" عنیشا نے خاصا زور دے کر بتایا جس پر فاریہ کے سر پر بم گرا تھا۔

"سچی؟" وہ شاکڈ ہوئی تھی۔۔ یعنی جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔

"ہاں بالکل جانے سے پہلے کہہ کر گیا تھا کہ کچھ مانگنے آئے گا۔۔ اور دیکھو آ بھی گیا مانگنے۔"

عنیشا نے جان بوجھ کر

'مانگنے' لفظ کا بے جا استعمال کیا تھا۔

"پلیزیار۔۔! اچھے خاصے پولیس والے کو مانگنے والا بنادیا۔" یشفہ نے اسے ٹوکا تھا۔

"فاریہ کیا لگتا ہے اندر کیا بات چل رہی ہوگی؟" یشفہ نے بھی اب اسے چھیڑا تھا۔

"پہلے مجھے یہ بتاؤ اس کو کس نے بتایا کہ اندر یہ کچھ چل رہا ہے؟" وہ شہریار کی طرف دیکھتی

ہوئی پوچھنے لگی۔ شاک سے باہر نکلنا مشکل لگ رہا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ لڑکا کم محلے کی آنٹی زیادہ ہے۔۔ ہر بات اس کو پتہ ہوتی ہے ہمارے گھر کا رپورٹر ہے

یہ۔" عنیشا نے اس کے بال بگاڑے تھے۔

"جی بالکل پہلی بات پر دھیان نہیں دیں۔ باقی ابھی میں آپ کو اپڈیٹس دیتا ہوں تب تک آپ لوگ کہیں جائیے گا مت۔۔ میں ہوں شہیار زمان کیمبرہ مین (اپنی آنکھوں کے ساتھ)، رشتہ نیوز، کراچی۔۔" وہ کہتا پھر سے بہانے سے اندر گیا تھا تاکہ خبر پتہ کر سکے۔

"چلو ہم تو چلیں۔۔" عنیشا کے کہنے پر فاریہ نے اسے روکا۔

"صبر کرو اسے پتہ تو کر لینے دو کیا کھچڑی پک رہی ہے اندر۔۔؟" اسے بس جاننے کی جلدی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اس کھچڑی کو چھوڑو۔۔ اب ڈائریکٹ تمہاری شادی پر بریانی ہی کھائے گے بس۔۔ وہ بھی راستہ ڈال کر۔" عنیشا نے چٹخارا لیتے ہوئے کہا تو فاریہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"اچھا ہم ضحیٰ کو دیکھ کر آتے ہیں تم یہی انتظار کرو۔۔ چلو یشفہ۔۔" یشفہ نے فاریہ کے ساتھ رکنا چاہا مگر عنیشا اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

"نیوز کنفرم ہوئی؟" اتنے میں ہی شہریار باہر نکلا تھا تو فاریہ چھوٹے ہی بولی مگر یہ کیا وہ اکیلا نہیں تھا ساتھ میں وہ بھی تھا۔۔ ایس پی فرخ میر۔

کون سی نیوز؟" وہ شہریار کو کندھے سے تھامے ابرو اچکا کر بولا تو فاریہ کے پسینے چھوٹ گئے اس نے کب سوچا تھا کہ وہ باہر ہی آجائے گا۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ میرے پیپرز کا رزلٹ کا پتہ کروانا تھا ضرار سے۔۔ تو پوچھ رہی تھی ڈیٹ کنفرم ہوئی۔۔ ویسے بائی دی وئے میں آپکو کیوں بتا رہی ہوں۔" اسے اپنے کنفیوز ہونے ہر غصہ آیا تھا وہ بھی اس شخص کے سامنے۔۔۔

شہریار بھی وہاں سے کھسکا تھا۔

"ویسے کون سا سبجیکٹ ہے آپکا؟" اس کے سوال پر وہ مٹھیاں بھیختے جاتے جاتے مڑی تھی۔

"پولیس والوں سے جان چھڑانے کا کورس کیا ہے۔" وہ دانت پیس کر بولی تھی۔ تو فرخ ہولے سے مسکرایا۔

"اوہ انٹرسٹنگ۔۔ پھر تو لگتا ہے آپ نے اس میں ماسٹرز کیا ہوا ہے۔" وہ انتہائی اطمینان سے بولا۔

"جی نہیں۔۔ پی ایچ ڈی۔" وہ کہتی وہاں سے جانے لگی جب اس کی بات پر حیران رہ گئی۔

"کوئی بات نہیں رزلٹ تو ابھی آنا ہے کیا پتہ اس میں پاس ہی نا ہو پائیں آپ۔" وہ اسے پچھلی بات کا حوالہ دیتا محضوظ ہو کر مسکرایا تھا۔

"دیکھتے ہیں۔۔" کہتے ہی وہ وہاں سے چلی گئی کی نہیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اف کیا ہے یہ ایس پی۔۔" وہ جھنجھلاتی ہوئی ضحیٰ کے کمرے کہ طرف بڑھ گئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"رات وہ لوگ فاریہ بیٹی کا رشتہ لے کر آئے تھے کیا جواب دیا پھر آپ نے انہیں؟" دادی جان نے سائرہ بیگم سے پوچھا۔

"اماں جان! رشتہ تو اچھا ہے۔۔ میں بھابھی کو آج ہی کال کر کے بتا دوں گی کہ ہم لوگ اسی ہفتے آپکی طرف ان لوگوں کے ساتھ رشتہ لے کر آرہے ہیں۔" سائرہ نے انہیں چائے کا کپ تھماتے بتایا۔

وہ اس وقت لان میں بیٹھے تھے۔ سہیل صاحب بھی اماں جان کو بیٹھا دیکھ کر وہیں آگئے۔

"السلام علیکم اماں جان!" سہیل صاحب نے جھک کر سر پر پیار لیا اور کرسی آگے کر کے بیٹھ گئے۔

سائرہ ان کے لیے بھی چائے بنانے لگیں۔

"تو پھر کب جانے کا سوچا ہے ان لوگوں نے؟" اماں جان نے سلسلہ کلام وہیں سے جوڑا۔

"وہ تو ہم سے پوچھ رہے تھے کس دن ہم انہیں بھائی جان اور بھابھی کی طرف لے کر جائیں گے؟" سائرہ نے بتاتے ہوئے سہیل صاحب کو چائے دی۔

"ٹھیک ہے پھر تم لوگ جمعہ کا کر لو۔۔ اور اب ضرار کی شادی کی ڈیٹ بھی فکس کر لو سب مل کر۔۔ شازیہ اور جنید سے پوچھ لو جو ٹھیک لگے لیکن دیر نہیں ہونی چاہیے اب مزید۔۔" اماں

جان نے ان دونوں کو معاملات طے کرنے کا کہا۔ سائرہ ان سے اجازت لیتی فون کرنے اندر گئی تھیں۔

"اماں جان! حمزہ اور عنیشا کے معاملے کا کیا بنا؟" سہیل صاحب کو شادی کی بات سے یاد آیا۔ انہوں نے غور کیا تھا اس واقعے کے بعد سے حمزہ چڑچڑا رہے لگا ہے۔

"میں نے تمہیں بتانا ہی تھا شازیہ نے حامی بھر دی ہے۔۔۔ وہ خوش بھی ہے اس فیصلے سے کہ اس کی دونوں بیٹیاں ایک ساتھ ایک ہی گھر میں اور اس کی آنکھوں کے سامنے رہیں گی۔" اماں جان کے بتانے پر سہیل صاحب کو خوشگوار سی حیرانی ہوئی۔

"لیکن اماں جان پرسوں تک تو وہ کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں؟"

"بالکل لیکن اس بارے میں سوچا ہوگا۔۔۔ برائی ہی کیا ہے اس میں۔۔۔ چلو دیر آئے درست آئے۔ اچھا ہوگیا۔" دادی جان نے معافی والی بات گول کر دی۔ جب شازیہ بیگم معافی مانگ کر پہل کر رہیں تھیں انہیں بھی مان رکھنا تھا۔

"چلیں ٹھیک ہے۔ اب یہ خوشخبری اس مجنوں کو بھی دے دیں خوش ہو جائے گا۔" سہیل صاحب حمزہ کے بارے میں کہتے مسکرا دیئے۔

"اس کو ابھی اسی طرح رہنے دو۔۔۔ کچھ سکون رہے گا گھر میں۔ باقی تو یہ بات سب کو پتہ ہے۔" دادی جان کے ٹالنے پر سہیل صاحب ہنس دیئے۔

"اماں جان! آپ بھی پھر اسی کی ہی دادی ہیں۔۔۔ خیر یہ آپکے دوست اور آپکا معاملہ ہے۔" سہیل صاحب اماں جان کو کہتے مسکرا دیئے۔ جانتے تھے حمزہ اور اماں جان کی آپس میں کتنی جھڑپیں تھیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب یہ کیا نیا عذاب ہے؟" فاریہ گود میں کشن رکھے کب سے دہائیاں دے رہی تھی۔ جب سے اس نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ اس کے لیے ایس پی کا رشتہ آ رہا ہے۔

"یار وہ اس جمعہ کو آ رہے ہیں۔" وہ دوبارہ سے ذرا اونچا بولی تھی۔ تاکہ وہ لوگ اس کے مسئلے پر بھی دھیان دے لیں کہ وہ واقعی مظلوم ہے۔

اس وقت وہ عنیشا اور ضحیٰ کے کمرے میں تھے۔۔ پہلے تو وہ سب اسے دلا سے دیتی رہیں مگر اب وہ بھی تنگ آتی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئی تھیں۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آرہی آخر ایسا بھی کیا غلط کر دیا اس بیچارے ایس پی نے؟" یشفہ نے ٹی وی پر سے نگاہیں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔ وجہ اس کی بات سننا ہرگز نہیں تھا بس اس کا ڈرامہ خراب ہو رہا تھا۔۔

"کیا غلط کیا!" فاریہ نے صدمے سے اسے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہاں۔۔ ایک تو بیچارہ عزت سے رشتہ لے کر آیا۔ تم پر ڈورے نہیں ڈالے۔۔ پھر بھی تم اس کو کوس رہی ہو؟" عنیشا نے موبائل سائیڈ پر رکھا کیونکہ فاریہ نے ناول پڑھنے ہی کب دینا تھا۔ سو اس کی کلاس لینا ضروری سمجھا۔

"تم دونوں تو بات مت کرو۔۔ پہلے مجھے کل رات وہاں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی۔۔ اور پھر بجائے مجھے حوصلہ دینے کے تم اس ایس پی کی سائیڈ لے رہی ہو؟" وہ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو

لے آئی۔ اتنی دیر سے بیٹھی وہ اپنے اوپر بیتی ظلم کی کہانی سن رہی تھی اور وہ کوئی توجہ ہی نہیں دے رہی تھیں۔۔۔ رونا تو بنتا تھا۔

"توصلہ کیا دیں تمہیں؟ ایس پی ہے وہ جلا د نہیں۔۔۔ جو شادی کے بعد کچھ غلط ہونے پر پھانسی کی سزا سنا دے گا۔" عنیشا کے کہنے پر اس نے اسے گھورا۔

"پولیس والا تو ہے نا؟" وہ منہ لٹکائے مظلوم بنی بولی۔

"ویسے اس میں برائی ہی کیا ہے جو اتنا ایویشنل ہو رہی ہو؟" ضحیٰ جو کب سے منہ پر ماسک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔ آنکھوں سے کھیرے کے قتلے ہٹائے سیدھی ہو کر بیٹھی۔ پچھلے گھنٹے سے وہ فاریہ کی سن رہی تھی۔۔۔

"لیکن مجھے ایس پی سے چڑ ہے۔۔۔ فضول میں شوخا ہوا پھرتا ہے۔" فاریہ نے اس کی رات والی ملاقات کا سوچتے ہوئے منہ کے زاویے بگاڑے۔

"چلو اس معاملے کو دفعہ کرو ابھی پکا تو نہیں ہوا۔" لیشفہ کا ڈرامہ ختم ہوا تو وہ ریموٹ سائیڈ پر کرتی بولی فاریہ نے اسے گھورا۔

"امی کو میری شادی کی فکر رہتی ہے۔۔ انہوں نے منع بھی نہیں کرنا۔ پچھلی بار بھی ابو کے دوست کے بیٹے کا امی بتا رہی تھیں۔۔ وہ تو شکر اس کی کزن سے ہو گئی۔۔ جان چھوٹی مگر اب یہ آگیا۔" وہ پھر سے روہانسی ہو گئی۔

"اب اس کی بھی کوئی کزن ڈھونڈی جائے؟" عنیشا نے پرسوج انداز میں کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
 "جو مرضی کرو لیکن پلیز اس رشتے کو میرے گھر تک آنے سے روکو۔" وہ باقاعدہ ہاتھ جوڑتی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہمیں کیا ملے گا؟" عنیشا سیدھا مطلب کی بات پر آئی۔

یشفہ کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"جو تم کہو۔" فاریہ نے جلدی سے کہا اس کے لیے یہی بہت تھا کہ وہ ان کے گھر نہیں آئے گے۔

واشروم سے باہر آتی ضحیٰ نے عنیشا کے سر پر چپت لگائی۔
وہ منہ دھونے لگی تھی۔ ماسک خشک ہو چکا تھا۔۔ منہ دھونے کے بعد کافی نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

"عنیشا! یہ کیا کہہ رہی ہو؟ میں امی کو بتاتی ہوں ابھی جا کر۔۔" ضحیٰ کے کہنے پر فاریہ نے منہ پھلایا۔ اور عنیشا نے اسے گھورا۔

"امی کی چچی!"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اور میں چچی ہی نہیں بلکہ سب کو بتاؤں گی اگر ایسا کچھ بھی سوچا۔۔ اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ ایسا بھی کیا ہے جو یہ اس طرح ری ایکٹ کر رہی ہے۔" یشفہ نے عنیشا اور فاریہ کی اکٹھے کلاس لی تھی۔

"یشفہ! وہ پولیس والا ہے اور مجھے پولیس والے نہیں پسند!"

"اتنے ہینڈسم پولیس والے بھی؟" عنیشا کی آنکھیں پھیل گئیں۔

"اپنا منہ دھو رکھو۔۔ تمہارے لیے تمہارا چھچھوندہ ہے۔" لیشفہ نے اس کے بازو پر تھپڑ رسید کیا۔

"ظالم۔" وہ اپنا بازو سہلانے لگی۔

"فاریہ آخر ایسا کیا ہے جو تمہیں پولیس والے نہیں پسند؟ اب اچھا رشتہ آگیا ہے تو بجائے شکر کرنے کے رونے رو رہی ہو؟ کسی نا کسی سے تو شادی ہونی ہی ہے تمہاری یہ کیوں نہیں؟" لیشفہ کی بات پر وہ سر جھکا گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"مفت خورے ہوتے ہیں یہ۔۔۔ رشوت کے مارے۔" وہ بھڑاس نکالتی بولی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"اب ہر کوئی ایسا نہیں ہوتا۔۔ یہ ایسا ہوتا تو تایا جان کے کہنے پر زمین کا کیس حل کرتا؟ بیچارہ خوار ہوا پھرتا تھا سارا سارا دن۔۔ ہمارے ملک کے محافظ ہوتے ہیں یہ۔۔ ملک کی خاطر جان ہتھیلی پر لیے پھرتے ہیں۔۔ اور شکل کا تو اچھا خاصا ہے۔" ضحیٰ نے سمجھاتے ہوئے آخر میں بات لپیٹی تھی ورنہ بہت لمبی ہو جاتی۔

"ویسے واقعی برا نہیں ہے۔۔۔ بلیک کرتے میں تو اور ہی اچھا لگتا ہے۔" فاریہ اپنی ناک رگڑتے ہوئے ہولے سے مسمنائی۔ اس کی بات پر تینوں نے اسے چونک کر دیکھا۔

"ابھی کتنا ڈرامہ لگایا ہوا تھا اس نے۔"

"اور پورے ایک گھنٹے سے ہمارا سر کھا رہی ہے۔۔" عنیشا کو غصہ آنے لگا۔

"اس لڑکی کی تو۔۔" یشفہ کے کہتے ہی ان تینوں نے اس کی تکیوں سے دھلائی شروع کر دی اور بیچاری فاریہ اپنے آپ کو بچانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تو پھر یہی کنفرم ہوا کہ اگلے مہینے کی بیس کو ان کی شادی ہے۔" عنیشا نے خوشی سے سرشار لہجے میں کہا تو سب خوش ہو گئے۔

ضحی بیچاری ضرار کی نظروں سے کنفیوز ہوتی عنیشا کے پیچھے ہوئی تھی۔

"ہمارے سامنے ہی ہماری بھابھی کو چھیڑا جا رہا ہے" لشفہ نے ضحیٰ اور ضرار کے درمیان اپنا دوپٹہ پھیلا یا تھا۔

"یار یہ تو چیئنگ ہے۔۔ بیوی ہے وہ میری۔" ضرار معصوم شکل بنا کر بولا۔

"ابھی دادی جان کو پتہ چلا نا کہ آپ دونوں اکٹھے کھڑے ہیں تب پتہ چلے گا۔" شہیار نے دھماکیا۔

"اے چل۔۔ موٹو۔" ضرار کا پھولا منہ دیکھ کر سب نے ہنسی دبائی۔

"میری بات سنو اب سب! آج 30 تاریخ ہے۔۔ تو ہمیں فنکشن سٹارٹ کر دینے چاہیے؟" شہیار کی بات پر سب نے اسے غور سے دیکھا۔

"بیس دن پہلے ہی۔۔" حمزہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"ہاں تو خاندان کی پہلی شادی ہے۔۔ انجوائے بھی نہ کریں۔" اس نے اطمینان سے کہا۔

"چلو آج کم از کم ڈیٹ فلکس ہونے کی خوشی میں کچھ ہلا گلہ کر لو۔" عنیشا کے کہنے پر حمزہ نے اسے دیکھا وہ کتنی خوش نظر آرہی تھی۔ اور وہ ایسے ہی سمجھتا تھا کہ عنیشا اسے اس سے بھی بڑھ کر چاہتی ہے۔ یا اسے یقین تھا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

"شف! فاری کو بھی بلا لو یار مزہ آئے گا۔" ضرار کے بے دھیانی سے کہنے پر ضحیٰ نے اسے گھورا تھا۔ ضرار نے اپنا سر کھجایا۔

"سوری مسز! بٹ شی از مائی فرینڈ لائک سسر۔۔۔" وہ صفائی دیتا ہولے سے بولا تو ضحیٰ آہ بھر کر رہ گئی۔

"اوکے میں فاریہ کو فون کر دیتی ہوں۔۔۔ کل آئی تھی تو آج بھی آجائے۔" لشفہ کہتی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

فون اٹھا کر ابھی وہ کچھ اوپن کرتی اوپر میسج نوٹیفیکیشن پر اس کی دل کی دھڑکن تھمی تھی۔ اس نے سانس روکے کانپتے ہاتھوں سے میسج کھولا تھا۔

"تمہارے لیے وہ لڑکا ڈھونڈ لیا ہے جو تمہارے قابل ہوگا۔۔ بس کچھ دن انتظار کرو وہ تمہارے سامنے ہوگا۔" اس کے میسج پریشہ کی آنکھیں پھیلی تھیں۔ اس نے اپنی آنکھیں مسلیں۔۔ اسے لگا وہ جو پڑھ رہی ہے وہ غلط ہے۔

وہ موبائل بیڈ پر رکھتی اپنے آپ کو نارمل کرنے لگی۔۔ جواب میں کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔

کیا کہے وہ اسے۔۔ اتنا سنگدل ہو گیا تھا وہ ادھر جا کر اتنے دنوں بعد یاد کیا بھی تو کس کام لے لیے۔۔۔۔ چاہے وہ جتنا مرضی ہنس لے یا کہیں اور دھیان کر لے لیکن دل و دماغ میں وہ آج بھی رہتا تھا۔ اس کی فکر ہمیشہ رہتی تھی۔ وہ ادھر ٹھیک ہو۔۔ یہ دعا وہ ہر نماز میں کرتی تھی۔۔

اسے دیکھنے کو اب تو آنکھیں ترس گئیں تھیں کہاں روز کا دیکھنا اور کہاں ایک مہینہ ہونے کو تھا ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی نا ہی آواز سنی تھی۔۔

کتنی ہی دفعہ وہ دعا کر چکی تھی کہ اگر نصیب میں نہیں ہے تو بھول جائے اسے۔۔ مگر یہ بھولا ہی نہیں جاتا تھا۔۔

"یشفہ! تمہیں پتہ ہے حمزی کا چہرہ۔۔۔" وہ ہنستی ہوئی بولتی آرہی تھی جب یشفہ کو ایسے بیٹھا دیکھ کر چونک گئی۔

"تم رو کیوں رہی ہو یشفہ؟" عنیشا فوراً سے دوڑ کر اس کے پاس آئی تھی۔

عنیشا کی آواز پر یشفہ نے اس کو دیکھا۔

"میں کہاں رو رہی ہوں۔۔۔؟" اس نے گال پر ہاتھ رکھا تو نمی محسوس ہوئی۔۔۔ اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کب آنکھ سے آنسو بہہ نکلے۔

"کیا ہوا ہے یشفہ ابھی تو اچھی بھلی تھی؟" عنیشا نے فکر مندی سے اس کی ٹھوری سے پکڑتے چہرہ اونچا کیا تھا۔

"یار تھک گئی ہوں میں۔۔۔ بس بہت ہو گیا اب یہ انسان دور ہو کر کم ظلم کر رہا تھا کہ اب مزید تکلیف دے رہا ہے۔" وہ آنسو صاف کرتی عنیشا سے بولی۔

"اب کیا کردیا شاہ زر بھائی نے؟" عنیشا تو جیسے اس عرصے میں یہ بھول ہی گئی تھی کہ شاہ زر بھی کوئی ہے۔

اسے شاہ زر پر غصہ ہی بہت تھا۔

"مجھے کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے لیے لڑکا ڈھونڈ لیا ہے۔" وہ اسے بتاتی رو دینے کو تھی۔

"ہیں؟؟" عنیشا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

یشفہ نے دھیرے دھیرے اسے ساری بات بتادی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کہہ دینا تھا کہ اس مہربانی کی بھی کیا ضرورت تھی۔۔ آپ کا قیمتی وقت ضائع ہوا ہوگا۔" عنیشا

طنز کرتی ہوئی بولی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"چھوڑو اسے۔۔۔ فاریہ کو میں کہہ دیتی ہوں فون کر کے۔۔ اور اس کے پسند کیے لڑکے سے

ہی تو شادی کروائے گے جیسے تایا جان اور تائی جان تمہاری۔" وہ طنزیہ لہجے میں کہتی اسکا ہاتھ

پکڑے باہر نکل گئی۔

"حمزہ! بتاؤ کیا صورتحال ہے یہاں کی؟" وہ فون کان سے لگائے آہستہ بول رہا تھا۔

"شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں زور و شور سے۔"

"کس کی شادی کی؟" کسی خدشے کے تحت وہ پوچھ بیٹھا۔ دل ایک دم دھڑکا تھا۔

"ارے بتایا تو تھا اس دن آپ کو۔۔۔ زی بھائی اور بھابھی کی۔ اسی مہینے کی بیس کو شادی بھی ہے۔۔۔ اس سے پہلے تو آپ آجائیں گے نا؟" حمزہ نے جلدی سے پوچھا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"بابا۔۔۔ تم باہر گیٹ پر آؤ۔۔۔ ڈیئر کزن!" وہ مزے سے بولا تو حمزہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"مطلب؟" اسے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

"باہر تو آؤ۔۔۔" کہتے ہی شاہ زر نے فون کاٹ دیا۔

حمزہ ہیلو ہیلو کرتا فون کو دیکھتا رہ گیا۔

"باہر کیا ہے؟" وہ موبائل جیب میں رکھتا اٹھ کر جانے لگا جب ضرار کی آواز پر رکا۔

"اولے کہاں بھاگا جا رہا ہے؟"

"ضروری کام ہے آکر بتاتا ہوں۔" وہ جلدی سے کہتا باہر بھاگا تھا۔ خوشی ہی کچھ انوکھی سی تھی کہ جو وہ سوچ رہا ہے اگر سچ ہوا۔

"اسے کیا ضروری کام پڑ گیا صبح ہی صبح؟" ضرار اپنی جمائی روکتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

Support@classicurdu material.com

کچن میں ضحیٰ کو دیکھ کر ضرار کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"اگڈ مارنگ مسز۔۔" وہ کرسی پر بیٹھتا مسکرا کر بولا۔ ضحیٰ چونک کر پلٹی۔

"تم آج اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے؟" وہ اسے ایک نظر دیکھتی پھر سے کام میں مصروف ہو گئی۔

"ضحیٰ!" اس کے اس طرح آواز دینے پر ضحیٰ کے ہاتھ رکے۔ دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔

"کیا ہے؟" وہ اپنے آپ کو کمپوز کرتی اس کی طرف پھر سے مڑی۔

"یار میرے لیے بھی ناشتہ بنا دو۔" اس کے مسکین سی شکل بنا کر بولنے پر وہ دانت پیستی واپس کام کی طرف متوجہ ہو گئی۔ پتہ نہیں وہ کیا سمجھ بیٹھی تھی۔

"صبح ہی صبح اتنی خوش فہمی۔۔ دماغ خراب تھا۔۔" وہ سر جھٹکتی زور زور سے پراٹھا بیلنے لگی۔

"اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟" ضرار کی آواز پر کرنٹ کھا کر پلٹی وہ بروقت پیچھے ہوا ورنہ ٹکرا جاتی۔ وہ بالکل اس کے پیچھے کھڑا اس کا غصہ ملا خطہ فرما رہا تھا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔ دادی جان نے دیکھ لیا تو برا مانے گی۔" وہ آنکھیں نیچے کیے اسے باہر کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

ویسے بھی اب وہ کم ہی اس کے سامنے جاتی تھی جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے وہ اس سے چھپتی پھر رہی تھی۔

"دادی جان اپنے کمرے میں ہیں۔" وہ اسے تنگ کرنے کو ایک قدم اس کی طرف بڑھا۔
وہ شلف کے ساتھ ہی لگ گئی۔

"ضرار!" وہ احتجاجاً چیخی۔

"اچھا یار۔۔ بس تنگ کر رہا تھا۔۔ اب نہیں کرونگا۔۔ ناشتہ ملے گا؟"

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" تبھی فائزہ چچی کچن میں آئی تھیں۔ ضرار پیچھے ہوا تھا۔

"چلو ضحیٰ جاؤ تم یہاں سے۔۔ تمہاری ماں کو بھی کہتی ہوں مایوں بٹھائے تمہیں۔۔" فائزہ چچی

نے ضحیٰ کو پیچھے کیا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"چچی ابھی تو پورے پندرہ دن پڑے ہیں؟" ضرار نے ایک نظر ضحیٰ کو دیکھ کر کہا۔ جو نظریں
جھکائے سیدھا اس کے دل میں اتر رہی تھی۔

"تو کیا ہوا؟ ہمارے دور میں لڑکی ایک مہینہ پہلے ہی مایوں بیٹھ جایا کرتی تھی۔" وہ ضرار سے کہتی ضحیٰ کی طرف مڑ گئیں۔

"تم یہی کھڑی ہوا بھی تک؟ چلو جاؤ اب۔۔" ضحیٰ ان کے کہتے ہی ضرار کے پاس سے گزر کر چلی گئی۔

"اچھا تو پھر آپ ہی ناشتہ بنا دیں۔۔ اس کے ہاتھ کا تو شادی کے بعد ہی کھا سکوں گا۔" وہ مظلوم بنتا پھر سے کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

فائزہ اس کی بات پر مسکرا دیں۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں ابھی بنا کر دیتی ہوں اپنے پیارے بھتیجے کو۔"

"امی! چچی! بابا جان! دادی جان! دیکھیں تو کون آیا ہے؟" جمبھی لاؤنج میں شور اٹھا تھا۔ حمزہ چیخ چیخ کر سب کو آوازیں دے رہا تھا۔

"اسے کیا ہوا؟" فائزہ اور ضرار اٹھ کر باہر آئے تھے تو حیران رہ گئے۔

ضرار بھی شکڈ رہ گیا۔

"کیوں اتنا شور کر رہے ہو؟" سائرہ بیگم بولتی ہوئی باہر نکلی تو حیران رہ گئیں۔
حمزہ کے چہرے پر ڈھیروں خوشی تھی۔ اور وہ مجرم بنا سر جھکائے کھڑا تھا۔

"یہ آپ کا سامان۔۔۔" شہریار سوٹ کیس اندر لاتا بولا۔ اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔

"حمزہ بھائی کبھی خود بھی کچھ کام کر لینے چاہیے۔" وہ منہ بسور کر بولا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کتنا کھاتا ہے موٹو۔۔ اتنا سا کام نہیں ہوتا۔۔ اور میرا کام نہیں یہ تو شاہ زر بھائی کا کام

ہے۔" حمزہ نے آخر میں اسے ایویشنل کرنا چاہا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہونہہ۔" شہریار نے ہنکارا بھرا۔

"یہ سب کیا ہے؟" تقریباً سب بڑے جمع ہو چکے تھے۔

"شاہ زر بیٹا؟" سہیل صاحب آگے بڑھے تو باقی بھی ہوش کی دنیا میں آئے تھے۔

"اولے۔۔ اتنا بڑا سرپرائز؟" ضرار بھی خوشی سے اس کے گلے لگا تو شاہ زر نے بھی اسے اپنے اندر بھینچا تھا۔

"کیسا ہے؟" ضرار اس سے الگ ہوتا بولا۔

"ٹھیک ہوں!" تو ٹھیک ہے؟" ضرار سے بھی فوراً پوچھا۔۔ وہ سب کو پہلے سے بہت چیخ لگا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ہم بھی پڑے ہیں راہوں میں۔" زمان چلچو نے ضرار اور اسے دیکھ کر کہا تو سب مسکرا دیئے۔

شاہ زر ان سب سے ملا اور آخر میں دادی جان کے پاس آگیا۔

"نانو جان!" وہ پاس زمین پر بیٹھ گیا۔

"میرا بچہ۔" نانو جان نے اس کے ماتھے پر پیار کیا۔

ایک سکون سا اسے اپنے اندر اترتا محسوس ہوا تھا۔۔ وہ لپٹوں میں آگیا تھا۔

"بہت یاد کیا آپ سب کو میں نے۔" وہ سب کی طرف دیکھتا بولا۔ چہرے پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھیں نم تھیں۔

"یہ تم لڑکیوں کی طرح رونا تو بند کرو۔۔" ضرار نے اسے چپ کروایا۔

"میں اتنا مضبوط نہیں ہوں یار۔" اس نے ضرار کو دھیمے سے کہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"لیکن کچھ بتائے گا یہ اتنا اچانک آنے کا پلین کیسے بن گیا اور حمزہ تم جانتے تھے کہ یہ آ رہا ہے؟" ضرار نے حمزہ کو دیکھ کر پوچھا۔ جو مطمئن کھڑا تھا۔

"مجھے شاہ زر بھائی کی ہفتہ پہلے ہی کال آئی تھی۔ میں حیران تو ہوا مگر جب تھوڑی بات چیت کے بعد انہوں نے بتایا کہ پاکستان آ رہے ہیں کچھ دنوں میں تو میں خوشی کے مارے پاگل ہی

ہو گیا۔" اس کے لفظوں پر شاہ زر کی مسکراہٹ بڑھ گئی۔ وہ ان سب کے لیے کیا معنی رکھتا تھا وہ ان سب کے چہرے پر آئی خوشی ہی بتا رہی تھی۔

"پھر انہوں نے مجھے سب کو بتانے سے منع کر دیا۔۔ اور کہا کہ سرپرائز دینا ہے۔ تو کیسا لگا سرپرائز؟" اس نے آخر میں مسکرا کر شاہ زر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سب سے پوچھا۔

"میری لائف کا بیسٹ سرپرائز ہے۔۔ مگر کتنا اچھا ہوتا تو ادھر ہی ہمیشہ کے لیے رہ جاتا۔" وہ آخر میں بولا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

بڑے سب ان کے چمکتے چہرے دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ گھر میں خوشیاں جیسے پھر سے لوٹ آئی تھیں۔ کچھ وقت کے لیے ہی صحیح۔۔ مگر وہ نہیں جانتے تھے اب ہی تو سب ٹھیک ہونے لگا ہے۔

"ایک اور سرپرائز بھی ہے آپ سب کے لیے؟" شاہ زر نے سب کو دیکھ کر کہا۔

"کیسا سرپرائز؟" کہیں آپ وہاں کسی گوری سے شادی تو نہیں کر آئے؟" حمزہ کے اندازہ لگانے پر ضرار نے اسے گھورا بلکہ سب کا قہقہہ چھوٹا تھا۔

"آپ کو کیا لگتا ہے نانو جان؟" وہ حمزہ کے اندازے پر محضوظ ہوا تھا۔

"مجھے اپنے بچے پر پورا بھروسہ ہے وہ کچھ غلط نہیں کرے گا۔" نانو جان کے کہنے پر جنید صاحب ہنسے۔

"یہ تو اماں جان آپ نے سیاسی بیان دیا ہے۔"

Support@classicurdumaterial.com

"چلو شاہ زر بیٹا اب بتا بھی دو۔" شازیہ بیگم کے بے صبری سے کہنے پر سب نے انہیں حیرانی سے دیکھا۔

وہ بھی تو کافی بدل چکی تھیں۔

"اوکے۔۔ میں پاکستان ہمیشہ کے لیے واپس آگیا ہوں۔۔۔ مستقل طور پر۔" اس کے بتانے پر ضرار کا منہ کھول گیا۔

"اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔۔ یار۔" وہ سب ہی خوش ہوئے تھے۔

"نانو جان! ماموں جان۔۔ مامی؟" اس نے ایک نظر سب کو دیکھا۔

"آپ سب سے سوری۔۔ میں بہت غلط تھا۔۔ میں نے آپ سب کے پیار کو نظر انداز کیا تبھی مجھے بھی اس انسان سے پیار نہیں ملا جس کے لیے میں ترستا تھا۔۔" وہ کمال صاحب کے بارے میں کہہ رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بیٹا ایسی بات نہیں ہے۔۔ ہم نے آپ کو تب بھی نہیں روکا کہ آپ کے ڈیڈ ہیں کوئی بات

نہیں۔" سہیل صاحب نرمی سے بولے۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں ماموں آپ سب کا بہت دل دکھایا ہے میں نے۔۔ اور مامی آپ بالکل ٹھیک کہتی تھیں کہ میں آپ کے گھر میں پلا بڑھا مگر جب آپ لوگوں کو سہارا دینے کا وقت آیا یا آپ لوگوں کے لیے کچھ کرنے کا وقت آیا تو میں صرف اپنے بارے میں سوچ کر سب کو چھوڑ گیا۔ آپ میں

سے کسی کی پرواہ نہیں کی۔۔ مجھے صرف اپنی پرواہ تھی تب صرف میں اپنے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔ میں خود غرض ہو گیا تھا۔"

"بیٹا اپنے ذہن سے ایسی سوچیں نکال دو۔۔ یہ صرف تمہاری خود ساختہ سوچیں ہیں ہم میں سے کوئی بھی تمہیں غلط نہیں کہہ رہا ہے یا تم نے کچھ غلط نہیں کیا۔ بس قسمت میں تمہارا وہاں جانا لکھا تھا مگر اب تم واپس پاکستان آگئے ہو اس لیے کوئی پرانی باتیں نہیں ہونگی۔ بس اب سے تم دکھی نہیں ہو گے۔" زمان صاحب کے کہنے پر ان سب نے بھی ان کی تائید کی۔ شاہ زر مسکرایا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"آپ سب لوگ بہت اچھے ہیں۔" وہ واقعی بہت شکرگزار تھا۔۔ چاہ کر بھی وہ ان کے جتنے

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/> احسانات اس پر تھے وہ چکا نہیں سکتا تھا۔

"اچھا چلو بہت باتیں ہو گئیں جا کر آرام کرو۔۔۔ تمہارے جانے کے بعد تمہارے کمرے میں کوئی بھی نہیں گیا۔۔ وہ کمرہ اب بھی تمہارا ہے۔" اس کی آنکھوں میں سوال دیکھ کر دادی جان مزید گویا ہوئیں۔

"ٹھیک ہے۔۔ ملتا ہوں پھر آپ سب سے۔" وہ ان کے پاس سے اٹھ کر اوپر کی طرف بڑھ گیا۔

دل میں یشفہ کا خیال آ رہا تھا۔۔ جانے اسکا کیا ریکشن ہوگا۔

اس کے کمرے کے پاس سے ہوتے ہوئے ایک نگاہ ڈالتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرہ واقعی ہی بالکل ویسا تھا جیسا وہ چھوڑ کر گیا تھا۔ وہ آہ بھرتا ایک نگاہ پورے کمرے میں ڈالتا بیڈ پر ڈھ گیا۔ تھک گیا تھا۔۔ جیسے کتنے ہی عرصے کی تھکن تھی۔۔

بس اب سب ٹھیک کرنے کا وقت تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یشفہ! بات سنو میں نے وہاں شاہ زر بھائی کو دیکھا ابھی میں اپنے کمرے سے نکل رہی تھی تو وہ بھی کمرے سے باہر ہی آرہے تھے۔۔ یشفہ میں نے انہیں سچ میں دیکھا ہے۔۔۔" عنیشا بھاگتی ہوئی یشفہ کے پاس آئی اور اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچا۔۔

یشفہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

"کیا بک رہی ہو؟ اس دن تو مجھے بڑے بڑے لیکچرز دی رہی تھی؟" یشفہ کو اس کا نام سنتے ہی اس دن والی بات یاد آئی تھی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں یار۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں دیکھا ہے۔" عنیشا نے یشفہ کو بتایا تو یشفہ بے یقین ہوئی۔

وہ کیسے۔۔؟ اچانک؟" یشفہ بلینکٹ پرے کرتی بیڈ سے اٹھی۔ اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا عنیشا جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے؟

"چلو میرے ساتھ۔۔" وہ عنیشا کا ہاتھ پکڑتی اپنا دوپٹہ درست کرتی کمرے سے باہر آگئی۔

"تمہیں یقین کیوں نہیں ہوتا؟" عنیشا اس کے ساتھ چلتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"ابھی دیکھ لیتے ہیں۔" اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ وہ تیز قدموں سے چلتی ٹی وی لائنج میں آئی تھی جب نظریں اس پر اٹھیں۔ وہ ضرار حمزہ اور شہیار کے بیچ بیٹھا تھا۔ شاہ زر کی پشت اس کی طرف تھی۔ مگر وہ اسے پہچان گئی تھی۔ کیسے ناں پہنچاتی۔۔۔ وہ شاہ زر ہی تھا۔۔۔ اور یہ سب حقیقت تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ کی تھی۔۔۔ وقت جیسے رک سا گیا تھا۔۔۔ ایک لمحے کو سب کچھ تھم گیا تھا اس کا دل بھی۔۔۔

"یشفہ، عنیشا بیٹا اٹھ گئیں آپ۔۔۔" سائرہ کے کہنے پر اس کا سکتہ ٹوٹا تھا۔ اسی وقت شاہ زر نے گردن گھما کر اس کی طرف دیکھا تھا۔

اور دیکھتا ہی رہ گیا۔

وہ ابھی بھی ویسی ہی تھی۔۔۔ بدل تو وہ گیا تھا۔

مگر یشفہ کا دھیان سائرہ بیگم میں تھا۔ وہ سائرہ سے کچھ کہہ رہی تھی۔

"اہم۔۔۔" ضرار نے ہاتھ کا مکا بنا کر منہ پر اپنے ہونٹوں پر رکھے شاہ زر کو دیکھا تھا۔

شاہ زر نے سرعت سے نظریں اس سے پھیریں تھیں۔

مگر دل تو ابھی بھی اسے ہی دیکھنے کو مچل رہا تھا۔ اس نے دل پر قابو پاتے ضرار کو دیکھا تھا۔

"اینی ایشو؟" ضرار نے معنی خیزی سے پوچھا۔ اب شاہ زر کیا کہتا ضرار سے۔۔ آخر کو وہ ضرار سہیل کی بہن تھی۔

"نہیں کچھ نہیں۔۔" وہ دھیمے سے بولتا مسکراہٹ اچھالتا چپ ہوا تھا اب دل کہاں لگنا تھا۔۔ وہ بس ہوں ہاں کرتا رہا۔۔ وہ دوبارہ اوپر جا چکی تھی۔

پتہ نہیں اب وہ اس سے بات کرنا بھی پسند کرے گی بھی یا نہیں؟ اس نے اپنی سوچ کو جھٹکا۔۔ پھر سے وہی خود ساختہ سوچیں۔۔ انہیں اب ان سوچوں سے باہر نکلنا تھا۔۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ تو سچ میں آگیا ہے۔" لشفہ کمرے میں بیٹھی اپنے آپ کو یقین دلا رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ وہ آئے گا ضرور۔" عنیشا بھی اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھی تھی۔ لشفہ نے اس کو ابرو اٹھا کر دیکھا۔

"تم نے ایسا کب کہا؟"

"وہ میں اپنے دل میں کہتی تھی تم سے کہتی تو تم امید لگا لیتی اور اگر وہ نہ آتا پھر؟؟" عنیشا نے جھٹ صفائی دی۔

"مس عنیشا کیا کہنے تمہارے۔۔" وہ طنز سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"اب تم کہاں جا رہی ہو؟" <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"نیچے اسے پھولوں کے ہار پہنانے جا رہی ہوں آخر امریکہ سے ہمیشہ کے لیے واپس جو آگیا ہے۔" عام سے لہجے میں کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور عنیشا سوچ میں پڑ گئی کہ کیا واقعی اسے ہار پہنانے تو نہیں چلی گئی۔

"یشفہ ٹھہرو میں بھی آتی ہوں تمہارے ساتھ۔" سوچ کو جھٹکتے وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی مگر کمرے میں آتے وجود سے ٹکرائی۔۔

"اوہ سوری حمزہ!"

"بات سنو میری!" وہ جلدی سے کہتی وہاں سے جانے لگی جب حمزہ نے اسے روکا۔ عنیشا آج کل دادی جان کے پلان پر عمل کرتے ہوئے بہت کم اس سے بات کر رہی تھی۔

"جی کہیں۔۔ کیا بات ہے؟" عنیشا نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"حمزہ نہ کہا کرو مجھے۔۔" انتہائی سنجیدگی سے کہتا وہ اسے نہیں بلکہ نظریں سامنے مرکوز کیے

<https://www.classicurdumaterial.com/> کھڑا تھا۔

عنیشا کا تو منہ کھل گیا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں اور تم مجھے عنیش کہہ لو۔۔ یہ کیا بات ہوئی؟" وہ ہاتھ کمر پر جماتی اسے تیکھی نظروں سے دیکھتی بولی۔

"میں نے تمہیں اب عنیش کب کہا؟"

"یہ ابھی کہا تو۔۔" وہ انگلی گھما کر اس کی بات یاد کرواتی بولی۔

"یہ میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے نہیں کہا۔۔"

"لیکن بولا تو ہے نا!" اس کے انداز پر وہ کھول کر ہی تو رہ گئی تھی۔

"اچھا میں بحث کرنے نہیں کھڑا ہوا تم سے۔۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"تو جاؤ یہاں سے۔۔" عنیشا لا پرواہی سے بولی حمزہ نے اس پر ایک اچٹتی نظر ڈالی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم تو کافی خوش ہوگی ناں مجھ سے تمہاری جان چھوٹی۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتا اسے ذرا اچھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> نہیں لگا تھا۔

"حمزی! تم غلط۔۔"

"عنیشا مجھے سب دکھ رہا ہے تم بہت خوش ہو۔" وہ اس کے طنز برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"اچھا ناں منہ ٹھیک کرو۔۔ کیا لسوڑے جیسا منہ بنایا ہوا ہے تم نے چھچھوند۔۔" وہ اسے مناتی ہوئی بولی حمزہ نے اسے لسوڑے کہے جانے پر گھورا۔

اس سے اب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ سب بول دی۔

"حمزہ یہ سب مذاق تھا دادی جان نے کہا تھا تمہارے لیے سرپرائز ہوگا۔۔ ورنہ تو سب راضی ہیں اس رشتے پر۔ مگر یہاں تمہارے مزاج ہی سیٹ نہیں ہو رہے۔۔" وہ مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کیے سب بول رہی تھی اور بات پوری ہونے پر ہولے سے آنکھ کھولی تو دیکھا وہ مطمئن انداز میں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

عنیشا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ اسے لگا تھا وہ حیران ہوگا اور بعد میں غصہ بھی کرے گا مگر یہ کیا؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"حمزہ۔۔ تمہیں سن کر حیرت نہیں ہوئی؟" وہ منہ کھولے اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا یہ سب پلینگ ہے۔۔ تبھی میں نے سوچا کچھ میری طرف سے بھی پلینگ کی جائے آخر پوتا تو میں اپنی دادی جان کا ہی ہوں۔۔ اور میری توقع کے عین مطابق تم سدا کی جذباتی لڑکی سب سچ بول گئی۔" وہ سینے پر باندھے ہاتھ کھولتا اطمینان سے بولا۔

عنیشا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی پھر احساس ہونے پر اسے غصہ آنے لگا۔

"حمزى!!" وہ چىنجى تھى۔

"يار بہت چىنجتى ہو۔۔ شادى کے بعد برداشت نہىں کروں گا تمہارا چىخنا۔" کان ميں انگلى گھساتا وہ شرارت سے بولا تو عنىشا نے دانت پیسے۔۔

"حمزى تم کتنے خبیث ہو۔۔ چھپھوندر۔" اس کے ارادے دیکھتے ہی حمزہ نے دوڑ لگائی تھى۔

"شرم کرو کن ناموں سے بلا رہى ہو اپنے ہونے والے شوہر کو۔۔" وہ بے باکى سے کہتا آگے بھاگ رہا تھا۔ پیچھے عنىشا کا چہرہ لال ہوا تھا شرم سے نہىں بلکہ غصے سے۔

"تم میسنے انسان۔۔ ميں چھوڑوں گى نہىں۔۔" وہ اس کے کہنے پر ہنسا تھا۔۔

"اچھا ایک منٹ۔۔" وہ پھولے ہوئے سانس سے کہتا بیچ ميں رکا تھا تبھى وہ بھی رکی۔۔

"کیا ہے؟" کڑے تیوروں سے دیکھتى پوچھ رہى تھى۔

"ہٹلر۔۔" زیر لب بر بڑاتا وہ سیدھا ہوا۔

"اب بولو بھی؟" وہ چڑی تھی۔

"وہ کہاں ہے؟" اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کون؟"

"ہمارے بچ کی ہڈی آئی مین تمہاری متاعِ جان۔۔ تمہارا موبائل۔۔" وہ ہنستے ہوئے بھاگا تھا

عنیشا کو جیسے ہی بات سمجھ آئی وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم نہیں بچتے میرے سے۔۔"

"کہاں بھاگے جا رہے ہو؟" تبھی حمزہ کو بھاگتا دیکھ کر جنید چلا تو پوچھ بیٹھے۔

"چلو وہ زی بھائی کی شادی ہے تو ایکس سائز کر رہا تھا۔" وہ رکا تھا تبھی عنیشا نے بھی بریک لگائی۔

"ضرر کی شادی میں ریس بھی رکھی ہے تم لوگوں نے؟" وہ عنیشا کو بھاگتا ہوا دیکھ چکے تھے تبھی پوچھنے لگے۔

حمزہ نے گردن پر ہاتھ پھیرتے عنیشا کی طرف دیکھا تھا۔

"نہیں پایا۔" وہ سر جھکائے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"کم لڑا کرو تم دونوں۔۔ پتہ نہیں بعد میں کیا بنے گا۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔۔ ان کے انداز پر وہ شرمندگی سے سر مزید جھکا گئے۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہاری وجہ سے پایا نے مجھے بھی ڈانٹ دیا۔" عنیشا ان کے جاتے ہی اس پر برس پڑی۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا ہٹلر بنی میرے پیچھے پڑ جاؤں چڑیل۔۔۔ چلو کو بھی میری فکر ہے پتہ نہیں میرا کیا بنے گا۔" وہ بھی بنا کسی لحاظ کے اس پر شروع ہو گیا تھا۔

کہاں کا لحاظ، کہاں کی شرمندگی۔۔ وہ دونوں پھر سے لڑنے لگے تھے۔

"سب سے پہلے تو تم مظلوم بننا چھوڑ دو۔۔ اور آئندہ میرے موبائل کو کچھ کہا پھر دیکھنا۔"

"ابھی تم اپنی فکر کرو۔۔ دادی جان کے پلان کو خراب کر دیا ہے۔۔ سچ مجھے بتادیا۔۔" وہ اسے تنگ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ اسے وہی سے گھورتی رہ گئی۔

"چھپھوندر۔" اسے غصے میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہونہ۔۔" تھانیدارنی۔" وہ بھی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا کر اسے سوچتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

یشفہ کو چائے کی طلب ہوئی تو وہ کچن میں آئی تھی۔ مگر کچن میں اسے کھڑا دیکھ کر حیران ہوتی اس کی طرف جانے لگی جب اپنے قدموں کو سنبھالتے وہ واپس مڑی ہی تھی تبھی اس کی آواز پر کی۔

"السلام علیکم!" وہ حیرت سے پلٹی۔

"وعلیکم السلام۔!" یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"ہماری ملاقات نہیں ہوئی جب سے میں آیا ہوں کہاں تھی تم؟" وہ انجان بننا ایسے بول رہا تھا جیسے آپس میں بڑی بے تکلفی ہو۔۔

"میں یہی تھی۔" مختصر سا جواب دیتی وہ جانے لگی پھر اس نے روک لیا۔

"مجھے لگا شاید تم پوچھو گی کہ آپ یہاں پھر سے کیوں آگئے؟" اس کی بات پر وہ دوبارہ اس کی طرف پلٹی۔

"میں؟" میں کیوں پوچھنے لگی۔ کوئی حق رکھتی ہوں آپ پر۔۔ آپ کی زندگی ہے جیسے مرضی جیئے۔ مجھ سے ادھار تو نہیں لی۔" اس نے لاپرواہی سے کہتے کندھے اچکائے۔ اس کی بے نیازی پر شاہ زر نے اپنے لبوں پر آتی ہنسی کو دبایا تھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ اس طرح اسے ناراض ناراض سی زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔

"ناراض ہو؟" وہ ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہوا۔

"اس کا بھی حق نہیں رکھتی۔۔" جواب موجود تھا۔

"اوکے فائن۔۔ لیکن رکھ سکتی ہو۔۔" وہ بھی اب لاپرواہی سے اتنی بڑی بات آرام سے کہہ گیا تھا۔ یشف نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔

"وہ چائے۔" ایک دم دھیان پیچھے کی طرف گیا تو فوراً بھاگ کر چولہے کی طرف آئی تھی جہاں چائے برتن سے باہر آنے کو تھی اس نے جلدی سے آگ بند کر دی۔

"دھیان رکھا کرے۔۔ اگر امریکہ سے کچھ سیکھ آئے ہیں تو صحیح طرح سیکھنا تھا ناں؟" وہ اب اس کی طرف مڑتی نارمل ہو چکی تھی۔

"اب سب کچھ میں نے کرنا ہے تو تم کیا کرو گی پھر؟" اس کی بات پر وہ بری طرح پزل ہوئی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔" وہ بس یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

"سنو! تمہارے لیے بھی بنائی ہے۔۔ میں تمہارے پاس ہی آنے والا تھا لیکن تم خود آ ہی گئی ہو تو۔۔" وہ 'تو' کو لمبا کرتا بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یشفہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی اسے ہو کیا گیا ہے؟

"میرے لیے؟ لیکن کیوں؟" وہ اپنی طرف اشارہ کرتی کافی حد تک اپنے آپ کو کمپوز کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

"ایز آئے کزن۔" وہ خفیف سا مسکرایا۔

"ایز آئے سسر۔۔۔ ضحیٰ اور عنیشا کی طرح؟" وہ اس کا صبر آزما رہی تھی یا شاید اپنا۔۔۔ مشکل سے مگر مستحکم انداز میں بولی۔

"تم میری باتیں مجھے واپس لوٹانا کب چھوڑو گی؟" شاہ زر نے آہ بھری۔

"آپ نے یہ مجھے کہی تھیں مجھے یاد رکھنی چاہیے۔" وہ فرض یاد دلا رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم پر فرض ہے میری باتوں کو یاد کرنا؟" شاہ زر نے اس سے سوال کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یشفہ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ ہونا چاہیے ٹھنڈی چائے مجھے نہیں پسند سوا سے لے کر ٹیرس پر آجاؤ۔" وہ واپس اپنی ٹون میں آتا کچن سے جانے لگا کیونکہ یشفہ یوں نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔ اور یشفہ اس کا تو منہ کھل گیا۔

"کس حق سے؟" وہیں کھڑی دانت پیسے سوال کیا گیا۔

"تم آؤ تو سمجھا دوں گا۔۔ ابھی ایز آئے کزن لے آؤ۔" آنچ دیتے لہجے میں کہتا آخر میں شرارت سے بولا۔

"امریکہ جا کر دماغ کے سکریو ڈھیلے ہو گئے ہیں جناب کے۔" غصے سے پیر پٹختی چائے کپوں میں ڈالتی وہ ٹرے لیے ٹیرس پر آگئی۔

"لو پکڑو۔۔ اور پیو اپنی کڑوی کسلی چائے۔۔ مجھے ایسی چائے پی کر تمہاری جیسی نہیں بننا۔" وہ غصے سے ٹرے ٹیبل پر رکھتی بولی تو شاہ زرنے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

جانتی تھی وہ چائے میں چینی نہیں ڈالتا۔

"انداز بتا رہے ہیں میرے پیچھے سے کڑوی کسلی چائے ہی پی گئی ہے وہ بھی صبح شام۔" اس کے موڈ کو دیکھتے وہ محضوظ ہوا تھا اور چلتا ہوا اسے ایک نظر دیکھتا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دماغ ٹھیک ہے؟ میں کیوں پینے لگی؟" وہ غصے میں تھی۔

"میری یاد میں۔۔" وہ چائے کے سب لیتا مزے سے بولا۔

"دیکھو اپنی حد میں رہو۔۔" یشفہ اس کے انداز پر کھول کر رہ گئی۔

"حد میں رہ کر ہی بات کرنا چاہ رہا ہوں پلیز تم بھی بیٹھ کر ایک بات کلیئر کر لو؟" وہ اب تھوڑا سیریس ہوا تھا۔ یشفہ نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔

"ایسے دیکھو گی تو پھر کچھ بول دوں گا پھر کہو گی کہ حد میں رہو۔۔ ورنہ انداز تمہارے بی۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا ٹھیک ہے کیا بات ہے جلدی بتاؤ؟" وہ ابھی بات پوری کرتا وہ جلدی سے اس کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ بیچ میں چھوٹی سی میز حامل تھی۔

"بتاؤ نہیں بتائیں۔۔" تصحیح کرنا لازمی سمجھا۔

"شاہ زر بتائیں؟" وہ دانت پیستے ہوئے چبا چبا کر بولی۔

وہ ہلکا سا ہنسا تو یشفہ کو بہت بھلا سا لگا۔۔ وہ جتنا چڑ جائے مگر وہ شاہ زر تھا۔۔ اس کی محبت۔

"یشفہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ جو بھی کیا وہ بس بدگمانیوں کی وجہ سے ہوا۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میں کرتا چلا گیا۔۔ میں تم سے اپنے تمام تر رویوں کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے تمہارے ساتھ رکھے۔" وہ پوری سنجیدگی سے یشفہ کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

یشفہ تو حیران رہ گئی۔۔ یہ شاہ زر نہیں تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی شاہ زر تھا جو اپنے کیے کی معافی مانگ رہا تھا تبھی یشفہ کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں نے آپکو معاف کیا کیونکہ اب میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔" وہ بھی پوری سنجیدگی سے بولی تو شاہ زر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مطلب؟" وہ ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔ دل رک سا گیا تھا۔

"میری بات طے ہو گئی ہے۔" اس کے سر پر بم پھوڑتی وہ آرام سے بولی۔

"مگر کب اور کس کے ساتھ؟" شاہ زر کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

"پاپا کے فرینڈ ہیں ان کا بیٹا ہے فرخ نام ہے۔" وہ نظریں نیچی کیے بولی۔۔ شاہ زر کو دیکھتی تو وہ اس کی چوری پکڑ لیتا۔۔

"وہ ایس پی؟" شاہ زر کو یقین کرنا مشکل تھا۔

"جی۔۔ اور پھر آپ ہی نے تو کہا تھا میں آگے بڑھ جاؤں تھنکس آپ کا مجھے موٹیویٹ کرنے کا۔۔ اور جو لڑکا آپ میرے لیے پسند کر چکے ہیں مجھے اس میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور پتہ نہیں وہ کیسا ہے اور ایس پی کو تو پاپا اچھے سے مل چکے ہیں اور گھر میں سبھی جانتے ہیں۔" وہ سنجیدہ تھی۔۔

"آپ چائے پیئے میں اس وقت نہیں پیتی۔" وہ اسے ایک نظر دیکھتی وہاں سے اٹھ کر آگئی۔۔ اور شاہ زر نے پریشانی میں چائے کا گھونٹ بھرا۔۔ آج پہلی بار اسے بھی چائے کرڑی کسلی لگی تھی۔۔ حلق سے اتارنا مشکل لگی مگر وہ اپنے اندر اُتارتا دادی جان سے بات کرنے کا سوچ چکا تھا۔

وہ جو سوچ رہا تھا لیشفہ کو منالے گا مگر بات ہی بگڑ چکی تھی۔۔ ٹھیک بھی اسے ہی کرنی تھی۔۔
اب مزید اس میں کسی کو کھونے کی سکت نہیں رہی تھی۔

"چلو بھئی لوگوں اٹھ جاؤ۔۔ شادی میں دن ہی کتنے رہ گئے ہیں اور تم سب ایسے پڑے ہوئے
ہو؟" حمزہ کمرے میں آتا ان کو ٹی وی کے آگے بیٹھا دیکھ کر بولا۔

"حمزہ بھائی بس دو منٹ کی مووی رہ گئی ہے۔" شہیار نے ایک ساتھ دو سے تین چپس منہ
میں بھر کر ڈالے تھے۔

"اولے موٹو۔۔ ساری چپس اکیلا کھا گیا؟ اٹھ شاباش اب تھوڑا ڈانس کرے گا تو سب کھایا پیا
بیلنس ہو جائے گا۔" ٹی وی کا سوچ نکالتا وہ سب کو اٹھنے کا کہہ رہا تھا۔

"خود کو سکون نہیں ہے دوسروں کو بھی مت لینے دینا۔" لیشفہ کھڑی ہوتی چپل اڑستی بولی۔ وہ
اچھی خاصی بدمزہ ہوئی تھی۔

حمزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا مجال ہے جو اثر ہو ذرا سا بھی۔

"تمہیں الگ سے کہوں تو اٹھو گی؟" عنیشا کے پھولے ہوئے منہ کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"بات مت کرو تم مجھ سے۔۔" وہ اٹھ کر اس کے پاس سے کمرے سے نکل گئی۔

"ناراض ہے پھر سے؟" یشفہ نے رازداری سے پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"قصور خود کا ہوتا ہے ناراض دوسروں سے ہوئے پھرتے ہیں۔" وہ کندھے اچکاتا ضرار کے پیچھے باہر نکلا تو یشفہ بھی ہاتھ جھلاتی کمرے سے باہر آگئی۔۔ وہ سب ضرار کے کمرے میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے۔

"اب بول بھی دو کیوں بٹھا رکھا ہے ہمیں؟" یشفہ نے اپنی جمائی روکی۔

ضرار نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

حمزہ انہیں ایک لائن میں بیٹھا کر اب چکر کاٹ رہا تھا۔۔

"یار بھیا جلدی سوچو ناں جو سوچ رہے ہو؟" شہریار کو کچن سے کھانے کی خوشبو نے اپنی طرف کھینچا تھا تبھی عنیشا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا۔

"آرام سے بیٹھے رہو۔۔ رات کو کھانا مل جائے گا۔"

"ایک کمپیٹیشن رکھتے ہیں جو اچھا کھیلا وہی وینر۔۔" حمزہ کے بولنے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یہاں شادی ہو رہی ہے کھیلوں کا مقابلہ نہیں۔" عنیشا نے اسے یاد کروانا ضروری سمجھا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم تو چپ رہو چوبہیا باندری۔۔"

"تم چھپھوندر۔۔ بندر۔۔"

"اچھا بس اب لڑنا مت شروع ہو جانا تم اپنی بات پوری کرو۔" یشفہ نے انہیں ٹوکا تھا۔

"یہاں ایک کمپیٹیشن ہوگا انتا کشری سمجھ لو دو ٹیمز ہونگی جس کو گانے آتے ہوئے وہی جیتے گا اور ڈانس میں بھی یہی کمپیٹیشن ہوگا۔۔ تم سب سوچ لو اب لڑکی والوں کی طرف سے کون ہوگا اور زی بھائی کی طرف کون ہے؟"

حمزہ کی بات پر سب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ڈن۔۔ ہم لڑکیاں ضحیٰ کے ساتھ اور باقی تم سب لڑکے زی بھائی کی طرف۔" عنیشا نے فوراً سے فیصلہ کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو چلو اب سے ہی ہمارا مقابلہ شروع جو کرنا ہے مہندی کے دن تک کا ٹائم ہے سوچ لو۔۔"

حمزہ نے انہیں بتا کر شہیار اور ضرار کو اپنی طرف کیا تو وہ بھی انہیں ٹھینکا دکھاتی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایک طرف ہوئی تھیں۔

"نانو جان!" شاہ زر دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تھا۔

"کیا بات ہے میرا بچہ اتنا اداس دکھ رہا ہے؟" نانو اس کی شکل دیکھ کر بولیں۔

"نانو؟ میں اگر آپ سے کچھ مانگوں گا تو آپ دیں گی مجھے؟" وہ بہت آس سے ان سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا چاہیے بیٹا۔۔ تم نے آج تک جو مانگا ہے تمہیں دیا ہے پھر اب کیوں انکار کرونگی میں؟" وہ شفقت سے اس کی سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولیں۔

"نانو جان آپ کا یہ نواسا بالکل اچھا نہیں ہے۔۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مانگنے آیا ہوں۔ میں اس کے لائق تو نہیں ہوں لیکن کیا کروں کچھ چیزیں آپ کی زندگی میں لازمی و ملزم بن جاتی ہیں ان کے بغیر آپ کی زندگی میں کوئی رونق نہیں ہوتی بس وہ بھی میری زندگی میں کچھ اسی طرح ہے۔۔ میرے جینے کا مقصد ہے وہ نانو؟" آج شاید وہ اپنی ساری بے چینی واضح کر رہا تھا۔

"ایسی کیا چیز ہے بیٹا؟" نانو اسے دیکھنے لگی۔

"نانو جان وہ چیز نہیں ہے۔۔ مگر میرے لیے وہ بہت معنی رکھتی ہے۔۔ بس آپ کسی طرح ماموں سے بات کر کے انہیں راضی کر لیں۔" کلثوم بیگم آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"نانو جان میں لیشفہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" سر جھکائے لب دانتوں میں دبائے بولا ڈر تھا پتہ نہیں نانو جان اس کے بارے میں کیا سوچیں۔۔ نگاہ اٹھا کر جب دیکھا تو وہ خوشی سے سرشار چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"میرا بچہ اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے میں آج ہی سہیل سے تیرے بارے میں بات کرتی ہوں۔۔ کیوں نہیں مانے گا۔۔ سائرہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا اس پر۔۔" وہ اس کو تسلی دے رہی تھیں۔

"مگر نانو اگر وہ ایس پی کے لیے مان گئے پھر؟" وہ اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے پوچھ بیٹھا۔

"وہ پولیس والا۔۔؟ اس کے لیے تو فاریہ بیٹی کا رشتہ آیا تھا۔۔ لیشفہ کا تمہارے سے ہی ہوگا اسلئے پر توکل رکھو

ان شاء اللہ۔۔۔" ان کی بات پر شاہ زر نے انہیں حیرت سے دیکھا۔ اور مسکرایا بھی۔۔۔

"مطلب یشفہ کے لیے نہیں آیا ایس پی کا رشتہ؟" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے اپنی خوشی کا اظہار کرے۔

"نہیں فاریہ کے لیے ہی آیا تھا اور آج وہ ان کی طرف پکا کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔" نانو نے اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔

چلیں نانو جان آپ پھر ماموں سے بات کر کے دیکھ لیں۔" وہ یشفہ کی چالاکي پر حیران تھا۔۔۔ وہ اسے پاگل بنا گئی اور وہ بن بھی گیا۔ شاہ زر سوچتے ہوئے ہولے سے مسکرا دیا۔

"اس کو تو اب میں بتاؤں گا۔" وہ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے سر جھٹکتا نانو جان کی طرف متوجہ ہوا۔

"نانو جان!" ان کے جواب دینے پر وہ انہیں سب کچھ سمجھاتا وہاں سے اٹھ کر آگیا تھا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں کتنی سمارٹ ہیں آپ مس یشفہ سہیل۔۔ مگر شاہ زر کمال ہمیشہ چار قدم آگے چلتا ہے۔" وہ اپنی ہی سوچ پر محضوظ ہوتا ضرار کے کمرے کی طرف گیا تھا جہاں انہوں نے اسے شادی میں کمپیٹیشن کی تیاری کے کیے بلایا تھا۔ شاہ زر ریلیکس ہو گیا تھا۔ لڑکوں والی ٹیم میں ضرار، شاہ زر، حمزہ، شہریار اور اگر ممکن ہوا تو ایس پی بھی تھا۔ اور لڑکیوں والوں کی ٹیم میں ضحیٰ، یشفہ، عنیشا اور فاریہ تھی۔ دیکھنا یہ تھا کون کیا کیا تیاری کرتا ہے۔۔

"کیا؟؟ میں تمہارے گھر آجاؤں؟" یشفہ نے فون کی دوسری طرف فاریہ کی بات پر چیخ کر کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یار آہستہ میرے کان اپنے ہیں پلاسٹک کے نہیں۔۔" فاریہ کے کہنے پر یشفہ نے منہ بنایا۔

"تمہیں کھا جائے گا وہ۔۔ خود ہینڈل کر لو۔۔"

"کتنی مطلبی ہو رہی ہو شاہ زر بھائی جو آگئے ہیں اب۔" اس نے کاری وار کیا۔

"اچھا اچھا۔۔ ایوشنل اٹیک نہیں کرو۔۔ سوچتی ہوں کس کے ساتھ آؤں کیونکہ دادی جان کا کہنا ہے کہ دلہا کو گھر سے زیادہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔"

"یار حمزہ کے ساتھ آجاؤ؟" فاریہ نے حل پیش کیا۔

"اچھا گھبراؤ نہیں میں دیکھتی ہوں۔۔ ماما پاپا کہاں ہے اور ماما ماما؟" وہ صورتحال پوچھنے لگی۔

"یار سب ہی ان کے پاس بیٹھے ہیں سعد بھی وہیں ہیں۔۔ ورنہ میں اسے کہہ دیتی تمہیں پک کر لیتا۔" فاریہ نے ٹینشن سے اپنی انگلیاں دانتوں میں دبائیں۔

"اوکے میں آتی ہوں حمزہ کے ساتھ، تم انتظار کرو۔۔" وہ فون رکھتی ضرار کے کمرے کی طرف گئی تھی آج صبح سے وہ وہیں تھا۔

"حمزہ؟" کمرے میں آتے ہی حمزہ کو آواز دی۔

"کیا بات ہے؟" حمزہ شہیار کی بازو چھوڑتا اس تک آیا۔

شاہ زر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

"مجھے فاریہ کی طرف چھوڑ آؤ۔۔۔ پلیز گھر میں اور کوئی بھی نہیں ہے دادی جان زی بھائی کو جانے نہیں دیں گی۔"

وہ معصومیت سے بولی مگر حمزہ لاپرواہی سے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتا واپس شہیار کے ڈانس اسٹیپ سیدھے کروانے لگا۔

"حمزہ! تمہیں میری ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔ زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔ دس منٹ کا راستہ ہے گاڑی پر چھوڑ آؤ۔" اسے حمزہ کے اس لاپرواہ انداز پر غصہ آیا تبھی تھوڑا اونچا بولی تھی۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔" کندھے اچکاتے اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تھی۔

"دفعہ ہو جاؤ میں خود اکیلی چلی جاتی ہوں۔۔۔" وہ کمرے سے پیر پختی ہوئی نکلی تبھی حمزہ نے شاہ زر کی طرف دیکھا۔

"بھائی یشفہ کو آپ چھوڑ آئیں پلیز وہ غصے میں سچ میں اکیلی نہ چلی جائے۔۔ میں آج اس موٹو کا ڈانس ٹھیک کروا کر رہوں گا۔" وہ شہریار کو گھورتا شاہ زر سے منت کرتا بولا۔

وہ جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھا بغیر کسی اعتراض کے وہ اٹھ گیا۔ اگر یہاں ضرار ہوتا تو اس کی خیر نہیں تھی آج۔۔ مگر شکر وہ یہاں نہیں تھا۔

"ارکو! میں چھوڑ آتا ہوں۔۔" شاہ زر اس کے پیچھے آیا تھا۔

یشفہ کی تو وہ اس کے برابر آگیا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"آپ زحمت مت کریں میں خود چلی جاؤں گی۔" تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی مگر پھر وہ بھی اس کے برابر آجاتا۔

"اکیلی کیسے جاؤں گی فضول کی ضد نہیں کرو۔" وہ اسے دیکھتا کہنے لگا۔۔ ہلکے اورنج کلر کی کرتی سر پر ہم رنگ دوپٹے لیے نیچے وائٹ ٹراؤزر میں ملبوس وہ سادگی میں بھی اسے دلکش لگ رہی تھی۔

کچھ لمحے کو نگاہیں جیسے ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔
یشفہ کنفیوز ہوئی تھی۔

"اب آپ چل رہے ہیں یا یوں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟" اس کی بات پر شاہ زر مسکراتا
ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے کہاں جانا ہے؟" وہ گاڑی باہر سرک پر نکالتا پوچھنے لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ماموں کے گھر کا راستہ نہیں پتہ آپ کو؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں کبھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"اچھا یہاں سے رائٹ ٹرن لے گے تو۔۔۔" وہ اسے سمجھانے لگی شاہ زر مسکراہٹ دبائے اسے

گاڑی روکے دیکھ رہا تھا۔ ضرار کے ساتھ وہ کافی دفعہ ان کے گھر جا چکا تھا وہ تو بس یشفہ کو

سننے کا دل چاہ رہا تھا تو جھوٹ بول دیا۔

"آپ رکے کیوں گاڑی چلائیں؟" احساس ہونے پر وہ اسے کہتی ہوئی ایک دم چپ ہوئی۔۔
کیونکہ شاہ زر اطمینان سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"امریکہ سے کیا ہو آیا ہے۔۔ ٹھہرکی ہی بن گیا ہے کیسے دیکھ رہا ہے۔۔" یشفہ نے ادھر ادھر نگاہیں گھمائیں وہ اچھا خاصا نروس ہو رہی تھی۔

"امریکا سے کیا ٹھہرکپن کی ڈگری لے کر آئے ہیں۔۔ گاڑی چلائیں ورنہ تو میں اکیلی چلی جاؤں گی۔" شاہ زر کو باقاعدہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ دروازے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی جب اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

یشفہ نے بھی سکھ کا سانس لیا اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

"تھینک یو۔" لٹھ مار انداز میں کہتی وہ گاڑی سے نیچے اتری تھی۔

"میں بھی آتا ہوں تمہارے ساتھ۔" وہ اس طرف سے باہر نکلتا ہوا بولا۔

"اب یہ کیوں آرہا ہے؟" یشفہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

مگر ہمت نہیں ہوئی پوچھنے کی۔۔۔ وہ سیریس دکھ رہا تھا۔۔۔
شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی۔

چپ چاپ چلتی وہ انٹرنس گیٹ تک آئی۔

جیسے ہی دروازہ کھلا شاہ زر اسے ایک نظر دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
"کیا انسان ہے یہ۔۔۔" شاہ زر کو دیکھتی وہ اندر آگئی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ تو سچ میں آگیا ہے۔" یشفہ کمرے میں بیٹھی اپنے آپ کو یقین دلا رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا ناں کہ وہ آئے گا ضرور۔" عنیشا بھی اس کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھی تھی۔
یشفہ نے اس کو ابرو اٹھا کر دیکھا۔

"تم نے ایسا کب کہا؟"

"وہ میں اپنے دل میں کہتی تھی تم سے کہتی تو تم امید لگا لیتی اور اگر وہ نہ آتا پھر؟؟" عنیشا نے جھٹ صفائی دی۔

"مس عنیشا کیا کہنے تمہارے۔۔" وہ طنز سے کہتی وہاں سے اٹھ گئی۔

"اب تم کہاں جا رہی ہو؟" <https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"نیچے اسے پھولوں کے ہار پہنانے جا رہی ہوں آخر امریکہ سے ہمیشہ کے لیے واپس جو آگیا ہے۔" عام سے لہجے میں کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی اور عنیشا سوچ میں پڑ گئی کہ کیا واقعی اسے ہار پہنانے تو نہیں چلی گئی۔

"یشفہ ٹھہرو میں بھی آتی ہوں تمہارے ساتھ۔" سوچ کو جھٹکتے وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی مگر کمرے میں آتے وجود سے ٹکرائی۔۔

"اوہ سوری حمزہ!"

"بات سنو میری!" وہ جلدی سے کہتی وہاں سے جانے لگی جب حمزہ نے اسے روکا۔ عنیشا آج کل دادی جان کے پلان پر عمل کرتے ہوئے بہت کم اس سے بات کر رہی تھی۔

"جی کہیں۔۔ کیا بات ہے؟" عنیشا نے اپنی ہنسی دبائی تھی۔

"حمزہ نہ کہا کرو مجھے۔۔" انتہائی سنجیدگی سے کہتا وہ اسے نہیں بلکہ نظریں سامنے مرکوز کیے

<https://www.classicurdumaterial.com/> کھڑا تھا۔

عنیشا کا تو منہ کھل گیا۔ Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہاں اور تم مجھے عنیش کہہ لو۔۔ یہ کیا بات ہوئی؟" وہ ہاتھ کمر پر جماتی اسے تیکھی نظروں سے دیکھتی بولی۔

"میں نے تمہیں اب عنیش کب کہا؟"

"یہ ابھی کہا تو۔۔" وہ انگلی گھما کر اس کی بات یاد کرواتی بولی۔

"یہ میں نے تمہیں بتایا کہ میں نے نہیں کہا۔۔"

"لیکن بولا تو ہے نا!" اس کے انداز پر وہ کھول کر ہی تو رہ گئی تھی۔

"اچھا میں بحث کرنے نہیں کھڑا ہوا تم سے۔۔" وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔

"تو جاؤ یہاں سے۔۔" عنیشا لا پرواہی سے بولی حمزہ نے اس پر ایک اچٹتی نظر ڈالی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم تو کافی خوش ہوگی ناں مجھ سے تمہاری جان چھوٹی۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتا اسے ذرا اچھا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> نہیں لگا تھا۔

"حمزی! تم غلط۔۔"

"عنیشا مجھے سب دکھ رہا ہے تم بہت خوش ہو۔" وہ اس کے طنز برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

"اچھا ناں منہ ٹھیک کرو۔۔ کیا لسوڑے جیسا منہ بنایا ہوا ہے تم نے چھچھوند۔۔" وہ اسے مناتی ہوئی بولی حمزہ نے اسے لسوڑے کہے جانے پر گھورا۔

اس سے اب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ سب بول دی۔

"حمزہ یہ سب مذاق تھا دادی جان نے کہا تھا تمہارے لیے سرپرائز ہوگا۔۔ ورنہ تو سب راضی ہیں اس رشتے پر۔ مگر یہاں تمہارے مزاج ہی سیٹ نہیں ہو رہے۔۔" وہ مٹھیاں بھینچے آنکھیں بند کیے سب بول رہی تھی اور بات پوری ہونے پر ہولے سے آنکھ کھولی تو دیکھا وہ مطمئن انداز میں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔

عنیشا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ اسے لگا تھا وہ حیران ہوگا اور بعد میں غصہ بھی کرے گا مگر یہ کیا؟؟

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"حمزہ۔۔ تمہیں سن کر حیرت نہیں ہوئی؟" وہ منہ کھولے اس کی شکل دیکھ رہی تھی۔

"مجھے تو پہلے ہی شک تھا یہ سب پلینگ ہے۔۔ تبھی میں نے سوچا کچھ میری طرف سے بھی پلینگ کی جائے آخر پوتا تو میں اپنی دادی جان کا ہی ہوں۔۔ اور میری توقع کے عین مطابق تم سدا کی جذباتی لڑکی سب سچ بول گئی۔" وہ سینے پر باندھے ہاتھ کھولتا اطمینان سے بولا۔

عنیشا اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی پھر احساس ہونے پر اسے غصہ آنے لگا۔

"حمزى!!" وہ چىخى تھى۔

"يار بہت چىختى ہو۔۔ شادى کے بعد برداشت نہىں کروں گا تمہارا چىخنا۔" کان ميں انگلى گھساتا وہ شرارت سے بولا تو عنىشا نے دانت پیسے۔۔

"حمزى تم کتنے خبیث ہو۔۔ چھپھوندر۔" اس کے ارادے دیکھتے ہی حمزہ نے دوڑ لگائی تھى۔

"شرم کرو کن ناموں سے بلا رہى ہو اپنے ہونے والے شوہر کو۔۔" وہ بے باکى سے کہتا آگے بھاگ رہا تھا۔ پیچھے عنىشا کا چہرہ لال ہوا تھا شرم سے نہىں بلکہ غصے سے۔

"تم میسنے انسان۔۔ ميں چھوڑوں گى نہىں۔۔" وہ اس کے کہنے پر ہنسا تھا۔۔

"اچھا ایک منٹ۔۔" وہ پھولے ہوئے سانس سے کہتا بیچ ميں رکا تھا تبھى وہ بھی رکی۔۔

"کیا ہے؟" کڑے تیوروں سے دیکھتى پوچھ رہى تھى۔

"ہٹلر۔۔" زیر لب بر بڑاتا وہ سیدھا ہوا۔

"اب بولو بھی؟" وہ چڑی تھی۔

"وہ کہاں ہے؟" اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کون؟"

"ہمارے بچ کی ہڈی آئی مین تمہاری متاعِ جان۔۔ تمہارا موبائل۔۔" وہ ہنستے ہوئے بھاگا تھا

عنیشا کو جیسے ہی بات سمجھ آئی وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تم نہیں بچتے میرے سے۔۔"

"کہاں بھاگے جا رہے ہو؟" تبھی حمزہ کو بھاگتا دیکھ کر جنید چلو پوچھ بیٹھے۔

"چلو وہ زی بھائی کی شادی ہے تو ایکس سائز کر رہا تھا۔" وہ رکا تھا تبھی عنیشا نے بھی بریک لگائی۔

"ضرر کی شادی میں ریس بھی رکھی ہے تم لوگوں نے؟" وہ عنیشا کو بھاگتا ہوا دیکھ چکے تھے تبھی پوچھنے لگے۔

حمزہ نے گردن پر ہاتھ پھیرتے عنیشا کی طرف دیکھا تھا۔

"نہیں پایا۔" وہ سر جھکائے بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

"کم لڑا کرو تم دونوں۔۔ پتہ نہیں بعد میں کیا بنے گا۔" وہ ان دونوں کو دیکھتے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔۔ ان کے انداز پر وہ شرمندگی سے سر مزید جھکا گئے۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے تمہاری وجہ سے پایا نے مجھے بھی ڈانٹ دیا۔" عنیشا ان کے جاتے ہی اس پر برس پڑی۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا ہٹلر بنی میرے پیچھے پڑ جاؤں چڑیل۔۔۔ چلو کو بھی میری فکر ہے پتہ نہیں میرا کیا بنے گا۔" وہ بھی بنا کسی لحاظ کے اس پر شروع ہو گیا تھا۔

کہاں کا لحاظ، کہاں کی شرمندگی۔۔ وہ دونوں پھر سے لڑنے لگے تھے۔

"سب سے پہلے تو تم مظلوم بننا چھوڑ دو۔۔ اور آئندہ میرے موبائل کو کچھ کہا پھر دیکھنا۔"

"ابھی تم اپنی فکر کرو۔۔ دادی جان کے پلان کو خراب کر دیا ہے۔۔ سچ مجھے بتادیا۔۔" وہ اسے تنگ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ اسے وہی سے گھورتی رہ گئی۔

"چھپھوندر۔" اسے غصے میں کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"ہونہ۔۔" تھانیدارنی۔" وہ بھی جیبوں میں ہاتھ ڈالے مسکرا کر اسے سوچتا سیڑھیاں چڑھ گیا۔

یشفہ کو چائے کی طلب ہوئی تو وہ کچن میں آئی تھی۔ مگر کچن میں اسے کھڑا دیکھ کر حیران ہوتی اس کی طرف جانے لگی جب اپنے قدموں کو سنبھالتے وہ واپس مڑی ہی تھی تبھی اس کی آواز پر کی۔

"السلام علیکم!" وہ حیرت سے پلٹی۔

"وعلیکم السلام!" یشفہ نے ابرو اچکائے۔

"ہماری ملاقات نہیں ہوئی جب سے میں آیا ہوں کہاں تھی تم؟" وہ انجان بننا ایسے بول رہا تھا جیسے آپس میں بڑی بے تکلفی ہو۔

"میں یہی تھی۔" مختصر سا جواب دیتی وہ جانے لگی پھر اس نے روک لیا۔

"مجھے لگا شاید تم پوچھو گی کہ آپ یہاں پھر سے کیوں آگئے؟" اس کی بات پر وہ دوبارہ اس کی طرف پلٹی۔

"میں؟" میں کیوں پوچھنے لگی۔ کوئی حق رکھتی ہوں آپ پر۔۔ آپ کی زندگی ہے جیسے مرضی جیئے۔ مجھ سے ادھار تو نہیں لی۔" اس نے لاپرواہی سے کہتے کندھے اچکائے۔ اس کی بے نیازی پر شاہ زر نے اپنے لبوں پر آتی ہنسی کو دبایا تھا۔

اب وہ اسے کیا بتاتا کہ وہ اس طرح اسے ناراض ناراض سی زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔

"ناراض ہو؟" وہ ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہوا۔

"اس کا بھی حق نہیں رکھتی۔۔" جواب موجود تھا۔

"اوکے فائن۔۔ لیکن رکھ سکتی ہو۔۔" وہ بھی اب لاپرواہی سے اتنی بڑی بات آرام سے کہہ گیا تھا۔ یشف نے جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا تھا۔

"وہ چائے۔" ایک دم دھیان پیچھے کی طرف گیا تو فوراً بھاگ کر چولہے کی طرف آئی تھی جہاں چائے برتن سے باہر آنے کو تھی اس نے جلدی سے آگ بند کر دی۔

"دھیان رکھا کرے۔۔ اگر امریکہ سے کچھ سیکھ آئے ہیں تو صحیح طرح سیکھنا تھا ناں؟" وہ اب اس کی طرف مڑتی نارمل ہو چکی تھی۔

"اب سب کچھ میں نے کرنا ہے تو تم کیا کرو گی پھر؟" اس کی بات پر وہ بری طرح پزل ہوئی تھی۔

"میں چلتی ہوں۔" وہ بس یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔

"سنو! تمہارے لیے بھی بنائی ہے۔۔ میں تمہارے پاس ہی آنے والا تھا لیکن تم خود آ ہی گئی ہو تو۔۔" وہ 'تو' کو لمبا کرتا بولا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یشفہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی اسے ہو کیا گیا ہے؟

"میرے لیے؟ لیکن کیوں؟" وہ اپنی طرف اشارہ کرتی کافی حد تک اپنے آپ کو کمپوز کرنے میں کامیاب رہی تھی۔

"ایز آئے کزن۔" وہ خفیف سا مسکرایا۔

"ایز آئے سسر۔۔۔ ضحیٰ اور عنیشا کی طرح؟" وہ اس کا صبر آزما رہی تھی یا شاید اپنا۔۔۔ مشکل سے مگر مستحکم انداز میں بولی۔

"تم میری باتیں مجھے واپس لوٹانا کب چھوڑو گی؟" شاہ زر نے آہ بھری۔

"آپ نے یہ مجھے کہی تھیں مجھے یاد رکھنی چاہیے۔" وہ فرض یاد دلا رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تم پر فرض ہے میری باتوں کو یاد کرنا؟" شاہ زر نے اس سے سوال کیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یشفہ چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے اور تمہیں پتہ ہونا چاہیے ٹھنڈی چائے مجھے نہیں پسند سوا سے لے کر ٹیرس پر آجاؤ۔" وہ واپس اپنی ٹون میں آتا کچن سے جانے لگا کیونکہ یشفہ یوں نہیں چھوڑنے والی تھی۔۔۔ اور یشفہ اس کا تو منہ کھل گیا۔

"کس حق سے؟" وہیں کھڑی دانت پیسے سوال کیا گیا۔

"تم آؤ تو سمجھا دوں گا۔۔ ابھی ایز آئے کزن لے آؤ۔" آنچ دیتے لہجے میں کہتا آخر میں شرارت سے بولا۔

"امریکہ جا کر دماغ کے سکریو ڈھیلے ہو گئے ہیں جناب کے۔" غصے سے پیر پٹختی چائے کپوں میں ڈالتی وہ ٹرے لیے ٹیرس پر آگئی۔

"لو پکڑو۔۔ اور پیو اپنی کڑوی کسلی چائے۔۔ مجھے ایسی چائے پی کر تمہاری جیسی نہیں بننا۔" وہ غصے سے ٹرے ٹیبل پر رکھتی بولی تو شاہ زرنے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا۔

جانتی تھی وہ چائے میں چینی نہیں ڈالتا۔

"انداز بتا رہے ہیں میرے پیچھے سے کڑوی کسلی چائے ہی پی گئی ہے وہ بھی صبح شام۔" اس کے موڈ کو دیکھتے وہ محض ہوا تھا اور چلتا ہوا اسے ایک نظر دیکھتا کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دماغ ٹھیک ہے؟ میں کیوں پینے لگی؟" وہ غصے میں تھی۔

"میری یاد میں۔۔" وہ چائے کے سب لیتا مزے سے بولا۔

"دیکھو اپنی حد میں رہو۔۔" یشفہ اس کے انداز پر کھول کر رہ گئی۔

"حد میں رہ کر ہی بات کرنا چاہ رہا ہوں پلیز تم بھی بیٹھ کر ایک بات کلیئر کر لو؟" وہ اب تھوڑا سیریس ہوا تھا۔ یشفہ نے اسے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔

"ایسے دیکھو گی تو پھر کچھ بول دوں گا پھر کہو گی کہ حد میں رہو۔۔ ورنہ انداز تمہارے بی۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا ٹھیک ہے کیا بات ہے جلدی بتاؤ؟" وہ ابھی بات پوری کرتا وہ جلدی سے اس کے

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سامنے والی کرسی پر بیٹھی تھی۔ بیچ میں چھوٹی سی میز حامل تھی۔

"بتاؤ نہیں بتائیں۔۔" تصحیح کرنا لازمی سمجھا۔

"شاہ زر بتائیں؟" وہ دانت پیستے ہوئے چبا چبا کر بولی۔

وہ ہلکا سا ہنسا تو یشفہ کو بہت بھلا سا لگا۔۔ وہ جتنا چڑ جائے مگر وہ شاہ زر تھا۔۔ اس کی محبت۔

"یشفہ میں نے اب تک تمہارے ساتھ جو بھی کیا وہ بس بدگمانیوں کی وجہ سے ہوا۔۔ میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر میں کرتا چلا گیا۔۔ میں تم سے اپنے تمام تر رویوں کی معافی مانگتا ہوں جو میں نے تمہارے ساتھ رکھے۔" وہ پوری سنجیدگی سے یشفہ کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔

یشفہ تو حیران رہ گئی۔۔ یہ شاہ زر نہیں تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی شاہ زر تھا جو اپنے کیے کی معافی مانگ رہا تھا تبھی یشفہ کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"میں نے آپکو معاف کیا کیونکہ اب میں اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔" وہ بھی پوری سنجیدگی سے بولی تو شاہ زر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مطلب؟" وہ ایک دم سیدھا ہوا تھا۔۔ دل رک سا گیا تھا۔

"میری بات طے ہو گئی ہے۔" اس کے سر پر بم پھوڑتی وہ آرام سے بولی۔

"مگر کب اور کس کے ساتھ؟" شاہ زر کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

"پاپا کے فرینڈ ہیں ان کا بیٹا ہے فرخ نام ہے۔" وہ نظریں نیچی کیے بولی۔۔ شاہ زر کو دیکھتی تو وہ اس کی چوری پکڑ لیتا۔۔

"وہ ایس پی؟" شاہ زر کو یقین کرنا مشکل تھا۔

"جی۔۔ اور پھر آپ ہی نے تو کہا تھا میں آگے بڑھ جاؤں تھنیکس آپ کا مجھے موٹیویٹ کرنے کا۔۔ اور جو لڑکا آپ میرے لیے پسند کر چکے ہیں مجھے اس میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے اور پتہ نہیں وہ کیسا ہے اور ایس پی کو تو پاپا اچھے سے مل چکے ہیں اور گھر میں سبھی جانتے ہیں۔" وہ سنجیدہ تھی۔۔

"آپ چائے پیئے میں اس وقت نہیں پیتی۔" وہ اسے ایک نظر دیکھتی وہاں سے اٹھ کر آگئی۔۔ اور شاہ زر نے پریشانی میں چائے کا گھونٹ بھرا۔۔ آج پہلی بار اسے بھی چائے کڑوی کسلی لگی تھی۔۔ حلق سے اتارنا مشکل لگی مگر وہ اپنے اندر اُتارتا دادی جان سے بات کرنے کا سوچ چکا تھا۔

وہ جو سوچ رہا تھا لیشفہ کو منالے گا مگر بات ہی بگڑ چکی تھی۔۔ ٹھیک بھی اسے ہی کرنی تھی۔۔
اب مزید اس میں کسی کو کھونے کی سکت نہیں رہی تھی۔

"چلو بھئی لوگوں اٹھ جاؤ۔۔ شادی میں دن ہی کتنے رہ گئے ہیں اور تم سب ایسے پڑے ہوئے
ہو؟" حمزہ کمرے میں آتا ان کو ٹی وی کے آگے بیٹھا دیکھ کر بولا۔

"حمزہ بھائی بس دو منٹ کی مووی رہ گئی ہے۔" شہیار نے ایک ساتھ دو سے تین چپس منہ
میں بھر کر ڈالے تھے۔

"اولے موٹو۔۔ ساری چپس اکیلا کھا گیا؟ اٹھ شاباش اب تھوڑا ڈانس کرے گا تو سب کھایا پیا
بیلنس ہو جائے گا۔" ٹی وی کا سوچ نکالتا وہ سب کو اٹھنے کا کہہ رہا تھا۔

"خود کو سکون نہیں ہے دوسروں کو بھی مت لینے دینا۔" لیشفہ کھڑی ہوتی چپل اڑستی بولی۔ وہ
اچھی خاصی بدمزہ ہوئی تھی۔

حمزہ نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا مجال ہے جو اثر ہو ذرا سا بھی۔

"تمہیں الگ سے کہوں تو اٹھو گی؟" عنیشا کے پھولے ہوئے منہ کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔

"بات مت کرو تم مجھ سے۔۔" وہ اٹھ کر اس کے پاس سے کمرے سے نکل گئی۔

"ناراض ہے پھر سے؟" یشفہ نے رازداری سے پوچھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"قصور خود کا ہوتا ہے ناراض دوسروں سے ہوئے پھرتے ہیں۔" وہ کندھے اچکاتا ضرار کے پیچھے باہر نکلا تو یشفہ بھی ہاتھ جھلاتی کمرے سے باہر آگئی۔۔ وہ سب ضرار کے کمرے میں بیٹھے مووی دیکھ رہے تھے۔

"اب بول بھی دو کیوں بٹھا رکھا ہے ہمیں؟" یشفہ نے اپنی جمائی روکی۔

ضرار نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

حمزہ انہیں ایک لائن میں بیٹھا کر اب چکر کاٹ رہا تھا۔۔

"یار بھیا جلدی سوچو ناں جو سوچ رہے ہو؟" شہریار کو کچن سے کھانے کی خوشبو نے اپنی طرف کھینچا تھا تبھی عنیشا نے اسے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھایا۔

"آرام سے بیٹھے رہو۔۔ رات کو کھانا مل جائے گا۔"

"ایک کمپیٹیشن رکھتے ہیں جو اچھا کھیلا وہی وینر۔۔" حمزہ کے بولنے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"یہاں شادی ہو رہی ہے کھیلوں کا مقابلہ نہیں۔" عنیشا نے اسے یاد کروانا ضروری سمجھا۔

"تم تو چپ رہو چوبیا باندری۔۔"

"تم چھپھوندر۔۔ بندر۔۔"

"اچھا بس اب لڑنا مت شروع ہو جانا تم اپنی بات پوری کرو۔" یشفہ نے انہیں ٹوکا تھا۔

"یہاں ایک کمپیٹیشن ہوگا انتاکشری سمجھ لو دو ٹیمز ہونگی جس کو گانے آتے ہوئے وہی جیتے گا اور ڈانس میں بھی یہی کمپیٹیشن ہوگا۔۔ تم سب سوچ لو اب لڑکی والوں کی طرف سے کون ہوگا اور زی بھائی کی طرف کون ہے؟"

حمزہ کی بات پر سب نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔

"ڈن۔۔ ہم لڑکیاں ضحیٰ کے ساتھ اور باقی تم سب لڑکے زی بھائی کی طرف۔" عنیشا نے فوراً سے فیصلہ کیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"تو چلو اب سے ہی ہمارا مقابلہ شروع جو کرنا ہے مہندی کے دن تک کا ٹائم ہے سوچ لو۔۔"

حمزہ نے انہیں بتا کر شہیار اور ضرار کو اپنی طرف کیا تو وہ بھی انہیں ٹھینکا دکھاتی

<https://www.classicurdumaterial.com/>

ایک طرف ہوئی تھیں۔

"نانو جان!" شاہ زر دروازہ ناک کرتا کمرے میں آیا تھا۔

"کیا بات ہے میرا بچہ اتنا اداس دکھ رہا ہے؟" نانو اس کی شکل دیکھ کر بولیں۔

"نانو؟ میں اگر آپ سے کچھ مانگوں گا تو آپ دیں گی مجھے؟" وہ بہت آس سے ان سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا چاہیے بیٹا۔۔ تم نے آج تک جو مانگا ہے تمہیں دیا ہے پھر اب کیوں انکار کرونگی میں؟" وہ شفقت سے اس کی سر پر ہاتھ پھیرتی ہوئی بولیں۔

"نانو جان آپ کا یہ نواسا بالکل اچھا نہیں ہے۔۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر مانگنے آیا ہوں۔ میں اس کے لائق تو نہیں ہوں لیکن کیا کروں کچھ چیزیں آپ کی زندگی میں لازمی و ملزم بن جاتی ہیں ان کے بغیر آپ کی زندگی میں کوئی رونق نہیں ہوتی بس وہ بھی میری زندگی میں کچھ اسی طرح ہے۔۔ میرے جینے کا مقصد ہے وہ نانو؟" آج شاید وہ اپنی ساری بے چینی واضح کر رہا تھا۔

"ایسی کیا چیز ہے بیٹا؟" نانو اسے دیکھنے لگی۔

"نانو جان وہ چیز نہیں ہے۔۔ مگر میرے لیے وہ بہت معنی رکھتی ہے۔۔ بس آپ کسی طرح ماموں سے بات کر کے انہیں راضی کر لیں۔" کلثوم بیگم آنکھوں میں الجھن لیے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"نانو جان میں لیشفہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" سر جھکائے لب دانتوں میں دبائے بولا ڈر تھا پتہ نہیں نانو جان اس کے بارے میں کیا سوچیں۔۔ نگاہ اٹھا کر جب دیکھا تو وہ خوشی سے سرشار چہرہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"میرا بچہ اس میں اتنا گھبرانے کی کیا بات ہے میں آج ہی سہیل سے تیرے بارے میں بات کرتی ہوں۔۔ کیوں نہیں مانے گا۔۔ سائرہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا اس پر۔۔" وہ اس کو تسلی دے رہی تھیں۔

"مگر نانو اگر وہ ایس پی کے لیے مان گئے پھر؟" وہ اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے پوچھ بیٹھا۔

"وہ پولیس والا۔۔؟ اس کے لیے تو فاریہ بیٹی کا رشتہ آیا تھا۔۔ لیشفہ کا تمہارے سے ہی ہوگا اللہ پر توکل رکھو

ان شاء اللہ۔۔۔" ان کی بات پر شاہ زر نے انہیں حیرت سے دیکھا۔ اور مسکرایا بھی۔۔۔

"مطلب یشفہ کے لیے نہیں آیا ایس پی کا رشتہ؟" اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے اپنی خوشی کا اظہار کرے۔

"نہیں فاریہ کے لیے ہی آیا تھا اور آج وہ ان کی طرف پکا کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔" نانو نے اسے ساری بات سے آگاہ کیا۔

چلیں نانو جان آپ پھر ماموں سے بات کر کے دیکھ لیں۔" وہ یشفہ کی چالاکي پر حیران تھا۔۔۔ وہ اسے پاگل بنا گئی اور وہ بن بھی گیا۔ شاہ زر سوچتے ہوئے ہولے سے مسکرا دیا۔

"اس کو تو اب میں بتاؤں گا۔" وہ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے سر جھٹکتا نانو جان کی طرف متوجہ ہوا۔

"نانو جان!" ان کے جواب دینے پر وہ انہیں سب کچھ سمجھاتا وہاں سے اٹھ کر آگیا تھا۔

"میں بھی دیکھتا ہوں کتنی سمارٹ ہیں آپ مس یشفہ سہیل۔۔ مگر شاہ زر کمال ہمیشہ چار قدم آگے چلتا ہے۔" وہ اپنی ہی سوچ پر محضوظ ہوتا ضرار کے کمرے کی طرف گیا تھا جہاں انہوں نے اسے شادی میں کمپیٹیشن کی تیاری کے کیے بلایا تھا۔ شاہ زر ریلیکس ہو گیا تھا۔ لڑکوں والی ٹیم میں ضرار، شاہ زر، حمزہ، شہریار اور اگر ممکن ہوا تو ایس پی بھی تھا۔ اور لڑکیوں والوں کی ٹیم میں ضحیٰ، یشفہ، عنیشا اور فاریہ تھی۔ دیکھنا یہ تھا کون کیا کیا تیاری کرتا ہے۔۔

"کیا؟؟ میں تمہارے گھر آجاؤں؟" یشفہ نے فون کی دوسری طرف فاریہ کی بات پر چیخ کر کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"یار آہستہ میرے کان اپنے ہیں پلاسٹک کے نہیں۔۔" فاریہ کے کہنے پر یشفہ نے منہ بنایا۔

"تمہیں کھا جائے گا وہ۔۔ خود ہینڈل کر لو۔۔"

"کتنی مطلبی ہو رہی ہو شاہ زر بھائی جو آگئے ہیں اب۔" اس نے کاری وار کیا۔

"اچھا اچھا۔۔ ایوشنل اٹیک نہیں کرو۔۔ سوچتی ہوں کس کے ساتھ آؤں کیونکہ دادی جان کا کہنا ہے کہ دلہا کو گھر سے زیادہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔"

"یار حمزہ کے ساتھ آجاؤ؟" فاریہ نے حل پیش کیا۔

"اچھا گھبراؤ نہیں میں دیکھتی ہوں۔۔ ماما پاپا کہاں ہے اور ماما ماما؟" وہ صورتحال پوچھنے لگی۔

"یار سب ہی ان کے پاس بیٹھے ہیں سعد بھی وہیں ہیں۔۔ ورنہ میں اسے کہہ دیتی تمہیں پک کر لیتا۔" فاریہ نے ٹینشن سے اپنی انگلیاں دانتوں میں دبائیں۔

"اوکے میں آتی ہوں حمزہ کے ساتھ، تم انتظار کرو۔۔" وہ فون رکھتی ضرار کے کمرے کی طرف گئی تھی آج صبح سے وہ وہیں تھا۔

"حمزہ؟" کمرے میں آتے ہی حمزہ کو آواز دی۔

"کیا بات ہے؟" حمزہ شہیار کی بازو چھوڑتا اس تک آیا۔

شاہ زر نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا تھا۔

"مجھے فاریہ کی طرف چھوڑ آؤ۔۔۔ پلیز گھر میں اور کوئی بھی نہیں ہے دادی جان زی بھائی کو جانے نہیں دیں گی۔"

وہ معصومیت سے بولی مگر حمزہ لاپرواہی سے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتا واپس شہریار کے ڈانس اسٹیپ سیدھے کروانے لگا۔

"حمزہ! تمہیں میری ایک بار کی کہی بات سمجھ کیوں نہیں آتی۔۔۔ زیادہ دور نہیں ہے۔۔۔ دس منٹ کا راستہ ہے گاڑی پر چھوڑ آؤ۔" اسے حمزہ کے اس لاپرواہ انداز پر غصہ آیا تبھی تھوڑا اونچا بولی تھی۔

"میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔" کندھے اچکاتے اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی تھی۔

"دفعہ ہو جاؤ میں خود اکیلی چلی جاتی ہوں۔۔۔" وہ کمرے سے پیر پختی ہوئی نکلی تبھی حمزہ نے شاہ زر کی طرف دیکھا۔

"بھائی یشفہ کو آپ چھوڑ آئیں پلیز وہ غصے میں سچ میں اکیلی نہ چلی جائے۔۔ میں آج اس موٹو کا ڈانس ٹھیک کروا کر رہوں گا۔" وہ شہیار کو گھورتا شاہ زر سے منت کرتا بولا۔

وہ جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھا بغیر کسی اعتراض کے وہ اٹھ گیا۔ اگر یہاں ضرار ہوتا تو اس کی خیر نہیں تھی آج۔۔ مگر شکر وہ یہاں نہیں تھا۔

"ارکو! میں چھوڑ آتا ہوں۔۔" شاہ زر اس کے پیچھے آیا تھا۔

یشفہ کی تو وہ اس کے برابر آگیا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"آپ زحمت مت کریں میں خود چلی جاؤں گی۔" تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی مگر پھر وہ بھی اس کے برابر آجاتا۔

"اکیلی کیسے جاؤں گی فضول کی ضد نہیں کرو۔" وہ اسے دیکھتا کہنے لگا۔۔ ہلکے اورنج کلر کی کرتی سر پر ہم رنگ دوپٹے لیے نیچے وائٹ ٹراورز میں ملبوس وہ سادگی میں بھی اسے دلکش لگ رہی تھی۔

کچھ لمحے کو نگاہیں جیسے ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔
یشفہ کنفیوز ہوئی تھی۔

"اب آپ چل رہے ہیں یا یوں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے؟" اس کی بات پر شاہ زر مسکراتا
ہوا گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے کہاں جانا ہے؟" وہ گاڑی باہر سرک پر نکالتا پوچھنے لگا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ماموں کے گھر کا راستہ نہیں پتہ آپ کو؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"نہیں کبھی جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔"

"اچھا یہاں سے رائٹ ٹرن لے گے تو۔۔۔" وہ اسے سمجھانے لگی شاہ زر مسکراہٹ دبائے اسے

گاڑی روکے دیکھ رہا تھا۔ ضرار کے ساتھ وہ کافی دفعہ ان کے گھر جا چکا تھا وہ تو بس یشفہ کو

سننے کا دل چاہ رہا تھا تو جھوٹ بول دیا۔

"آپ رکے کیوں گاڑی چلائیں؟" احساس ہونے پر وہ اسے کہتی ہوئی ایک دم چپ ہوئی۔۔
کیونکہ شاہ زر اطمینان سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔

"امریکہ سے کیا ہو آیا ہے۔۔ ٹھہرکی ہی بن گیا ہے کیسے دیکھ رہا ہے۔۔" یشفہ نے ادھر ادھر نگاہیں گھمائیں وہ اچھا خاصا نروس ہو رہی تھی۔

"امریکا سے کیا ٹھہرکپن کی ڈگری لے کر آئے ہیں۔۔ گاڑی چلائیں ورنہ تو میں اکیلی چلی جاؤں گی۔" شاہ زر کو باقاعدہ انگلی اٹھا کر وارن کرتی وہ دروازے کی طرف ہاتھ بڑھانے لگی جب اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔

یشفہ نے بھی سکھ کا سانس لیا اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔

"تھینک یو۔" لٹھ مار انداز میں کہتی وہ گاڑی سے نیچے اتری تھی۔

"میں بھی آتا ہوں تمہارے ساتھ۔" وہ اس طرف سے باہر نکلتا ہوا بولا۔

"اب یہ کیوں آرہا ہے؟" یشفہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

مگر ہمت نہیں ہوئی پوچھنے کی۔۔۔ وہ سیریس دکھ رہا تھا۔۔۔
شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی۔

چپ چاپ چلتی وہ انٹرنس گیٹ تک آئی۔

جیسے ہی دروازہ کھلا شاہ زر اسے ایک نظر دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com
"کیا انسان ہے یہ۔۔۔" شاہ زر کو دیکھتی وہ اندر آگئی۔۔۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ضرار ڈریسنگ کے آگے کھڑا اپنے بال سنوار رہا تھا۔ مسکراہٹ تو چہرے سے جدا ہی نہیں ہو رہی تھی۔
ضحیٰ کو پورے پندرہ دنوں بعد دیکھے گا اسی بات پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر سی گئی تھی۔
بھوری آنکھوں کی چمک آج کچھ الگ سی تھی۔

برش ڈریسنگ پر رکھتے وہ پرفیوم اٹھاتا اپنے آپ پر کرنے ہی والا تھا جب وہ دونوں بندر چیتختے چلاتے اس کے کمرے میں آئے اور آتے ہی اس کے سر پر پارٹی بمپر پھوڑا تھا۔ ضرار اس سب میں ہکا بکا کھڑا رہ گیا کہ یہ ایک دم سے ہوا کیا ہے۔

"شادی مبارک برو۔۔!" خوشی سے چیتختے ہی ساتھ ہی حمزہ اور شہیار نے اس پر سنو سپرے کیا تھا جو انہوں نے اپنے ہاتھ کے پیچھے چھپائے ہوئے تھے۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ ضرار سنبھل نہیں سکا اور اب اس کے منہ اور بال سنو سپرے سے بھر گئے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بغیرتوں یہ کون سا طریقہ ہے شادی کی مبارکباد دینے کا؟" وہ ڈریسنگ کے دراز سے لُٹو نکالتا چیخ ہی پڑا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

ایک نظر اپنے آف وائٹ کرتے پر ڈالی جو خراب ہو گیا تھا۔

"یہ میرا اپنا ایجاد کردہ طریقہ ہے ابھی تو ابٹن لگنا رہتا ہے اور تیل بھی تو لگانا ہے اپنے بھائی کو۔" حمزہ نے آنکھ دبا کر ہنستے ہوئے شہیار کے ہاتھ پر تالی ماری۔

"تو نہیں بچتا مجھ سے۔۔" ضرار کو اپنی طرف خطرناک تاثرات سے بڑھتا دیکھ کر حمزہ اور شہریار نے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی۔

"روک جاؤ کمینوں۔۔" ضرار پورے گھر میں پیچھے پیچھے اور وہ لوگ آگے آگے تھے۔

"معاف کر دو۔۔ زی بھائی۔"

"آئندہ کبھی نہیں کریں گے آج چھوڑ دیں۔۔ آج تو آپ کی شادی ہے۔۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اے آج مہندی ہے۔" حمزہ نے شہریار کے ساتھ بھاگتے ہوئے اسے لٹکا جو دونوں دہائیاں

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> دے رہے تھے۔

"زی بھابھی کے لیے معاف کر دے بھائی۔" حمزہ نے رک کر پھولا سانس بحال کرتے ضرار کے آگے جوڑے تھے۔ شہریار بھی رکا اپنا سانس ہموار کرنے لگا۔

"اوائے ضرار یہ کیا سفید بلا بنا ہوا ہے؟" شاہ زر ہنستا ہوا اس طرف آیا تھا۔ وہ لاؤنج میں کھڑے تھے۔ ضرار کی بھوری آنکھوں کی وجہ سے وہ اسے بلا کہہ رہا تھا۔

"یہ ابھی خونخوار بلا بھی بنے ہوئے تھے۔۔ شکر ہم بچ گئے۔" شہریار نے شاہ زر کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔

"چلو ایک سیلفی تو بنتی ہے۔" حمزہ فوراً سے چمک کر بولا تو ضرار نے اسے گھورا تھا مگر وہ بنا اثر لیئے فرنٹ کیمیرہ کھولے آگے آیا تھا۔

شاہ زر، ضرار کے کندھے میں ہاتھ ڈالے کھڑا مسکرا رہا تھا۔ اور ضرار کی دوسری سائیڈ پر شہریار تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"زی بھائی آپ کی شادی ہے لیکن لگ نہیں رہا تھوڑا ہنس لیں۔" ضرار کو منہ کے زاویے بگاڑتے دیکھ کر حمزہ نے کہا تو شاہ زر کے اشارہ کرنے پر وہ مسکرا دیا۔

"میرے بغیر سیلفی۔۔!" ابھی وہ سیلفی لیتے فرخ مسکرا کر کہتا ان تک آیا مگر ضرار کی شکل دیکھ کر اس کی ہنسی نکل گئی۔

"یہ چیز کہاں سے اٹھا کر لائے ہو؟" اس کے کہنے پر سب کا قہقہہ چھوٹا۔

"ہمارے ہاں دولے ایسے ہی تیار ہوتے ہیں۔" حمزہ نے دانت نکوستے ہوئے کہا مگر ضرار کو دیکھتے ہی سب نے ہنسی دبائی سر پر پارٹی بیپر کی ٹکریاں پڑی تھیں اور سنو سپرے سارے بالوں اور منہ پر لگا ہوا تھا۔۔ کپڑے بھی آدھے خراب ہو گئے تھے۔

"مڑا جلدی سے سیلفی لے لو۔۔ اگر کسی نے زی بھائی کو دیکھ لی تو اچھا نہیں ہوگی۔" پاس سے زرش کو گزرتے دیکھ کر حمزہ نے جملہ کسا تھا۔

سب ہنسے تھے۔۔ بس وہی پل تھا جب حمزہ نے سیلفی لی تھی۔ زرش نے سنا نہیں تھا تبھی وہ کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گئی تھی۔

ضرار نے کرتے کے اوپر گرین پرنٹڈ واسکٹ پہن لی تھی جس سے سنو سپرے کے داغ چھپ گئے تھے۔

حمزہ، شہریار اور فرخ نے ڈھول کی تھاپ کے ساتھ خوب بھنگڑے ڈالے تھے۔ ضرار نے شاہ زر کو کہا مگر وہ نہیں مانا۔

"ارے شاہ زر بھائی آپ کے دوست کی شادی ہے۔ تھوڑے سے بھنگڑے تو بنتے ہیں۔" حمزہ نے شاہ زر کو اپنے ساتھ زبردستی کھینچا تھا۔
ان لوگوں کے کہنے پر شاہ زر بھی کف فولڈ کرتا آگیا۔ اس نے تھوڑے بہت بھنگڑے ڈالے تھے۔

پھر وہ سب ضرار کو اسٹیج تک لائے تھے۔

ان کے آتے ہی ایک شور سا مچ گیا تھا۔

فاریہ نے فرخ کی طرف ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی تھی مگر فرخ نے اپنے آپ پر پھرے بٹھائے ہوئے تھے ورنہ نظریں ہٹنے سے انکاری تھیں۔

فاریہ نے بھی یشفہ اور عنیشا کی طرح سیم تھیم کا اورنج لینگا پہنا ہوا تھا جس میں وہ بالکل موم کی گریا لگ رہی تھی۔

حمزہ نے سب کے کہنے کے باوجود واسکٹ نہیں پہنی تھی بلیک کرتے کے ساتھ گلے میں اجرک کی شال ڈالے وہ دولہے سے بھی منفرد لگ رہا تھا۔

البتہ شاہ زر، شہریار اور فرخ نے وائٹ کرتے پر واسکٹ پہن رکھی تھی۔۔ شاہ زر کی واسکٹ کا کلر بھی اتفاق سے رائل بلیو ہی تھا۔

"جلدی سے زی بھا بھی کو لے آؤ لڑکیوں۔۔ ہمارے دلہا بھائی بے چین ہوئے جا رہے ہیں۔"

حمزہ اور شہریار نے ضرار کے ہلکی آواز میں پوچھے گئے سوال پر اونچی آواز میں ہانک لگائی تھی۔

ضرار صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

"ٹک کر بیٹھ جا۔۔ تیری بھی باری آئے گی۔۔ تب تیرے سے سارے بدلے لوں گا۔" ضرار کی بات پر حمزہ نے سامنے مسکرا کر سامنے دیکھتے بال سنوارے تھے۔

"موسٹ ویلکم۔" کھلے دل سے کہتا وہ سیٹج سے نیچے اترنے لگا جب وہ لوگ ضحیٰ کو لاتی دکھائی

دیں۔

ضرار نے سر اٹھا کر دیکھا مگر یہ کیا؟
ضحیٰ کا گھونگھٹ ڈالا ہوا تھا۔

"اب دیکھ کیا رہا ہے اٹھ جا۔" شاہ زر کی آواز پر ضرار ہوش میں آتا اٹھ کھڑا ہوا۔
ضحیٰ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ ضحیٰ نے بھی اس کا ہاتھ تھام لیا اور اسلج پر آکر بیٹھ گئی۔

"یہ گھونگھٹ کیسا؟" وہ الجھا۔
ضحیٰ ہولے سے مسکرائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مگر کیوں۔۔ پہلے پندرہ دن کم تھے۔۔ اب مہندی پر بھی یہ تماشے یاد آرہے ہیں؟" ضرار کو
غصہ آنے لگا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن ایک شرط پر یہ گھنگھٹ اٹھائے گے؟" عنیشا نے جلدی سے کچھ سوچتے
ہوئے کہا تو فاریہ اور یشفہ نے اسے حیرانی سے دیکھا۔

"نکر۔۔؟" وہ کچھ کہتی عنیشا نے انہیں چپ رہنے کو کہا۔

"کیسی شرط؟" جہاں عنیشا ہو وہاں حمزہ نہ ہو۔۔ ایسا کب ہوا تھا سو حمزہ بھی کود آیا۔

"وہ یہ کہ پہلے زی بھائی اپنی ساری بہنوں کو نیگ دیں پھر ہم ضحیٰ کا گھونگھٹ اٹھانے کی اجازت دے دیں گے۔"

عنیشا کی ڈیمانڈ پر ضرار کی آنکھیں پھیل گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کی جیب میں ابھی اتنے پیسے بھی نہیں تھے۔

"نہیں دینے تو یہ ایسے ہی رہے گی سارے فنکشن میں۔" فاریہ نے بھی مسکرا کر کہا تھا۔

"یار یہ زیادتی ہے۔۔ بیوی ہے وہ میری۔" ضرار نے جتا کر کہا۔

"لیکن پہلے میری بہن ہے۔۔ سو بیس ہزار روپے دیں دے۔" عننیشا کے کہنے پر حمزہ اپنے کرتے کی بازو چڑھاتا آگے ہوا تھا۔

"اتنا مانگنے کا شوق ہو رہا ہے تو کسی چوک پر جا کر کھڑی ہو جاؤ ساری۔" اس کی بات پر لڑکیوں کی آنکھوں میں چنگاریاں جل اٹھیں۔

"تم تو پیچھے رہو چھوٹا ہوندر۔۔ تم سے نہیں مانگے۔۔ تم سے امید بھی نہیں ہے۔"

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اچھا ٹھیک ہے میں دے دوں لیکن بیس ہزار بہت زیادہ ہیں میرے پاس ابھی اتنے نہیں

ہیں۔" حمزہ اور عننیشا کے لڑائی کے امکانات پر ضرار نے بات ختم کرتے ہوئے آخر میں

بے بسی سے کہا۔

"کتنے ہیں آپ کے پاس؟" یشفہ کے پوچھنے پر شاہ زر نے جیب سے کچھ پیسے نکالے۔۔

"ضرار یہ پانچ ہزار پکڑ۔۔ باقی یہ فرخ کے اور اپنے ملا کر یہ دے ان کو اور فارغ کر۔" شاہ زر کے کہنے پر یشفہ نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔

شاہ زر کے دیکھتے ہی نخوت سے منہ پھیر لیا۔

ضرار نے انہیں پیسے دیے تو انہوں نے ضحیٰ کا گھونگھٹ ہٹا دیا۔۔

ضرار نے جیسے سکون کا سانس لیا تھا۔

"اے بے بیٹھ جا اب۔۔ بات ختم ہو گئی ہے۔" حمزہ کو آستینیں چڑھائے کھڑا دیکھ کر ضرار نے

اسے بیٹھنے کا کہا تھا۔

"ابھی سے بیٹھ جاؤں اور ابھی تو بہت کچھ باقی ہے۔" وہ اسے کہتا شہریار کو لیے اسٹیج سے نیچے اتر گیا۔

شاہ زر بھی ایکسکیوز کرتا وہاں سے چلا گیا۔

اسٹیج پر اب صرف ضحیٰ اور ضرار ہی رہ گئے تھے۔

"تمہیں اتنے دنوں بعد دیکھا ہے۔۔ یقین نہیں آ رہا کہ تم میرے ساتھ بیٹھی ہو۔" ضرار نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔ ضحیٰ ہولے سے مسکرائی۔ وہ گرین کلر کی چولی اور کاہدار گھیرے والا گرین اور ڈل گولڈن کے امتزاج کا لہنگا پہنے نفیس سے میک اپ کے ساتھ غضب ڈھا رہی تھی۔

"ضحیٰ تم خوش ہو؟" نجانے دل میں کیا سمائی وہ یہ سوال کر نیٹھا۔

"ہمم۔" مسکراتے ہوئے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

ضرار کے اندر تک اطمینان اترتا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"ایسے نہیں دیکھیں کسی نے دیکھ لیا پھر خوب ریکارڈ لگائے گے آپ کا؟" ضرار کو اپنی طرف مسلسل دیکھتا پا کر وہ کنفیوز ہو رہی تھی۔

ضرار محفوظ ہوا تھا۔

تبھی ایک شور سا اٹھا تھا۔

تمام لائٹس آف کر دی گئیں تھی۔

سب کی نظریں انٹرنس پر اٹھی تھیں۔

اسی وقت سپورٹ لائٹس چلیں۔۔

دھواں سا نمودار ہوا اور پھر اس دھواں میں سے تین لوگوں کے ہیولے واضح ہوئے۔۔ وہ کوئی اور نہیں حمزہ، شہریار اور فرخ تھے۔ جو شان سے چلتے ہوئے مسکراتے ہوئے اسی طرف آرہے تھے۔ ریمپ سے ہوتے ہوئے درمیان میں ڈانس فلور بنایا گیا تھا اس پر آٹھہرے تھے۔۔

ایک دم ہی تمام لائٹس جل اٹھیں۔۔ ان کے چہرے واضح ہوئے تھے۔ انہوں نے میوزک کے بجتے ہی ڈانس شروع کر دیا تھا۔ وہ تینوں کمال مہارت سے ایک ایک سٹیپ کر رہے تھے۔

انہوں نے دس گانوں کے میس اپ پر ڈانس کیا تھا اور گانے ختم ہوتے ہی فرخ اور شہریار وہاں سے ہٹے تھے۔۔ حمزہ کو بھی ہٹ جانا چاہئے تھا مگر پتہ نہیں وہ کھڑا رہا۔

"یہ اب کیا کرنے والا ہے؟" فرخ نے سائیڈ کی میز پر شہریار کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"پتہ نہیں۔۔ اب تو لڑکیوں کی باری ہے ناں؟" شہریار کو بھی اچنبھا ہوا تھا۔

تبھی پیچھے سے کہیں لڑکیاں نکل کر آئیں تھیں۔۔ ہاتھ میں بڑے بڑے مہندی کے لوکرے پکڑے وہ چلتی ہوئی فلور تک آئیں اور لوکرے ایک سائیڈ پر کیے ایک ترتیب سے جا کر کھڑی ہوئی تھیں۔

میوزک شروع ہونے پر انہوں نے گھومنا شروع کیا وہ اسٹیکس پکڑے لڑی ڈال رہی تھیں۔ جب حمزہ بھی کہیں ان کے پیچ آیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" عنیشا نے ایک لائن میں کھڑے ہوتے ہوئے اس سے آہستہ سے پوچھا۔

گانے کے بول پر وہ اسٹیکس بھی باقیوں جیسے کر رہی تھی۔

ضحیٰ اور ضرار مسکراتے ہوئے ان کی پرفارمنس دیکھ رہے تھے جو ہلکا پھلکا سا ڈانس ہی کر رہی تھیں۔ لڑکیاں تھیں زیادہ کسی نے کرنے ہی نہیں دینا تھا۔ تبھی انہوں نے تھوڑا ہی کرنا تھا۔

حمزہ کو اگنور کیے وہ پھر سے ان کے ساتھ لگ گئی۔ مگر وہ ان کے پیچ میں جھومتا ہوا آ کر سب خراب کر رہا تھا۔

"باز آجاؤ حمزہ!" یشفہ دبا دبا چلائی۔

لیکن سب انجوائے کر رہے تھے۔

تجھی گانا بدلا تھا۔۔۔

"لڑکے اور لڑکے کہاں سے آیا ہے رے تو۔۔۔"

پیارا ہے شکل سے عقل کا مارا ہے رے تو۔۔۔" گانے کے بول پر سب نے حمزہ کو اپنے ساتھ گھیرا تھا۔

حمزہ بھی ان کا پورا ساتھ دے رہا تھا۔

فرخ شہیار نے بھرپور ہونٹنگ کر کے حمزہ کا جوش بڑھایا تھا۔

مگر حمزہ کے اشارہ کرنے پر وہ بھی فلور پر بھاگے چلے آئے۔

دو حصوں میں گروہ بٹ گئے تھے۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ہائے جل گئی ہاں جل گئی

میری باتوں سے تو جل گئی۔۔۔"

ہاں کھل گئی تجھے کھل گئی

میری بے پرواہی کھل گئی۔۔

وہ تینوں بھی ڈانس کر رہے تھے۔

ان سب کے میدان میں اتر آنے سے ضرار نے بھی وہی بیٹھے سیٹی بجائی تھی۔

ضحیٰ نے ضرار کو حیرانی سے دیکھا۔۔

"محترمہ کس کھیت کی مولیٰ ہے تو ذرا بتا

گانے کے بول پر حمزہ نے عنیشا کی طرف تھوڑا جھک کر کہا تو عنیشا نے اسے اپنے دونوں

ہاتھوں سے پیچھے دھکیلا تھا۔۔۔

اور پیچھے ہوئی۔۔
<https://www.classicurdumaterial.com>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/classicurdumaterial> "ٹی وی پہ بریکنگ نیوز ہائے رے میرا گھاگرا

بغداد سے لے کر دلی ویا آگرہ

وہیں ڈانس ختم ہوا تھا۔۔ سب نے زور و شور سے تالیاں بجائی تھیں۔۔

ان سب میں شاہ زر نہیں تھا۔۔ نجانے وہ کدھر تھا۔

"یہ جو تم نے پیچ میں آکر ہمارا ڈانس خراب کیا ہے ناں اس کا بدلہ بعد میں لوں گی تم سے۔۔۔" عنیشا حمزہ کے کان میں چیخنی تھی۔

"آہستہ بولا کرو کتنی بار منع کیا ہے۔" حمزہ نے کانوں میں انگلیاں گھسائی تھیں۔
تھوڑی دیر میں دادی جان بھی اسٹیج پر آئی تھیں۔۔۔ سب بڑے بھی وہاں جمع ہو گئے تھے۔۔۔
فنکشن شروع ہو گیا تھا۔

تھوڑی بہت رسموں کے بعد کھانا کھایا گیا تھا۔۔۔
ینگ پارٹی سارے تھکے ہارے ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ شاہ زر اور حمزہ نے ہی مرد حضرات کے ساتھ مل کر سارے انتظام سنبھالے تھے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"شاہ زر بھائی آپ کہاں تھے ہماری پرفارمنس کے وقت۔ میں نے تو آج فلور پر آگ لگا دی تھی۔"

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حمزہ کے شوخی سے کہنے پر شاہ زر مسکرایا۔

"بس اسی آگ کو بجھانے کے انتظامات کر رہا تھا۔" اس کی بات پر سب کی دبی دبی ہنسی چھوٹی تھی۔

"ویسے ڈانس تو آپ کو بھی کرنا چاہیے تھا۔" شہیار کے کہنے پر اس نے ایک غیر ارادہ سی نظر یشفہ پر ڈالی تھی۔ جو اپنے بال آگے کو کیے بے نیاز سی بیٹھی تھی۔

"لیکن ہمارا ڈانس یہاں کسی سے برداشت نہیں ہونا تھا۔" ذومعنی انداز میں وہ آرام سے بولا تھا۔ یشفہ نے اس کی بات پر بے ساختہ اسے دیکھا تھا۔ اس کی نظروں میں اس وقت کچھ عجیب سی چمک تھی کہ اس نے گھبرا کر نظریں پلٹ لیں۔

"ارے زرش صاحبہ۔۔ آپ؟ آئیے نا یہاں ہمارے پاس ساتھ بیٹھ جائے۔" حمزہ نے عنینشا کے ساتھ خالی پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"مڑا ہم کو دادی جان سے ملنا ہے۔" وہ عام سے انداز میں کہتی آگے بڑھ گئی حمزہ نے بھی کندھے اچکا دیئے۔

تھوڑی دیر تک وہ سب لوگ اندر آگئے تھے۔

"چائے ملے گی۔۔" حمزہ نے کچن کی طرف دیکھ کر ہانک لگائی تھی۔

"لڑکیوں چائے بن رہی ہے یا کل بارات کے لیے دیگیں بنانے بیٹھ گئی ہو؟" حمزہ کے کہنے پر یشفہ اور فاریہ چائے کی ٹرالی لیے جلدی سے باہر آئی تھیں۔ ورنہ اس جن نے اندر کچن میں ہی پہنچ جانا تھا۔ عنایتا اور زرش شاید کمرے میں ضحیٰ کے ساتھ تھیں۔

یشفہ نے ایک نگاہ اٹھا کر لاؤنج میں دیکھا ضرار حمزہ شہیار اور فرخ بیٹھے تھے۔۔

"یہ شاہ زر کہاں ہوتا ہے؟"

مگر پھر سر جھٹکتی انہیں چائے سرو کی۔۔ سب بڑے سونے چلے گئے تھے۔

"جلدی سے باقیوں کو بھی بلا لو انتا کشری کھیلتے ہیں۔۔ مجھے تو نیند نہیں آرہی۔۔" حمزہ کے کہنے پر سب نے حامی بھری تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"مرا آج تم بہت پیاری لگ رہا تھا۔" زرش نے ضحیٰ کو دیکھ کر کہا تھا۔۔ وہ گلابی گالوں والی لڑکی خود بھی اپنے بلوچی لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

اس کی تعریف پر ضحیٰ مسکرائی۔

"تم لوگ باتیں کرو میں نیچے یشفہ اور فاریہ کو دیکھ آؤ۔" وہ ایزی سے کپڑوں میں کافی حد تک فریش ہو گئی تھی۔

کمرے سے نکلتے ہی اسے شاہ زر دکھائی دیا جہی وہ موقع دیکھتے ہی تیزی سے اسکی طرف آئی تھی۔

"شاہ زر بھائی!" اس کی آواز پر شاہ زر نے پلٹ کر اسے دیکھا۔
 "عنیشا تم؟" شاہ زر کا حیران ہونا بنتا تھا آج تک اسے نہیں یاد پڑتا تھا کہ عنیشا نے کبھی اسے خود سے بات کی ہو یا سیدھے منہ بولی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی بہت ضروری۔" عنیشا کو بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح

بات کرے بہت کر تولی تھی مگر اب مشکل لگ رہا تھا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"جی کرو میں سن رہا ہوں۔" آس پاس کوئی نہیں تھا اس لیے وہ ایزی بات کر سکتے تھے۔

"ایک بات آپ مجھے سچ بتائی وعدہ کریں جھوٹ نہیں بولے گے؟" عنیشا نے بات کا آغاز کیا۔

شاہ زرا الجھا۔

"وعدہ۔۔" کچھ لمحوں میں ہی بول دیا۔

"یشفہ کو پسند کرتے ہیں تو زرش سے کیوں شادی کرنے کا کہہ رہے ہیں؟" اس کے اتنے ڈائریکٹ سوال پر شاہ زرش شدر رہ گیا۔

عنیشا نے کتنی ہی دفعہ آج کے فنکشن میں اس کی چوری پکڑی تھی۔۔ وہ پوری محویت سے یشفہ کو دیکھ رہا ہوتا تھا۔

"آپ مجھے بہن سمجھ کر بتا دیں۔۔ میں کسی کو نہیں بتاؤں گی؟" عنیشا کے دوبارہ سے کہنے پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔۔ جو کبھی بھی اپنے ارادوں کی دوسرے پر بھنک نہیں پڑنے دیتا تھا۔۔ لیکن یشفہ کو دیکھ کر اتنا بے خود ہو جاتا تھا کہ آس پاس کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔

شاہ زرا نے لمحوں کے توقف کے بات اپنے سر کو ہلکا سا خم دیا اور سر جھکا لیا۔

عنیشا کی تو آنکھیں چمک گئیں۔۔

"سچی؟؟" وہ تو چیخ اٹھی۔

"آہستہ بولو۔۔" شاہ زر اس کے چیخنے پر گڑبڑایا۔

عنیشا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"او سوری۔۔ میں ایکسائیڈ ہو گئی تھی۔۔ پھر کب بتا رہے ہیں اسے؟" وہ شوخ ہوئی تو شاہ زر نے اسے دیکھا۔

"کیا ہمت تھی!" وہ داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔

"بہت جلد۔" اس کے ہولے سے کہنے پر عنیشا کے چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ آئی۔

Support@classicurdu material.com

"اولے ہوئے۔۔" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial>

"اچھا لیکن تم کسی کو بتانا مت۔۔ نانو جان سے وعدہ کیا ہے ان کی لاڈلی کو مناؤں گا تبھی وہ میری شادی کا کہے گی۔" شاہ زر نے اسے سمجھایا۔

"ارے آپ بے فکر رہے میں کسی کو نہیں بتاتی لیکن یہ بتائیں پھر زرش والا کیا سین ہے؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری دوست کو تھوڑا سا جیلس کرنا تھا بس۔" بالوں پر ہاتھ پھیرتے وہ کھسیا۔

"بیسٹ آف لک۔" وہ مسکرا کر کہتی آگے بڑھ گئی۔ شاہ زرنے سکھ کا سانس لیا اور آگے بڑھ گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com سن رے سجنیا۔۔ تیرے سنگ دنیا

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> سن رے سجنیا۔۔ تیے سنگ دنیا

ایسے جیسے ہر سو بہار ہے

جیا نہیں جائے رے۔۔ تم بن ہائے رے

تم سے ہی ہم کو پیار ہے۔"

حمزہ سر دھنے گانا گا رہا تھا

"بس کر بے اب ان کی باری ہے۔۔" اس کو لگن دیکھ کر فرخ نے اسے ٹھوکا مارا۔

"او ہاں۔۔ چلو بھئی لڑکیوں اب تم لوگوں کی باری۔۔"

یہ سے۔۔ "ان کو اپنی طرف دیکھتا پا کر شاہ زر نے انہیں کہا۔

وہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگی۔

"یہ دل عاشیقانہ۔۔۔ یہ دل عاشیقانہ!!

دل جلوں کا ہے یہ ٹھکانہ

یہ محبت کا ہے دیوانہ

آ کے اس میں پھر تم نہ جانا۔۔ ہو۔۔"

عنیشا کے شروع ہوتے ہی فاریہ یشفہ اور زرش نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

"او کے "و" سے۔ "حمزہ نے سب کو دیکھا تھا۔

وہ لاؤنج کے کاریٹ پر ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

"وہ میرے سامنے بیٹھی ہے مگر

اس سے کچھ بات نہ ہو پائی ہے

میں اشارہ بھی اگر کرتا ہوں

اس میں ہم دونوں کی رسوائی ہے

دل کا عالم میں کیا بتاؤں تجھے

دل کا عالم میں کیا بتاؤں تجھے

وہ تو ہونٹوں سے کچھ بھی کہتی نہیں

اس کی آنکھوں میں ایک کہانی ہے

اس کہانی میں نام ہے میرا

مجھ پر قدرت کی مہربانی ہے۔۔

"اولے بس کر جاؤ۔۔ کیا پورا گاؤ گے؟"

شاہ زر اور ضرار نے ہی ان کو روکا تھا جو فرخ کے پیچھے لگ کر گارہے تھے۔

فرخ کے گانے پر سب نے اسے حیرت سے دیکھا تھا کیونکہ حمزہ اور شہریار تو بعد میں اس کے

ساتھ شروع ہوئے تھے۔

"مڑا تم ایس پی بھی گانا گالیتی ہو؟" زرش قدرے حیرت سے بولی۔

"مڑا یہ ایس پی سب کر لیتی ہے۔" حمزہ کی شوخ مسکراہٹ پر سب ہنسے تھے۔۔ مگر حمزہ تو کیا سب ہی جانتے تھے وہ فاریہ کے لیے تھا جو اس کے سامنے ہی تو بیٹھی اس کا چین لوٹ رہی تھی۔ فاریہ کے گال دہکنے لگے تھے۔

"پھر سے یے۔۔" یشفہ نے سب کی طرف دیکھ کر کہا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

"ام کو آتی ہے یے سے گانا۔" زرش جوش میں بولی تو سب نے اسے گانے کو کہا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یا قربان۔۔ یا قربان۔۔"

بن کے میرا پروانہ آئے گا اکبر خانہ

کہہ دوں گی دلبر جاناں۔ پتھر اگلے۔۔۔

"یا قربان۔۔ یا قربان۔۔"

اس کی گانے پر سب نے اپنی ہنسی دبائی تھی جب کہ ان سب کے دیکھنے پر وہ جھنپ گئی۔

"ن سے۔۔" لڑکیوں نے جیسے چیلنج کیا تھا۔

حمزہ کے دماغ میں فوراً سے ایک گانا آیا تھا۔

"نام کیا ہے؟

پیار کا مارا۔۔ حمزہ اور شہریار فل ڈرامہ بھی لگا رہے تھے۔

گھر کا پتہ دو؟

دل ہے تمہارا۔۔ حمزہ لب دانتوں میں دبائے ایک لائن گاتا دوسری شہریار گاتا۔

کرتے کیا ہو؟

تم سے پیار۔۔" شہریار کے کہنے پر سب کی ہنسی نکلی تھی۔

"بس موٹو بیٹھ جا۔۔ کافی ہے کچھ اور ہی نہ منہ سے نکل جائے۔" ضرار نے اسے بٹھایا جو حمزہ

کے ساتھ کھڑا اداکاری کے جوہر بھی ساتھ دکھانا شروع ہو چکا تھا۔

کافی دیر تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔۔ آخر میں کھیل برابر کا جیتے۔۔ سب کے پاس ایک سے بڑھ کر ایک گانے تھے۔۔

اگلا دن بہت زیادہ مصروفیات لیے آیا تھا۔ مگر یہاں لڑکے ابھی تک پڑے سو رہے تھے۔

"کوئی ان نالائقوں کو بھی جا کر اٹھائے۔" سائرہ کے کہنے پر شاہ زر نے سر ہلایا اور کمرے میں انہیں اٹھانے چلا گیا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"اٹھ جاؤ بھائیوں۔۔ صبح ہو گئی ہے۔" وہ کمرے میں آتا بولا مگر کسی چیز سے ٹکرایا۔ لائٹس آن کی توپتہ چلا وہ شہیار تھا جس کی ایک ٹانگ میٹس پر اور دوسری زمین پر تھی خود بھی وہ زمین پر ہی پڑا سو رہا تھا۔ اس میٹس پر شاہ زر سویا تھا۔

"اولے موٹو۔۔ اٹھا جا۔" شاہ زر نے جھک کر سب سے پہلے اسے اٹھایا۔

"شاہ زر بھائی آپ تو موٹو مت کہو۔" وہ خفگی سے منہ پھلائے ایک ہی بار میں اٹھ بیٹھا۔

"ارے میں تو صوفے پر سویا تھا ناں؟" پوری طرح نیند سے جاگتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو زمین پر پایا تو بول اٹھا۔

شاہ زر سر جھٹکتا بیڈ کی طرف آیا تھا جہاں وہ تینوں ایک دوسرے کے اوپر نیچے سو رہے تھے۔
فرخ اوندھے منہ سویا تھا ایک بازو حمزہ کے اوپر اور دوسری بیڈ سے نیچے کو لٹک رہی تھی۔
حمزہ کی ایک بازو پر ضرار کے پاؤں آرہے تھے۔

اور ضرار کی ایک ٹانگ پر حمزہ کا سر تھا۔

کمفرٹر آدھا ضرار کے اوپر تھا اور باقی کا زمین کی زینت بنا ہوا تھا۔

شاہ زر کو کچھ لمحے لگے سمجھنے میں کہ وہ آخر سوئے کس طرح ہوئے ہیں کس کا بازو اور کس کی ٹانگ؟

اٹھ جاؤ تم سب بارہ بجنے کو آگئے ہیں۔۔!" شاہ زر نے فرخ کی بازو حمزہ پر سے ہٹائی۔۔
فرخ تھوڑا سا کسمسایا مگر سیدھا ہوتا پھر سے لیٹ گیا۔

"یار نانو جان اپنے جلالی روپ میں آگئیں تو خود اٹھانے آجائیں گی۔" اس کی دھمکی پر ضرار نے آنکھیں کھول ہی دی تھیں۔

"یار تو بھی سو جا چپ کر کے۔۔ ہمیں بھی سو لینے دے۔" بھاری خمار آلود آواز میں کہتے وہ پھر سے آنکھیں موند گیا۔

"اٹھ جاؤ کمینوں۔۔ مجھے بھی ڈانٹ پڑاؤ گے۔" شاہ زر نے اب کے ان کو باری باری جھنجھوڑ ڈالا۔

"ہاں کون ہے بے۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔" حمزہ سینہ ٹھوک کر بولتا اٹھ بیٹھا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ہوش میں آ۔۔ حمزہ؟؟" فرخ نے اسے پوری طرح ہلا ڈالا تھا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

حمزہ ہڑبڑا کر آنکھیں کھولتا ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"چل اٹھ ڈرامے کم کر اپنے۔۔" ضرار اسے کہتا خود بھی اٹھ گیا۔ شہیار تو اٹھ کر کب سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

تھوڑی دیر تک وہ لوگ بھی فریش ہو کر نیچے پہنچ گئے تھے۔

"بہت جلدی اٹھ گئے؟" دادی جان کی آواز پر حمزہ مسکراتا ہوا ان تک آیا۔

"دادی جان بھائی کی شادی تھی جلدی اٹھنا پڑا۔" کوئی اثر لیئے بغیر کہا گیا۔ سب کی دبی دبی ہنسی نکلی۔

"جلدی سے اب تیار ہو جاؤ۔۔ زرش کے دادا آرہے ہیں۔" دادی جان کے کہنے پر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا مگر حمزہ کے دماغ میں سوال اٹھا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"دادی جان۔۔ وہ آپ کے بھائی ہیں اور آپ تو پٹھان نہیں ہیں پھر یہ زرش کیسے پٹھان

ہوئی؟" <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس کے سوال پر سب نے ہی دادی جان کو دیکھا تھا بات تو بالکل ٹھیک تھی۔

"میرے بھائی کی بہو مطلب زرش کی ماں جو ہے وہ پٹھان ہے اسی لیے وہ بھی بالکل اپنی

ماں جیسی ہے۔" ان کے جواب دینے پر حمزہ نے سمجھ داری سے سر ہلایا۔

"دادی جان میرے لیے بھی کوئی پٹھانی لے آتی آپ؟" انداز سراسر عنیثا کو چڑانے والا تھا۔
 "چپ کر اب جو ہے جیسی ہے تیری ہے۔۔ آج ہی تم لوگوں کی منگنی کی بات کرتی ہوں۔"
 حمزہ کو ڈپٹی انہوں نے عنیثا کو ساتھ لگایا تھا جب کہ عنیثا نے اسے دیکھ کر انگارے چبائے
 تھے۔

شاہ زر وہاں سے ہوتا کچن کی طرف آنے لگا تھا جب سعد کی آواز پر رک گیا۔

"یشفہ سوری۔۔ میں نے کبھی کچھ غلط کیا ہو تمہارے ساتھ اور یقین کرو تم میرے ساتھ بالکل
 سوٹ نہیں کرتی۔ میں تو بس ممی کے کہنے پر تم سے شادی کرنے والا تھا۔ ورنہ مجھے کوئی
 دلچسپی نہیں تم میں شروع سے۔۔ وہ تو تم میرے کام میں اکثر ٹانگ اڑاتی تھی تو مجھے برا لگتا
 تھا۔" وہ شاید یشفہ سے ایکسکیوز کر رہا تھا۔

"ٹھیک ہے سعد بھائی۔۔ میں نے آپ کو معاف کیا۔۔ بس آپ خیال رکھا کریں آپ کی بھی
 ایک عدد بہن ہے۔" نارمل سے انداز میں وہ اسے کہہ رہی تھی جیہی شاہ زر بھی چلا آیا۔

"چائے مل سکتی ہے؟" اس کی آواز پر سعد اور یشفہ دونوں پلٹے تھے۔ سعد فوراً سے سائل پاس
 کرتا وہاں سے کھسکا تھا۔

"جی بیٹھیں۔" وہ کرسی کی طرف اشارہ کرتی پین میں مزید ایک کپ کے لیے دودھ ڈالنے لگ گئی۔

"کل رات زرش کو دیکھا تھا؟ پیاری لگ رہی تھی وہ۔" شاہ زر کی بات پر یشفہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اتنے میں عنیشا بھی چلتی ہوئی ادھر آئی تو شاہ زر کو معنی خیزی سے دیکھا مگر شاہ زر نے کندھے اچکا دیئے۔ یشفہ کی پشت ان لوگوں کی طرف تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"شاہ زر بھائی! آپ نے کل جو گفٹ لیا تھا وہ کب دینا ہے زرش کو؟" عنیشا نے سوال شاہ

زر سے کیا مگر وہ دیکھ یشفہ کو رہی تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"تمہیں بتا کر نہیں دینا جب مرضی دوں۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔

"انتہائی روکھے بندے ہیں آپ۔" عنیشا ناک چڑھا کر بولی۔

"شادی کے دن پوچھنا اپنی بھابھی سے۔۔ کتنا روکھا ہوں میں۔" معنی خیز انداز میں کہتے وہ یشفہ کی بات کر رہا تھا۔ عنیشا کی ہنسی پر یشفہ کا دل کیا سر پھوڑ دے دونوں کا۔۔ شرم نام کہ چیز ہی نہیں ہے۔

"امریکا کا اثر ہو گیا ہے آپ کو۔" عنیشا کی بجائے یشفہ تنک کر کہتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔
پیچھے شاہ زر اور عنیشا کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اب مزید ناراض کر دیا آپ نے ہماری بنو کو۔" عنیشا نے اس کے جاتے ہی کہا تھا۔

"ڈونٹ وری منا بھی لوں گا۔" شاہ زر پورے اعتماد سے کہہ رہا تھا۔

آج سب جلدی ہی تیار ہو گئے تھے۔ عنیشا آج لڑکیوں والی کی سائیڈ سے جنید صاحب کی فیملی کے ساتھ جا چکی تھی۔ دادی جان اور افتخار صاحب (زرلش کے دادا) بھی زمان صاحب کی فیملی کے ساتھ میریج ہال کے لیے نکل گئے تھے۔

بس سہیل صاحب کی فیملی رہتی تھی۔ ایشفہ ضحیٰ کے ساتھ پارلر چلی گئی تھی اس لیے لیٹ ہو گئی تھی۔

بالوں کا سٹائل اس نے بھی پارلر سے بنوایا تھا مگر تیار خود ہوئی تھی۔ اور اب اسی میں دیر لگ رہی تھی۔

"اکھا بھی تھا اس لڑکی کو کہ پارلر سے ہی تیار ہو آتی مگر میری سنتی کب ہے۔" سائرہ بیگم کو غصہ آ رہا تھا۔

"مامی آپ لوگوں کو دیر ہو رہی ہے آپ لوگ چلے جائیں میں لے آؤں گا ایشفہ کو۔" اور پھر فاریہ بھی تو ساتھ میں ہے۔ "شاہ زر نے انہیں تسلی دی تھی۔ سہیل صاحب کو یہی بہتر لگا کیونکہ وہ لیٹ ہو رہے تھے۔"

شاہ زر گھر کا ہی بچہ تھا اس لیے انہیں اس کی طرف سے کوئی بھی پریشانی نہیں تھی۔ وہ لوگ اسے گھر کی چابیاں تھماتے نکل گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد شاہ زر نے اوپر اس کے کمرے کی طرف دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری۔ ججھی باہر سے ہارن سنائی دیا۔

تھوڑی دیر میں ہی فرخ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔

ایک دوسرے سے ملتے وہ الگ ہوئے تھے۔

"کیا بنا پھر؟" فرخ نے جلدی سے پوچھا جو ریڈیش مہرون تمہری پیس میں بالوں کو جیل سے سیٹ کیے کوئی مغرور شہزادہ ہی معلوم ہوتا تھا۔
فرخ نے بھی بلیک پینٹ کوٹ پہن رکھا تھا۔

"سب کچھ پلان کے مطابق ہی ہوا ہے۔۔ بس اب تم اپنی منگیت کو سنبھالو اور باقی میں دیکھ لوں گا۔" شاہ زر کے کہنے پر فرخ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"بلا لاؤ پھر فاریہ کو۔" وہ سر کھجاتے ہوئے گویا ہوا تو شاہ زر سیڑھیاں چڑھ گیا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

دروازہ ہلکا ساناک کیا۔ اندر سے جواب آتے وہ فوراً اندر آیا۔

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بالوں کو سیٹ کر رہی تھی جب شاہ زر کمرے میں داخل ہوا تھا۔ یشفہ پل بھر کے لیے ساکت رہ گئی۔۔ یہ اتفاق تھا یا کچھ اور کل کی طرح آج بھی ان کے ڈریس کا کلر سیم تھا۔

ہوش میں آتے ہی وہ مڑی تھی۔

"یشفہ فاریہ کہاں ہے؟" وہ انتہائی سنجیدگی سے اس سے پوچھ رہا تھا نگاہیں مشکل ہی قابو میں تھیں۔ ورنہ اس کا آنکھوں کو خیزہ کرتا روپ اسے بغاوت پر اکسا رہا تھا۔ نفاست سے لگائی گئی مہرون لپ اسٹک سے سبجے ہونٹوں غضب ڈھا رہے تھے۔ اس پر اس کا میک اپ اور مہرون میکسی۔۔ وہ کسی ریاست کی شہزادی معلوم ہو رہی تھی۔

بالوں کا میسی بن بنایا ہوا تھا اور اطراف سے آوارہ لٹیں جھول کر چہرے پر آرہی تھیں۔

"وہ واشروم میں ہے۔۔ ابھی آتی ہوگی۔" یشفہ نجانے کیوں اس کی نظروں کا مفہوم نہ سمجھتے ہوئے بھی ہچکچا رہی تھی۔

شاہ زر کو اس کے سامنے ہونے پر اسے نہ دیکھنا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

نظریں بار بار اس کے چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں۔

تبھی فاریہ باہر آئی تھی وہ شاید لپ اسٹک کے پھیل جانے پر اسے صحیح کرنے لگی تھی کیونکہ اس شیشے پر تو یشفہ قبضہ جمائے بیٹھی تھی۔

"وہ فاریہ! باہر تمہیں مامی بلا رہی ہیں۔" وہ جھوٹ بولتا ہوا باہر نکل گیا۔

یشفہ اور فاریہ کو نہیں پتہ تھا کہ سہیل صاحب وغیرہ جا چکے ہیں۔ فاریہ سر ہلاتی باہر آئی تھی۔ اس کی ڈارک بلیو کلر میں خوبصورت سی کادار قمیض اور ٹراوزر تھا جو سلمی بیگم خود اسے گفٹ کر کے گئی تھیں۔

وہ اپنے دھن میں چلتی بڑا سا دوپٹہ سنبھالے سیڑھیاں اتر رہی تھی جب سامنے فرخ کو بیٹھا دیکھ کر پلکوں کی بار جھک گئی۔
فرخ اسے دیکھتے ہی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چلیں۔" اس کے کہنے پر فاریہ نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا۔

Support@classicurdu material.com

"آپ مجھ سے کہہ رہے ہیں؟" وہ واقعی حیران تھی۔

"نہیں۔۔ مجھے اپنے آپ سے بات کرنے کی عادت ہے۔" وہ اطمینان سے بولا۔

"اوہ۔۔!" وہ اس کی بات کو سچ سمجھی تھی۔

"محترمہ آپ سے ہی کہہ رہا ہوں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔" وہ اس کی لاپرواہی پر بول اٹھا۔

"جی؟؟ لیکن شاہ زر بھائی نے تو مجھے کہا کہ۔۔" وہ ابھی بولتی وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

"آپ کو میں سمجھا دوں گا آپ پلیز میرے ساتھ چلیں۔" اس کے کہنے پر وہ ایک پل کو ہچکچائی۔

"اکیلا نہیں ہوں باہر گاڑی میں میرے بابا اور امی بھی ہیں میرے ساتھ۔" اس کو تذبذب کا شکار ہوتے دیکھ کر وہ فوراً بولا تو وہ الجھتی ہوئی اس کے ساتھ نکل گئی۔۔

فاریہ کو فرخ نے ساری بات بتائی تو فاریہ حیران رہ گئی۔

مطلب اسے نہیں پتہ تھا کہ شاہ زر جیسا لیے دیئے رہنے والا بندہ بھی پیار کر سکتا ہے۔
یشفہ پانچ منٹ بعد ہی تیار ہو کر باہر آئی تھی تو گھر میں عجیب سی خاموشی محسوس ہوئی۔

"فاریہ؟ بابا۔۔ ماما۔۔" وہ آوازیں لگاتی سچ سچ کر سیرھیاں اتر رہی تھی جب شاہ زر ایک دم اس کے سامنے آیا تھا۔

وہ ایک دم گھبرا کر پیچھے ہوئی۔

"فاریہ کہاں ہے اور باقی سب؟" وہ ادھر ادھر دیکھتی کہہ رہی تھی۔

"وہ سب تو چلے گئے۔" اس کے اتنے اطمینان سے کہنے پر یشفہ نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا۔ آنکھیں حیرت کی زیادتی سے پھیل گئیں۔

"مجھے چھوڑ گئے سب۔۔" ممکن تھا وہ رو دے۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"شف! چھوڑ کر نہیں گئے میں تمہارے لیے ہی رکا ہوں۔ ماموں کہہ رہے تھے کہ تم میرے

ساتھ آجانا۔" اس کا لہجہ اب بھی پرسکون تھا۔ یشفہ کی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے اس کے

'شف' کہنے پر دھیان بھی نہیں دیا تھا۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔ مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔" وہ کہتے ہی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔

"یشفہ! بات سنو؟" شاہ زر اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

"مجھے آپ کی بات نہیں سننی۔۔ آپ جائیں۔"

وہ کمرے کا دروازہ بند ہی کرنے لگی تھی جب شاہ زر نے اس کو بازو سے پکڑا تھا۔

"پاگل تو نہیں ہو۔۔ میں کھا جاؤں گا تمہیں جو اس طرح ریکٹ کر رہی ہو۔۔ ہم لیٹ ہو رہے ہیں اور تمہارے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے۔" اس کے بلانے پر بھی جب یشفہ نے اسکی نہ سنی تو وہ بھڑک اٹھا۔ اس کا غصہ دیکھ کر یشفہ کی زبان کو بریک لگے تھے۔ کئی پل وہ اس کی آنکھوں میں ہی دیکھتا رہ گیا۔ جو شاہ زر کو ہی شکوہ کناں نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

شروع دن سے لے کر آج بھی یشفہ کی آنکھوں میں اسے اپنا عکس واضح نظر آیا تھا۔ کاجل سے سچی خوبصورت آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری تھیں۔ شاہ زر نے سرعت سے نگاہیں پھیر لیں۔

"چھوڑیں مجھے۔" اس کے نظریں پھیرتے ہی یشفہ کا بھی سکتہ ٹوٹا تھا۔

شاہ زر نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔

"میں ویٹ کر رہا ہوں گاڑی میں۔۔ نیچے آجاؤ۔ یو ہیو اونلی ٹو منٹس۔" بالوں پر ہاتھ پھیرتا وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔۔ است کہتا نیچے چلا گیا۔

یشفہ نے گہرا سانس لیا اور اپنی آنکھیں صاف کرتی کمرے میں چیزیں اٹھانے چلی گئی۔

اس کی نگاہیں کب سے یشفہ کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ دور حمزہ کو کھڑا دیکھ کر وہ اس کے پاس چلی آئی۔

"حمزی؟" عنیشا نے حمزہ کو آواز دی جو شہیار کے ساتھ کھڑا سیلفی لے رہا تھا۔
 "جی محترمہ آپ کون؟" گولڈن کا مدار میکسی اور مہارت سے کیے گئے میک اپ میں وہ بالکل نازک سی گرٹا لگ رہی تھی۔

ڈارک بلیو کلر کے تھری پیس میں وہ بھی محفل کی جان بنا ہوا تھا۔
 "حمزی؟" عنیشا نے اسے گھورا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"آپ کو پتہ ہے میری ایک کزن ہے وہ مجھے حمزی کہتی ہے بس۔۔ لیکن آپ نے تعارف نہیں کروایا آپ کون؟" اس کی ڈرامے بازی پر عنیشا سنج پا ہوئی تھی۔

"حمزی پھر تمہیں یہ پتہ ہونا چاہیے کہ تمہاری وہ کزن تمہارے ساتھ بدلے کس طرح کے لیتی ہے اس لیے شرافت سے بات سنو میری۔" چبا چبا کر کہتے وہ آخر میں اونچا بولی۔

"قسم سے تمہارا تو انداز بھی میری کزن سے بہت ملتا ہے۔ بالکل خونخوار قسم کا۔" وہ مکمل انجان بنتا پھر سے بولا تو وہ کلس کر رہ گئی۔

"حمزہ۔۔ میں تمہاری وہی خونخوار قسم کی کزن ہوں سمجھے۔" وہ تپے ہوئے لہجے میں بولی۔

"اوہ تو عننیش تم ہو یہ۔۔ لیکن تم اتنی پیاری کب ہوئی؟" اس کے میک اپ کی طرف اشارہ کرتے وہ اس کے غصے کو ہوا دے رہا تھا۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔ ہاں؟" وہ تیوری چڑھائے آگے بڑھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"حمزہ بھائی آپ نہیں جانتے یہ میک اپ ہوتی ہی عجیب شے ہے۔۔ ایک چڑیل کو پیاری سی لڑکی بنا دیتی ہے۔" شہیار کی بات نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"موٹو۔۔ تم اپنی بکواس بند رکھو۔۔ اور تم بھاڑ میں جاؤ۔" بیک وقت دونوں سے کہتی وہ پیر پٹختی جانے لگی جب حمزہ نے جلدی سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

"اب کیا ہے؟" ابو اچکا کر پوچھا گیا۔

"میری عنیش مجھ سے کہنے کیا آئی تھی؟" حمزہ نے شوخی سے بھرپور لہجے میں پوچھا۔ شہیار تھوڑا فاصلے پر کھڑا تھا۔

عنیشا نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔

"یاد آگیا میں کون ہوں؟" اس کے طنز کرنے پر وہ ہنس پڑا۔

"یار سچ بتاؤں بس تمہیں تھوڑا تنگ کر رہا تھا۔۔۔ ویسے بہت پیاری لگ رہی ہو۔" وہ معصومیت سے بولتا آخر میں پھر شرارت سے گویا ہوا۔

"اچھا بس زیادہ مکھن مت لگاؤ۔" وہ نروٹھے پن سے بولی۔ حمزہ اس کے انداز پر ہنس پڑا۔

"کیا کہنے آئی تھی؟" وہ اصل مدعا پر آیا۔

"وہ میں یہ پوچھنے آئی تھی کہ یشفہ نہیں آئی ابھی تک؟" اس کے پوچھنے پر حمزہ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔

"شاہ زر بھائی کے ساتھ آنا تھا اسے۔۔ آتی ہوگی۔" اس کے لاپرواہی سے کہنے پر وہ چونک گئی۔

"شاہ زر بھائی۔۔ مطلب آج بات بن گئی۔" وہ اپنے آپ میں بڑبڑائی۔

"کچھ کہا؟" حمزہ نے اس کی طرف ابرو اچکا کر دیکھا۔

"نہیں۔۔ تم لوگ باتیں کرو۔" وہ خوش ہوتی وہاں سے جانے لگی جب بری طرح کسی سے ٹکرائی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"یار فاری۔۔ آرام سے کیا ہوا ہے؟" فاریہ بھی اپنا سر مسلتی ہوئی پھر سے پرچوش ہوئی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یار تمہیں بریکنگ نیوز دینی ہے؟" وہ اس وقت فل ایکسائیڈ تھی۔

"خیر ہے شیری کی پوسٹ تم نے سنبھال لی ہے آج کل؟" عنیشا اس کے ساتھ چلتی ہوئی اب ایک کونے والے میز پر بیٹھ گئی ورنہ تو گالوں کی تیز آواز پر ان لوگوں کو کچھ سمجھائی نہیں دے رہا تھا۔ جو کہ حمزہ کی ہی فرمائش پر لگے تھے۔

"یار تمہیں پتہ ہے شاہ زر بھائی کو یشفہ پسند ہے!" فاریہ کے کہنے پر عنیشا نے زور و شور سے سر ہاں میں ہلایا۔

"یہ یشفہ کی بچی تو نہیں بچتی مجھ سے۔۔ تم لوگوں نے آج تک بتایا کیوں نہیں مجھے۔" فاریہ نے فوراً گلہ بھی کیا۔

"یشفہ کی بچی کو بعد میں کچھ کہنا کیونکہ ابھی یہ بات یشفہ بھی نہیں جانتی کہ شاہ زر بھائی اس کے معاملے میں سیریس ہیں۔" عنیشا کے کہنے پر فاریہ ہولے سے ہنسی۔

"سچی۔۔ یار چلو کوئی بات نہیں۔۔ فرخ بتا رہے تھے آج دادی جان بات کریں گی سب سے شاہ زر بھائی اور تم لوگوں کی شادی کی۔" اس کے کہنے پر عنیشا نے اسے معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"اہم اہم۔۔ فرخ بتا رہے تھے۔۔" وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولی۔

"عنیشا حد ہے یار۔" فاریہ بیچاری کا چہرہ فرخ کے ذکر سے ہی گلنار ہو گیا تھا۔

"فاری؟ تم تو بلش کر رہی ہو یار۔" عنیشا نے اسے غور سے دیکھا تو ہنس پڑی۔
 فاریہ نے اپنا سر ہی جھکا لیا۔

"ذراتیز چلا لیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔" گاڑی کو رینگتے دیکھ کر یشفہ نے اسکا تھوڑی دیر پہلے
 کا کہا جملہ اسے واپس لوٹایا۔

ادھر شاہ زر پر ذرا سا بھی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ پوری سنجیدگی سے ڈرائیونگ میں مگن تھا۔
 "میں آپ سے بات کر رہی ہوں شاہ زر؟" وہ تھوڑا اونچا بولی تھی مگر اسی پل شاہ زر نے ہاتھ
 بڑھا کر میوزک پلیئر آن کیا تھا۔ وہ اپنے انور کیے جانے پر لب بھینچتی کھڑکی سے باہر دیکھنے
 لگ گئی۔ شاہ زر نے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔

سلو سے میوزک سے یشفہ کی ہارٹ بیٹ ڈسٹرب ہوئی تھی۔ ایک تو شاہ زر کی موجودگی اور پھر
 کوئی اور ساتھ تھا بھی نہیں۔۔

گانا شروع ہو گیا تھا۔۔

"چل دیا۔۔ دل تیرے پیچھے پیچھے

دیکھتا میں رہ گیا

کچھ تو ہے۔۔ تیری میرے درمیان

جو ان کہا سا رہ گیا۔"

گانے کے بول پر لیشفہ مزید دُور کے ساتھ ہوئی تھی۔

"میں جو کبھی کہہ نا سکا

آج کہتا ہوں پہلی دفعہ

دل میں ہو تم۔۔ آنکھوں میں تم!

پہلی نظر سے ہی یارا۔۔

یہ عشق کی ہیں سازشیں

لو آ ملے ہم دوبارہ

گاڑی میں ایک سحر سا طاری ہو گیا تھا۔۔ جب اچانک شاہ زرنے گاڑی روکی تھی۔ ایک طلسم سا
لُٹا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ جو پہلے ہی گھبرائی ہوئی تھی مزید گھبرا گئی۔

"کچھ نہیں ہوا میں نے خود روکی ہے۔" اس کے ایسے انداز پر لیشفہ کے پسینے چھوٹ گئے۔

"کیوں روکی ہے۔۔؟" بمشکل لفظوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"کچھ باتیں کرنی ہے تم سے۔۔ سوچا آج تمہارے ساتھ جایا جائے۔" اس کی بات پر یشفہ نے اس کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں بہت سی آس لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیسی باتیں۔۔ آپ گاڑی چلائیں ہمیں لیٹ ہو رہا ہے۔" وہ اس وقت بس جلدی سے میریج ہال پہنچنا چاہتی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"صرف چند منٹ دے دو۔۔ پھر جو تم کہو گی وہی کروں گا۔" شاہ زرنے رخ اس کی طرف

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/> موڑا تھا۔

"آپ کو مجھ سے جو بھی بات کرنی ہے پھر کبھی کر لیجیے گا ابھی چلیں۔" یشفہ اس کی حالت سے انجان جلدی کی رٹ لگائی بیٹھی تھی۔

"ابھی نہیں تو پھر کبھی نہیں۔۔ میں یہ بات ابھی کرنا چاہتا ہوں تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو۔۔ کتنے عرصے سے یہ بات میں خود سے جھٹلاتا رہا مگر اب مزید برداشت نہیں رہی مجھ میں اس درد کو سہنے کی۔" وہ بے بسی سے بول رہا تھا یشفہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔

"تم کہتی ہوناں کہ میں ایک پتھر دل انسان ہوں۔۔ یقین کرو اس پتھر دل انسان نے مختصر سے عرصے میں ہی صحیح مگر تمہیں ٹوٹ کر چاہا ہے۔" یشفہ اسے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔۔ اور وہ سر جھکائے اپنے اندر کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

"تم سوچ بھی نہیں سکتی یشفہ میں اس اتنے سے عرصے میں کتنی اذیت سے دوچار رہا ہوں۔۔ اپنی انا میں، میں نے اپنے ہاتھوں سے بہت کچھ کھو دیا ہے۔۔ اب تمہیں کھونے کی ہمت نہیں رکھتا خود میں۔۔ اپنی زندگی میں پہلی بار میں نے کسی کو سوچا ہے اور وہ صرف تم ہو۔۔ تمہارے سے پہلے نہ آج تک میں نے کبھی کسی اور کے بارے میں سوچا ہے نہ ہی کسی کے آگے جھکا ہوں۔۔ تم محبت نہیں ہو۔۔ عشق ہو میرا۔ اور یہاں آکر میں بالکل بے بس ہو جاتا ہوں۔ مجھے خود پر بھی کنٹرول نہیں رہتا۔" اس کی آواز آخر میں بھگی چلی تھی مگر یشفہ تو ساکت بیٹھی اسی کو سن رہی تھی۔ سانس بھی روک لیا تھا کہ اگر ذرا سی ارتعاش پیدا ہوئی تو یہ طلسم کہیں ٹوٹ نہ جائے۔۔ دل تو جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔

شاہ زر جیسے ہی خاموش ہوا گاڑی میں ایک سکوت سا پھیل گیا۔

شاہ زر نے اپنی آنکھیں پونچھی تھیں۔۔۔ یشفہ نے بغور اسے دیکھا تھا وہ اس کے لیے رو رہا تھا۔
اس نے ایسا سوچا بھی کب تھا کہ اس کی یکطرفہ محبت کی تکمیل بھی ہوگی اور شاہ زر؟ وہ کیا
کہہ رہا تھا۔۔۔

"میں نانو جان کو بھی بتا چکا ہوں انہیں بس ماموں مامی سے بات کرنی ہے۔۔۔ لیکن اس سب
سے پہلے میں تمہاری رائے جاننا چاہتا تھا مجھے معاف کر دو یشفہ اور پلیز میری اس ادھوری محبت
کو مکمل کر دو۔" وہ بے بسی سے بولا تھا۔ کالی گہری آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں۔
ایک نگاہ اس کے سر اُپے پر ڈالتے وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا۔

مگر یشفہ کے لب تو جیسے ایک دوسرے میں پیوست ہو چکے تھے۔ الفاظ تھے کہ منہ سے نکلنے سے
انکاری تھے۔

شاہ زر کی طرف چور نظروں سے دیکھا تو وہ مکمل سنجیدگی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔
گاڑی میں بالکل خاموشی چھا گئی تھی۔ یشفہ کا ذہن منتشر ہو رہا تھا۔
بالآخر یقین کی منزل کو چھوتے خوشی کی ایک لہر اس کے اندر دوڑ گئی۔ لب بے ساختہ مسکرا
دیئے۔

اس سے کتنی ہی دعائیں اس نے کر ڈالی تھیں پچھلے دنوں اسے بھول جانے کی۔۔۔

وہ لب دانتوں تلے دبائے سوچ کر مسکرا دی۔ اس پل میں ہی تو اس کی زندگی تھی۔۔ ہمیشہ سے اسے اپنا مانتی آئی تھی۔ ہمیشہ اس پر اپنی حاکمیت جمائی تھی اور اب اس نے اظہار بھی کر دیا تھا۔ دل کی کیفیت تو ناقابل بیان تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ میریج ہال کے باہر تھے۔
 "تم نے جواب نہیں دیا؟" وہ نکل کر جاتی اس کی آواز پر رک گئی۔

"جیسا میرے ماں باپ اور دادی جان چاہیے گے مجھے منظور ہے۔" وہ نروس سی کھڑی اس کے دل کی ساری تاریں ہی چھیڑ گئی تھی۔

اس کی اٹھتی گرتی پلکیں شاہ زر کو اپنے دل پر گرتی محسوس ہوئی تھیں۔
 اس پر سے نظریں ہٹائے وہ بھی گاڑی سے نکل کر گاڑی لاک کرتا اس کے ساتھ چلنے لگا۔

وہ سر جھکائے چلتی ہوئی جا رہی تھی۔ جب عنیشا نے دور سے ہی اسے آتے دیکھ لیا تھا فوراً سے اس تک آگئی۔

"یار حد ہے کب سے تمہارا ویٹ کر رہی ہوں کہاں رہ گئی تھی؟" عنیثا اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

شاہ زر بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا آگے بڑھ گیا۔ سب سے پہلے اسے ضرار کے پاس جانا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ہی ضحیٰ اور ضرار کی ہال میں انٹری ہوئی تھی۔ سپورٹ لائٹس میں وہ دونوں ایک ساتھ چلتے ہوئے اسٹیج تک آئے تھے۔ نکاح پہلے ہو چکا تھا اس لیے وہ ایک ساتھ ہی آئے تھے۔

ضحیٰ ڈیپ ریڈ کلر کی بھاری کامدار میکسی اور برائیڈل میک اپ میں انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔ ضرار نے ڈل گولڈن کلر کی پرنسڈڈ شیروانی پہنی ہوئی تھی۔ جس میں وہ کافی وجہیہ لگ رہا تھا۔ روپ تو جیسے دونوں پر ٹوٹ کر آیا تھا۔ ان کی جوڑی سراہے جانے کے قابل تھی۔

تھوڑی دیر بعد شاہ زر حمزہ شہیار اور فرخ نے اسٹیج پر دھاوا بول دیا۔ ان کے ساتھ ضرار اور حمزہ کے کچھ یونی فیلو اور دوست بھی تھے۔ ان کے فوٹو سیشن ختم ہونے کو ہی نہیں آرہے تھے۔ "اے بس کر۔۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے پہلی دفعہ کوٹ پہنا ہے۔" حمزہ کے ایک اور پوز بنانے پر ضرار نے اسے کہا۔

"بھائی کی شادی پر تو پہلی اور آخری بار پہن رہا ہوں ناں۔" کہتے ہی پھر سے ایک اور پک بنوائی گئی۔ کیمہ مین بھی ان جنوں سے پناہ مانگ رہا تھا جو ذرا سی غلطی پر پھر سے تصویر بنانے کو کہہ دیتے تھے۔

"اے اس کو کیمہ مین رکھا کس نے ہے؟ اس سے کیمہ کھینچ اور تو میری ایک اچھی سی بنا۔" شہیار کو کہتے حمزہ نے اسے حکم دیا۔

"جیسی شکل ہے ویسی تصویر ہی آئے گی ناں۔" شہیار کی بڑبڑاہٹ حمزہ بخوبی سن چکا تھا۔

تصویروں کو سائید پر رکھتا وہ شہیار کے پیچھے بھاگا تھا جس نے اسٹیج سے نیچے دوڑ لگائی تھی۔

شاہ زر اور فرخ ہنستے چلے گئے۔

"یہ ہم لڑکی والوں نے خاص لڑکے والوں کے لیے اہتمام کیا ہے؟" وہ جو ایک ہی ٹیبل پر بیٹھے گپے لگا رہے تھے۔ عنیشا کی آواز پر چونک کر انہیں دیکھا جس کے ساتھ یشفہ فاریہ اور زرش بھی تھیں۔

"اوہ! اتنا اہتمام کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔" حمزہ کو ان کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔ عنیشا اور اتنی مہربانی۔۔

"نہیں لینی تو کوئی بات نہیں۔۔ ہم چلے جاتے ہیں۔" یشفہ نے بھی لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔

ان تینوں لڑکوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ایک نظر ان پر بھی ڈالی۔
 "چل لے لے یار۔۔ کیا پتہ واقعی سچ بول رہی ہوں۔" فرخ نے رُے میں خوبصورتی سے سجے مٹی کے پیالوں کو دیکھا جس میں کھیر تھی۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>
Support@classicurdumaterial.com

"پہلے تم ٹیسٹ کرو۔۔ پتہ نہیں کیسی ہو؟" حمزہ نے عنیشا سے کہا تو عنیشا نے لب بھیچے۔

"میرا ہاتھ تھک گیا ہے حمزی اگر لینا ہے تو لو۔۔ رونہ میں جاؤں۔" اس کے انداز پر حمزہ نے ہاتھ جھلایا۔

"لے جاؤ میں نہیں لے رہا۔"

"حمزہ ایک تو میں تمہارے لیے لے کر آئی ہوں پھر تم مجھے ہی انکار کر رہے ہو۔" اس دفعہ جذباتی وار کیا تھا۔

"کیا گرینٹی ہے کہ اس کو کھانے کے بعد تم ہم سے پیسے نہیں مانگو گی؟" اسکی بات پر عنیشا کو حوصلہ ہوا مطلب ان کا شک اس طرف نہیں گیا تھا۔

"ارے نہیں وہ سامنے دیکھو۔۔ شاہ زر بھائی کو بھی ہم دے کر آئے ہیں۔۔ وہ بھی تو کھا رہے ہیں۔ پکا پیسے نہیں لیں گی ہم۔" فاریہ فوراً سے بولی۔

"مڑا یہ صحیح کہہ رہا ہے لے لو۔۔" زرش بھی جیسے عاجز آئی تھی۔

حمزہ کو تسلی تو نہیں ہوئی تھی مگر اس نے شہیار کے کہنے پر اٹھالیا۔ فرخ اور شہیار نے جھپٹ کر اٹھایا تھا۔

وہ بھی جلدی سے وہاں سے کھسکی تھیں۔۔

ان کے منہ میں جیسے ہی پہلی چمچ گئی فوراً سے کھانسنہ شروع کر دیا۔

"پانی -- پانی --" حمزہ اور شہیار کا منہ نمک کی زیادتی سے کڑوا ہو گیا تھا۔

فرخ کا منہ میں جاتا چمچ والا ہاتھ رک گیا تھا۔
اور اب وہ ان دونوں کی حالت پر ہنس رہا تھا۔

جو ایک بار منہ سے پانی نکالتے اب گھونٹ پر گھونٹ چڑھا رہے تھے۔
آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔

"یار بدلہ بھی کتنے ظالم طریقے سے لیا اتنا نمک بھی کوئی ڈالتا ہے۔" حمزہ سیدھا ہوتا ہوا بولا تھا۔
"ضرور کل کا بدلہ لیا ہوگا۔" فرخ نے یاد دلایا جب ان لوگوں نے ان کا ڈانس خراب کیا تھا۔

حمزہ تو دانت ہی پیس کر رہ گیا۔
فرخ بچ گیا تھا صد شکر۔۔

"میں نہ کہتا تھا یہ لوگ اتنی اچھی ہو ہی نہیں سکتیں۔۔" حمزہ کو ابھی تک اس حرکت پر غصہ
آ رہا تھا۔

تھوڑی دیر تک وہ مختلف رسمیں کر کے گھر آ گئے تھے۔
ضرار تو بری طرح تھک چکا تھا۔۔ سو صوفے پر ہی نیم دراز ہو گیا۔

ضحیٰ نے اگرچہ اپنے گھر ہی آنا تھا مگر رخصتی کے وقت جنید صاحب کے گلے لگ کر وہ رو دی تھی جنید صاحب کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔

ضحیٰ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے دادی جان کے کہنے پر یشفہ، عنیشا، زرش اور فاریہ اسے ضرار کے کمرے میں چھوڑنے چلی گئیں۔

ضحیٰ نے ایک نگاہ پورے کمرے میں دوڑائی۔ وہ کمرہ مالک کی نفیس طبیعت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ سامنے ہی جہازی سائز بیڈ تھا اور سامنے کی طرف بڑی سی ایل ای ڈی دیوار میں نصب تھی اور دوسری طرف ڈریسنگ ٹیبل تھا۔

دروازہ کھولتے ہی سامنے گلاس ٹو گلاس ونڈو تھی جس پر ابھی پردے گرے ہوئے تھے۔ پورا کمرہ گلاب کی پھولوں سے مہکا ہوا تھا۔ جگہ جگہ بکے سجائے گئے تھے۔ وہ بیڈ پر آرام سے آکر بیٹھ گئی۔

"ہم چلتے ہیں تم بھائی کا انتظار کرو۔" یشفہ نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تو وہ جھنپ گئی۔

"ارے یشفہ چلو بھی۔۔ زی بھائی سے پیسے بھی بٹورنے ہیں۔" عنیشا اور فاریہ نے اسے کھینچا تھا۔ ضحیٰ ان کی حرکتوں پر ہنس دی۔

ضرار اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا اس کا ارادہ جاتے ہی شیروانی چینج کرنے کا تھا۔ وہ جلدی سے ایزی ہونا چاہتا تھا۔ مگر بیچ میں بقول حمزہ کے ان چریلوں نے راستہ روک لیا۔

"بھائی۔۔ آپ اپنے کمرے میں ایسے نہیں جاسکتے۔" ان کے راستے میں آنے پر ضرار نے ابرو اچکائے۔

تو لیشف فوراً سے بولی آج تو اس کی جھپ ہی نرالی تھی۔
خوشی تو آنکھوں سے پھوٹی پڑ رہی تھی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کوئی پیسے نہیں ہیں میرے پاس۔۔ پہلے کم لوٹا ہے جو پھر سے آگئی ہو؟" ضرار جھنجھلایا۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"یہ تو آپ کو دینے پڑے گے ورنہ آپ اندر نہیں جاسکتے۔" ان کی ڈیمانڈ پر ضرار کو غصہ آ رہا تھا۔

تھکن سے برا حال تھا۔ جیب سے بٹوہ نکال کر ان کے ہاتھ پر رکھتا دروازہ کھولے اندر گھسا تھا اور بالٹ چڑھا لیا۔

وہ لوگ جوش سے بٹوہ کھولتی پیسے گننے کے ارادے سے وہیں آلتی پالتی مارے بیٹھی تھیں جب پچاس کے نوٹ کے علاوہ خالی بٹوہ ان کا منہ چڑھا رہا تھا۔

وہ چیخ اٹھی تھیں۔

"زی بھائی۔ یہ چیئنگ ہے۔" باہر سے لیشفہ اور عنیشا چیخی تھیں۔

"اب صبح ملاقات ہوگی۔۔" وہ اندر سے شوخ سے انداز میں بولا۔

"دروازہ کھولو ماڑا ہمارے پیسے تو دے کر جاؤ۔"

"اب یہ دروازہ صبح ہی کھلے گی۔" ضرار کی آواز پر وہ منہ بسورتی وہاں سے چلی گئیں۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"کیا ہوا لڑکیو! چچ۔۔ پیسے نہیں ملے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ فرخ بھائی ذرا جیب سے دس بیس

نکال کر ان بیچاریوں کو دے دو۔" حمزہ کی بات پر وہاں موجود ان چاروں کے قمقمے نکلے تھے۔

وہ چاروں کلس کر رہ گئیں۔

"اپنا منہ بند رکھا کرو۔" مگر عنیشا چپ نہیں رہی تھی۔

اس کے انداز پر حمزہ ہنس پڑا۔

وہ دروازے کے پاس کھڑا رہا جب تک وہ لوگ اس کے کمرے کے باہر سے چلے نہیں گئے۔
 ورنہ اس کا سر کھاتے رہتے۔ جب ان کے جانے کی تسلی ہو گئی تو نگاہ سامنے بیٹھی اپنی نئی
 نویلی دلہن پر پڑی جو سر جھکائے بیٹھی اس کی آمد سے باخبر تھی۔

مسکراتے ہوئے وہ بیڈ تک آیا جہاں وہ اس کے انتظار میں ہی بیٹھی تھی۔
 ضرار بھی اس کے سامنے آ بیٹھا تھا۔

"ضحیٰ؟" اس کے آواز دینے پر ضحیٰ نے مسکراتے ہوئے سر اٹھا کر اسے دیکھا مگر اس کی
 بھوری آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر دیکھ کر وہ نظریں جھکا گئی۔

<https://www.classicurdumaterial.com/>

"ضحیٰ تم جان بھی نہیں سکتی۔۔ تم میرے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہو۔۔ میں زیادہ ایکسپریس تو
 نہیں ہوں لیکن پوری کوشش کروں گا کہ تمہیں مجھ سے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔۔ میں
 تمہاری دل سے عزت کرتا ہوں اور محبت بھی۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے کہہ رہا تھا۔

"اور تم سے وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ تمہارا ساتھ دوں گا۔۔ مگر سب سے پہلی چیز ہمارے رشتے میں
 جو ہونی چاہیے وہ یقین ہوگا۔۔ اعتماد۔۔ میں نہیں چاہتا کسی تیسرے کی وجہ سے ہمارے بیچ کا
 رشتہ خراب ہو۔" شازیہ چچی کی نیچر کی وجہ سے وہ اسے باور کروا رہا تھا۔

ضحیٰ نے مسکرا کر سر ہلادیا تھا۔

"او ہاں ان سب باتوں میں، میں تمہیں یہ دینا تو بھول گیا۔" وہ آگے کو جھک کی سائیڈ ٹیبل کے ڈار سے کچھ نکال رہا تھا اس کے جھکنے سے اس کی سانسوں کی تپش ضحیٰ کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔ ضحیٰ اپنے آپ میں سمٹ سی گئی۔

وہ سیدھا ہوا تو ضحیٰ نے سکھ کا سانس لیا۔
اس کے ہاتھ میں ایک مٹھی ڈبی تھی۔ جس میں خوبصورت سی ڈائمنڈ کی رنگ تھی۔

ضحیٰ کو حیرت زدہ دیکھ کر وہ مسکرایا۔
<https://www.classicurdumaterial.com/>

"پہنا دوں؟" ضحیٰ نے بھی سنبھلتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کر دیا۔ ضرار اب اس انگوٹھی کو اس

کے ہاتھ کی زینت بنا چکا تھا۔
<https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/>

"ضرار یہ تو کافی ایکپنسو ہوگی؟" اس کے پوچھنے پر وہ ہولے سے مسکرایا۔ دونوں ہاتھوں کو سینے مضبوط ہاتھوں کی گرفت میں لے رکھا تھا۔

"سو تو ہے لیکن مجھے فرق نہیں پڑتا۔ تم سے زیادہ قیمتی نہیں ہے۔" اس کے سر سے اپنا سر ٹکراتے ہوئے وہ آخر میں سرگوشی نما آواز میں بولا تو ضحیٰ کے گال سرخ پڑ گئے۔ ضرار اس کے کنفیوز ہونے پر مسکرا کر رہ گیا۔

ضحیٰ کے ساتھ اس کی زندگی بلاشبہ خوبصورت گزرنے والی تھی۔

ختم شد

<https://www.classicurdumaterial.com/>

Support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>